جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بفضله تعالى

یہ رسائل اربعہ جنکے نام بہ تفصیل ذیل ہیں

۱ انجام آتھم

۲ خدا کا فیصلہ ۳ دعوت قوم

۴ مکتوب عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام مین طبع ہوکر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے
بمقام قادیان

قیمت فی مجلد عہ

قُل جاء الحق و زهق الباطل ۔ ان الباطل کان زهوقا

بفضلہ تعالیٰ

یہ رسائل اربعہ جنکے نام بہ تفصیل ذیل ہیں

انجام آتھم

خدا کا فیصلہ — دعوت قوم

مکتوب عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے
بمقام قادیان
قیمت فی جلد عہ

کتب موجودہ دفتر ہذا

اس مطبع ضیاء الاسلام کے دفتر مین مفصلہ ذیل کتابین موجود ہین۔ جو صاحب چاہین قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہین۔

انوار الاسلام معہ اشتہار اول و دوم و سوم و چہارم دربار آتہم ۴ر

ضیاء الحق دربارہ آتہم معہ اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۶ء ۶ر

ست بچن آریہ دہرم اردو ۸عہ

براہین احمدیہ حصہ چہارم اردو ۸للعہ

شحنہ حق اردو ۶ر

آئینہ کمالات اسلام اردو و عربی ...... ع

حمامۃ البشری عربی ...... عہ

کرامات الصادقین عربی و اردو ...... عہ

نور الحق حصہ اول عربی معہ ترجمہ اردو ۱۲ر

نور القرآن حصہ اول اردو ۴ر

نور الحق حصہ دوم " " " ۶ر

نور القرآن حصہ دوم " ۸ر

ازالہ اوہام ہر دو حصہ اردو ...... ے

برکات الدعا اردو ۲ر

تحفہ بغداد عربی ۲ر

اتمام الحجہ عربی و اردو ۳ر

سر الخلافہ عربی ۸ر

نشان آسمانی ۲ر - درثمین ۳ر - سرمہ چشم آریہ ۱۲ر - تصدیق براہین احمدیہ عہ



خدا کا مارا کبھی نہین بچتا

خدا کی قسم سے انکار کرنیوالا نیست و نابود کیا جائیگا

مفہوم پرمیاہ ۲۸

چونکہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہوگئے ہین اس لئے ہم قرین مصلحت سمجھتے ہین کہ پبلک کو وہ پیشگوئیان دوبارہ یاد دلادین جنمین لکھا تھا کہ آتھم صاحب اگر قسم نہین کھائینگے تو اس انکار سے جو ان کا اصل مدعا ہے یعنی باقیماندہ عمر سے ایک کافی حصہ پانا یہ انکو ہرگز حاصل نہین ہوگا۔ بلکہ انکار کے بعد جو اُن کے بیباکی کی علامت ہے جلدی اس جہان سے اٹھائے جائینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ابھی ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء پر سات مہینے بھی نہین گزرے تھے کہ وہ اس جہان سے گزر گئے۔ اور وہ پیشگوئیان کہ انکی اس **موت** پر دلالت کرتی ہین اور **پہلے** اشتہارات مین درج ہین یہ ہین۔

اول۔ ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب (یعنی موت) اُسوقت تک تھما رہے جبتک کہ وہ {یعنی آتھم} بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے۔ دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۴۔

دوم۔ وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اُسمین کسیقدر {آتھم صاحب کو} مہلت دی گئی ہے۔ {یعنی تھوڑی سی مہلت کے بعد پھر موت آیگی} دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۶۔

سوم - اور یاد رہے کہ مسٹر عبد اللہ آتھم میں کامل عذاب (یعنی موت) کی بنیادی اینٹ رکھدی گئی ہے - اور وہ عنقریب بعض تحریکات سے ظہور میں آجائیگی خدا تعالے کے تمام کام اعتدال اور رحم سے ہین اور کینہ ور انسان کی طرح خواہ نخواہ جلد باز نہین - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۱ -

چہارم - اس ہماری تحریر سے کوئی یہہ خیال نکرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھہ نہین - کیونکہ آیندہ کے لئے الہام مین یہ بشارتین ہین وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ - ہم دشمنونکو ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے یعنی اپنی حجت کامل طور پر انپر پوری کر دینگے - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۱۵ -

پنجم - اب اگر آتھم صاحب قسم کھا لیوین تو وعدہ ایکسال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھہ کوئی بھی شرط نہین اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاوین تو پھر بھی خدا تعالی ایسے مجرم کو بے سزا نہین چھوڑیگا جسنے حق کا اخفا کر کے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا اور وہ دن نزدیک ہین دور نہین - یعنی اُس کی موت کے دن - دیکھو اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ صفحہ ۱۱ -

ششم - مگر تاہم یہہ کنارہ کشی آتھم کی (یعنی قسم سے انکار کرنا) بے سود ہے کیونکہ خدا تعالے مجرم کو بے سزا نہین چھوڑتا - نادان یادر یونکی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے - اگرچہ آتھم نے نالش اور قسم سے پہلو تہی کر کے اپنے اس طریق سے صاف جتلایا کہ ضرور اُسنے رجوع بحق کیا - اور تین حملونکے طرز وقوع سے ہی جبکہ وہ مدعی تھا کھلے طور پر بتلا دیا کہ وہ حملے انسانی حملے نہین تھے مگر پھر بھی آتھم اس جرم سے بری نہین ہے کہ اُس نے حق کو علانیہ طور پر زبان سے ظاہر نہین کیا - دیکھو رسالہ ضیاء الحق مطبوعہ مئی ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۶ -

ایسا ہی ان رسائل اور اشتہارات کے اور مقامات مین بار بار لکھا گیا ہے کہ موت مین صرف مہلت

دی گئی ہے اور وہ بہرحال انکار پر جمے رہنے کی حالت مین آتھم صاحب کو پکڑ لیگی۔ چنانچہ ہمارا آخری اشتہار جو آتھم صاحب کے قسم کھانیکے لئے دیا گیا اسکی تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء ہے اس کے بعد آتھم صاحب کا انکار کمال کو پہونچ گیا کیونکہ انھون نے باوجود اسقدر ہمارے اشتہارات کے کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا نکلا یہانتک کہ سات اشتہار دیئے گئے مگر پھر بھی انھون نے وہ گواہی جو انپر فرض تھی ادا نہین کی اس لئے خدا تعالی نے انکو اس پیشگوئی کے اثر سے خالی نہ چھوڑا۔ چنانچہ سات اشتہار پر سات دفعہ انکار کرنے کے بعد آخر ساتوین اشتہار سے سات مہینے پیچھے موت[+] انپر وارد ہو گئی اور وہ ہاویہ کے عذاب سے پہلے بھی نجات یافتہ نہ تھے اُسوقت سے جو انکو پیشگوئی سنائی گئی اُسوقت تک کہ اُنکی جان نکل گئی غضب الہی کی آگ ہر وقت انکو جلا رہی تھی اور ایک خوف اور بے آرامی اور بےچینی اُنکے لاحق حال ہو گئی تھی پس کچھ شک نہین کہ وہ پیشگوئی کے وقت سے عذاب الہی مین پکڑے گئے جیسے کوئی سخت بیماری مین پکڑا جاتا ہے اور اُن کا آرام اور خوشی سب جاتی رہی۔ سو الحمد للہ والمنۃ کہ جب آتھم صاحب نے اپنے رجوع الی الحق سے سات دفعہ انکار کیا تو خدا نے اس دروغگوئی کی سزا مین انکو جلد لیلیا۔

ناظرین یاد رکھین کہ آخری پیغام جو آتھم صاحبکو قسم کھانیکے لئے پہونچایا گیا وہ اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کا تھا۔ اس مین یہ غیرت دلانے والے الفاظ بھی تھے کہ اگر آتھم کو عیسائی لوگ **ٹکڑے ٹکڑے** بھی کر دین اور **ذبح** بھی کر ڈالین تب بھی وہ قسم نہین کھائین گے سو چونکہ آتھم نے سچی قسم سے مونہہ پھیرا اور نہ چاہا کہ حق ظاہر ہو سو جیسا کہ اُس نے حقکو چھپایا

+ **حاشیہ** - بلاشبہ آتھم کے دوستون کو اُسکی موت کا بہت ہی غم ہوا ہوگا بلکہ ہمنے سنا ہے کہ ایک عیسائی بھولے خان نامی اسکی موت کے غم سے مر ہی گیا۔ اور اسکو آتھم کی ناگہانی موت سنے ایسے درد سے پکڑا کہ اُس نے خود کہدیا کہ **یقیناً اب میرا جینا مشکل ہے** چنانچہ دل پر سخت صدمہ پہونچنے کی وجہ سے وہ مر ہی گیا اور پھر عیسائیون نے اپنی قدیم عادت جھوٹ کیوجہ سے اسکی موتکو اسکی کرامت بنالیا۔ بہتر ہو کہ اس قسم کی کرامت دوسرے شریر پادریون سے بھی ظاہر ہو تا خس کم جہان پاک کی مثال صادق آوے۔ **منہ**

خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اُس کے وجود کو اُس کے ہم مذہب لوگوں کی نظر سے چھپالیا اور جیسا کہ اُسنے وعدہ کیا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا۔ تیس ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء تک ہماری طرفسے اُسکو تبلیغ ہوتی رہی کہ شاید وہ خدا تعالے سے خوف کر کے سچی گواہی ادا کرے۔ پھر ہمنے تبلیغ کو چھوڑ دیا اور خدا تعالے کے وعدہ کے انتظار مین لگے سو آتھم صاحب نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء مین سے ابھی سات مہینے ختم نہین کئے تھے کہ قبر مین جا پڑے۔

یہہ خدا تعالی کے کام ہین جسکو لوگ عبرت کی نظر سے نہین دیکھتے بلکہ جنکے دل سیاہ اور انکھین اندہی ہین وہ چاہتے ہین کہ کسیطرح خدا تعالے کے نشانونکو چھپاوین۔ چنانچہ پرچہ کشف الحقائق بمبئی یکم اگست ۱۸۹۶ء جو حسام الدین عیسائی کی طرفسے نکلتا ہے اسمین اُسی پرانی عادت جھوٹھ کی نجاست خوری کی وجہ سے چند سطرین صفحہ ۱۰ پرچہ مذکور مین لکھی ہین جو مناسب سمجھکر ذیل مین انکا جواب دیا جاتا ہے۔

قولہ۔ ہمنے سنا ہے کہ جنگ مقدس نہایت مفید اور عمدہ کتاب ہے اس مین قادیانی صاحب کی ناجائز خیالات کی پردہ دری آتھم صاحب نے نہایت شایستگی سے کی ہے۔

اقول۔ بیشک اس قدر تو مین بہی قائل ہون کہ جنگ مقدس کا واقعی نقشہ ان لوگون کو بلاشبہ مفید ہے جو غور اور انصاف کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہین۔ لیکن جو مردہ پرست ہین اور مردہ پرستی کی عادت اُنکے طبیعت کی جز ہو گئی ہے انکو مفید نہین۔ کیونکہ وہ انکھین رکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہین سنتے اور دل رکھتے ہوئے نہین سمجھتے۔

ظاہر ہے کہ جنگ مقدس کے مباحثہ مین عیسائیون سے بڑا بھاری **مطالبہ** یہہ تہا کہ وہ ابن مریم کی **خدائی کو** عقل اور نقل کی رو سے ثابت کرین۔ سو عقل تو دور سے ایسے عقیدہ پر نفرین کرتی تہی۔ اس لئے انھون نے عقل کا نام ہی نہ لیا۔ کیونکہ عقل اسلامی توحید تک ہی گواہی دیتی ہے اور اسی لئے تمام عیسائی اس باتکو مانتے ہین کہ اگر ایک گروہ ایسے کسی جزیرہ کا رہنے والا ہو جسکے پاس نہ قرآن پہونچا ہو اور نہ انجیل اور نہ اسلامی توحید پہونچی ہو اور نہ نصرانیت کی

تثلیث اُنسے صرف **اسلامی توحید** کا مواخذہ ہوگا۔ جیسا کہ پادری فنڈل نے میزان الحق مین یہہ صاف اقرار کیا ہے۔ پس لعنت ہے ایسے مذہب پر جسکے اصل الاصول کے سچائی پر عقل گواہی نہین دیتی۔ اگر انسان کے کانشنس اور خداداد عقل مین تثلیث کی ضرورت **فطرتاً** مرکوز ہوتی تو ایسے لوگونکو بھی ضرور تثلیث کا مواخذہ ہوتا جن تک تثلیث کا مسئلہ نہین پہونچا حالانکہ عیسائی عقیدہ مین بالاتفاق یہ بات داخل ہے کہ جن لوگون تک تثلیث کی تعلیم نہین پہونچی اُنسے صرف توحید کا مواخذہ ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ توحید ہی وہ چیز ہے جس کے نقوش انسان کی فطرت مین مرکوز ہین۔

باقی رہا یسوع کی خدائی کو منقولات سے ثابت کرنا۔ سو جنگ مقدس مین آتھم **مقتول** ہرگز ثابت نکر سکا کہ یہی تعلیم جو انجیل کے حوالہ سے اب ظاہر کیجاتی ہے موسی کی توریت مین موجود ہے ظاہر ہے کہ اگر باپ بیٹے روح القدس کی تعلیم جو دوسرے لفظون مین تثلیث کہلاتی ہے بنی اسرائیل کو دیجاتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ **وہ سب کے سب اسکو بھول جاتے**۔ جس تعلیم کو موسی نے چھ سات لاکھ یہود کے سامنے بیان کیا تہا اور بار بار اُس کے حفظ رکھنے کیلئے تاکید کی تہی اور پھر حسب زعم عیسائیان متواتر خدا کے تمام نبی یسوع کے زمانہ تک اس تعلیم کو تازہ کرتے آئے ایسی تعلیم یہود کو کیونکر بھول سکتی تہی۔

کیا یہ بات ایک محقق کو تعجب مین نہین ڈالتی کہ وہ تعلیم جو لاکھون یہودیونکو دیگئی تہی اور خدا کے نبیونکی معرفت ہر صدی مین تازہ کیگئی تہی جو اصل مدار نجات تہی اُسکو یہود کے تمام فرقون نے بھلا دیا ہو حالانکہ یہود اپنی تالیفات مین صاف گواہی دیتے ہین کہ ایسی تعلیم ہمین کبھی نہین ملی۔ اور ہمین ماننا پڑتا ہے کہ یہود اس بات مین ضرور سچے ہین۔ کیونکہ اگر تنزل کیطور پر یہہ بہی فرض کرلین کہ صرف یسوع کے زمانہ تک یہود مین تثلیث کی تعلیم پر عمل تھا۔ تب بہی یہ فرض صریح باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ اگر ایسا عمل ہوتا تو ضرور اُس کے آثار یہود کے منقولات اور تالیفات مین باقی رہجاتے اور غیر ممکن تھا کہ یہود یکدفعہ اُس تعلیم سے روگردان ہوجاتے کہ جو تعامل کے طور پر برابر اُن مین چلی آئی

تہی - اور اگر کسی پیشگوئیمین یہود کو خبر دیجاتی کہ **ایک خدا ہی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونیوالا ہے** تو پیشگوئیکے ایسے مفہوم سے جو نبیون کی معرفت سبق کے طور پر انکو ملا تہا ہرگز انکار نہ کرتے - ہان یہ ممکن تہا کہ یہہ عذر پیش کرتے کہ ایک خدا ایک عورت کے پیٹ مین سے نکلنے والا تو ضرور ہے مگر وہ خدا ابن مریم نہین ہے بلکہ وہ کسی دوسرے وقت مین آئیگا - حالانکہ ایسے عقیدہ پر یہود ہزار لعنت بھیجتے ہین -

پس مین پوچھتا ہون کہ جنگ مقدس مین آتہم نے ان باتون کا کیا جواب دیا ہے - کیا یہود کی گواہی سے ثابت کیا کہ نبیوں سے ہی تعلیم انکو ملی تہی یا نبیونکی معرفت جو پیشگوئیون کے معنے انکو سمجہائے گئے تہے وہ ہی معنی ہین - سچ ہے کہ آتہم اور اس کے ہم مشربون نے بائیبل مین سے چند پیشگوئیان پیش کی تہین - مگر وہ ہرگز ثابت نہ کر سکے کہ **یہود جو وارث توریت کے ہین** وہ یہی معنے کرتے ہین - صرف تاویلات رکیکہ پیش کین - مگر ظاہر ہے کہ صرف خود تراشیدہ تاویلات سے ایسا بڑا دعوی جو عقل اور نقل کے برخلاف ہے ثابت نہین ہو سکتا -

مثلاً یہہ کہنا کہ " عمانوایل نام رکہنا " یہہ یسوع کے حق مین پیشگوئی ہے - حالانکہ یہود نے بڑی صفائی سے ثابت کر دیا ہے کہ یسوع کی پیدائش سے مدت پہلے یہ پیشگوئی ایک اور لڑکے کے **حق مین پوری ہو چکی ہے** -

اور مثلاً یہہ کہنا کہ الوہیم کا لفظ جو جمع ہے تثلیث پر دلالت کرتا ہے - حالانکہ یہود نے کہلے کہلے طور پر ثابت کر دیا ہے کہ الوہیم کا لفظ توریت مین فرشتہ پر بھی بولا گیا ہے اور اُن کے نبی پر بہی اور بادشاہ پر بہی - اور لفظ الوہیم سے **صرف تین ۳ شخص** ہی کیون مراد لئے جاتے ہین کیونکہ جمع کا صیغہ تین ۳ سے **زیادہ** سینکڑون ہزارون پر بہی تو دلالت کرتا ہے سو ان بیہودہ تاویلات سے بجز اپنی پردہ دری کرانے کے اور کیا آتہم کیلئے نتیجہ نکلا تہا - مگر عیسائی ہی عجیب قوم ہے کہ اتنی ذلتین اٹہا کر پھر بہی شرمندہ نہین ہوتی -

قولہ - " قادیانی صاحب باضابطہ مباحثہ مین کامیاب نہ ہوئے تو انہون نے آتہم صاحب کے مرنے

کی پیشگوئی کی۔ مگر وہ بھی وقت متعینہ پر پوری نہ ہوئی۔
اقول ۔ مباحثہ کا نمونہ تو مینے کسیقدر ابھی بتلادیا۔ اور پھر بھی انکار کرتے رہنا ان لوگون کا کام ہے جو جھوٹھ سے محبت رکھتے ہین ۔ اور رہا یہ کہ آتھم تاریخ مقررہ پر نہین مرا بلکہ اس کے بعد مرا یہ عیسائیونکی حماقت ہی جو ایسا سمجھتے ہین ۔ کیا پیشگوئی مین یہ شرط نہ تہی کہ آتھم اس حالتمین ہاویہ مین گریگا کہ جب رجوع الی الحق نکرے ✠ ۔ اب ذرہ دل کو ٹھہرا کر اور آنکھون کو کھولکر سوچو اور فکر کرو کہ کیونکر آتھم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی مضطربانہ حرکات سے اپنے مفتریانہ دعاوی سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ درحقیقت پیشگوئی کی عظمت نے اس کے دلپر اثر کیا اور درحقیقت وہ پیشگوئی کے زمانہ مین نہ معمولی طور پر بلکہ بہت ہی ڈرا اور وہ خوف

✠ **حاشیہ** ۔ اس بات کے لئے بڑے زبردست دلائل ہمارے ہاتھ مین ہین کہ آتھم کی یہ موت کوئی معمولی موت نہین ۔ آتھم کی عمر قریباً میرے برابر تہی ۔ اور مین تو اکثر عوارض لاحقہ سے بیمار رہتا ہون اور دردسر کی بیماری مجھے مدت تیس سال سے ہے ۔ مگر آتھم ایک پرورش یافتہ بیل کی طرح موٹا تہا ۔ اور دن رات شراب پینے اور عمدہ غذائین کھانے کے سوا اور کوئی کام نہین تہا ۔ سو اس کی موت درحقیقت انہین پیشگوئیون کا ظہور ہے کہ جو قطعی طور پر اسکے لئے کی گئی تھین ۔

اور علاوہ وہ پیشگوئیونکے جن کا اپنے وقت پر پورا ہونا ضروری تہا ۔ یہہ بھی انوار الاسلام اور دیگر اشتہارات مین بار بار لکھہ چکے ہین کہ یہ قدیم سے سنت اللہ ہے کہ جو شخص خوف کی حالتمین رجوع کرکے اور پہر امن پاکر برگشتہ ہوجاوے خدا اسکو تھوڑی مہلت دیکر پھر پکڑ لیتا ہی جیساکہ وہ خود فرماتا ہے **انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون** ۔ یعنی ہم رجوع کے بعد کچھہ تھوڑی مدت عذاب کو موقوف رکھینگے اور پھر پکڑ لینگے اور تھوڑی مدت اس لئے کہ پھر تم انکار کی طرف رجوع کروگے ۔ سو ایسا ہی ہوا ۔
یہ بات مسلمانونکو بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ گو ایک شخص کا انجام خداتعالی کے علم مین کفر ہو مگر عادت اللہ قدیم سے یہی ہے کہ اسکی تضرع اور خوف کے وقت عذاب کو دوسرے وقت پر ڈالدیا جاتا ہے ۔ اسی وجہ سے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وعید مین خدا کے ارادہ عذاب کا تخلف جائز ہے مگر بشارت مین جائز نہین جیساکہ قوم یونس کی وعید مین نزول عذاب کی قطعی تاریخ بغیر کسی شرط کے بتلا کر پھر اس قوم کی تضرع پر وہ عذاب موقوف

کے تمثلات اُس کی آنکھون کے سامنے بار بار آئے جو قانون فطرت کی رو سے ان لوگونکو دکھائی دیا کرتے ہین جو **حد سے زیادہ** ڈرتے ہین -
مثلاً امرتسر کے مقام مین اُسنے سانپ دیکھا کہ گویا وہ ہمارے اشارہ سے اسپر حملہ کرتا ہے اور لدہیانہ کے مقام مین نیزون والے دیکھے جو اسکو مارنا چاہتے ہین -
اور فیروزپور کے مقام مین بندوقون والونکو دیکھا کہ گویا اُس کا کام تمام کرنا چاہتے ہین -
اگر یہہ حملے کسی انسان کی طرفسے ہوتے تو ضرور آتہم صاحب اُس سانپ کو مار سکتے اور اور اگر سانپ ہاتھہ سے نکل گیا تہا تو اُن لوگون مین سے کسیکو پکڑ سکتے جنہون نے لودیانہ مین انپر حملہ کیا تہا - اور اگر انکو نہ پکڑ سکتے تو اُن لوگون مین سے تو ضرور کسیکو پکڑتے جنہون نے مقام فیروزپور مین اُنکے داماد کی کوٹھی پر پہرہ والونکے ہوتے ہوئے انپر حملہ کیا تہا - کیا یہ تعجب کی بات نہین کہ آتہم جیسے **پیر جہان دیدہ** پر اس درجہ کی مذہبی دشمنی کیوجہ سے تین حملے ہون تو وہ نہ کسی اقدام قتل کرنے والے کو پکڑ سکے اور نہ اُس مدت مین کسی عیسائی کو اس واقعہ کی خبر دے سکے اور نہ تہانہ مین رپورٹ لکھوا سکے اور نہ عدالت مین نالش کرسکے اور

حاشیہ در حاشیہ

رکھا گیا اور قرآن شریف اور توریت کے اتفاق سے یہی ثابت ہے کہ فرعون کے ایمان کے وعدہ پر خدا تعالیٰ بار بار عذاب کو اُس سے ٹالتا رہا حالانکہ جانتا تہا کہ فرعون کا خاتمہ کفر پر ہے مگر اس بات کا سر کہ وعید مین تخلف ارادہ عذاب کا کیون اور کس وجہ سے بعض اوقات مین ہوجاتا ہے حالانکہ بظاہر تخلف وعید مین بھی رائحہ کذب ہے -
اس کا جواب یہ ہے کہ کسیکو سزا دینا دراصل خدا تعالیٰ کے ذاتی ارادہ مین داخل نہین ہے اُس کے صفاتی نام جو اصل الاصول تمام صفاتی نامون کے ہین **چار** ہین اور چارون جود اور کرم پر مشتمل ہین - یعنی وہی نام جو سورہ فاتحہ کی پہلی تین آیتون مین مذکور ہین یعنی **رب العلمین** اور **رحمان** اور **رحیم** اور **مالک یوم الدین** یعنی مالک یوم جزا -
ان ہر چہار صفات مین خدا تعالیٰ کیطرفسے انسانون کیلئے سراسر نیکی کا ارادہ کیا گیا ہے - یعنی پیدا کرنا پرورش کرنا جس کا نام ربوبیت ہے - اور بے استحقاق آرام کے اسباب مہیا کرنا جس کا نام رحمانیت ہے - اور تقوی اور خدا ترسی اور ایمان پر انسان کیلئے وہ اسباب مہیا کرنا جو

طرف سے کوئی اقدام ہوا تھا تو اُسکو خدا نے خوب موقعہ دیا تھا کہ ہماری پیشگوئی کی قلعی کھولتا اور حملہ آورونکو پکڑتا اور ان حملوں کے وقوع کا ثبوت دیتا۔ یا کم سے کم اثنا پیشگوئی مین کسی تھانہ مین رپورٹ لکھواتا۔ یا کسی حاکم سے ذکر کرتا یا اخبارون مین چھپوا دیتا۔ جس شخص نے اول جھوٹی پیشگوئی کر کے اس قدر اُس کے دل کو دُکھایا اور اس درجہ کا صدمہ پہونچایا اور پھر زہر دینے کی فکر مین رہا۔ اور پھر تین حملے کئے تا اسکو نیست و نابود کرے اور اسکی موت کو اُس کے مذہب کے بطلان پر دلیل لاوے۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسے ظالم کے ظلم پر ہرگز صبر نہ کیا جاتا۔ اگر اپنے لئے نہین تو اپنی مذہب کے حمایت کے لئے ہی ایسے مفسد کا واجب تدارک کرنا چاہیے تھا چنانچہ اخبار والون نے ہی ہر طرف سے زور دیا کہ آتھم صاحب لوگون پر احسان کرینگے اگر ایسے مفسد کو عدالت کے ذریعہ سے سزا دلائینگے مگر آتھم صاحب **موت سے پہلے ہی مر گئے اور ہماری سچائی کے پوشیدہ ہاتھ نے** ایسا انھین دبایا کہ گویا وہ زندہ ہی قبر مین داخل ہو گئے۔

دنیا تمام اندھی نہین ہر یک منصف سوچ سکتا ہے کہ جو ناحق کے الزامون کے تیر انھون نے میری طرف پھینکے تھے وہی تیر بوجہ عدم ثبوت اُنکو زخمی کر گئے اور ان افترائون سے عقلمندون نے سمجھ لیا کہ ضرور دال مین کالا ہے۔

غرض جبکہ وہ اُس بار ثبوت سے سبکدوش نہ ہو سکے جس سے انھین سبکدوش ہونا چاہیے تھا بلکہ قسم کھانے سے بھی محض حق پوشی کے طریق پر انکار کر گئے تو کیا اب بھی یہ ثابت نہ ہوا کہ ضرور انھون نے پیشگوئی کی عظمت کا خوف دل مین ڈالکر اُس شرط سے فائدہ اٹھایا تھا جو الہامی عبارت مین درج تھی۔

قولہ۔ قادیانی صاحب کے پیرو پیشگوئی کے سبب اُنسے منحرف ہو گئے۔

اقول۔ میان حسام الدین کی یہہ دروغگوئی درحقیقت افسوس کی جگہ نہین کیونکہ جبکہ اُن کے بزرگ عیسائی ایک مردہ کو خدا بنانے کے لئے کئی جھوٹی انجیلین بنا کر چھوڑ گئے تو

ہمارا مچلکہ بذریعہ عدالت لے سکے اور منہ پر مہر لگ جائے - کیا تم انسان ہو یا حیوان ہو کہ اتنی موٹی بات کو سمجھہ نہین سکتے کہ جس آتھم پر جو اکسٹرا اکسٹنٹ بہی رہچکا تہا ایسے ایسے سخت حملے ہوئے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ بقول تمھارے اُسکو زہر دینے کا بہی ارادہ کیا گیا مگر اُس نے عدالت کے ذریعہ سے خونخوار حریف کا کچھہ بہی تدارک نہ کرایا - ایسے بدذات اور پلید طبع جنھوں نے زہر دینے کی تجویز کی اور ڈاکوون کی طرح تین مرتبہ اُسپر سخت حملے کئے کیا ایسے خبیثوں کو چھوڑنا روا تہا - خدا کی لعنت اُس شخص پر جسنے سانپ چھوڑا اور زہر دینے کی تجویز کی اور سوار اور پیادے بندوقون اور تلوارون اور نیزون کے ساتھہ بمقام لودیانہ اور فیروزپور آتہم کی کوٹھی پر بھیجے تا اُسکو قتل کرین - اور اگر یہہ بات صحیح نہین تو پھر اُس شخص پر ہزار لعنت جسنے ایسا بے بنیاد افترا کیا اور حق کو مخفی رکھنے کیلئے اور اپنے خوف کو چھپانے کے لئے یہ منصوبہ گھڑا -

اسی قسم کے افتراؤن سے جنکو ہمنے بچشم خود دیکھ لیا ہم یقین رکھتے ہین کہ اس عیسائی قوم مین سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہین اور بھیڑون کے لباس مین اپنے تئین ظاہر کرتے ہین اور اصل مین شریر بھیڑئے ہوتے ہین اور ایسی بدذاتی سے بھرے ہوئے جھوٹھہ بولتے ہین اور افترا کرتے

بقیہ حاشیہ

آیندہ دکھہ اور مصیبت سے محفوظ رکھین - جسکا نام **رحیمیت** ہے - اور اعمال صالحہ کے بجالانے پر جو عبادت اور صوم اور صلوٰۃ اور بنی نوع کی ہمدردی اور صدقہ اور ایثار وغیرہ ہے وہ مقام صالح عطا کرنا جو دائمی سرور اور راحت اور خوشحالی کا مقام ہے جس کا نام **جزاء خیر** از طرف مالک یوم الجزا ہے سو خدا نے ان ہر چہار صفات مین سے کسی صفت مین بہی انسان کے لئے بدی کا ارادہ نہین کیا سراسر خیر اور بھلائی کا ارادہ کیا ہے لیکن جو شخص اپنی بدکاریون اور بے اعتدالیون سے ان صفات کے پرتوہ کے نیچے سے اپنے تئین باہر کرے اور فطرت کو بدل ڈالے اُس کے حق مین اسکی شامت اعمال کی وجہ سے وہ صفات بجائے خیر کے شر کا حکم پیدا کر لیتے ہین چنانچہ ربوبیت کا ارادہ فنا اور اعدام کے ارادہ کے ساتھہ مبدل ہو جاتا ہے اور رحمانیت کا ارادہ غضب اور سخط کی صورت مین ظاہر ہو جاتا ہے اور رحیمیت کا ارادہ انتقام اور سخت گیری کے رنگ مین جوش مارتا ہے اور جزاء خیر کا ارادہ سزا اور تعذیب کی صورت مین اپنا ہولناک چہرہ دکھاتا ہے -

سو یہہ تبدیلی خدا کی صفات مین انسان کی اپنی حالت کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے -

ہین جنکی کچہہ بہی اصلیت نہین ہوتی۔

عیسائی اس باتکو مانین یا نہ مانین مگر منصف لوگ سمجہہ سکتے ہین کہ آتہم کو ان بیہودہ افتراؤن کی کیون ضرورت پیش آئی اور کیون اور کس وجہ سے یہہ باتین اُس نے میعاد گزرنیکے بعد پیش کین اور میعاد کے اندر **میّت** کی طرح کیون خاموش رہا۔ حالانکہ دشمن کی مجرمانہ حرکت کو اُسی وقت شائع کرنا چاہیے تھا جبکہ دشمن کی طرف سے ارتکاب جرم کا ہوا تھا۔

اس افترا کا یہی سبب تہا کہ آتہم نے اپنی کمال سراسیمگی سے پیشگوئیکی میعاد مین دنیا پر ظاہر کر دیا تھا کہ وہ پیشگوئیکی عظمت سے سخت خوف مین پڑگیا اور اُس کے دل کا آرام جاتا رہا۔ اکثر وہ روتا تھا۔ اور اُس کے ڈرنیوالے دل کا نقشہ اُس کے چہرہ پر نمودار تھا۔ اور مردہ پرستی کا ایمان اُس کو **قوّت اور استقامت** نہین بخش سکتا تہا بلکہ اُسوقت سچائی کے خوف نے اُس کے ایسے پلید خیالات کو اپنے پیرون کے نیچے کچل دیا تہا۔ سو جس خوف کا اُسنے اپنی سخت بیقراریسے ثبوت دیدیا تہا میعاد گزرنے پر ضرور تہا کہ وہ اپنی قوم کے آگے اسکی کچہہ تاویل کرتا اور اُس کی کوئی وجہ بتلاتا۔ تا کسی کے ذہن کا اس طرف انتقال نہ ہو کہ وہ تمام خوف پیشگوئیکی وجہ سے تہا سو اُسنے تین حملون اور زہر دینے کی تجویز کو بہانہ بنایا۔ تا سب لوگ بول اُٹھین کہ جبکہ آتہم بیچارہ پر اسقدر سخت حملے ہوئے تو وہ بیچارہ کیون سراسیمہ اور بیقرار نہ رہتا۔

اگر یہہ بہانہ نہین تھا اور واقعی طور پر ہمنے کوئی تعلیم یافتہ سانپ چھوڑا تھا۔ یا ہمارے سوار اور پیادے اُس کے قتل کرنیکے لئے اُسکی کوٹھی پر آئے تھے یا اُسکو زہر دینے کیلئے ہماری

حاشیہ در حاشیہ: غرض چونکہ سزا دینا یا سزا کا وعدہ کرنا خدا تعالےٰ کے اُن صفات مین داخل نہین جو ام الصفات ہین کیونکہ دراصل اُسنے انسان کے لئے نیکی کا ارادہ کیا ہی اس لئے خدا کا وعید بہی جبتک انسان زندہ ہے اور اپنی تبدیلی کرنے پر قادر ہے فیصلہ ناطقہ نہین ہے۔ لہذا اُس کے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی مین داخل نہین۔ اور گو بظاہر کوئی وعید شرط سے خالی ہو مگر اُس کے ساتھ پوشیدہ طور پر ارادہ الہی مین شروط ہوتی ہین بجز ایسے الہام کے جسمین ظاہر کیا جائے کہ اس کے ساتھ شروط نہین ہین پس ایسی صورت مین وہ قطعی فیصلہ ہو جاتا اور تقدیر مبرم قرار پا جاتا ہی یہہ نکتہ معارف الہیہ مین سے نہایت قابل قدر اور جلیل الشان نکتہ ہے جو سورۃ فاتحہ مین مخفی رکہا گیا ہی۔ فتدبر۔ منہ

جھوٹ بولنا اُنکی وراثت ہی۔

یہہ بھی یاد رہے کہ اگر انحراف سے اُن کی مراد کسی ایک آدھہ نا سمجہہ کا انحراف ہی تو آپ کے یسوع صاحب پر سب سے پہلے یہہ الزام ہے کیونکہ یہودا اسکریوطی یسوع صاحب سے بڑے زور شور کے ساتھہ منحرف ہوا تھا۔ اور نہ صرف منحرف ہوا بلکہ نہایت بدظن ہو کر یہہ چاہا کہ ایسا شخص ہلاک ہی ہو جائے تو بہتر ہے۔ تیس روپیہ لینے پر اسی وجہ سے راضی ہوا کہ یہ رقم قلیل بھی اُس کے وجود سے بدرجہا افضل ہے۔

بات یہہ ہے کہ یسوع صاحب نے یہہ پیشگوئی کی تہی کہ مین داؤد کے تخت کو قائم کرنے آیا ہون اور اس طرح یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تہا کہ دیکھو مین تمھاری بادشاہی پھر دنیا مین دوبارہ قائم کرنے آیا ہون اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم آزاد ہونا چاہتے ہو۔ مگر وہ بات نہ ہوئی بلکہ حضرت یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت دیکھی۔ منہ پر تھوکا گیا۔ اور آپ کے اُس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہان مجرمونکو لگائے جاتے ہین اور حوالات مین کیا گیا۔ پس یہودا اور ایسا ہی اور بہت سے آدمیون نے بخوبی سمجھہ لیا کہ اس شخص کی پیشگوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خدا تعالی کی طرف سے نہین ہی۔

لہذا انھون نے اُس کے ساتھہ رہنا پسند نہ کیا۔ اور اُن کے دل پہلے ہی سے شکستہ ہو گئے تھے کیونکہ پہلے نبیونکی پیشگوئیون کے مطابق یسوع مین مسیح موعود ہونیکی علامتین نہ پائی گئین۔ اور خاصکر یہہ کہ اُن سے پہلے ایلیا آسمان سے نہ اترا جس کا اترنا ضروری تھا۔

اور پھر اس بات سے تو طبیعتین نہایت بیزار ہو گئین کہ داؤد کے تخت کے بحال کرنے کی پیشگوئی جو مسیح موعود کی علامت بھی اُنکے حق مین صادق نہ آئی۔ اُنھون نے دعوی ہی کر دیا کہ مین پہلے نبیونکی پیشگوئی کے مطابق داؤد کے تخت کو پھر بحال کرنے آیا ہون بلکہ شوق ظاہر کیا کہ لوگ مجھکو شہزادہ کہین مگر اُنکی بدقسمتی سے داؤد کا تخت بحال نہ ہوا اور وہ دعوے جھوٹا نکلا۔ اور درحقیقت یسوع صاحب کی یہہ ایک فضولی تھی اور یا ایک قسم کی چالاکی اور دام

اندازی کہ انھوں نے یہودیونکو داؤد کے تخت کی امید دلائی تا وہ لوگ اگر اور طرح نہین تو اسی
طرح اُنکے قبضہ مین آجائین - مگر چاہیے تھا کہ وہ ایسی لاف وگزاف سے اپنی زبان کو
بچاتے اور اُسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہین مگر
نفسانی جذبات کی وجہ سے صبر نہ کرسکے اور اپنے پہلے پہلو مین ناکامی دیکھکر
ایک اور چال اختیار کی اور پھر جب باغی ہونیکے شبہ مین پکڑے گئے تو پھر اپنے تئین بغاوت
کے الزام سے بچانیکے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کرلیا - **دعوی خدائی کا اور
پھر یہ چال بازیان - جائے تعجب ہے -**

اور یاد رہے کہ یہہ ہماری رائے اُس یسوع کی نسبت ہے **جسنے خدائی کا دعوی کیا**
اور پہلے نبیونکو چور اور بٹمار کہا اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھ نہین
کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئینگے - **ایسے یسوع کا قرآن مین
کہین ذکر نہین** - ×

قولہ - ہر ایک شریف مسلمان کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ
مسلمان مخالفین نے اُنکے یعنی آتھم صاحب کے مارنیکے لئے وحشیانہ حرکتین کین اُنکے گھر مین
زندہ سانپ چھوڑے گئے اُنکو زہر کھلانیکی تجویز کی گئی -

اقول - مین پوچھتا ہون کہ اب آتھم صاحب جو مرگئے کس زہر سے مارے گئے یا کس سانپ
نے اُنکو ڈسا یا کس نے اُنپر بندوق فیر کی یا تلوار چلائی - اگر کہو کہ اب پیشگوئی کی میعاد کے
بعد فوت ہوئے تو یہہ صاف حماقت ہے کیونکہ پیشگوئی نے یہہ قطعی فیصلہ نہین دیا تہا کہ ضرور
اُس کی میعاد کے اندر ہی فوت ہون گے - بلکہ پیشگوئی مین یہہ صاف شرط موجود تھی
کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہینگے اور ترک استقامت کے آثار نہین پائے جائینگے اور اُنکے
افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت نہین ہوگا تو صرف اسی حالت مین پیشگوئی کے اندر
فوت ہونگے ورنہ اُنکی موت مین تاخیر ڈال دیجائیگی - ہان کسیقدر ہاویہ کا بھی مزہ چکھ لینگے

سو یہا شبہ پیشگوئی نے میعاد کے اندر اُس ہاویہ کا مزہ انکو چکھا دیا جس ہاویہ کی تکمیل رفتہ رفتہ ۲۷ جولائے ۱۸۹۶ء کو ہوگئی اور ضرور تھا کہ وہ پیشگوئی کی میعاد مین ہاویہ کے پورے اثر سے بچے رہتے - کیونکہ انھون نے اسلامی پیشگوئی کا ڈر اپنے پر ایسا غالب کیا کہ ایک قسم کی موت اپنے پر آگئی وہ مُردوں کی طرح چپ ہوگئے اور عیسائیت کے پلید عقائد کی حمایت مین جو پہلے تالیفات کرتے رہتے تھے اُنسے یکلخت دستکش ہوگئے اور خوف کے صدمات نے انکو سراسیمہ کر دیا پس کیا ضرور نہ تھا کہ خدا تعالی اپنے الہام کے شرط کے موافق موت کو دوسرے وقت پر ٹال دیتا اور کیا اُنکی موت سے پہلے یہہ پیشگوئی شائع نہین کیگئی کہ انکار قسم کے اصرار پر یہہ پیشگوئی پورے طور پر پوری ہوجائے گی - سو اب بے شک آتھم صاحب پیشگوئی کے مطابق مرے اور آخری انکار کے بعد صرف سات مہینے زندہ رہے -

سو یہہ ہمارا حق ہے کہ ہم کہین کہ ہر یک شریف عیسائی کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ آتھم باطل اندیش نے پیشگوئی کی سچائی کو چھپانے کے لئے کیا کیا مکروہ اور نالائق افترا ؤنسے کام لیا اور کسطرح دلیری کے ساتھہ بے بنیاد جھوٹ کو پیش کیا - نالائق آتھم نے سراسر بوجہ مجھے زہر خورانی کے اقدام کی تہمت دی - میرے پر یہہ افترا باندھا کہ گویا مینے اُسکے قتل کرنیکے لئے اُسکی کوٹھی مین سانپ چھوڑے تھے - اور گویا مین ایسا پورا خونی تھا کہ تین مرتبہ مینے تین مختلف شہرون مین اسکے مارنیکے لئے اپنی جماعت کے جوانون سے حملے کرائے اور کئی سوار اور پیادے مع بندوقون اور تلوارون اور نیزون کے اُسکی کوٹھی مین لودیانہ اور فیروزپور مین میرے حکم سے گھس گئے - خدا کی لعنت کا مارا آتھم سا جھوٹ بولکر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا - شرطی پیشگوئیسے تو اُسکی جان بوجہ ادائے شرط کے بچگئی لیکن قطعی پیشگوئی نے آخر اُسکو کھالیا -

مین اپنے اشتہارات انوار الاسلام وغیرہ اور ضیاء الحق مین نہایت دلائل قاطعہ سے ثابت کرچکا ہون کہ آتھم کا یہہ نہایت گندہ جھوٹ ہے کہ اُسنے ان حملونکا میرے پر الزام لگایا اور ایک راستباز انسان کیطرح کبھی یہہ ارادہ نکیا کہ اس الزام کو ثابت کرے نہ نالش سے نہ بذریعہ پولس ثبوت

دینے سے اور نہ قسم کھانیسے اور نہ کسی خانگی طور سے - اور مین یقیناً جانتا ہون کہ کسی منصف
کا کانشنس ہرگز یہہ گواہی نہین دیگا کہ درحقیقت واقعی طور پر یہہ حملے ہوئے تھے مین دشمنون سے
اسوقت امید نہین رکہتا کہ وہ اپنے کانشنس سے مجھکو اطلاع دین مگر ایک حق پسند کیلئے
یہ ثبوت تسلی بخش ہے کہ آتہم نے ان چار الزامون مین سے کسی الزام کو ثابت نہین کیا بلکہ قسم کھانے
سے بہی اعراض کیا جس سے باسانی صفائی ہوسکتی تہی -

اور اس سوال کا جواب ہریک منصف کا کانشنس دیسکتا ہے کہ ان بہتانون کیلئے اُسکو کونسی
ضرورت پیش آئی تہی - کیا بجز اسکے اور بہی کوئی ضرورت عقل مین آسکتی ہے کہ اُسنے بہتانونکے ساتھ اپنے
اُس خوف پر پردہ ڈالنا چاہا جو اسکی سراسیمگی کی وجہ سے ہر ایک شخص پر ظاہر ہو چکا تہا کیا عقل باور کرسکتی
ہے کہ جسکی جان لینے کیلئے ہم نے سو کوس تک تعاقب کیا اور بار بار حملے کئے اُسکے مونہہ پر آخر میعاد
تک مہر لگی رہی اور نہ صرف اسکے مونہہ پر بلکہ ان سب کے مونہہ پر جنہون نے ایسے حملہ آورونکو
دیکہا تہا - نہ نالش کرنا نہ قسم کہانا نہ خانگی طور پر کوئی گواہ پیش کرنا کیا یہہ وہ علامات ناطقہ نہین
ہین جن سے اصل حقیقت کہلتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ صرف پیشگوئی کی شرط سے لوگون کے خیالات
ہٹانیکے لئے یہ حرکت مذبوحی تہی -

× مگر تاہم اگر اب تک کسی عیسائی کو آتہم کے اس افترا پر شک ہو تو آسمانی شہادت سے رفع شک
کرالیوے - آتہم تو پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گیا اب وہ اپنے تئین اُس کا قائم
مقام ٹھہرا کر آتہم کے مقدمہ مین قسم کھالیوے - اس مضمون سے کہ آتہم پیشگوئی کی عظمت سے
نہین ڈرا بلکہ اُسپر یہ چار حملے ہوئے تہے - اگر قسم کھانیوالا ابھی ایک سال تک
بچ گیا تو دیکھو مین اسوقت اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے ہاتھ سے شایع کردونگا
کہ میری پیشگوئی غلط نکلی - اس قسم کے ساتھ کوئی شرط نہ ہوگی - یہ نہایت
صاف فیصلہ ہو جائیگا اور جو شخص خدا کے نزدیک باطل پر ہے اُس کا بطلان کھل جائیگا -

اگر عیسائی لوگ سچے دل سے یقین رکھتے ہین کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی تو اس طریق امتحان سے

کونسی چیز انکو مانع ہے *

آتھم کا مقدمہ ایک ایسا صاف ہی کہ اگر یہہ بہیئت کذائی چیف کورٹ کے ججون کے سامنے بہی پیش ہو تو اُن سے کچہہ نہین بن سکیگا بجز اسکے کہ ہمارے حقمین ڈگری دین۔ کیا آتھم اُن بہتانون مین سے کسی ایک بہتان کو بہی ثابت کر سکا جو اُسنے پیشگوئی کی میعاد کے بعد مجہپر لگائے کیا یہ سفید جھوٹھ نہین کہ بقول اُسکے مین نے زہر خورانی کا اقدام کیا۔ جیساکہ میان حسام الدین عیسائی کشف الحقائق پرچہ اگست ۱۸۹۶ء مین مجہپر الزام لگاتے ہین کہ گویا مینے زہر خورانی کی تجویز کی اور سانپ چھوڑے۔ شاید اس سے انکا مطلب یہہ ہے کہ آتھم کو ایک کراماتی عیسائی بنادین کیونکہ انجیلو مین لکہا ہے کہ راست باز مسیحی کی یہ علامت ہی کہ سانپ اُسکو ڈس نسکے اور زہر اُسمین اثر نکر سکے۔ سو گویا یہہ دونون کرامتین آتھم سے ظہور مین آگیئن اب اُسکے ولی ہونمین کیا کسر رہگئی۔ لیکن عقلمند خوب سمجھتے ہین کہ یہ ساری باتین اُس خوف کے چھپانے کے لئے ہین جسنے آتھم کو پیشگوئی سننے کے بعد ہوش حواس سے الگ کر دیا تہا۔

اگر یہ بات صحیح نہین ہے تو کوئی ثبوت پیش کرنا چاہئے تہا کہ یہ خوف آتھم صاحب کا جسکا انکو اقرار ہے اُس سبب سے نہین تھا جو پہلے موجود تہا وہی سبب جس سے طبعی طور پر متاثر ہونا ممکن بہی تہا جسکی فریق ثانی کو بوجہ موجودگی شرط کے انتظار بہی تہی یعنی الہامی پیشگوئی۔ بلکہ یہ خوف اس وجہ سے ہوا کہ فریق ثانی درحقیقت خون کرنیکا ارادہ رکہتا تہا۔ کیا آتھم صاحب نے کوئی ایسے قرائن ثابت شدہ پیش کئے جنسے شبہ بہی گذر سکتا ہو کہ خونریزی کی نیت کیگئی تہی۔ پہر اگر یہ پہلو ڈرنیکا غیر ثابت اور غیر معقول تھا اور چار حملے جو بیان کئے گئے انمین علاوہ عدم ثبوت کی بناوٹ کی بدبو بہی ظاہر تہی تو ایک عادل جج کو ماننا پڑتا ہی کہ ڈرنیکی کوئی اور وجہ ہوگی۔ پس وہ اور وجہ بجز اس کے کیا تہی کہ آتھم صاحب عرصہ تیس برس سے میرے حال اور میرے چال چلن سے بخوبی واقف تھے اور ہمارا اس ضلع مین وہ مدت تک اسی علاقہ کی تحصیل مین ملازم بہی رہ چکے تہے انکو خوب معلوم تہا کہ یہ شخص کاذب نہین اور نیز سچائی کی ذاتی خاصیت نے اُسیوقت اُنکو ہراسان اور

ترسان کر دیا تھا۔ سو اسلیئے وہ ڈرے اور اُنکے ڈرنے نے اُنکو اسوقت تک مرنے سے محفوظ رکھا جبتک اُنسے بیباکی پر اصرار ظاہر ہوا۔ سو میعاد گزرنیکے بعد شیطان نے اُنکے دلمین شبہات ڈالے کہ پیشگوئی کچھ چیز نہین۔ بہرحال بچنا ہی تھا۔ سو یہ شبہات بڑھتے گئے اور قوت پکڑ گئے۔ یہانتک کہ وہ ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے شایع ہونے تک پورے منکر اور بیباک ہو چکے تھے سو خدا نے اُنکو جیسا کہ پیشگوئی مین وعدہ تھا اور پہلے شایع ہو چکا تھا بیباکی کے بعد اشتہار آخری سے سات مہینہ تک لے لیا اور ابھی یہہ ہمارے آخری اشتہار شایع ہو رہے تھے کہ اُنکے موت کی خبر پہونچگئی۔

افسوس کہ عیسائیونکی تمام دیانت آزمائی کیلئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ مگر کسینے بھی انمین سے سچ کی پرواہ نہ کی۔ یہانتک کہ **ایڈیٹر سول ملٹری** نے جسکو **آزادی اور راست گوئی کا دعوی تھا اس مقام مین گندہ جھوٹ بولا۔** حسام الدین پر تو کچھ بھی افسوس نہین کیونکہ یہہ لوگ جو پادریانہ مشرب رکھتے ہین اکثر وہ جھوٹھ کے پتلے اور نجاست خوری کے کیڑے ہین اُنکو نہ فطرتی حیا ہے اور نہ خدا تعالے کا خوف۔

یہ کہنا غلط ہے کہ بباعث بیخبری یہ لوگ معذور ہین کیونکہ مینے اس مقدمہ مین پانچہزار کے قریب اشتہار جاری کیا ہے۔ اور کھلے کھلے دلائل کے ساتھہ دکھلا دیا ہے کہ آتھم خدا اور خلقت کے نزدیک ملزم ہے٭ اور پیشگوئی اپنے دو پہلوون مین سے ایک پہلو پر پوری ہو چکی ہے۔ پھر کیونکر

٭ **حاشیہ**۔ یہ کسکو خبر نہین کہ آتھم صاحب نے پرچہ نور افشان مین صاف اقرار چھپوایا کہ مین اثناء ایام پیشگوئی مین ضرور خونی فرشتون سے ڈرتا رہا۔ یہ کسکو معلوم نہین کہ ڈرنے کی علامات اُنسے اسقدر صادر ہوئی کہ جنکو چھپانا ممکن نہین۔ کون عیسائی اس سے انکار کریگا کہ آتھم صاحب ایام پیشگوئی مین روتے رہے۔ کس کے کانون تک یہ خبر نہین پہونچی کہ اسوقت بھی آتھم صاحب کے آنسو نہین تھمے تھے جبکہ وہ اکراہ اور جبر کے طور پر پیشگوئی کے دنوںمین عیسائیونکے جلسہ مین لائے گئے۔ پھر جب تھوڑے دنون کے بعد آتھم صاحب کے ہوش و حواس قائم ہوئے اور قوم کے ختنا سونکا اثر انپر پڑا اور دل سخت ہو گیا تب اُنکو سمجھہ آیا کہ یہہ مینے اچھا نہین کیا کہ اسلامی پیشگوئی کے خیال سے اس قدر بیقراری ظاہر کی۔ تب زہرخورانی کے اقدام کا منصوبہ اور تین حملونکا بہانہ بنایا گیا۔ کیونکہ جسقدر خوف

یہہ لوگ بیخبر ہین دیکھو انوار الاسلام اور اشتہار ہزار روپیہ - دو ہزار روپیہ - تین ہزار روپیہ - چار ہزار روپیہ اور رسالہ ضیاء الحق اور آخری اشتہار ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۵ء جسکے سات ماہ بعد آتہم اپنی بیباکی کی جزا کو پہونچ گیا -

میرا یہہ خیال ہی ہے کہ آتہم زہر خورانی کے دعوی مین تو بالکل جھوٹا ہے لیکن باقی تین حملونکے دعوی مین شاید ایک اصلیت بہی ہو اور وہ یہہ ہے کہ شاید یونس کی قوم کیطرح ایسے پیرا ویمین فرشتے اُسکو نظر آئے ہون جنکا وہ خود خونی فرشتے نام رکہتا ہے اور پہر اُسنے عمداً یا کسیقدر سہو کی آمیزش سے اُن حملونکو انسانی حملے خیال کرلیا ہو اور اصل واقعہ کو گڑبڑ کر دیا ہو یہ اُس حالتمین ہے کہ کسیقدر اُسکو بھلامانس آدمی خیال کرلیاجائے - لیکن یقیناً عیسائی لوگ اس تاویل پر راضی نہین ہونگے - پس دوسرا احتمال صرف یہہ ہے کہ اُسنے عمداً ایک گندے اور ناپاک جھوٹہ اور افترا سے کام لیا تا اُس خوف کو چھپاوے جو اسکی مضطربانہ افعال سے ظاہر ہوچکا تہا -

غرض اگر اُس کے بیان پر اعتبار کیاجائے تو ان حملونکو فرشتونکے تمثلات مان لیناچاہیے ورنہ اس مین کچھہ شک نہین کہ سخت نالائق اور مکروہ جھوٹ کو اُسنے حق پوشی کیلئے استعمال کیا ہے -

حاشیہ

اُن کی سراسیمگی اور بیقراری سے ظاہر ہوچکا تہا وہ چاہتا تہا کہ اگر اسکا سبب الہامی پیشگوئی نہین تو ایسا سبب ضرور ہوناچاہیے جو نہایت ہی قوی اور عظیم الشان ہو جس سے یقینی طور پر موت کا اندیشہ دل مین جم سکے - سو جھوٹ کی بندشونسے کام لیکر یہ خوف کے اسباب تراشے گئے مگر ان بہتانون نے جو نہایت مکروہ طور پر غیر محل پر استعمال کئے گئے آتہم صاحب کی اندرونی حالت بلکہ عیسائیت کے لب لباب کو اور بھی پبلک کے سامنے رکھدیا - اور اس نظیر نے ثابت کر دیا کہ انکی فطرت مین کسقدر قابل شرم خبث بہرا ہوا ہے جو ایسے ظلم اور جھوٹ اور بناوٹ اور سراسر بے اصل بہتان باندھنے کا محرک ہوا -

مگر یہ چارون بہتان آتہم صاحبکو ملزم کرتے تہے - افسوس کہ آتہم صاحب کے ان بہتانون سے عقلمندونکے نزدیک اگر کچھہ نتیجہ پیدا ہوا تو صرف یہی کہ یہ عیسائی لوگ جھوٹ بولنے مین سخت بیباک اور بے شرم ہین - کون نہین سمجھہ سکتا کہ ان جھوٹے اور بے ثبوت بہتانون سے اُنکا مونہہ کالا ہوگیا تہا - اور اس کلنگ کو دور کرنیکے لئے بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہ تہی کہ یا تو

اگرچہ حال کے فلاسفروں کی نظر مین یہہ پہلا احتمال بہت قدر کے لائق نہین ہے یعنی یہ کہ آتہم کو فرشتے نظر آئے ہون - مگر چونکہ خود اُس کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ مین خونی فرشتون سے ڈرتا رہا - اس لئے ہمین مناسب ہے کہ اُس کے ان الفاظ کو بھی اس سچائی پر قیاس کرین کہ جو بعض اوقات بے اختیار مجرم کی زبان پر جاری ہو جاتی ہے -

ایک محقق کی نظر مین یہ امر بہت مشکل ہے کہ اگر یہ تمام حملے انسان ہی کے حملے تھے تو ان مختلف حملوں مین کوئی دوسرا شخص کسی موقعہ پر بھی آتہم کا شریک رویت نہ ہو سکا اور آتہم کی زبان پر بھی مہر لگی رہی اور اُسنے اس میعاد مین کوئی کارروائی ایسی نہ دکھلائی جیسا کہ ایک شخص خونیوں کی حملوں سے ڈرنیوالا **طبعی** جوش سے دکھلاتا ہے - بلکہ اُس نے تو اپنا دامن قسم کھانیسے بھی پاک نہ کیا - جسکے کھانے مین نہ صرف آسانی بلکہ نقد چار ہزار روپیہ ملتا تھا -

پس ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا عین انصاف ہے کہ کوئی ڈرانیوالا امر اسکو اس جرأت کرنیسے روکتا تھا کہ وہ نالش کرتا یا قسم کھاتا یا خانگی تحقیقات کرواتا - اگر ایک پاک نظر لیکر اس مقدمہ پر سلسلہ وار غور کرو تو یقین بہت جلد سمجھ آجائیگا کہ اول سے آخر تک تمام سلسلہ اس نتیجہ کو چاہتا ہے کہ آتہم کا وہ خوف جسکا اُس کو اقرار ہے صرف پیشگوئی کی عظمت کی وجہ سے تھا نہ کسی اور وجہ سے -

اور آتہم کے دروغگو ہونیپر وہ اختلاف اور تناقض بھی شاہد ہے جو اسکے دعوی عیسائیت اور اسقدر ڈرنے سے مترشح ہو رہا ہے کیونکہ اُس نے عیسائیت کا اقرار کرکے اسلام کے مقابل وہ خوف دکھلایا کہ جبتک انسان کم سے کم **تذبذب** کی حالت مین نہ ہو ہرگز دکھلا نہین سکتا - اور نیز اسکی کلام مین یہ

بقیہ حاشیہ: عدالت فوجداری مین نالش کرکے ان بہتانونکو ثابت کراتے اور یا بطور چند گواہون کے پیش کرنیسے اُنکا ثبوت دیتے اور یا جلسۂ عام مین قسم کھا لیتے - مگر آتہم صاحب نے ان طریقون مین سے کسی طریق کو اختیار نہین کیا پھر آتہم صاحب کے جھوٹا ہونیکی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ ان الزامونکو انہون نے نہ ایام میعاد پیشگوئی مین بیان کیا اور نہ اُن ایام کے گذرنیکے بعد اُن چارون حملونکو یکدفعہ بیان کر دیا بلکہ جیسا کہ جھوٹھ رفتہ رفتہ فکر اور سوچ کے ساتھ بنایا جاتا ہے ایسا ہی کیا - اب اے عزیزو آپ ہی سوچو کہ کیا وہ اُس خوف کا اقرار کرکے جو الہامی شرط کا موید تھا اُس خوف کے کوئی اور اسباب ثابت کر سکا اور کیا وہ اس بات کا کچھ ثبوت دے سکا کہ درحقیقت اُسپر چار حملے ہوئے اور انہین حملونکی وجہ سے اُس کا یہ سارا خوف تھا - منہ

تناقض یہی ہے کہ کبھی وہ حملے کرنیوالونکا نام فرشتے رکھتا ہے جو گناہ سے پاک ہین اور کبھی اُنکو ناپاک طبع انسان ٹھہراتا ہے جن کا کام ناحق کا خون کرنا ہے اور پھر طرفہ یہ کہ ان مین سے وہ کسیکا نام نہین بتلاسکا اور یہ بھی نہین کہا کہ مین اُنکو شناخت کرسکتا ہون اور وہ خوب جانتا تہا کہ ایسے بیہودہ اور بے اصل بہتان سے اس راقم کے مخالف کوئی قیاس نہین نکل سکتا۔ اس لئے اُسنے ان بہتانونکو عام طور پر شایع بھی نہین کیا۔ صرف نور افشان مین ایک دجل آمیز تقریر مین چھپوا دیا۔

اس سے یہ امر قابل لحاظ پیدا ہوتا ہے کہ یہ چھپوانا صرف عیسائیونکی دلجوئی کی وجہ سے تہا جسکو اُسنے باربار بیان کرنا بھی نہین چاہا۔

قاعدہ فطرت کے مطابق یہ بات عادات مین داخل ہے کہ انسان حریف کی تکذیب کے لئے اصل واقعات کو چھپاتا ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ اور گو اسپر بہت کچھ منحصر نہین مگر بے ثبوت عذرون کے پیش ہونیکے بعد اس فطرتی امر کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ آتہم کے تمام حالات امین خیال کے پیدا کرنیکے لئے کچھ نہین ہے کہ وہ بجز اقدام قتل کے حملون کے صرف پیشگوئی کی عظمت سے ڈر نہین سکتا تہا کیونکہ ایسا خیال ان حملونکی صحت اور آتہم کی طرز استقامت کے ثبوت پر موقوف تہا جسکا ثبوت نہ آتہم پیش کرسکا اور نہ اسکا کوئی اور حامی۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس بیان مین کچھ بھی سچائی ہوتی تو آتہم کو طریقہ فطرت فی الفور سکھلاتا کہ آیندہ حملونکے روکنے کے لئے جنمین ابھی ایک برس پڑا تہا کوئی قانونی کارروائی کرے * کیا یہ عذر قابل اطمینان یا عدالت کو تشفی بخش ہے کہ ہر ایک حملہ کے وقت اُسکی

* **حاشیہ** ۔ نادان بٹالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنہ مین ہمپر یہ اعتراض کرتا ہے کہ جس حالت مین آتہم نے ہمپر جھوٹا الزام لگایا تہا کہ میرے قتل کرنیکے لئے کئی حملے میرپر کئے گئے تو چاہئیے تہا کہ تم اسپر نالش فوجداری کرتے۔ اور اگر الزام فی الواقعہ جھوٹا تہا تو اسکو سزا دلاتے۔

مگر افسوس کہ بٹالوی نے اس اعتراض مین بھی شیطان ملعون کیطرح دانستہ لوگونکو دھوکا دینا چاہا۔ اعتراض کے وقت اسکو خوب معلوم تہا کہ پیشگوئی کے الفاظ مین بار بار یہ ذکر ہے کہ آتہم انکار کیحالت مین بے سزا نہین چھوڑا جائیگا اور خدا اسکو اصرار انکار کے بعد جلد پکڑے گا اور ہلاک کریگا۔ پس جس حالت مین آسمانی عدالت سے ہمین یقین دلایا گیا تہا کہ عنقریب آتہم آسمانی وارنٹ سے گرفتار کیا جائیگا۔ اور اپنے جرم بیباکی اور انکار پر ماخوذ ہو کر جلد سزا کے موت سے سزایاب ہوگا تو

رحیمانہ عادت مجرمونکا واجب تدارک کرانے سے روکتی رہی بلکہ جس حالتمین پہلے حملہ کی وجہ سے آیندہ زندگی کا امن اُٹھ گیا تہا تو کیا عقل باور کرسکتی ہے کہ پھر بھی آتہم نے درگزر اور عفو کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور کسی نے اسکو یہ مشورہ نہ دیا کہ اب دشمن کا تدارک بہت ضروری ہے اور اسمین دو فائدے ہین - ایک یہ کہ اپنی جان کا بچاؤ اور دوسرے دشمن کے مذہب کی ذلت جو عیسائیون کا عین مطلب ہے -

یہ بھی یاد رکہنے کے لائق ہے کہ آتہم کا بیان صرف اُس اعتبار تک محدود تہا کہ جو ایک مدعا علیہ کے ایسے بیان پر کرسکتے ہین جبکا اُس کے پاس کچھہ بھی ثبوت نہ ہو - اگر اُسنے ان حملون کا واقعی طور پر معاینہ کیا تہا تو وہ بڑا ہی بدقسمت تہا کہ باوجودیکہ اسکی کوٹھی بہت سے آدمیون سے بھری ہوئی تھی تب بھی وہ کسی اپنے آدمی کو کوئی سوار یا پیادہ یا گھوڑا یا ہتھیار دکھلا نہ سکا اور نہ بیان کرسکا یہانتک کہ پیشگوئی کی میعاد گزر گئی گویا جسطرح فری میسن کے لوگ اپنا راز ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھتے

ہیہات ہیہات

پھر ہمین کونسی ضرورت پیش آئی تھی کہ انگریزونکی عدالتونکے دروازہ پر اپنے تئین سرگردان کرتے ہم تو ہتوفت سے ہی آتہم کو مرا ہوا دیکھتے تھے جبکہ جاہل عیسائی اور نادان بطالوی اور اُس کے ہم خیال آتہم مذکور کو زندہ سمجھتے تھے - لیکن یہ فرض آتہم کا تہا کہ جن بے ثبوت حملونکے الزاموں سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا تہا کہ وہ ضرور اُس پیشگوئیکی عظمت سے ڈرتا رہا جو نہایت ہولناک لفظون مین بیان کیگئی تھی اور ضرور اسنے پیچھے سے اپنے خوف کی اصل حقیقت چھپانیکے لئے اقدام قتل کا بے ثبوت افترا بنالیا عدالت مین نالش کرکے اُن حملونکا ثبوت دیتا اور مجرمونکو واقعی سزا دلاتا کیونکہ اُس کے بے ثبوت دعوون کا بار ثبوت تو اُسی کے ذمہ تہا - لیکن وہ ظالم مفتری تو قسم بھی نہ کھا سکا چہ جائیکہ نالش کرتا - کیا ضرور نہ تہا کہ وہ کسی طرح نالش سے یا قسم سے یا خانگی طور پر ثبوت دینے سے اپنی صفائی ظاہر کر دیتا کیا وہ چار حملے یعنی ارادہ زہر خورانی اور سانپ چھوڑنا اور لو دیانہ اور فیروزپور مین جو بقول آتہم قتل کیلئے حملے ہوئے ان تمام حملونکا ثبوت میرے ذمہ تہا یا آتہم کی گردن پر تہا -

اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو چھپاؤگے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑوگے - اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانیکا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا

اسیطرح آتہم کو بہی اس راز کے افشا مین اپنی جان کا اندیشہ تہا کیا کوئی سچا اسپر راضی ہو سکتا ہے کہ اُس کے ایسے دعاوی جو اُسکی سچائی کا مدار ہین اندھیرے مین چھوڑے جائین اور کوئی بہی سچائی کی چمک اُنمین نظر نہ آوے۔

سچا مدعی اپنے کسی پہلو کو قابل اعتراض چھوڑنا نہین چاہتا اور پوری صفائی کیلئے طیار ہوتا ہے مگر حسام الدین صاحب مجھے بتلاوین کہ کس بات مین آتہم نے پوری صفائی دکھلائی۔ کیا اسنے حملونکے وقت کسی تھانہ یا عدالت مین رپورٹ کی۔ اور اگر یہ نہین تو کیا زبانی ہی کسی حاکم سے یہ ذکر کیا۔ یا کسی دوست کو اس راز سے اطلاع دی۔ کیا اُس نے سزا دلانیکے لئے کسی نالش یا مچلکہ کے لئے کوئی کوشش کی یا خانگی طور پر کوئی ثبوت دیا۔ یا اُسنے قسم سے اس الزام کو اپنے پر سے

حاشیہ

دیکھو آج جیسا کہ خدا نے پیش از وقت وہ الہام کیا تہا جو انوار الاسلام صفحہ ۲ مین درج ہے کیا صفائی سے پورا ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔ اطلع اللّٰہ علی ھمہ وغمہ۔ ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا۔ ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ وبعزتی وجلالی انک انت الاعلی۔ ونمزق الاعداء کل ممزق۔ ومکر اولئک ھو یبور۔ انا کشفنا السر عن ساقہ۔ یومئذ یفرح المومنون۔ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین۔ وھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا۔ دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۲

اور پھر اسی انوار الاسلام صفحہ ۲ مین اس الہام کا ترجمہ یہ لکہا ہے۔ کہ خدا تعالی نے اُس کی {یعنی آتہم کی} ہم وغم پر اطلاع پائی اور اسکو مہلت دی جب تک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالی کے احسان کو بھلا دے۔ یہ معنی فقرہ مذکور کے تفہیم الہی سے ہین۔ اور پھر فرمایا۔ کہ خدا تعالی کی یہی سنت ہے۔ اور تو ربانی سنتون مین تغیر اور تبدل نہین پائیگا۔ اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسیطرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہین کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائین جو غضب الہی کو مشتعل کرین۔ اور اگر دل کے کسی گوشہ مین کچھ خوف الہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہین ہوتا۔ اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہین کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے۔ یہ اس عاجز کو خطاب ہے۔ اور

ٹالنا چاہا مگر ہمنے قسم کو قبول نکیا۔ کیا یہ روا ہے کہ بے دلیل کسیکو ایسے سنگین جرائم کا ملزم ٹھہرایا جائے۔ اور اسکی روش اور چال چلن پر ناحق دھبہ لگایا جاوے۔

برائے خدا ذرہ سوچو کہ کسی بھلے مانس پر بے ثبوت تہمتین لگاکر پھر کسی طور سے ان تہمتون کا ثبوت نہ دینا کیا یہ نیک آدمیونکا کام ہے یا بدمعاشون کا !!!

عیسائیون نے آتھم کے ان بہتانون کا بار بار ذکر تو کیا مگر یہ نہین دکھلایا کہ اُن کے نزدیک اسکا ثبوت کیا ہے۔ کیا وہ لوگ جوان واقعات سے ذاتی واقفیت کا اقرار رکھتے ہین کسی غار مین زندہ موجود ہین یا وہ بھی آتھم کے ساتھ ہی مرگئے؟

کیا عیسائی دیانت یہی تہی جواب ظاہر ہوگئی۔ اگر کامل ثبوت موجود نہین تو مختصر اور ناکافی

پھر فرمایا کہ ہم دشمنونکو پارہ پارہ کردینگے یعنی انکو ذلت پہونچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہوجائے گا	
اس مین یہ تفہیم ہوئی۔ کہ تم ہی منتخب ہو نہ دشمن۔ اور خدا تعالیٰ بس نہین کریگا اور نہ باز آئے گا	
جب تک دشمنون کے تمام مکر دنکی پردہ دری نکرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کردیوے یعنی جو	
مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُسکو توڑ ڈالیگا اور اسکو مردہ کرکے پھینک دیگا اور اُسکی لاش لوگون کو	
دکھاویگا۔ اور پھر فرمایا۔ کہ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیون سے ننگا کرکے دکھاوینگے یعنی	
حقیقت کو کھول دینگے اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کردینگے اور اسدن مومن خوش ہونگے	

پہلے مومن بھی پچھلے مومن بھی۔ دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۲

اب دیکھو آج اس الہام کے موافق کیسے صفائی سے اس پیشگوئی کی حقیقت کھل گئی۔ کیا آج وہ سب مرگئے یا نہین جنہون نے امرتسر مین آتھم کو گاڑی مین بٹھا کر بازارون مین پھرایا تھا۔ کیا آج ثابت ہوگیا یا نہین کہ **اُنکی وہ ساری خوشیان جھوٹی تھین**

اس پیشگوئی مین خدائے رحیم نے صاف وعدہ فرمایا تہا کہ گو آتھم نے الہامی پیشگوئی کی وجہ سے بہت غم و ہم اپنے دل پر ڈالکر خدا کی سنت قدیمہ سے فائدہ اٹھایا اور اسکی موت مین تاخیر ہوگئی مگر بیباکی کے وقت پھر خدا اسکو پکڑیگا اور ہلاک کریگا۔

سو اب یہ پیشگوئی دُہرے طور پر دونون پہلون پر پوری ہوگئی۔ اول آتھم کے ہم و غم کی وجہ سے اسطرح پر پوری ہوئی کہ موافق الہامی شرط کے اسکی موت مین تاخیر ڈال دی گئی پھر آتھم کی بے باکی اور سخت انکار کیحالت مین اسطرح پر پوری ہوئی کہ خدا نے اپنے وعدہ کے موافق

ثبوت ہی پیش کریں تا افترا اور بہتان کا کلنگ کسی قدر تو ہلکا ہو جاوے۔ اور اگر کچھ بھی ثبوت نہیں تو کیا یہ معقول قیاس نہیں کہ یہ سب کچھ صرف ایک ہی بات کے واسطے بنایا گیا تا اُس خوف کی دھار کو جو اسلامی پیشگوئی کی عظمت سے زور سے بہہ رہی تھی خواہ نخواہ دوسری طرف پھیر دیا جائے۔
اب اس امر کو کون ہے کہ ثابت شدہ تسلیم نہ کرے کہ آتھم نے اُس حد تک رجوع الی الحق ضرور کیا جو ایک خائف اور ترسان اور ہراسان کی نسبت خیال کر سکتے ہیں۔ میں اس واقعہ کو قبول کرتا ہوں کہ جیسا کہ وہ پیشگوئی سے پہلے عیسائی تھا ایسا ہی پیشگوئی کی میعاد گزرنے کے بعد اس نے اپنی عیسائیت کو ظاہر کیا۔ لیکن کیا کوئی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ اُس نے پیشگوئی کے ایام میں کبھی تحریراً یا تقریراً عیسائیت کے اصول کی تائید کر کے اپنا سرگرم عیسائی ہونا ظاہر کیا جیسا کہ پہلے اُسکا شیوہ اور طریق تھا۔ بلکہ سچ تو یہ بات ہے کہ وہ اُن تمام دنوں میں عیسائیت کا چولہ اتار کر حقیقی خدا کے آگے تضرع میں رہا۔ جیسا کہ مختلف شہادتیں اسکے ثبوت میں ابتک گزر رہی ہیں پھر فرعون کی طرح خطرناک ایام کے گزرنے کے بعد دن بدن سخت دل ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے وقت میں پورے طور پر وہ کفر کے گڑھے میں گر گیا اور بلعم کی طرح دنیا سے محبت کر کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء میں اُن روحوں میں جا ملا جو دوزخ کی تاریک آگ میں جل رہی ہیں۔
سنو اے عزیزو!! آتھم کے بیان پر کیونکر راستی کی امید ہو سکتی ہے جو محض بے ثبوت اور جس میں بناوٹ اور جذبات کی دور سے بو آ رہی ہے۔ اور جو نہ بادی النظر میں اور نہ عمیق نگاہ میں درست ٹھہر سکتا ہے۔ اور نہ صرف بے دلیل بلکہ فطرتی طور پر حق کو چھپانے کے لئے یہی عام طریقہ حیلہ سازوں کا ہے۔ جو بات قرین قیاس نہیں کیا وہ ایسی بات کے مقابل پر کچھ وزن رکھتی ہے

حاشیہ

اس پر موت نازل کر دی سو اس مبارک پیشگوئی میں خدا تعالے نے اپنی صفات جمالی اور جلالی دونوں دکھلا دئیے۔ اور ناسمجھ عیسائیوں اور نالائق مولویوں کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی۔ اسلام کا بول بالا ہوا اور مردہ پرست پادری اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہو گئے مگر کیا وہ اب بھی سچائی کی طرف واپس آئینگے۔ ہرگز نہیں۔
قلوبٌ ملعونۃٌ مُرِیدٌ من لعنہ اللہ۔ فتدبر ان کنت من الصالحین۔ منہ

جو ہر ایک سچائی سے بھرا ہوا کانشنس باسانی اسکو قبول کرسکتا ہے۔ زہر خورانی کے اقدام اور تین حملوں کا منصوبہ ایک ایسی مکروہ بناوٹ ہے کہ مین خیال نہین کرسکتا کہ کسی شریف عیسائی کے دل نے بھی اسکو قبول کیا ہو۔ یا ایک طرفۃ العین کیلئے بھی اسکی طرف خیال آسکتا ہو۔

لیکن ہر ایک محقق اور پاک دل کو اس امر مین شک کرنیکے لئے کوئی وجہ دکھائی نہین دیگی کہ وہ خوف جس کا آتھم کو اقرار ہے بجز پیشگوئی کی عظمت کے اور کوئی صحیح مصداق اُسکا موجود نہین۔ اگر آتھم نے ان جھوٹے بہتانوں کو بیان نکیا ہوتا۔ اور یہ عذر کرتا کہ وہ اس ڈر سے ڈرا کہ کوئی خودغرض اسکو ضرر نہ پہونچا دے تو شاید کوئی سادہ طبع اسکو قبول کرلیتا۔ اور کم سے کم یہ سمجھہ لیتا کہ آتھم کا یہ فیصلہ ایک ایسا فیصلہ ہے جسنے لوگون پر حق کو مشتبہ کردیا۔ لیکن ایسے سادہ طور سے بیان کرنا ایسے مفتری کیلئے کب ممکن تھا کہ جو درحقیقت پیشگوئی سے ڈر کر اپنی مجرمانہ حالت کی تحریک سے ناجائز بہانوں کے پیچ مین پڑا اور اُسنے سچائی سے آگے قدم رکھکر جھوٹھ اور بہتان سے کام لینا چاہا جس سے وہ بازپرس اور طلب ثبوت کے لائق ہوا

یہہ کہنا بیجا ہے کہ پیشگوئی سے ڈرنے کا بار ثبوت آتھم پر نہین تھا کیونکہ جبکہ اُس نے ڈرنیکا اقرار کرکے بلکہ خوف کو اپنی حرکات سے ظاہر کرکے پھر وجوہ خوف کے ایسے بیہودہ اور جعلی بیان کئے جو سراسر بہتان اور بیدلیل تھے تو بلاشبہ یہ بوجھ اُسکی گردن پر تھا کہ وہ اسکو ثابت کرتا اور اسکو چاہیے تھا کہ اس افترا کے الزام سے بری ہونیکے لئے کہ جو طریقہ مستقیمہ انصاف سے اسکی نسبت عائد ہوتا تھا اپنی صفائی کے گواہ پیش کرتا۔ نالش اور قسم سے اسکا گریز کرنا صریح حقیقت کو چھپانیکے لئے تھا جبکہ اسکو اور اُس کے رشتہ دارون اور دوستونکو ہماری طرف سے اسقدر دُکھ اور صدمہ پہونچ چکا تھا جس سے زیادہ دنیا مین پہونچنا غیرممکن ہے۔ تو ایسا مظلوم کسطرح خاموش رہ سکتا تھا۔

ہمنے یہ سزا اپنے لئے خود تجویز کرلی تھی کہ وہ قسم کھا کر چار ہزار روپیہ نقد ہمسے لے لے سو اُس نے نہ چاہا کہ قسم کھانیکی طرف متوجہ ہو۔ اب منصفین کے سوچنے کا یہہ بڑا بھاری موقعہ ہے* کہ کیون اُسنے ایسے پہلو سے

* **حاشیہ** پرچہ شحنہ ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۸۹۶ء کے پہلے صفحہ مین ہی ایک نامہ نگار صاحب نے اس عاجز کی پیشگوئی آتھم وغیرہ کی نسبت کچھہ نکتہ چینی کرکے اخیر پر اپنا نام انصاف طلب لکھا ہے۔ یہ تو خوشی کی بات ہے

اجتناب کیا جس سے اُس کے دعوی کے تمام نقص اور عیوب پبلک کی نگاہ مین کالعدم ہوسکتے تہے اور پوری طور پر اسکی صفائی ہوسکتی تہی۔ اُس کا فرض تہا کہ وہ جسطرح ہوسکتا اُن الزامونسے اپنے تئین بری کرکے دکھلاتا کہ جو اُسپر وارد ہوچکے تہے۔ نالش سے یا خانگی تحقیقات پیش کرنیسے یا قسم سے یا کسی اور طریق سے۔ لیکن وہ اپنے تئین اس داغ الزام سے بری نہ کرسکا یہانتک کہ قبر مین داخل ہوگیا سو اُسکے کذب پر ایک تو یہی ثبوت تہا کہ اُسنے اپنی بریت ظاہر کرنیسے باوجود بہت وسیع موقعہ ملنے کے عمداً پہلوتہی کیا لیکن علاوہ اس کے ایک دوسری جزو ثبوت کی اسکے کذب پر یہ پیدا ہوئی جو وہ اس دوسری پیشگوئی کے اثر سے جسکا ہم صدر اشتہار مین ذکر کرچکے ہین اپنی زندگی کو بچا نسکا اور یہی بیباکی اور قسم کہانے سے انکار جس کے نتیجہ بد کی نسبت بار بار پیشگوئی کی گئی تہی اور بیان کیا گیا تہا کہ اس کے اصرار کے زمانہ کے بعد عذاب موت

کہ کوئی شخص انصاف طلب یا انصاف کا خواہان ہو۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اکثر لوگ حق پسند اور انصاف طلب کہلا کر پہر جلد ایسے انصاف کا خون کردیتے ہین اور قبل اس کے جو کسی بات کی تہ تک پہونچین اور کسی اصل حقیقت کو دریافت کرین رائے ظاہر کرنیکے لئے طیار ہوجاتے ہین۔ پہر ایسی رائے جو صرف سرسری اور سطحی خیالسے پیدا ہوئی ہے کیونکر غلطی سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ ناچار وہ اپنی شتابکاری کی وجہ سے قابل شرم غلطیون مین پڑتے ہین اور پھر اپنی غلطی کی پچ مین ایسا تعصب پیدا ہوجاتا ہے کہ کیا ممکن ہے کہ اس سے رجوع کرسکین اگرچہ سچائی روز روشن کیطرح کھل جائے۔ بہرحال صاحب انصاف طلب کی خدمت مین انکے بعض کلمات کا جواب دیا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے:۔

قولہ ۔ "میرزا صاحب کے موافقین اور مخالفین نے پرلے درجہ کی افراط اور تفریط کی ہے۔ جو شخص یہہ کہتا ہو کہ مین قرآن شریف کو مانتا ہون ۔ نماز پڑھتا ہون ۔ روزے رکہتا ہون ۔ اور لوگونکو اسلام سکہاتا ہون ۔ اسکو کافر کہنا زیبا نہین ۔ مگر ایک عالم کے رتبہ سے بڑھا کر پیغمبری تک پہونچانا بھی نہین۔"

اقول ۔ صاحب انصاف طلب کے بیان مین پہلے ہی قول شریف مین تناقض پایا جاتا ہے کیونکہ ایک طرف تو وہ بہت ہی حق پسند بنکر نہایت مہربانی سے فرماتے ہین کہ مسلمان کو کافر کہنا زیبا نہین اور پھر دوسری طرف اُسی منہ سے میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہین کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا مینے درحقیقت نبوت کا دعوی کیا ہے۔ اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ مین مسلمان ہون اور قرآن شریف پر ایمان رکہتا ہون تو پہر دوسری رائے غلط ہے جسمین ظاہر کیا گیا ہے کہ مین خود نبوت کا مدعی ہون ۔ اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے جسمین ظاہر کیا گیا کہ مین مسلمان ہون اور

اُسپر وارد ہوگا اُس کے جلد مرنے کا موجب ہوگئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں وہ ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے بعد جو ہمارا آخری اشتہار بطور اتمام حجت تھا پورے سات مہینے بھی زندہ نرہ سکا۔ پس کیا یہ خدا کا فعل نہیں ہے کہ اُسنے آتھم کے اصرار انکار پر موت کی سزا سے اُسکا تمام جھوٹھ اور افترا ایک لعنت ظاہر کردیا۔

اب بیان کرو کہ کونسا قانونی سُقم ہماری اس تقریر میں ہے۔ اور آتھم کو ملزم قرار دینے کیلئے کس ثبوت کی کسر رہگئی ہے۔ بلاشبہ اُسکی عملی حالت نے اسپر فرد قرارداد جرم لگادی جسپر وہ ایک بھی صفائی کا گواہ پیش نکرسکا۔ اب عیسائیونکو اسکی ناحق کی حمایت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ہمنے بہت صفائی سے بار بار اس بات پر زور دیا کہ آتھم اس بیان میں بالکل جھوٹا ہے کہ اُس کے قتل کے

بقیہ حاشیہ ۱

قرآن شریف کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آیت وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن۔ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعوی نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اُسکو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانونکو دھوکہ لگجانیکا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھکو ملے ہیں جنمیں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے اُنکو میں بوجہ مامور ہونیکے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ اُن الہامات میں جو لفظ مُرسَل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے* وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اور اصل حقیقت جسکی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا نکوئی پرانا اور نکوئی نیا۔ وَمَن قَالَ بَعدَ رَسُولِنَا وَسَیِّدِنَا اِنّی نَبِیٌّ اَوْ رَسُولٌ عَلٰی وَجْہِ الْحَقِیْقَۃِ وَالْاِفْتِرَاءِ وَتَرَکَ الْقُرْاٰنَ وَاَحْکَامَ الشَّرِیْعَۃِ الْغَرَّاءِ فَھُوَ کَافِرٌ کَذَّابٌ۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوی کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہوکر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا

* نوٹ۔ ایسے لفظ ایسے بلکہ سولہ ۱۶ برس سے میرے الہامات مین درج ہین چنانچہ براہین احمدیہ مین ایسے کئی مخاطبات الٰہیہ میری نسبت پاؤ گے۔

لئے ہماریطرف سے ناجائز حملے ہوئے۔ ہمنے اُسکو اپنے پہلے اشتہارون مین بہت غیرت دلانے اور غیرت دینے والے الفاظ استعمال کئے مگر کچھ ایسا دھڑکا اُس کے دل مین بیٹھ گیا تہا کہ وہ سر نہ اٹھا سکا۔ پھر ہمنے نہایت الحاح اور انکسار کے ساتھ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلاکر قسم دی اور جہانتک الفاظ ہمین مل سکے ہمنے اسبات پر زور دیا کہ وہ اس بہتانکو جو ہمپر لگاتا ہے ثابت کرے یا قسم کہاوے۔ لیکن وہ اُن بدبخت جہوٹھونکی طرح چپ رہا جنکا کانشنس ہر وقت اُنکو ملامت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کارروائی کررہے ہو۔ یقیناً اُس کو یہ خوف کہا گیا کہ تحقیق کرانیکے وقت اُسکے جہوٹھے منصوبہ کے تمام پر و بال گرجائینگے اور قسم کہانیکی حالت مین خدا کا قہر اسپر نازل ہوگا۔ سو اُسنے نہ نالش کی اور نہ قسم کہائی

کلمہ بنائیگا۔ اور عبادات مین کوئی نئی طرز پیدا کریگا۔ اور احکام مین کچھ تغیر و تبدل کردیگا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بہائی ہے اور اُس کے کافر ہونے مین کچھ شک نہین۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہین کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جیسا کہ ابہی ہمنے بیان کیا ہے بعض اوقات خدا تعالے کے الہامات مین ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اُسکے بعض اولیا کی نسبت استعمال ہوجاتے ہین اور وہ حقیقت پر محمول نہین ہوتے سارا جہگڑا یہ ہے جسکو نادان متعصب اور طرف کہینچ کرلے گئے ہین۔ آنیوالے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ مین زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہین مجازی معنون کے رو سے ہے جو صوفیہ کرام کی کتابون مین مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیا کے بعد نبی کیسا

قولہٗ ۔ حضرت اقدس میرزا صاحب نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار اپنی بیشنہا اور لاثانی کتاب **شہادت القرآن** مین درج فرمایا ہے {یعنی آتہم اور احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی پیشگوئی اور لیکہرام پشاوری کی موت کی نسبت پیش خبری} اب ناظرین خود بخود سمجھ لینگے کہ وہ سچا دعویٰ ہے یا دروغ بے فروغ۔

اقول ۔ مین کہتا ہون کہ لیکہرام کی پیشگوئیکی میعاد تو ابہی بہت باقی ہے۔ سو اسکا ذکر پیش از وقت ہے ہان آتہمؒ اور احمد بیگؒ اور داماد احمد بیگ کی نسبت جو پیشگوئی تہی اسکی میعاد گزر چکی ہے۔ درحقیقت یہ دو پیشگوئیان نہین۔ ایک آتہم کی موت کی نسبت دوسری احمد بیگ اور اسکے داماد کی موت کی نسبت

X سو آتہم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بروز دوشنبہ فوت ہوگیا۔ اور ایک آنکھین رکہنے والا سمجھ سکتا ہے

بلکہ نفس امور واقعہ کی طرف نظر کر کے یہہ امر صاف دیکھا کہ ان دونون کارروائیون مین سے کوئی کارروائی بہی اُس کے لئے مبارک نہین ہوگی اور انجام بد ہوگا یہی وجہ ہے کہ اُسکا اپنے تئین عیسائی کہلانا اُسکی عملی حالت سے اخیر دم تک متناقض رہا - اُسکے رفیق پادری اور ڈاکٹر کلارک سر پیٹ پیٹ کر تھک گئے مگر اُسنے نہ چاہا کہ ان دعاوی کو عدالت کے ذریعہ سے ثابت کراوے کیونکہ وہ جانتا تہا کہ ایسے بڑے بہتان بیشتر اسکے کہ وہ صحیح سمجھے جاوین طبعی طور پر پختہ ثبوت کے واسطے تقاضا پیدا کرتی ہین - اور در حالت عدم ثبوت عدالتین فریق ثانی کو انتقامی استغاثہ کی اجازت دیتی ہین -

سو سوچنا چاہیے کہ وہ کسقدر اپنے اس بہتان اور جہوٹھ سے ہراسان اور ترسان تہا کہ باوجودیکہ اسکے داماد بڑی بڑی حکومت کے عہدون پر معزز تہے اور اُسکے عیسائی دوست گورنمنٹ مین

حاشیہ

کہ پیشگوئی کے مطابق اُس کی موت ہوئی - اور اس پیشگوئی مین دو پہلو تہے سو اپنے دونون پہلوؤن کے رو سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ✗ ہم کسی متعصب بے حیا کا موہنہ بند تو نہین کر سکتے اور نہ ہمسے پہلے کوئی نبی یا رسول بند کر سکا - لیکن ایک متقی کیلئے اس پیشگوئی کی صداقت سمجھنے مین کچھ بہی مشکلات نہین - چنانچہ ہم اسی رسالہ اور پہلے رسائل مین بہی بہت کچھ بیان کر چکے ہین ✗

باقی رہی احمد بیگ کی موت اور اُسکے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی سو احمد بیگ تو پیشگوئی کی میعاد کے اندر فوت ہوگیا - جس سے ہمارے کسی مخالف کو انکار نہین گویا پیشگوئی کی دو ٹانگون مین سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی - رہا داماد اُسکا - سو وہ اپنے رفیق اور خسر کی موت کے حادثہ سے اس قدر خوف سے بہر گیا تہا کہ گویا قبل از موت مر گیا اور اس بات کو کون نہین سمجہہ سکتا کہ جب ایک ہی پیشگوئی دو شخص کی موت کی خبر دیوے اور ایک اُنمین سے مرجاوے تو دوسرے پر اُس موت کا طبعاً و فطرتاً اثر پڑجاتا ہے - سو اسیطرح ایسا ہی ہوا - لہذا سنت اللہ کے موافق جسکا ذکر ہم بار بار لکھ چکے ہین اس وعید کی میعاد مین تخلف ہوگیا

ہم اپنے پہلے اشتہارون مین اُن بعض خطوط کا ذکر کر چکے ہین جو ان لوگونکی طرف سے ہمین پہونچے جنمین توبہ اور خوف و رجوع کا اقرار تہا - پہر اگر یہ امر قرآن اور توریت کی رو سے صحیح نہین ہے کہ وعید کی پیشگوئی کی میعاد کا تخلف جائز ہے تو ہر ایک معترض کا اعتراض بجا اور درست ہے - لیکن اگر قرآن اور توریت کی رو سے یہی امر بتواتر ثابت ہوتا ہے کہ وعید کی میعاد توبہ اور خوف سے ٹل سکتی ہے تو سخت بے ایمانی ہوگی کہ کوئی شخص مسلمان کہلا کر یا عیسائی کہلا کر پہر ایسی بات پر اعتراض کرے جو قرآن شریف اور پہلی آسمانی کتابون سے ثابت ہے - اس صورت مین ایسا شخص ہمپر اعتراض نہین کرتا بلکہ اپنی نالایق

اوّل درجکی رسائی رکہتے تہے۔ پھر بھی اُس کا دل اسبات پر مطمئن نہ ہوسکا کہ وہ ایسی نالش کے بعد پھر بچکر اپنے گھر مین آجائیگا۔ اگر رُدیت کی شہادتونسے یہ ثابت کرنا آتہم کو میسر آسکتا کہ درحقیقت یہ ناجائز حملے ہوئے تو کم سے کم وہ اخبارون کے ذریعہ سے اس ثبوت کو پبلک پر ظاہر کرتا۔ کیونکہ اس کامیابی کے اندر عیسائیونکا بڑا مدعا بھرا ہوا تھا۔ وجہ یہ کہ اس کا عام نتیجہ یہہ تہا کہ ہمارا کاذب اور مفتری ہونا ہر ایک پر کھُل جاتا اور کم سے کم یہ کہ ہماری چال چلن کی نسبت ہر ایک کو قوی شبہ پیدا ہوجاتا اور صفحات تاریخ مین ہمیشہ یہ واقعہ قابل ذکر سمجہا جاتا اس امر مین کس کا اطمینان ہوسکتا ہے کہ آتہم نے ان بہتانون کو پیش کرکے اور پھر ثبوت دینے سے روگردان ہوکر بے ایمانی اور دروغگوئیکی رہ کو اختیار نہین کیا۔

حاشیہ

کا خدا تعالےٰ کی پاک کتابون پر اعتراض ہے۔ ہمارے اشتہار چہارم کو پڑھو جسکے ساتھ چار ہزار روپیہ کا انعام ہے تا معلوم ہو کہ کیونکر خدا تعالےٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تہا اور وہ قطعی وعدہ تہا جس کے ساتھ کوئی بہی شرط نہین تہی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر صفحہ ١٦٤ اور امام سیوطی کی تفسیر دُرّ منثور مین احادیث صحیحہ کی رو سے اسکی تصدیق موجود ہے۔ دیکہو اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ صفحہ ١٢۔ اور یونہ یعنی یونس نبی کی کتاب مین جو بائبل مین موجود ہے باب ٣ آیت ٤ مین لکہا ہے۔ "اور یونہ شہر مین یعنی نینوہ مین داخل ہونے لگا اور ایک دن کی راہ جاکے منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہونگے تب نینوہ برباد کیا جائے گا۔ تب نینوہ کے باشندون نے خدا پر اعتقاد کیا اور روزہ کی منادی کی اور سب نے چھوٹے بڑے تک ٹاٹ پہنا اور خدا نے انکے کامونکو دیکہا کہ وہ اپنی بری راہ سے باز آئے تب خدا اُس بدی سے کہ اُسنے کہی تہی پچہتا کے باز آیا اور اُسنے اُنسے وہ بدی نکی۔ باب ٤ ۔ پر یونہ اُس سے ناخوش ہوا اور نپٹ رنجیدہ ہوگیا۔ ٢ ۔ اور اُسنے خداوند کے آگے دعا مانگی۔ ٣ ۔ اب اے خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ میری جان کو مجہسے لیلے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے"۔ اور درّ منثور مین ابن عباس سے یہہ روایت ہے۔ اوحی اللہ الی یونس انی مرسل علیہم العذاب فی یوم کذا وکذا فعجوا الی اللہ وانابوا فاقالہم اللہ واخر عنہم العذاب فقال یونس لا ارجع الیہم کذابا ومضی علی وجہہ یعنی خدا نے یونس پر یہ وحی نازل کی کہ فلان تاریخ مین عذاب نازل کرونگا۔ سو ان لوگون نے خدا کی طرف تضرع کی اور رجوع کیا۔ سو خدا نے انکو معاف کردیا اور کسی دوسرے وقت پر عذاب ڈالدیا۔ تب یونس کہنے لگا

اگر اب بھی عیسائی باز نہ آویں تو بہتر ہے کہ ہم اور ان کے چند سرگروہ مباہلہ کے طور پر میدان
مین آکر خدا کے انصاف سے فتوی لے لیں جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی
مذہب مین ناجائز نہین نہ ہم مین نہ عیسائیون مین نہ یہودیون مین - یہی وجہ ہے کہ پادری وایٹ برخت
شملہ جانیسے کچھہ عرصہ پہلے چند اپنے عیسائیونکے ساتھہ قادیان میرے پاس آئے - اور مجھے کہا کہ آتہم
نہین مرا - مینے کہا کہ اُسنے اسلامی پیشگوئیسے ڈر کر پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا اور خود اقرار
کیا کہ مین ڈرتا رہا اور ان حملون کا ثبوت نہ دے سکا جو ڈر کی وجہ ٹھہرائی - وائٹ نے کہا کہ لعنۃ اللہ
علی الکاذبین یعنی جھوٹھون پر لعنت ہو - مینے کہا کہ بیشک جھوٹھون پر لعنت وارد ہوگی - اگر آتہم
جھوٹا ہے یا مین تو خدا اس کا فیصلہ کر دیگا - چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتہم پر وارد ہو گیا

کہ اب مین کذاب کہلا کر اپنی قوم کی طرف واپس نہین جاونگا اور دوسری راہ لی - دیکھو تفسیر درمنثور تحت
تفسیر آیت مغاضبا - اور دیکھو صفحہ ۱۳۱ اشتہار چہارم انعامی چار ہزار روپیہ -
ہم اسجگہ حضرت مولوی احمد حسن صاحب کو ہی منصف ٹھہراتے ہین کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ خدا کا یہ الہام
جھوٹا نکلا اور نعوذ باللہ یونس کذاب تھا - اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا علم اکثر لوگون سے جاتا رہا ہے -
اور بظاہر اہل حدیث ہی کہلاتے ہین مگر حدیثون کے مغز سے ناواقف ہین - ہم بار بار لکھہ چکے ہین کہ
انہین نصوص کے لحاظ سے اہل سنت کا یہ عام عقیدہ ہے کہ وعید کی میعاد کی تاخیر کسی سبب توبہ یا خوف کی
وجہ سے جائز ہے - کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر اور ان احادیث کو پڑھکر پھر اُس
پیشگوئی کی تکذیب کیجائے جو یونس کی پیشگوئیسے ہمشکل ہے اور ایسے امور مین اس عاجز کو کاذب ٹھہرایا جائے
جنمین دوسرے انبیا بھی شریک ہین -
مین بار بار کہتا ہون کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اسکی انتظار کرو - اور اگر مین جھوٹا
ہون تو یہ پیشگوئی پوری نہین ہوگی اور میری موت آجائیگی - اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالی ضرور اسکو بھی ایسا
ہی پورا کر دیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتہم کی پیشگوئی پوری ہوگئی - اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتون
مین تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہانتک کہ بائیبل کی بعض پیشگوئیون مین دنون کے سال بنائے گئے ہین - جو بات
خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اسکو روک نہین سکتا - ذرہ شرم کرنی چاہیئے کہ جس حالتمین خود احمد بیگ
اسی پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہوگیا اور پیشگوئیکے اول نمبر پر تھا تو پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس
پیشگوئیکے نفس مفہوم مین شک کیا جاوے - کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی یہ دوسری جز ہے جس حالتمین خدا اور رسول

اور چار دن تک جان کندن کا سخت عذاب اٹھا کر دائمی عذاب کے زندان میں جا پڑا - پادری وائٹ بریخت کو اگر خدا کا خوف ہے تو اب سمجھ سکتا ہے کہ ہم دونوں یعنی آتھم اور اس راقم میں سے لعنتی کون تھا۔

اب اس قصہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ پادری وائٹ بریخت نے بھی چاہا تھا کہ جھوٹے پر لعنت ہو سو چونکہ آتھم جھوٹا تھا اس لئے اُسپر لعنت پڑگئی سو اسلیئے مین کہتا ہون کہ اگر آتھم کو معاملہ مین کسی پادری صاحب یا کسی اور عیسائی کو شک ہے اور خیال کرتا ہو کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی تو لازم ہے کہ **مجھسے مباہلہ کرے۔**

اور لعنت کا مفہوم اپنے مخالفون کیلئے خود یسوع نے بھی استعمال کیا ہے کیونکہ واویلا یہودیونپر یسوع کے کلام مین آیا ہے اور واویلا اور لعنت ایک ہی چیز ہے اور یسوع نے مخالفونکے

حاشیہ در حاشیہ

اور پہلی کتابون کی شہادتون کی نظیرین موجود ہین کہ وعید کی پیشگوئیمین گو بظاہر کوئی بھی شرط نہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دیجاتی ہے۔ تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے **محض میری عداوت کیلئے** منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہین تو اور کیا ہے۔ فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر کرے اگر اس سے اسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون۔ ورنہ اے نادانون صادقونکو جھوٹا مت ٹھیراؤ کہ بد دیانتی کیساتھ مر دگے میری عداوت سے اسلام سے باہر مت جاؤ کیا تم نہین سمجھتے کہ اس ضمن مین قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے الہامی کتابونکی تکذیب لازم آتی ہے یقیناً سمجھو کہ کسی عداوت کیلئے اللہ اور رسول اور دوسرے نبیونکی کتابونسے روگردان ہوجانا لعنتیونکا کام ہے نہ نیکدل مسلمانونکا۔ صاف ظاہر ہے کہ آتھم کی پیشگوئی اور اس پیشگوئیمین تین شخص کے موتکی خبر دیگئی تھی سو ان مین سے دو تو فوت ہوچکے صرف ایک باقی ہے سو اس ایک کا انتظار کرو۔ اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جبتک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اسکو بیباک کردے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اسکو بیباک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کے قدرت کا تماشا دیکھو۔ اور اس پیشگوئیمین عربی الہام کے الفاظ یہ ہین۔ کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستہزؤن۔ فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ ان ربک فعال لما یرید۔ اگر کوئی ایسی باتین خوش ہوکے مجھسے ٹھٹھا کرے تو مین اسمین بھی ناخوش نہین کیونکہ صادقون اور راستبازون کے ساتھ مجھسے پہلے بھی ٹھٹھا کیا گیا ہے۔ پھر بہت جلد ٹھٹھا کرنیوالے نابود ہوگئے اور کوئی بتلا سکا کہ کہان گئے وانی باعین اللہ ھو یرانی ومن یکذبنی و اعلم منہ انہ لا یضیعنی ولا یخزینی فویل للذین کفرونی ولعنونی وسبونی وشتمونی وکذبوا کلماتی ولم یحیطوا بہا علما فالموت کان خیرا لہم من ھذا لو کانوا یعلمون۔ منہ

عذاب کی پیشگوئی بہی کی ہے اس صورت میں وہ طریق جو عیسائیونکے مرشد اور گرو نے استعمال کیا ہے اسپر اعتراض کرنا سخت ناسعادتمندی ہے۔ ماسوا اسکے اگر اس لعنت کے لفظ کو استعمال کرنا نہیں چاہتے تو سزا یا عقوبت کے لفظ کو استعمال کرین۔ اور اگر ایکسال تک ایسا آدمی جو مباہلہ کے میدان مین آوے آسمانی عقوبت سے سزا یاب نہ ہوجاوے تو مین لکہدونگا کہ بیشک میری پیشگوئی غلط نکلی۔ اور اگر کوئی مقابل پر نہ آیا تو تمام ناظرین سمجہ لین کہ عیسائی لعنۃ ناحق ہونیکے بہاگ گئے۔

یہہ بہی مناسب دیکہتا ہون کہ چونکہ عیسائیونکا مذہبی عناد بہت بڑھگیا ہے اسلئے نہایت ضروری ہے کہ روز کا جھگڑا طے کرنیکے لئے ساتھہ ہی اسلام اور عیسائیت کا مباہلہ بہی میرے ساتھہ کرلین۔ اگر عیسائی لعنت کے لفظ سے متنفر ہین تو اس لفظ کو جانے دین بلکہ دونون فریق یہ دعا کرین کہ یا الہ العالمین اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تثلیث کی تعلیم سراسر جھوٹی اور شیطانی طریق ہے اور مریم کا بیٹا ہرگز خدا نہین تہا بلکہ ایک انسان تہا اور نبی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے پیغمبر اور رسول اور خاتم الانبیا ہے اور قرآن خدا کا پاک کلام ہے جو ہر ایک غلطی اور ضلالت سے پاک ہے۔ اور عیسائی اس تعلیم کو پیش کرتے ہین کہ مریم کا بیٹا یسوع درحقیقت خدا تہا وہی تہا جسنے زمین و آسمان پیدا کیا اُسکے خون سے دنیا کی نجات ہوگئی۔ اور خدا تین اقنوم ہین باپ بیٹا روح القدس اور یسوع تینونکا مجموعہ کامل خدا ہے۔ اب اے قادر ان دونون گروہ مین اسطرح فیصلہ کر کہ جو ہم دو فریق مین سے جو اسوقت مباہلہ کے میدان مین حاضر ہین جو فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اسکو ایکسال کے اندر برے عذاب سے ہلاک کر کیونکہ تمام دنیا کی نجات کے لئے چند آدمی کا مرنا بہتر ہے غرض ہر ایک فریق ہم مین سے اور عیسائیونمین سے دعا کرے اسطرح پر کہ اول ایک فریق یہ دعا کرے اور دوسرا فریق آمین کہے اور پھر دوسرا فریق دعا کرے اور پہلا فریق آمین کہے اور پہر ایکسال تک خدا کے حکم کے منتظر رہین۔ اور مین اسوقت اقرار صالح شرعی کرتا ہون کہ ان دونون مباہلونمین **دو ہزار روپیہ** ان عیسائیون کے لئے جمع کرادونگا جو میرے مقابل پر مباہلہ کے میدان مین آوینگے۔ یہ کام نہایت ضروری ہے جیسا کہ ہم کہتے ہین کہ زندہ اور قادر خدا ہمارے ساتہہ ہے عیسائی بہی کہتے ہین کہ وہ ہمارے ساتہہ ہے اب اس مباہلہ سے یہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پبلک کو معلوم ہوجائیگا کہ کس قوم کے ساتہہ خدا ہے۔ اور اگر عیسائی قبول نکرین تو لعنت کا ذخیرہ انکیلئے آسمان پر جمع ہوگا اور لوگ سمجہ جائینگے کہ وہ جھوٹے ہین۔ ہمارے مخاطب ڈاکٹر کلارک۔ پادری عماد الدین حسام الدین ایڈیٹر کشف الحقائق منشی صفدر علی بہنڈارہ۔ پادری فتح مسیح۔ اور ہر ایک ایسا شخص جو پادری اور معاند اسلام ہو درخواست کرے۔ یہ طریق فیصلہ بہتر ہے تا دنیا روز کے جھگڑے سے نجات پاوے۔ تا سیاہ روے شود ہرکہ دروغش باشد۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان۔

یہ وہ رسالہ ہے جسکا نام



خدا کا فیصلہ ہے

پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادری صاحبون کیلئے

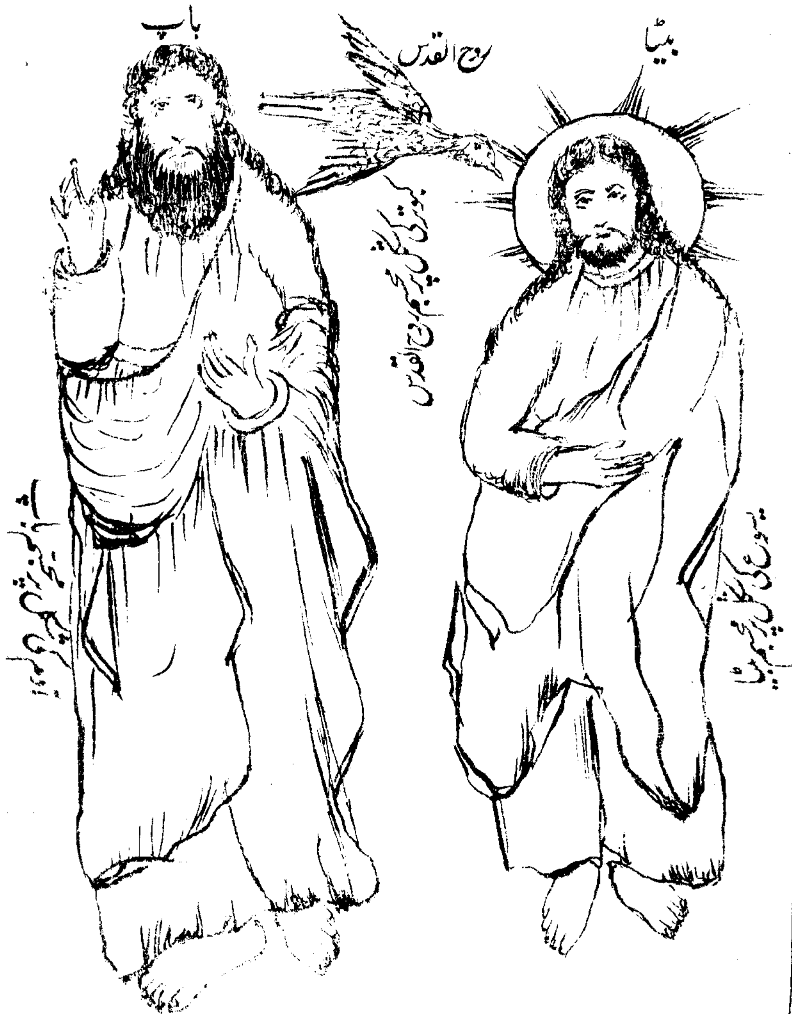
ایک احسن طریق فیصلہ

عیسائی صاحبونکا یہ اعتقاد ہے کہ جو لوگ تثلیث کا عقیدہ اور یسوع کا کفارہ نہین مانتے وہ ہمیشہ کی جہنم مین ڈالے جائینگے۔ اور وہ اعتقاد جو خدا تعالے نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے مسلمانونکو سکہایا ہے وہ یہ ہے کہ بجز توحید کے نجات نہین یہی توحید ہے جسکی رو سے تمام دنیا سے مواخذہ ہوگا خواہ قرآن انکو نہ پہونچا ہو کیونکہ یہ انسان کے دلمین فطرتی نقش ہے کہ اُسکا خالق اور مالک اکیلا خدا ہے جسکے ساتہہ کوئی شریک نہین۔ اس توحید مین کوئی بہی ایسی بات نہین جو زبردستی منوانی پڑے کیونکہ انسانی دلکی بناوٹ کیساتہہ ہی اسکے نقوش انسان کے دل مین منقش کئے جاتے ہین۔

مگر جیساکہ عیسائیون کا عقیدہ ہے غیر محدود خدا کو تین اقنوم مین یا چار اقنوم مین محدود کرنا اور پہر ہر ایک اقنوم کو کامل بہی سمجہنا اور ترکیب کا محتاج بہی اور پہر خدا پر یہ روا رکہنا کہ وہ ابتدا مین کلمہ تہا پہر وہی کلمہ جو خدا تہا مریم کے پیٹ مین پڑا اور اسکے خون سے مجسم ہوا اور معمولی راہ سے پیدا ہوا اور سارے دکہہ خسرہ چیچک دانتونکی تکلیف جو انسان کو ہوتی ہین سب اُٹہائے آخر کو جوان ہو کر پکڑا گیا اور صلیب پر چڑہایا گیا۔ یہ بہت ہی گندہ شرک ہے جسمین انسان کو خدا ٹہرایا گیا ہے خدا اس سے پاک ہے کہ وہ کسی کے پیٹ مین پڑے اور مجسم ہو اور دشمنونکے ہاتہہ مین گرفتار ہو۔ انسانی فطرت اسکو قبول نہین کر سکتی کہ ضد الیسید دکہہ کی مار اور یہ مصیبتین پڑین اور وہ جو تمام عظمتون کا مالک اور تمام عزتون کا سرچشمہ ہے اپنے لئے یہ تمام ذلتین روا رکہے عیسائی اس باتکو مانتے ہین کہ خدا کی اس رسوائی کا یہ پہلا ہی موقعہ ہے اور اس سے پہلے اس قسم کی ذلتین خدا نے کبہی نہین اٹہائین۔ کبہی یہ امر وقوع مین نہین آیا کہ خدا بہی انسان کیطرح کسی عورت کے رحم مین نطفہ مین مخلوط ہو کر قرار پکڑ گیا ہو۔ جبسے کہ لوگون نے خدا کا نام سنا کبہی ایسا نہین ہوا کہ وہ بہی انسانکی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ یہ تمام وہ باتین ہین جنکا عیسائیونکو خود اقرار ہے اور اسکا بہی اقرار ہے کہ گو پہلے بہی تین اقنوم تہے مگر تین جسم علیحدہ علیحدہ نہین رکہتے تہے مگر اب اس خاص زمانہ سے جسکو اب ۱۸۹۶ برس جاتا ہے تینون اقنوم کیلئے تین علیحدہ علیحدہ جسم مقرر ہو گئے باپ کی وہ شکل ہے جو آدم کی کیونکہ اسنے

آدم کو اپنی شکل پر بنایا۔ دیکھو توریت پیدائش باب۱ آیت۲۷ اور بیٹا یسوع کی شکل پر مجسم ہوا۔ دیکھو یوحنا باب۱ آیت۱ اور روح القدس کبوتر کی شکل پر مجسم ہوا دیکھو متی باب۳ آیت۱۶ - اب جنسے عیسائیون کے ان تینون مجسم خداؤنکا درشن کرنا ہو اور انکی جسمانی تثلیث کا نقشہ دیکھنا منظور ہو تو کچھ ضرور نہین کہ انکی طرف التجا لیجائیے بلکہ جیسا کہ ہمنے کتاب ست بچن مین سکھ صاحبونکی مخفی چولہ کی تمام گرو کے چیلونکو زیارت کرادی ہے اسیطرح ہم یسوع کے شاگردونکو بھی انکے تین مجسم خداؤنکے درشن کرادیتے ہین اور انکے گوشۂ تثلیثی خدا کو دکھادیتے ہین چاہیے کہ اسکو آگے جھکین اور سیس نوادین اور وہ یہ ہے جسکو ہمنے عیسائیونکی شائع کردہ تصویر سے لے لیا ہے

عیسائیونکا مثلث خدا اور اُسکے تین ممبران کمیٹی جو اقنوم کہلاتے ہین



یہہ تینون مجسم خدا عیسائیون کے زعم مین ہمیشہ کیلئے مجسم اور ہمیشہ کیلئے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہین اور پھر بھی یہ تینون ملکر ایک خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمین بتلاوے کہ باوجود اس دائمی تجسّم اور تعین کے یہ تینون ایک کیونکر ہین۔ بھلا ہمین کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور اور پادری ٹھاکرداس کو باوجود ان کے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کرکے تو دکھلاوے ہم دعوی سے کہتے ہین کہ اگر تینونکو کوٹ کر بھی بعض کا گوشت بعض کے ساتھہ ملا دیا جاوے پھر بھی جنکو خدا نے تین بنایا تھا ہرگز ایک نہین ہوسکینگے۔ پھر جبکہ اس فانی جسم کے حیوان باوجود امکان تحلیل اور تفرق جسم کے ایک نہین ہوسکتے پھر ایسے تین مجسّم جنمین بموجب عقیدہ عیسائیان تحلیل اور تفرق جائز نہین کیونکر ایک ہوسکتے ہین۔

یہ کہنا بیجا نہین ہوگا کہ عیسائیون کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہین اور بزعم ان کے تینونکی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا بکثرت رائے پر فیصلہ ہوجاتا ہے گویا خدا کا کارخانہ بھی جمہوری سلطنت ہے اور گویا ان کے گاڈ صاحب کو بھی **شخصی سلطنت کی لیاقت نہین**۔ تمام مدار کونسل پر ہے۔

غرض عیسائیون کا یہ مرکب خدا ہے جسنے دیکھنا ہو دیکھہ لے۔ پادری صاحبان ایسے خدا والے مذہب پر تو ناز کرتے ہین لیکن اسلام جیسے مذہب کی جو ایسے خلاف عقل باتونسے پاک ہے توہین اور تحقیر کر رہے ہین۔ اور دن رات یہی شغل ہے کہ اپنے دجالی فریبون سے خدا کے پاک اور صادق نبی کو کاذب ٹھہراوین اور بری بری تصویرون مین اس نورانی شکل کو دکھلاوین۔ بعض پلید فطرت پادریون نے اپنی تالیفات مین اسطرح ہمارے سید و مولی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچکر دکھلائی ہے کہ گویا وہ ایک ایسا شخص ہے جس کی خونی صورت ہے اور غصہ سے بھرا ہوا کھڑا ہے اور ایک ننگی تلوار ہاتھہ مین ہے اور بعض غریب عیسائیون وغیرہ کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتا ہے لیکن اگر ان لوگونکو کچھہ انصاف اور ایمان مین سے حصہ ہوتا تو اس تصویر سے پہلے موسیٰ کی تصویر کھینچکر دکھلاتے اور اس طرح کھینچتے کہ گویا ایک نہایت سخت دل اور بیرحم انسان ہاتھہ مین تلوار لیکر شیرخوار بچونکو انکی ماؤن کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور ایسا ہی یشوع بن نون کی تصویر پیش کرتے اور اس تصویر مین یہ دکھلاتے کہ گویا اُسنے لاکھون بے گناہ بچونکو انکی ماؤن کے سمیت ٹکڑے ٹکڑے کر کے میدان مین پھینک دیا ہے

اور چونکہ اُن کے عقیدہ کے موافق یسوع خدا ہے اور یہ ساری بیرحمی کی کارروائیاں اُس کے حکم سے ہوئی ہین اور وہ مجسم خدا ہے جیسا کہ بیان ہوچکا تو اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ سب سے پہلے اُسکی تصویر کھینچکر اُس کے ہاتہہ مین کم سے کم تین تلوارین دیجاتین پہلی وہ تلوار جو اُس نے موسیٰ کو دی اور بے گناہ شیر خوار بچونکو قتل کروایا - دوسری وہ تلوار جو یشوع بن نون کو دی تیسری وہ تلوار جو داؤد کو دی - افسوس! کہ اس حق پوش قوم نے بڑے بڑے ظلمون پر کمر باندہ رکہی ہے اگر تلوار کے ذریعہ سے خدا کا عذاب نازل ہونا خدا کی صفات کے مخالف ہے تو کیون نہ یہ اعتراض اول موسیٰ سے ہی شروع کیا جائے جسنے قومون کو قتل کر کے خون کی نہرین بہادین اور کسی کی توبہ کو بہی قبول نکیا - قرانی جنگون نے تو توبہ کا دروازہ بہی کھلا رکہا جو عین قانون قدرت اور خدا کے رحم کے موافق ہے کیونکہ اب بہی جب خدا تعالیٰ طاعون اور ہیضہ وغیرہ سے اپنا عذاب دنیا پر نازل کرتا ہے تو ساتھہ ہی طبیبونکو ایسی ایسی بوٹیان اور تدبیرون کا بہی علم دیدیتا ہے جس سے اس آتش وبا کا انسداد ہوسکے سو یہ موسیٰ کے طریق جنگ پر اعتراض ہے کہ اُس مین قانون قدرت کے موافق کوئی طریق بچاؤ قائم نہین کیا گیا - ہان بعض بعض جگہ قائم بہی کیا گیا ہے مگر کلی طور پر نہین الغرض جبکہ یہ سنت اللہ یعنی تلوار سے ظالم منکرونکو ہلاک کرنا قدیم سے چلی آتی ہے تو قران شریف پر کیون خصوصیت کے ساتھہ اعتراض کیا جاتا ہے کیا موسیٰ کے زمانہ مین خدا کوئی اور تہا اور اسلام مین کوئی اور ہوگیا یا خدا کو اُسوقت لڑائیان پیاری لگتی تہین اور اب بُری دکہائی دیتی ہین -

اور یہ بہی فرق یاد رہے کہ اسلام نے صرف ان لوگون کے مقابل پر تلوار اٹھانا حکم فرمایا ہے کہ جو اول آپ تلوار اٹھائین اور انہیں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جو اول آپ قتل کرین - یہ حکم ہرگز نہین دیا کہ تم ایک کافر بادشاہ کے تحت مین ہوکر اور اس کے عدل اور انصاف سے فائدہ اٹھاکر پھر اسی پر باغیانہ حملہ کرو - قرآن کے رو سے یہ بدمعاشون کا طریق ہے نہ نیکون کا - لیکن توریت نے یہ فرق کسی جگہ کہولکر بیان نہین فرمایا اس سے ظاہر ہے کہ قران شریف اپنی جلالی اور جمالی احکام مین اُس خط مستقیم عدل اور انصاف اور رحم اور احسان پر چلتا ہے جسکی نظیر دنیا مین کسی کتاب مین موجود نہین - مگر اندہے دشمن

پھر بھی اعتراض کرتے ہین کیونکہ انکی فطرت دشمنی سے عداوت اور ظلمت سے محبت رکھتی ہے۔
اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہمنے بڑی لمبی تجربہ سے آزمالیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہوکر پھر بھی نیش زنی سے باز نہین آتے اور اُس شخص کو تمام عیبون سے مبرا سمجھتے ہین جسنے خود اقرار کیا کہ "مین نیک نہین" اور جسنے شراب خواری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسرونکی عورتونکو دیکھنا جائز رکھکر بلکہ آپ ایک بدکار کنجر سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلواکر اور اُس کو یہ موقعہ دیکر کہ وہ اسکے بدنسے بدن لگادے اپنی تمام امت کو اجازت دیدی کہ ان باتونمین سے کوئی بات بھی حرام نہین۔ سو ایسے شخص کو تو انہون نے خدا بنالیا مگر خدا کے مقدس نبیونکو جنکی زندگی محض خدا کے لئے تہی اور جو تقوی کے باریک راہون کو سکہا گئے برا کہنا اور گالیان دینا شروع کر دیا چنانچہ ابتک یہ لوگ باز نہین آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو مین نہایت ناپاک اور رنج دہ تھیٹر نکالتے ہین اور نہایت بری تصویرون مین اُس پاک وجود کو دکھلاتے ہین۔
اب ایسے کذابون سے زبانی مباحثات سے کیونکر فیصلہ ہو۔ ہم جہوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہین مگر اس کا موہنہ کیونکر بند کرین اسکی پلید زبان پر کونسی تھیلی چڑھا دین؟ اُس گے گالیان دینے والے موہنہ پر کونسا قفل لگا دین؟ کیا کرین؟ کیا کوئی اس سے بیخبر ہے کہ نالائق عمادالدین نے اُس پاک ذات نبی کی نسبت کیا کیا گندے الفاظ استعمال کئے جس سے تمام مسلمانونکے کلیجے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ نور افشان پرچہ لودیانہ مین کیسے کیسے ہفتہ وار محض افترا کی بنیاد پر توہین اسلام کے کلمات لکھے جارہے ہین۔ ریواڑہی والے پادری نے کسقدر مسلمانون کا دل جلایا اور ہمارے سید و مولے کو ڈاکو اور رہزن قرار دیا۔ غرض کہانتک لکھین ان ظالم پادریون نے لاکھون گالیان ہمارے نبی کریم کو دیکر ہمارے دلونکو زخمی کر دیا۔
لیکن ہم ظالم ہونگے اگر ساتہہ ہی یہ بھی گواہی ندین کہ ان کارروائیون مین گورنمنٹ پر کوئی الزام نہین بلاشبہ گورنمنٹ ہر یک قوم کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتی ہے۔ مذہبی مناظرات

کی آزادی جیساکہ پادریونکو حاصل ہے ویساہی ہمین بہی ہے اگر ہم گورنمنٹ کے انصاف پر یقین نہ رکہتے تو ممکن نہ تہا کہ ان اپنی شکایتون کا اظہار بہی کر سکتے لیکن ہم گورنمنٹ کو یہ تکلیف دینا ہی نہین چاہتے کہ وہ مذہبی مباحثات کی آزادی کو بالکل بند کردے ہان ہمارا مدعا یہ ہے کہ ان شرائط کی پابندی سے کسیقدر اس آزادی کو محدود کردیا جائے جسکی نسبت ہم ایک علیحدہ اشتہار شایع کرچکے ہین لیکن گورنمنٹ اپنی مہمات ملکیہ مین مصروف ہے اسکو اس فیصلہ کیلئے تو فرصت نہین کہ توحید اور تین مجسم خداؤن کے عقیدہ کے بارہ مین کچہ اپنی رائے لکہے اور وہ کارروائی کرے جیساکہ تیسری صدی کے بعد کانسٹائن فرسٹ قسطنطنیہ کے بادشاہ نے اڑہائی سو بشپ کو جمع کرکے اپنی اجلاس مین موحد عیسائیون اور تین اقنوم کے قائل عیسائیون کا باہم مباحثہ کرایا تہا اور آخر کار فرقہ موحدین کو ڈگری دی تہی اور خود ان کا مذہب ہی قبول کرلیا تہا ایساہی یہ گورنمنٹ عالیہ بہی کرے * لیکن یہ گورنمنٹ ایسے تنازعات مین پڑنا نہین چاہتی۔ پس یہ روز افزون جہگڑے کیونکر فیصلہ پادین۔ مباحثات کے نیک نتیجہ سے تو نومیدی ہوچکی بلکہ جیسے جیسے مباحثات بڑہتے

* **حاشیہ**۔ عیسائیون مین تثلیث کا مسئلہ تیسری صدی کے بعد ایجاد ہوا ہے جیساکہ ڈریپر بہی اپنی کتاب مین بڑے بڑے علماء کے حوالہ سے لکہتا ہے موجد اس مسئلہ کا بشپ تہا نامی اس الگزنڈرائن تہا۔ جو صدی سوم کے بعد ہوا ہے۔ جب اُسنے یہہ مسئلہ شایع کرنا چاہا تو اسیوقت بشپ ایری اس اسکا منکر کہڑا ہوگیا اور یہان تک اس مباحثہ مین عوام اور خواص کا مجمع ہوا کہ روم کے بادشاہ تک خبر پہنچگئی۔ اتفاقاً اسکو مباحثات سے دلچسپی تہی اُسنے چاہا کہ اس اختلاف کو اپنے حضور مین ہی فریقین کے علما سے رفع کرادے چنانچہ اسکی اجلاس مین بڑی سرگرمی سے یہ مباحثات ہوے اور نہایت لطف کے ساتہہ کونسل کی کرسیان بچہین اور مناظرہ کرنیوالے دوسو پچاس نامی پادری تہے۔ آخر موحدین کا فرقہ جو یسوع کو محض انسان اور رسول جانتا تہا غالب آیا۔ اُسیدن بادشاہ نے یونی ٹیرین کا مذہب اختیار کیا اور چہہ بادشاہ اُس کے بعد موحد رہے۔ چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکہا تہا جس کا ذکر صحیح بخاری مین پہلے صفحہ مین ہی موجود ہے وہ بہی موحد ہی تہا اُسنے قرآن کے اس مضمون پر اطلاع پاکر کہ مسیح صرف انسان ہے تصدیق کی

جاتے ہین ویسے ہی کینے بہی ساتہہ ساتہہ ترقی پکڑتے جاتے ہین سواس نومیدی کے وقت مین میرے نزدیک ایک نہایت سہل وآسان طریق فیصلہ ہے اگر پادری صاحبان قبول کرلین اور وہ یہ ہے کہ اس بحث کا جو حد سے زیادہ بڑہگئی ہے خدا تعالی سے فیصلہ کرایا جاے۔

اول مجہے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ایسا خدائی فیصلہ کرانیکے لئے سب سے زیادہ مجہے جوش ہے اور میری دلی مراد ہے کہ اس طریق سے یہ روز کا جہگڑا انفصال پاجاے - اگر میری تائید مین خدا کا فیصلہ نہو تو مین اپنی **کل املاک** منقولہ وغیر منقولہ جو **دس ہزار** روپیہ کی قیمت سے کم نہین ہونگی عیسائیون کو دیدونگا اور بطور پیشگی **تین ہزار** روپیہ تک انکے پاس جمع بہی کرا سکتا ہون - اسقدر مال کا میرے ہاتہہ سے نکل جانا میرے لئے کافی سزا ہوگی - علاوہ اس کے یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دستخطی اشتہار سے شایع کردونگا کہ عیسائی فتحیاب ہوے اور مین مغلوب ہوا - اور یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ اس اشتہار مین کوئی بہی شرط نہوگی لفظاً نہ معناً

اور ربانی فیصلہ کے لئے طریق یہ ہوگا کہ میرے مقابل پر ایک معزز پادری صاحب جو پادریصاحبان مندرجہ ذیل مین سے منتخب کئے جائین* میدان مقابلہ کیلئے جو تراضی طرفین سے مقرر کیا جاکے طیار ہون - پہر بعد اس کے ہم دونون معہ اپنی اپنی جماعتون کے میدان مقررہ مین حاضر ہوجائین اور خدا تعالی سے دعا کے ساتہہ یہ فیصلہ چاہین کہ ہم دونون مین سے جو شخص درحقیقت خدا تعالی کی نظر مین کاذب اور مورد غضب ہے خدا تعالی ایکسال مین اس کاذب پر وہ قہر نازل کرے جو اپنی غیرت کے رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قومون پر کیا کرتا ہے جیسا کہ اسنے فرعون پر کیا نمرود پر کیا اور نوح کی قوم پر کیا اور یہود پر کیا - حضرات پادریصاحبان یہ بات یاد رکہین کہ اس باہمی دعا مین کسی خاص فریق پر نہ لعنت ہے نہ بد دعا ہے بلکہ اُس جہوٹے کو سزا دلانیکی غرض سے ہے جو اپنے جہوٹہہ کو چہوڑنا نہین چاہتا - ایک جہان کی زندہ ہونیکے لئے ایک کا

بقیہ حاشیہ - جیسا کہ نجاشی نے بہی جو عیسائی بادشاہ تہا قسم کہا کر کہا کہ یسوع کا رتبہ اُس سے ذرہ زیادہ نہین جو قرآن نے اسکی نسبت لکہا ہی مگر نجاشی اس کے بعد کہلا کہلا مسلمان ہوگیا - منہ

*نوٹ: ان صاحبون مین سے کوئی منتخب ہونا چاہیئے - اول ڈاکٹر مارٹن کلارک - دوسرے پادری عماد الدین - سوم پادری ٹھاکرداس یا حسام الدین بمبئی یا صفدر علی بہنڈارہ یا طامس ہاول یا فتح مسیح یا [illegible] دیگران

مرنا بہتر ہے - پادری صاحبان خوب جانتے ہین کہ جھوٹھون پر یسوع نے ہی بددعائین کی ہین چنانچہ یسوع متی باب ۲۳ مین یہود کے علما کو مخاطب کرکے کہتا ہے ۳۳ اے سانپو اور سانپ کے بچو تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے ۳۶ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ یہ سب کچھہ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا یعنی عذاب - اور باب ۲۳ آیت ۱۳ مین یسوع باربار جھوٹھون مکارونکی تباہی چاہتا ہے اور ویل کا لفظ استعمال کرتا ہے جو ہمیشہ بددعا کے لئے آتا ہے - غرض ایسا جھوٹا جو جھوٹھہ کو کسی طرح چھوڑنا نہ چاہے اسکا وجود تمام فتنون سے زیادہ فتنہ ہے اور فتنہ کو ہر یک طرح سے فرو کرنا راستبازونکا فرض ہے - پس جس حالتمین عیسائی نہایت غلو سے کہتے ہین کہ دین اسلام انسان کا افترا ہے - اور اہل اسلام دلی یقین رکھتے ہین کہ عیسائی درحقیقت انسان پرست ہین تو کیا لازم نہین ہے کہ جسطرح ہو سکے یہ بات فیصلہ پا جائے -

ہمنے باربار سمجہایا کہ عیسی پرستی بت پرستی اور رام پرستی سے کم نہین - اور مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھہ زیادت نہین رکھتا - مگر کیا کبھی آپ لوگون نے توجہ کی یون تو آپ لوگ تمام دنیا کے مذہبون پر حملہ کر رہے ہین مگر کبھی اپنے اس مثلث خدا کی نسبت بھی کبھی غور کی - کبھی یہ خیال آیا کہ وہ جو تمام عظمتون کا مالک ہے اسپر انسانکی طرح کیونکر دُکھ کی مار پڑ گئی - کبھی یہ بھی سوچا کہ خالق نے اپنی ہی مخلوق سے کیونکر مار کہالی - کیا یہ سمجھہ آسکتا ہے کہ بندے ناچیز اپنے خدا کو کوڑے مارین اسکے موںہہ پر تھوکین اسکو پکڑین اسکو سولی دین اور وہ مقابلہ سے عاجز رہ جائے بلکہ خدا کہلا کر پھر اسپر موت بھی آجائے - کیا یہ سمجہہ مین آسکتا ہے کہ تین مجسم خدا ہون ایک وہ مجسم جسکی شکل پر آدم ہوا - دوسرا یسوع تیسرا کبوتر + اور تینون مین سے ایک بچہ والا اور دو لاولد - کیا یہ سمجہہ مین آسکتا ہے کہ خدا شیطان کے

+ نوٹ - عیسائی صاحبان کبوترونکو شوق سے کھاتے ہین حالانکہ کبوتر اُن کا دیوتا ہے اُنسے ہندو اچھے رہے کہ اپنے دیوتا بیل کو نہین کھاتے - منہ -

پیچھے پیچھے چلے اور شیطان اس سے سجدہ چاہے اور اسکو دنیا کی طمع دے۔ کیا یہہ سمجھہ مین آسکتا ہے کہ وہ شخص جسکی ہڈیون مین خدا گھسا ہوا تہا ساری رات رو رو کر دعا کرتا رہا اور پھر بہی استجابت دعا سے محروم اور بے نصیب ہی رہا۔ کیا یہ بات تعجب مین نہین ڈالتی کہ خدائی کے ثبوت کے لئے یہود کی کتابون کا حوالہ دیا جاتا ہے حالانکہ یہود اس عقیدہ پر ہزار لعنت بھیجتے ہین اور سخت انکاری ہین اور کوئی انمین ایسا فرقہ نہین جو تثلیث کا قائل ہو اگر یہود کو موسیٰ سے آخری نبیون تک یہی تعلیم دیجاتی تو کیونکر ممکن تہا کہ وہ لاکہون آدمی جو بہت سے فرقون مین منقسم تہے اس تعلیم کو سب کے سب بھول جاتے۔ کیا یہ بات سوچنے کے لائق نہین کہ عیسائیون مین قدیم سے ایک فرقہ موحد بہی ہے جو قرآن شریف کے وقت مین بہی موجود تہا۔ اور وہ فرقہ بڑے زور سے اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ تثلیث کا گندہ مسئلہ صرف تیسری صدی کے بعد نکلا ہے اور اب بہی اس فرقہ کے لاکہون انسان یورپ اور امریکہ مین موجود ہین اور ہزارہا کتابین انکی شائع ہو رہی ہین۔ پس جبکہ اسقدر ملزم ہو کر پہر بہی پادری صاحبان اپنی بدزبانیون سے باز نہین آتے تو کیا اسوقت خدا کے فیصلہ کی حاجت نہین؟ ضرور حاجت ہے۔ تا جو جہوٹھا ہے ہلاک ہو جائے جو گروہ جہوٹا ہوگا اب بلاشبہ بھاگ جائیگا اور جہوٹے بہانوں سے کام لیگا۔

سو اے پادری صاحبان دیکہو کہ مین اس کام کے لئے کہڑا ہون اگر چاہتے ہو کہ خدا کے حکم سے اور خدا کے فیصلہ سے سچے اور جہوٹے مین فرق ظاہر ہو جائے تو آؤ تا ہم ایک میدان مین دعاؤن کے ساتھ جنگ کرین تا جہوٹے کی پردہ دری ہو۔ یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور بیشک وہ قادر موجود ہے اور وہ ہمیشہ صادقون کی حمایت کرتا ہے۔ سو ہم دونون مین سے جو صادق ہوگا خدا ضرور اسکی حمایت کریگا۔ یہ بات یاد رکہو کہ جو شخص خدا کی نظر مین ذلیل ہے وہ اس جنگ کے بعد ذلت دیکہیگا اور جو اسکی نظر مین عزیز ہے وہ عزت پائیگا۔

آتھم کے مقدمہ مین دیکھہ چکے ہو کہ باوجود اُسکے بہت سے منصوبونکے پہر آخر حق ظاہر ہو گیا
گیا تمہارے دل قبول نہین کر گئے کہ آتھم کا قسم سے انکار کرنا اور نالش سے انکار کرنا اور
حملون کا ثبوت دینے سے انکار کرنا صرف اسی وجہ سے تہا کہ اُسنے ضرور الہامی شرط کیموافق حق
کیطرف رجوع کر لیا تہا۔ تمہین معلوم ہے کہ باوجود اسکے کہ ملامتی اشتہارونکی بہت
ہی اسکو مار پڑی مگر وہ اس الزام سے اپنے تئین بری نکر سکا جو اُسکے اقرار خوف اور
بے ثبوت ہونے عذر حملونسے اُسپر وارد ہو چکا تہا۔ یہانتک کہ اُس موت نے اُسکو
آپکڑا جس سے وہ ڈرتا رہا اور ضرور تہا کہ وہ انکار کے بعد جلد مرتا۔ کیونکہ خدا تعالی کی پاک
پیشگوئیونکے روسے یہی سزا اُس کے لئے ٹھہر چکی تہی۔ سو اُس خدا نے خوف کر دینے آتھم کو بڑی
سرگردانیونکی گرداب مین ڈالکر آخر اپنے وعید کیموافق ہلاک کر دیا۔ خدا کی کہلی کہلی پیشگوئیون
سے موںہہ پھیرنا یہ بد طینتونکا کام ہے نہ نیک لوگون کا۔ اور جہوٹہہ کے مردار کو کسیطرح نچہوڑنا
یہ کتونکا طریق ہے نہ انسانون کا۔ میان حسام الدین عیسائی لکہتے ہین کہ آتھم چار دن
تک بیہوش رہا۔ مگر وہ اس کا سر نہین بیان کر سکے کہ کیون چار دن تک بیہوش رہا۔ سو
جاننا چاہیے کہ یہ چار دنکی سخت جان کندن کے اُن چار افتراؤنکی اسی دنیا مین اسکو سزا دیگئی
جو اُسنے زہر خورانیکے اقدام کا افترا کیا۔ سانپ چہوڑنیکا افترا کیا۔ لودیانہ اور فیروزپور کے حملہ کا
افترا کیا اور عیسائیون کیخوش کرنیکے لئے اصل وجہ خوف کو چھپایا۔ سو عیسائیونکے لئے اس سے
زیادہ اور کوئی شرم کی جگہ نہین کہ آتھم انکے مذہب کے جہوٹا ہونے پر گواہی دیگیا۔ اب اگر
آتھم کی گواہی پر اعتبار نہین تو اس نئے طریق سے دوبارہ حجت اللہ کو پورا کر لینا چاہیے
اور اس نئے طریق مین کوئی شرط بہی نہین سیدہی بات ہے کہ اگر باہم دعا کرنیکے بعد جسکے
ساتہہ فریقین کیطرفسے آمین بہی ہو گی میرے مقابل کا شخص ایکسال تک خدا تعالے کی
فوق العادت عذاب سے بچگیا تو جیسا کہ مین لکہہ چکا ہون تاوان مذکورہ بالا ادا کرونگا۔
اور مین حضرات پادری صاحبانکو دوبارہ یاد دلاتا ہون کہ اس طرحکا طریق دعا اُنکے

مذہب اور اعتقاد سے ہرگز منافی نہین اور حضرت یسوع صاحب نے باب ۲۳ آیت ۱۳ متی مین خود اس طریق
کو استعمال کیا ہے۔ اور ویل کے لفظ سے فقیہون اور فریسیون پر بددعا کی ہے اب اگر عیسائی
صاحبان کوئی اور لفظ استعمال کرنیسے تامل کرین تو ویل کے لفظ کو ہی استعمال کرنا تو خود انپر واجب
ہے کیونکہ اُن کے مرشد اور ہادی نے یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ ویل کے معنی سختی اور لعنت
اور ہلاکت کے ہین۔ سو ہم دونون اسطرح پر دعا کرینگے۔ کہ ای خدائے قادر اسوقت ہم بالمقابل
دو فریق کھڑے ہین۔ ایک فریق یسوع بن مریم کو خدا کہتا اور نبی اسلام کو سچا نبی نہین جانتا۔ اور
دوسرا فریق عیسی ابن مریم کو رسول مانتا اور محض بندہ اسکو یقین رکھتا اور پیغمبر اسلام کو درحقیقت سچا اور یہود اور
نصاری مین فیصلہ کرنیوالا جانتا ہے سو ان دونون فریق مین سے جو فریق تیری نظر مین جھوٹا ہو اُس کو
ایکسال کے اندر ہلاک کر اور اپنا ویل اسپر نازل کر۔ اور چاہیے کہ ایک فریق جب دعا کرے تو دوسرا
آمین کہے اور جب وہ فریق دعا کرے تو یہ فریق آمین کہے۔

اور میری دلی مراد ہے کہ اس مقابلہ کیلیئے **ڈاکٹر مارٹن کلارک** کو منتخب کیا جائے کیونکہ وہ
موٹا اور جوان عمر اور اول درجہ کا تندرست اور پھر ڈاکٹر ہے اپنی عمر درازی کا تمام بندوبست
کرلیگا۔ یقیناً ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب ضرور ہماری اس درخواست کو قبول کرلینگے۔ کیونکہ
انہین یسوع ابن مریم کے خدا بنانیکا بہت شوق ہے۔ اور سخت نامردی ہوگی کہ اب وہ اسوقت
بھاگ جائین اور اگر وہ بھاگ جائین تو پادری عماد الدین صاحب اس مقابلہ کے لائق ہین جنہون نے
ابن مریم کو خدا بنانیکے لئے ہر ایک انسانی چالاکی کو استعمال کیا اور آفتاب پر تھوکا ہے۔ اور اگر وہ بھی
اس خوف سے بھاگ گئے کہ خدا کا ویل ضرور انہین کھا جائیگا تو حسام الدین یا صفدر علی یا
یا ٹہاکرداس یا طامس ہاول اور بالآخر فتح مسیح اس میدان مین آوے **یا کوئی اور پادری صاحب**
نکلین۔ اور اگر اس رسالہ کے شایع ہونیکے بعد دو ماہ تک کوئی بھی نہ نکلا اور صرف شیطانی عذر
بہانہ سے کام لیا تو پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادریونکے جھوٹے ہونیپر مہر لگجائیگی اور پھر خدا اپنے
طور سے جھوٹھ کی بیخکنی کریگا یا در کھو کہ ضرور کریگا کیونکہ وقت آگیا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ میرزا غلام احمد از قادیان
۱۴ اکتوبر ۱۸۹۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (رسالہ دعوت قوم) نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار مباہلہ

بغرض دعوت اُن مسلمان مولویونکے جو اس عاجز کو کافر اور کذاب اور مفتری اور دجّال اور جہنمی قرار دیتے ہین

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ

اے ہمارے خدا ہم مین اور ہماری قوم مین سچا فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنیوالونسے بہتر ہے

چونکہ علماء پنجاب اور ہندوستان کی طرفسے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گزر گیا ہے اور نہ فقط علما بلکہ فقرا اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے مین مولویون کی ہان مین ہان ملا رہے ہین۔ اور ایسا ہی ان مولویون کے اغوا سے ہزارہا ایسے لوگ پائے جاتے ہین کہ وہ ہمین نصارے اور یہود اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہین۔ اگرچہ اس تمام فتنہ تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویون کا یہ گناہ ہے کہ انہون نے اس نازک امر تکفیر مسلمانون مین اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہین لیا۔ بلکہ نذیر حسین کے دجّالانہ فتوی کو دیکھکر جو محمد حسین بٹالوی نے طیار کیا تہا بغیر تحقیق اور تنقیح کے اُس پر ایمان لے آئے۔ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہین کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادتمند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہین کہ گویا ہمین معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعوی نبوت کرتے ہین یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہین سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہین۔ یا صوم و صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہین۔ نہین۔ بلکہ خدا تعالی گواہ ہے کہ ہم ان سب باتون کے قائل ہین۔ اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا و الآخرہ یقین رکھتے ہین۔

اگر ہمین ہمارے دعوی کیموافق قبول کرنیکے لئے یہی مابہ النزاع ہے تو ہم بلند آواز سے باربار سناتے ہین کہ ہمارے یہی عقائد ہین جو ہم بیان کر چکے ہین۔ ہان ایک بات ضرور ہے جسکے

لئے یہ اشتہار مباہلہ لکھا گیا ہے - اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس عاجز کو شرف مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف فرما کر اس صدی چہاردہم کا مجدد قرار دیا ہے اور ہر یک مجدد کا بلحاظ حالت موجودہ زمانہ کے ایک خاص کام ہوتا ہے جسکے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے۔ سو اس سنت اللہ کیموافق یہ عاجز صلیبی شوکت کے توڑنیکے لئے مامور ہے یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس خدمت پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو کچھہ عیسائی پادریوں نے کفارہ اور تثلیث کے باطل مسائل کو دنیا مین پھیلایا ہے اور خدائے واحد لاشریک کی کسرشان کی ہے - یہ تمام فتنہ سچے دلائل اور روشن براہین اور پاک نشانوں کے ذریعہ سے فرو کیا جائے - اس بات کی کسکو خبر نہین کہ دنیا مین اس زمانہ مین ایک ہی فتنہ ہے جو کمال کو پہنچ گیا ہے اور الٰہی تعلیم کا سخت مخالف ہے یعنی کفارہ اور تثلیث کی تعلیم جسکو صلیبی فتنہ کے نام سے موسوم کرنا چاہیئے کیونکہ کفارہ اور تثلیث کے تمام اغراض صلیب کے ساتھہ وابستہ ہین - سو خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے دیکھا کہ یہ فتنہ بہت بڑھ گیا ہے - اور یہ زمانہ اس فتنہ کے تموج اور طوفان کا زمانہ ہے - پس خدا نے اپنے وعدہ کیموافق چاہا کہ اس صلیبی فتنہ کو پارہ پارہ کرے اور اُسنے ابتدا سے اپنے نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خبر دی تھی کہ جس شخص کی ہمت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کا فرکش سے یہ فتنہ فرو ہوگا اسیکا نام اسوقت عیسیٰ اور مسیح موعود ہوگا ✗

اگرچہ وہ پیشگوئیاں بہت سے نازک اور لطیف استعارات سے بھری پڑی ہین مگر اُن مین جو نہایت واضح اور کھلا کھلا اور موٹا نشان مسیح موعود کے بارہ مین لکھا گیا ہے وہ **کسر صلیب** ہے یعنی صلیب کو توڑنا - یہ لفظ ہر یک عقلمند کے لئے بڑی غور کے لائق ہے اور یہ صاف بتلا رہا ہے کہ وہ مسیح موعود عیسائیت کے موج زن فتنہ کے زمانہ مین ظاہر ہوگا نہ کسی اور زمانہ مین - کیونکہ صلیب پر سارا مدار نجات کا رکھنا کسی اور دجّال کا کام نہین ہے - یہی گروہ ہے جو صلیبی کفارہ پر زور دے رہا ہے اور اسکو فروغ دینے کے لئے ہر ایک دجل کو کام مین لا رہا ہے -

✗ دجال بہت گزرے ہین اور شاید آگے بھی ہون - مگر وہ دجال اکبر جن کا دجل خدا کے نزدیک ایسا مکروہ ہے کہ قریب ہے جو اس سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین - یہی گروہ مشت خاک کو خدا بنانے والا ہے - خدا نے یہودیوں اور مشرکوں اور دوسری قوموں کی

طرح طرح کے دجل قرآن شریف مین بیان فرمائے مگر یہ عظمت کسی کے دجل کو نہین دی کہ اس دجل سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہین - پس جس گروہ کو خدا نے اپنے پاک کلام مین دجال اکبر ٹھہرایا ہے ہمین نہین چاہیے کہ اس کے سوا کسی اور کا نام دجال اکبر کہین - نہایت ظلم ہوگا کہ اسکو چھوڑکر کوئی اور دجال اکبر تلاش کیا جائے -

یہ بات کسی پہلو سے درست نہین ٹھہر سکتی کہ حال کے پادریون کے سوا کوئی اور بھی دجال ہے جو ان سے بڑا ہے کیونکہ جبکہ خدا نے اپنی پاک کلام مین سب سے بڑا یہی دجال بیان فرمایا ہے تو نہایت بے ایمانی ہوگی کہ خدا کی کلام کی مخالفت کر کے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرایا جائے - اگر کسی ایسے دجال کا کسی وقت وجود ہو سکتا تو خدا تعالیٰ جس کا علم ماضی اور حال اور مستقبل پر محیط ہے اسی کا نام دجال اکبر رکھتا نہ ان کا نام - پھر یہ نشان دجال اکبر کا جو حدیث بخاری کے صریح اس اشارہ سے نکلتا ہے کہ یکسر الصلیب صاف بتلا رہا ہے کہ اس دجال اکبر کی شان مین سے یہ ہوگا کہ وہ مسیح کو خدا ٹھہرائیگا اور مدار نجات صلیب پر رکھے گا -

یہ بات عارفون کے لئے نہایت خوشی کا موجب ہے کہ اسجگہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا تظاہر ہوگیا ہے جس سے تمام حقیقت اس متنازعہ فیہ مسئلہ کی کھل گئی - کیونکہ قرآن نے تو اپنے صریح لفظون مین دجال اکبر پادریونکو ٹھہرایا اور انکے دجل کو ایسا عظیم الشان دجل قرار دیا کہ قریب ہے جو اس سے زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین - اور حدیث نے مسیح موعود کی حقیقی علامت یہ بتلائی کہ اسکے ہاتھ پر کسر صلیب ہوگا - اور وہ دجال اکبر کو قتل کریگا - ہمارے نادان مولوی نہین سوچتے کہ جبکہ مسیح موعود کا خاص کام کسر صلیب اور قتل دجال اکبر ہے اور قرآن نے خبر دی ہے کہ وہ بڑا دجل اور بڑا فتنہ جس سے قریب ہے کہ نظام اس عالم کا درہم برہم ہو جائے اور خاتمہ اس دنیا کا ہو جائے وہ پادریون کا فتنہ ہے تو اس سے صاف طور پر کھل گیا کہ پادریون کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہین ہے اور جو شخص اب اس فتنہ کے ظہور کے بعد اور کی انتظار کرے وہ قرآن کا مکذب ہے -

اور نیز جبکہ لغت کی رو سے بھی دجال ایک گروہ کا نام ہے جو اپنے دجل سے زمین کو پلید کرتا ہے - اور حدیث کی رو سے نشان دجال اکبر کا حمایت صلیب ٹھہرا تو باوجود اس کھلی کھلی

تحقیق کے وہ شخص نہایت درجہ کور باطن ہے کہ جواب بھی حال کے پادریونکو دجال اکبر نہیں سمجھتا۔
ایک اور بات ہے جس سے ہمارے نادان مولوی اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہین کہ وہ اسبات کے خود قائل ہین کہ دجال معہود کا بجز حرمین کے تمام زمین پر تسلط ہو جائیگا۔ سو اگر دجال سے مراد کوئی اور رکھا جائے تو یہ حدیث قران کی صریح پیشگوئی سے مخالف ہو جائیگی۔ کیونکہ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ قیامت تک زمین پر غلبہ اور تسلط دو قومون مین سے ایک قوم کا ہوتا رہے گا۔ یا اہل اسلام کا یا نصاریٰ کا۔ پس قرآن کے رو سے ایسے دجال کو جو اپنی خدائی کا دعوی لیکر آئیگا زمین پر قدم رکھنے کی جگہ نہین اور قرآن اُسکے وجود کو روکتا ہے۔ ہان استعارہ کیطور پر نصاریٰ کا دعوی خدائی ثابت ہی کیونکہ چاہتے ہین کہ کلون کے زور سے تمام زمین و آسمان کو اپنے قابو مین کرلین یہانتک کہ مینہ برسانے کی قدرت بھی حاصل ہو جائے۔ پس اسطرح پر وہ خدائی کا دعوی کرتے ہین ✢
غرض یہ وہ امور ہین جنکو حال کے مولوی نہین سمجھتے اور اہل اسلام مین انہون نے بڑا بھاری فتنہ اور تفرقہ ڈال رکھا ہے اور نہایت بیہودہ اور رکیک تاویلات سے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے موُنہہ پھیر رہے ہین۔ دعوی کرتے تھے کہ ہم اہل حدیث ہین مگر اب تو انہون نے قرآن کو بھی چھوڑا اور حدیث کو بھی۔ سو جبکہ مینے دیکھا کہ قرآن شریف اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنکے دلون مین عظمت نہین اور جلیل الشان اکابر ائمہ کی شہادت بھی جیسا کہ امام بخاری اور ابن حزم اور امام مالک کی شہادت جو حضرت عیسیٰؑ کے فوت ہو جانیکی نسبت بار بار لکھی گئی ہے اُنکے نزدیک کچھہ چیز نہین سو مجھکو اس پہلو سے بکلی نومیدی ہوئی کہ وہ منقولی بحث و مباحثہ کے ذریعہ سے ہدایت پاسکین ✢ پس خدا تعالے نے میرے دل مین ڈالا کہ مین دوسرا پہلو اختیار کرون جو اصل بنیاد میرے دعوی کی ہے یعنی اپنے سچے ملہم ہونے کا ثبوت کیونکہ اسمین کچھہ شک نہین کہ اگر وہ لوگ مجھے خدا تعالے کی طرف سے سچا ملہم سمجھتے اور میرے الہامات کو میرا ہی افترا یا شیطانی وساوس خیال نکرتے تو اسقدر سب اور شتم اور ہنسی اور ٹھٹھا اور تکفیر اور تکذیب ملکہ تعیب کے ساتھہ پیش نہ آتے بلکہ اپنے بہت سے ظنون

✢ **حاشیہ** ✢ منقولی بحث مباحثہ کی کتابین جو میری طرف سے چھپی ہین جنمین ثابت کیا گیا ہے جو درحقیقت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہین اور دوبارہ آنا اُنکا بطور بروز مراد ہے نہ بطور حقیقت وہ یہ ہین۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام ازالہ اوہام۔ اتمام الحجہ۔ تحفہ بغداد۔ حمامۃ البشریٰ۔ نور الحق دو حصہ۔ کرامات الصادقین۔ سر الخلافہ۔ آئینہ کمالات اسلام ✢

ہین - اب بہی اگر مولوی صاحبان مجہے مفتری سمجہتے ہین تو اس سے بڑھکر ایک اور فیصلہ ہے اور وہ یہ کہ مین ان الہامات کو ہاتہہ مین لیکر جنکو مین شائع کرچکا ہون مولوی صاحبان سے مباہلہ کردن - اسطرح پر کہ مین خدا تعالی کی قسم کہا کر بیان کرون کہ مین درحقیقت اُسکے شرف مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہون اور درحقیقت اُسنے مجہے چہار دہم صدی کے سر پر بہیجا ہے کہ تا مین اُس فتنہ کو فرو کرون کہ جو اسلام کے مخالف سب سے زیادہ فتنہ ہے اور اسی نے میرا نام عیسی رکہا ہے اور کسر صلیب کے لئے مجہے مامور کیا ہے لیکن نہ کسی جسمانی حربہ سے بلکہ آسمانی حربہ سے - اور یہ سب اسکا کلام ہے - اور وہ خاص الہامات اُس کے جو اسوقت مین مخالف مولویون کو سناؤنگا انہین سے بطور نمونہ چند الہامات اسجگہ لکہتا ہون انہین سے بعض الہامات بیس ۲۰ برس کے عرصہ سے ہین - جو مختلف ترتیبون اور کمی بیشی کیساتہ بار بار القا ہوئے ہین - اور وہ یہ ہین :-

یا عیسی الذی لا یضاع وقتہ - انت منی بمنزلة لا

اے وہ عیسی جس کا وقت ضایع نہین کیا جائے گا - تو میری جناب مین وہ مرتبہ رکہتا ہے جس کا

یعلمہا الخلق - انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی

لوگون کو علم نہین - تو مجہسے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید -

فحان ان تعان و تعرف بین الناس - ھو الذی ارسل رسولہ

سو وقت آگیا کہ تو لوگون مین شناخت کیا جائے اور مدد دیا جائے - وہ خدا جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور

بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ - لا تبدیل لکلمات

دین حق کے ساتہہ بہیجا تا اس دین کو سب دینون پر غالب کرے - خدا کی پیشگوئیونکو کوئی بدل نہین

اللہ - قل انی امرت و انا اول المؤمنین - الرحمن علم القران لتنذر

سکتا کہہ مین مامور ہون اور مین سب سے پہلا مومن ہون - وہ رحمن ہے جسنے قرآن سکہلایا تا کہ تو

قوما ما انذر اباءھم و لتستبین سبیل المجرمین - انا کفیناک

اُن لوگون کو ڈراوے جنکے باپ دادے نہین ڈرائے گئے اور تا کہ مجرمون کی راہ کہل جائے - ہم تیرے لئے ٹہٹہا کرنیوالون

المستھزئین - قل عندی شہادة من اللہ فھل انتم مومنون -

کیلئے کافی ہین کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاتے ہو -

فاسدہ کا حسن ظن کے غلبہ سے آپ فیصلہ کر لیتے کیونکہ کسی کی سچائی اور منجانب اللہ ہونیکے یقین کے بعد وہ مشکلات ہرگز پیش نہیں آتین کہ جو اُسحالتمین پیش آتی ہین کہ انسان کے دلپر اُس کے کاذب ہونیکا خیال غالب ہوتا ہے - یہ سچ ہے کہ خدا تعالے نے میری سچائیکے سمجھنے کیلئے بہت سے قرائن واضح انکو عطا کئے تہے [1] میرا دعوی صدی کے سر پر تہا - میرے [2] دعوی کے وقت مین خسوف کسوف ماہ رمضان مین ہوا تہا - میرے [3] دعوی الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اسقدر مہلت نہین دیجاتی * میری [4] پیشگوئیکے مطابق خدا نے آتہم کو کچھہ مہلت بہی دی اور پہر مار بہی دیا - مجھکو خدا [5] نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بہر دیا کہ جبتک انسان خدا تعالی کیطرفسے پورا تائید یافتہ نہ ہو اسکو یہ نعمت نہین دیجاتی لیکن مخالف مولویون نے ان باتون مین سے کسی بات پر غور نہین کی -

سو اب چونکہ تکذیب اور تکفیر انکی انتہا تک پہونچگئی اسلئے وقت آگیا کہ خدائے قادر اور علیم اور خبیر کے ہاتھہ سے جہوٹے اور سچے مین فرق کیا جائے * ہمارے مخالف مولوی اسبات کو جانتے ہین کہ خدا تعالی نے قرآن شریف مین ایسے شخص سے کسقدر بیزاری ظاہر کی ہے جو خدا تعالی پر افترا باندہے یہانتک کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افترا کرتا تو مین فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا - غرض خدا تعالی پر افترا کرنا اور یہ کہنا کہ فلان فلان الہام مجھے خدا تعالی کی طرفسے ہوا ہے حالانکہ کچھہ بہی نہین ہوا ایک ایسا سخت گناہ ہے کہ اسکی سزا مین صرف جہنم کی ہی وعید نہین بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا مین دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبہی اسکو امن مین نہین چھوڑتا اور اس کی غیرت اسکو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے - اگر ان مولویون کا دل تقوی کے رنگ سے کچھہ بہی رنگین ہوتا اور خدا تعالی کی عادتون اور سنتون سے ایک ذرہ بہی واقف ہوتے تو انکو معلوم ہوتا کہ ایک مفتری کا اس قدر دراز عرصہ تک افترا مین مشغول رہنا بلکہ روز بروز اسمین ترقی کرنا اور خدا تعالی کا اسکے افترا پر اسکو نہ پکڑنا بلکہ لوگون مین اسکو عزت دینا دلون مین اسکی قبولیت ڈالنا اور اسکی زبان کو چشمہ حقائق و معارف بنانا یہ ایک ایسا امر ہے کہ جیسے خدا تعالی نے دنیا کی بنیاد ڈالی ہے اس کی نظیر ہرگز نہین پائی جاتی * افسوس کہ کیون یہ منافق مولوی خدا تعالی کے احکام

اور سواعید کو عزت کی نظر سے نہین دیکھتے - کیا اُنکے پاس حدیث یا قرآن شریف سے کوئی نظیر موجود ہے کہ ایک ایسے خبیث طبع مفتری کو خدا تعالیٰ نہ پکڑے جو اسپر افترا پر افترا باندھے اور جھوٹے الہام بنا کر اپنے تئین خدا کا نہایت ہی پیارا ظاہر کرے اور محض اپنے دلسے شیطانی باتین تراش کر اسکو عمداً خدا کی وحی قرار دیوے اور کہے کہ خدا کا حکم ہے کہ لوگ میری پیروی کرین اور کہے کہ خدا مجھے اپنے الہام مین فرماتا ہے کہ تو اس زمانہ مین تمام مومنون کا سردار ہے حالانکہ اسکو کبھی الہام نہوا ہو - اور نہ کبھی خدانے اسکو مومنون کا سردار ٹھہرایا ہو اور کہے کہ مجھے خدا مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تو ہی مسیح موعود ہے جسکو مین کسر صلیب کے لئے بھیجتا ہون - حالانکہ خدانے کوئی ایسا حکم اسکو نہین دیا اور نہ اس کا نام عیسیٰ رکھا اور کہے کہ خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ مجھسے تو ایسا ہے جیسا کہ میری توحید - تیرا مقام قرب مجھسے وہ ہے جس سے لوگ بیخبر ہین - حالانکہ خدا اُسکو مفتری جانتا ہے - اُسپر لعنت بھیجتا ہے - اور مردودون اور مخذولون کے ساتھ اُس کا حصہ قرار دیتا ہے - پھر کیا یہی خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ایسے کذاب اور بیباک مفتری کو جلد نہ پکڑے - یہانتک کہ اس افترا پر بیس برس سے زیادہ عرصہ گزر جائے -

کون اسکو قبول کر سکتا ہے کہ وہ پاک ذات جسکے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہمونکو بہت جلد کہاتی رہی ہے اس لمبے عرصہ تک اس جھوٹے کو چھوڑ دے جسکی نظیر دنیا کے صفحہ مین مل ہی نہین سکتی - اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے - وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا - یعنی اس سے زیادہ تر ظالم اور کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹھہ باندھے - بیشک مُفتری خدا تعالیٰ کی لعنت کے نیچے ہوتا ہے - اور خدا تعالیٰ پر افترا کرنیوالا جلد مارا جاتا ہے -

سو ایک تقوی شعار آدمی کیلئے یہ کافی تہا کہ خدانے مجھے مفتریونکی طرح ہلاک نہین کیا بلکہ میرے ظاہر اور میرے باطن اور میرے جسم اور میری روح پر وہ احسان کئے جنکو مین شمار نہین کر سکتا - **مین جوان تہا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعویٰ کیا اور اب مین بوڑھا ہو گیا** - اور ابتداء دعوی پر بیس برس سے ہی زیادہ عرصہ گزر گیا - بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھسے چھوٹے تہے فوت ہو گئے اور مجھے اُسنے عمر دراز بخشی اور ہر ایک مشکل مین میرا متکفل اور متولی رہا - پس کیا اُن لوگون کے یہی نشان ہوا کرتے ہین کہ جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھتے

قُلْ عِنْدِیْ شَہَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ - اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ

کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرتے ہو - میرے ساتھ میرا خدا ہے وہ عنقریب

سَیَہْدِیْنِ - قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ - ہَلْ

مجھے کامیابی کی راہ دکہائیگا - انکو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو تا خدا بہی تم سے محبت کرے

اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیَاطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ - یُرِیْدُوْنَ

کیا مین بتلاؤن کہ کسپر شیطان اترا کرتے ہین - ہر ایک جہوٹے مفتری پر اترتے ہین - ارادہ کرتے ہین

اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ -

کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کے پہونکو نسے بجہا دین - اور خدا اپنے نور کو کامل کریگا - اگرچہ کافر کراہت ہی کرین -

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ - اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَانْتَہٰی اَمْرُ الزَّمَانِ

عنقریب ہم انکے دلونپر رعب ڈالدینگے - جب خدا کی مدد اور فتح آئیگی اور زمانہ کا امر ہماریطرف رجوع کریگا - کہا جائیگا

اِلَیْنَا اَلَیْسَ ہٰذَا بِالْحَقِّ - اِنِّیْ مَعَکَ - کُنْ مَعِیَ اَیْنَمَا کُنْتَ - کُنْ مَعَ

کہ کیا یہ سچ نہ تہا - مین تیرے ساتہہ ہون - میرے ساتہہ ہو جہان تو ہووے - خدا کیساتہہ

اللّٰہِ حَیْثُمَا کُنْتَ - کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ - اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا

ہو جہان تو ہووے - تم بہتر امت ہو جو لوگون کے نفع کیلئے نکالے گئے - تو ہماری آنکہون کے

یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ - وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ - یَا اَحْمَدُ یَتِمُّ

سامنے ہے - خدا تیرے ذکر کو بلند کریگا - اور دنیا اور آخرت مین اپنی نعمت تیرے پر پوری کریگا - اے احمد تیرا نام پورا

اِسْمُکَ وَلَا یَتِمُّ اِسْمِیْ - اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ - اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ -

ہو جائیگا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو - مین تجہے اپنی طرف اٹہانیوالا ہون - مینے اپنی محبت کو تجہپر ڈال دیا -

شَاْنُکَ عَجِیْبٌ - وَاَجْرُکَ قَرِیْبٌ - اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ہُوَ مَعِیْ ✝

تیری شان عجیب ہے - تیرا اجر قریب ہے - زمین و آسمان تیرے ساتہہ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتہہ ہے

اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ - اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ - اَنْتَ وَجِیْہٌ فِی الدُّنْیَا

تو میری جناب مین وجیہ ہے - مینے تجہے اپنے لئے چن لیا - تو دنیا اور میری جناب مین وجیہ

✝ حاشیہ ہُوَ کا ضمیر واحد باعتبار واحد فی الذہن یعنی مخلوق ہے اور ایسا محاورہ قرآن شریف مین بہت ہے - منہ

وَحضرتی - سُبحانَ اللهِ تبارک وتعالیٰ - زادَ مجدُک - ینقطعُ آباءُک

پاک ہے وہ خدا جو بہت برکتون والا اور بہت بلند ہے - تیری بزرگی کو اسنے زیادہ کیا - ایسی تیری باپ دادے

وَیُبدءُ مِنکَ - نُصِرتَ بِالرُّعب واُحیِیتَ بِالصِّدقِ ایُّہا الصِّدِّیق

کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا تجھسے شروع کریگا - تو رعب کے ساتھ مدد دیا گیا اور صدق کیساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق -

نصرت - وَقالوا لاتَ حینَ مَناص - آثرکَ اللهُ علینا وَاِن کُنّا

تو مدد دیا گیا - اور مخالف کہینگے کہ اب گریز کی جگہ نہین - خدا نے تجھے ہم پر اختیار کر لیا اگرچہ ہم کراہت کرتے

کارِہین - رَبّنا اغفِر لنا اِنّا کُنّا خاطِئین - لاتثریبَ علیکُمُ الیوم

تھے - اے ہمارے خدا ہمین بخش کہ ہم خطا پر تھے - آج تم پر اے رجوع کرنیوالو کچھہ سرزنش نہین

یغفِرُ اللهُ لکم وَھوَ اَرحمُ الرّاحِمین - وَمَا کانَ اللهُ لِیترکَکَ حتّیٰ

خدا تمہین بخشدیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے - اور خدا ایسا نہین کہ تجھے یونہی چھوڑ دے جبتک

یمیزَ الخبیثَ مِنَ الطّیِّب - وَاللهُ غالِبٌ علیٰ امرِہٖ وَلکنّ اکثرَ النّاسِ

پاک اور پلید مین فرق کرکے نہ دکھلاوے - اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہین جانتے -

لایعلمون - اذا جاءَ نصرُ اللهِ وَالفتح وَتمّت کلمۃُ ربّکَ ھٰذا الّذی

جب خدا کی مدد اور فتح آئی اور اس کا کلمہ پورا ہو کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسمین

کُنتم بہٖ تستعجِلون - اَرَدتُ اَن اَستخلِفَ فخلقتُ آدمَ - سَوّیتہٗ

تم جلدی کرتے تھے - مینے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤن تو مینے آدم کو پیدا کیا - مینے اسکو برابر

وَنفختُ فیہِ مِن رُوحی - یُقیمُ الشّریعۃَ وَیُحیِی الدّین - وَلوکان

کیا اور اپنی روح اسمین پھونکی - شریعت کو قائم کریگا اور دین کو زندہ کریگا - اور اگر ایمان

الایمانُ مُعلّقًا بالثُّریّا لنالہ - سُبحٰنَ الّذی اَسریٰ بعبدِہٖ لیلًا

ثریا سے معلق ہوتا تب بھی اسے پالیتا - پاک ہے وہ جسنے اپنے بندہ کو رات مین سیر کرایا -

خلق آدمَ فاکرمہٗ جَریُ اللهِ فی حُلَلِ الانبیاء - اِنّ الّذین کفروا

آدم کو پیدا کیا اور اسکو عزت دی خدا کا فرستادہ نبیون کے حلہ مین - وہ لوگ جو کافر ہو گئے اور خدا کی

وَصَدّوا عن سبیلِ اللهِ رَدَّ علیہم رجلٌ مِن فارس - شکرَ اللهُ سعیَہٗ

راہ سے روکنے لگے ایک فارسی الاصل آدمی نے انکے خیالات کو رد کیا - خدا اسکی کوشش کا شکرگزار ہے

كتابُ الولیّ ذوالفقار علی - یکاد زیتہ یضیٓئُ ولو لم تمسسہ نارٌ

اس ولی کی کتاب ایسی ہے جیسے علی کی ذوالفقار - اس کا تیل یونہی چمکنے کو ہے اگرچہ آگ چھوئی نہ جائے

خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس - انا انزلناہ قریباً

توحید کو پکڑو توحید پکڑو اے فارس کے بیٹو - ہمنے اسکو قادیان کے قریب اتارا

من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان امر اللہ مفعولا

ہے اور حق کے ساتھ اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا ہے اور جو خدا نے ٹھہرا

ام یقولون نحن جمیع منتصر - سیھزم الجمع ویولون الدبر - یا

رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا - کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت انتقام لینے والی ہیں - سب بھاگ جائینگے اور

عبدی لا تخف انی اسمع واری - الم تر انا نأتی الارض ننقصہا

پیٹھ دکھلائینگے - اے میرے بندے مت خوف کر میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں - کیا تو نے نہیں دیکھا

من اطرافہا - الم تر ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر - صل علی

کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں اسکی طرفوں سے - کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے - محمد پر

محمد وآل محمد سید ولد آدم وخاتم النبیین - انک علی صراط

اور اسکے آل پر درود بھیج وہ بنی آدم کا سردار اور خاتم الانبیا ہے - تو صراط مستقیم پر ہے

مستقیم - فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاھلین - وقالوا لولا

پس جو کچھ حکم ہوتا ہے کھولکر سنا اور جاہلوں سے کنارہ کر - اور کہتے ہیں کہ دد

نزل علی رجل من قریتین عظیم - وقالوا انی لک ھذا ان ھذا

شہروں میں سے ایک بڑے آدمی کو خدا نے کیوں مامور نکیا - اور کہتے ہیں کہ تجھے کہاں یہ رتبہ یہ تو

لمکر مکرتموہ فی المدینہ - واعانہ علیہ قوم آخرون - ینظرون

مکر ہے کہ مل جلکر بنایا گیا ہے - اور کئی لوگوں نے اس مکر میں اس شخص کی مدد کی ہے - تجھے دیکھتے

الیک وھم لا یبصرون - اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا

ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا - اے لوگو جانلو کہ زمین مرگئی تھی اور خدا پھر اسے نئے سر سے

ومن کان للہ کان اللہ لہ - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین

زندہ کر رہا ہے - اور جو خدا کا ہو خدا اسکا ہو جاتا ہے - خدا انکے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں

هُم مُحسِنون - قالوا ان ھذا الا اختلاق - قل ان افتریتہ فعلیّ

اور اُن کے ساتہہ ہے جو نیکوکار ہین - کہتے ہین کہ یہ تمام افترا ہے - کہہ اگر مینے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ

اجرام شدید - انک الیوم لدینا مکین امین - وان علیک رحمتی فی

میری گردن پر ہے - آج تو ہمارے نزدیک بارتبہ اور امین ہے - اور تیرے پر دین اور دنیا مین میری

الدنیا والدین - وانک من المنصورین - یحمدک اللہ من عرشہ

رحمت ہے - اور تو مدد دیا گیا ہے - خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے

یحمدک اللہ ویمشی الیک - الا ان نصر اللہ قریب - کمثلک در لا

خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے - خبردار خدا کی مدد قریب ہے - تیرے جیسا موتی ضایع

یضاع - بشری لک یا احمدی - انت مرادی ومعی - انی ناصرک

نہین کیا جاتا - تجھے خوشخبری ہو اے میرے احمد - تو میری مراد ہے اور میرے ساتہہ ہے - مین تیرا مددگار ہون

انی حافظک - انی جاعلک للناس اماما - اکان للناس عجبا - قل

مین تیرا حافظ ہون - مین تجھے لوگون کا امام بناؤن گا - کیا لوگونکو تعجب ہوا - کہہ

ھو اللہ عجیب - یجتبی من یشاء من عبادہ - لا یسئل عما یفعل وھم

وہ خدا عجیب ہے - جسکو چاہتا ہے اپنے بندونمین سے چن لیتا ہے - وہ اپنے کامون مین پوچھا

یسئلون - تلک الایام نداولھا بین الناس - وقالوا ان ھذا

نہین جاتا اور دوسرے پوچھے جاتے ہین - اور یہ دن ہم لوگونمین پھیرتے رہتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ تو

الا اختلاق - اذا نصر اللہ المومن جعل لہ الحاسدین فی الارض

ضرور افترا ہے - خدا جب مومن کو مدد دیتا ہے تو زمین پر اسکے کئی حاسد بنا دیتا ہے - کہہ خدا

قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون - لا تحاط اسرار الاولیاء

ہے جسنے یہ الہام کیا پھر انکو چھوڑ دے تا اپنی کج فکریون مین بازی کرین - اولیا کے اسرار پر

تلطف بالناس وترحم علیھم - انت فیھم بمنزلۃ موسی - واصبر

کوئی احاطہ نہین کر سکتا - لوگون سے تلطف کیساتہہ پیش آ اور انپر رحم کر - تو انمین بمنزلہ موسی کے ہے - اور انکی

علی ما یقولون - وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ - انت من مائنا

باتون پر صبر کر - اور منعم مکذبون کی سزا مجھپر چھوڑ دے - تو ہمارے پانی مین سے ہے

وَهُمْ مِنْ فَشَل ✝ وَاِذَا قِيلَ لَهُم اٰمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ ۔ قَالُوا

اور وہ لوگ فشل سے ۔ اور جب انکو کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ اچھے آدمی ایمان لائے ۔ تو جواب مین

اَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ قُل

کہتے ہین کہ کیا اسطرح ایمان لائین جیسا کہ سفیہا اور بیوقوف ایمان لائے ۔ خوب یاد رکھو کہ درحقیقت

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ قِيلَ ارْجِعُوْا اِلَى اللّٰهِ

بیوقوف اور سفیہی یہی لوگ ہین مگر انہین معلوم نہین کہ ہم کیسی غلطی پر ہین ۔ انکو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو

فَلَا تَرْجِعُوْنَ ۔ وَقِيلَ اسْتَحْوِذُوْا فَلَا تَسْتَحْوِذُوْنَ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے ۔ کہا گیا کہ تم رجوع کرو سو تم نے رجوع نہ کیا ۔ اور کہا گیا کہ تم اپنے وساوس

جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ

پر غالب آجاؤ سو تم غالب نہ آئے ۔ سب تعریف خدا کو ہے جسنے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ۔ اس جگہ فتنہ ہے سو اولوا العزم لوگونکی طرح

تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَائِفًا ۔

صبر کر ۔ ابی لہب کے دونون ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اسکو نہین چاہیے تھا کہ وہ اس فتنہ

وَمَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ ۔ اَلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا ۔

مین دخل دیتا یعنی اسکا بانی ہوتا مگر ڈرتے ہوئے ۔ اور تجھے کوئی تکلیف نہین پہونچے گی مگر اسقدر جو خدا نے مقرر کی ۔ یہ فتنہ

حُبًّا مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ ۔ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۔ وَقْتَ الْاِبْتِلَاءِ

خدا کی طرف سے ہے تا وہ تجھے بہت ہی پیار کرے ۔ یہ خدا کا پیار کرنا ہے جو غالب اور بزرگ ہے ۔ اور یہ پیار وہ عطا ہے جو کبھی

✝ **حاشیہ** ۔ یہ جو فرمایا کہ تو ہمارے پانی مین سے ہے اور وہ لوگ فشل سے ۔ اس جگہ پانی سے مراد ایمان کا پانی استقامت کا پانی تقویٰ کا پانی وفا کا پانی صدق کا پانی حب اللہ کا پانی ہے جو خدا سے ملتا ہے اور فشل بزدلی کو کہتے ہین جو شیطان سے آتی ہے اور ہر ایک بے ایمانی اور بدکاری کی جڑ بزدلی اور نامردی ہے ۔ جب قوت استقامت باقی نہین رہتی تو انسان گناہ کیطرف جھک جاتا ہے ۔ غرض فشل شیطان کی طرف سے ہے اور عقائد صالحہ اور اعمال طیبہ کا پانی خدا تعالیٰ کیطرف سے جب بچہ پیٹ مین پڑتا ہے تو اسوقت اگر بچہ سعید ہے اور نیک ہونیوالا ہے تو اس نطفہ پر روح القدس کا سایہ ہوتا ہے اور اگر بچہ شقی ہے اور بد ہونیوالا ہے تو اس نطفہ پر شیطان کا سایہ ہوتا ہے اور شیطان اس مین شرکت رکھتا ہے اور بطور استعارہ وہ شیطان کی ذریت کہلاتی ہے اور جو خدا

ووقت الاصطفاء - ولا يرد وقت العذاب عن القوم المجرمين

منقطع نہین ہوگی - ابتلا کا وقت ہی اور اصطفا کا وقت ہی - اور عذاب کا وقت مجرمونکے سر پر سے کبھی نہین ٹل

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین - وعسیٰ ان

سکتا - اور اے اس مامور کی جماعت سست مت ہوجانا اور غم مین نہ پڑجانا اور بالآخر غلبہ تمہین کو ہی اگر تم ایمان پر

تحبوا شیئاً وھو شر لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم واللہ

ثابت رہوگے - یہ ممکن ہی کہ ایک چیز کو تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو اور ایک چیز سے نفرت کرو

یعلم وانتم لا تعلمون - کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف - ان

اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو اور خدا جانتا ہی اور تم نہین جانتے - مین ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو مینے چاہا کہ شناخت

السموات والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما - وان یتخذونک

کیا جاؤن - زمین و آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہمنے دونون کو کھول دیا - اور تجھے انھون نے ایک ہنسی کی

الا ھزوا - اھذا الذی بعث اللہ - قل انما انا بشر مثلکم

جگہ بنا رکھا ہی - کیا یہی ہی جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا - کہہ مین ایک آدمی ہون تم جیسا مجھے خدا سے

یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد والخیر کلہ فی القران - ولقد

الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے - اور تمام بھلائی قرآن مین ہے - اور مین اس سے پہلے

لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون - وقالوا ان ھذا الا افتراء

ایک مدت تک تم مین ہی رہتا رہا کیا تمہین میرے حالات معلوم نہین - اور انہون نے کہا کہ یہ باتین افترا ہیں

بقیہ حاشیہ

کے ہین وہ خدا کے کہلاتے ہین جنکو پہلی کتابونمین بطور استعارہ ابناء اللہ کہا گیا ہی - چنانچہ یہ لفظ آدم اور یعقوب وغیرہ بہت سے نبیونپر استعمال ہوا ہے اور انجیل مین مسیح ابن مریم پر یہی استعمال پایا ہے اور کسیکی اس مین کچھ خصوصیت نہین صرف بلحاظ مذکورہ بالا استعمال پاتا رہا ہے - چنانچہ مسیح ابن مریم کی نسبت احادیث سے جو معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے مس سے وہ اور اسکی مان پاک ہے تو یہ لفظ اسی اظہار کی غرض سے ہی کہ عیسیٰ بن مریم کی ناجائز پیدایش نہین جیسا کہ یہودیون کا خیال ہے تا نطفہ پر شیطان کا سایہ مانا جائے بلکہ بلا شبہ برخلاف زعم یہودیون کے وہ حلال زادہ تھا اور مریم بدکار عورت نہین تھی - اس مسئلہ میں اصول یہ ہی کہ شیطان کا سایہ جسکو مس اور اشتراک بھی کہتے ہین جسکے لحاظ سے کہا جاتا ہی کہ یہ شخص ذریت شیطان ہی یا بائبل کے محاورہ کے رو سے نحاش کا بچہ ہی یعنی سانپ کا

قل ان ھدی اللہ ھو الھدی۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

کہہ حقیقی ہدایت جسمین غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ اور خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما

ہمنے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔

تاخر۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدانے ان کے الزاموں سے اسکو بری کیا اور

عند اللہ وجیہا۔ واللہ موھن کید الکافرین۔ ولنجعلہ آیۃ

وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔ اور خدا کافرون کے مکر کو سست کر دے گا۔ اور ہم اسکو لوگونکے لئے

للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا۔ قول الحق الذی فیہ

نشان بنائینگے اور رحمت کا نمونہ ہوگا اور یہی مقدر تھا۔ یہ وہ سچا قول ہے جسمین لوگ

تمترون۔ یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک۔ انا اعطینٰک

شک کرتے ہین۔ اے احمد رحمت تیرے لبون پر جاری ہو رہی ہے۔ ہمنے تجھے بہت سے

الکوثر۔ فصل لربک وانحر۔ ان شانئک ھو الابتر* یاتی

حقایق اور معارف اور برکات بخشے ہین اور ذریت نیک عطا کی ہے سو خدا کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر تیرا بدگو بخیر ہے

قمر الانبیاء وامرک یتأتی یوم یجی الحق ویکشف الصدق

یعنی خدا اسے بے نشان کر دیگا اور وہ نامراد مریگا۔ نبیونکا چاند آئیگا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائیگا اسدن حق آئیگا اور سچ

*حاشیہ نمبر۲۔ یہہ الہام کہ ان شانئک ھو الابتر اُسوقت اس عاجز پر خدا تعالے کیطرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص نو مسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گالیوں سے بھری ہوئی اس عاجز کیطرف بھیجی تہی اور اس مین اس عاجز کی نسبت اس ہندوزادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تہے کہ جبتک ایک شخص درحقیقت شقی خبیث طینت فاسد القلب ہو ایسے الفاظ استعمال نہین کر سکتا

بقیہ حاشیہ نمبر۱

جو شیطان ہے صرف اس صورتمین کسی نطفہ پر پڑتا ہے جبکہ نطفہ ڈالنے والا یا وہ جسکے رحم مین نطفہ ٹھہرا نہایت بری حالتمین ہون اور گناہ اور سخت دلی کی تاریکی انپر ایسی محیط ہو کہ کوئی گوشہ خالی نہو اور فطرتی نور بالکل محجوب ہو اور ایسی صورتمین بچے نہایت خبیث پیدا ہوتے ہین کیونکہ شیطان کے سایہ کے نیچے انکا خاکہ بنتا ہے اور یہی وجہ ہو کہ اکثر چورون اور ڈاکوون کے بچے چور اور ڈاکو ہی نکلتے ہین اور راستبازون کے راستباز۔ فتامل۔ منہ

ویخسر الخاسرون - اقم الصّلوة لذکری - انت معی وانا

کھولا جائیگا - اور جو خسران مین ہین انکا خسران ظاہر ہوجائیگا - میری یاد مین نماز کو قائم کر - تو میرے ساتھ

معک - سرک سری - وضعنا عنک وزرک الذی

اور مین تیرے ساتھ ہون - تیرا بھید میرا بھید ہے - ہمنے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جسنے تیری کمر توڑ دی -

انقض ظہرک - ورفعنا لک ذکرک - یخوفونک من دونہ

اور تیرے ذکر کو ہمنے بلند کیا - تجھے خدا کے سوا اور ونسے ڈراتے ہین

ائمۃ الکفر - لاتخف انک انت الاعلیٰ - غرست لک بیدی

یہ کفر کے پیشوا ہین - مت ڈر غلبہ تجھی کو ہے - مینے اپنی رحمت اور قدرت کے

رحمتی وقدرتی - لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا -

درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے - خدا ہرگز ایسا نہین کریگا کہ کافرونکا مومنون پر کچھ الزام ہو -

ینصرک اللہ فی مواطن - کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی - لامبدل

خدا تجھے کئی میدانون مین فتح دیگا - خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ مین اور میرے رسول غالب رہینگے - اسکے

لکلماتہ - اللہ الذی جعلک المسیح ابن مریم - قل ھذا فضل ربی وانی

کلمونکو کوئی بدل نہین سکتا - وہ خدا جسنے تجھے مسیح ابن مریم بنایا - کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور مین

اجرو نفسی من ضروب الخطاب - یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک

تو کسی خطاب کو نہین چاہتا - اے عیسیٰ مین تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف

الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ -

اٹھاؤنگا اور تیرے تابعدارونکو تیرے مخالفون پر قیامت تک غلبہ بخشون گا -

بقیہ حاشیہ نمبر ۳

اگرچہ ایسے لفظون اور ایسی گالیون مین جو دجال شیطان کذاب کافر اکفر مکار کے نام سے ہین اور دوسرے مولوی بھی اسکے ساتھ شریک ہین بلکہ باطل پرست بطالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور اعدی الاعداء ہے - لیکن اس ہندوزادہ کی خباثت فطرتی اس لئے سب سے بڑھکر ہے کہ باوجود محض جاہل ہونیکے یہ شعر بھی اردو مین کہتا ہے اور شعرون مین گالیان نکالتا ہے اور نہایت بدگوئی سے افترا بھی کرتا ہے اور بہتان کیطور پر ایسی دشنام دہی کرتا ہے جیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کے شاعر بے ایمان گالیان نکالا کرتے تھے - سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کیوقت ہوا کہ ان شانئک ہو الابتر - سو اگر اس ہندوزادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع

مین نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور رسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہین - منہ

نظر الله الیک معطرا - وقالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا

خدا نے تیر پر خوشبودار نظر کی - اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ

قال انی اعلم ما لا تعلمون - وقالوا کتاب ممتلئ من الکفر و

بنائیگا - خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں - اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری

الکذب - قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم

ہوئی ہے - انکو کہدے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکھٹے

وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ الله علی الکاذبین

ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں -

سلام علی ابراہیم صافیناہ ونجیناہ من الغم - تفردنا بذالک

ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی - یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے

یا داؤد عامل بالناس رفقا واحسانا - تموت وانا راض منک

کیا - اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر - تو اس حالت میں مریگا کہ میں تجھ سے

والله یعصمک من الناس - کذبوا بایاتی وکانوا بہا یستہزءون

راضی ہوں گا - اور خدا تجھکو لوگوں کے شر سے بچائیگا - انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا -

فسیکفیکہم الله ویردہا الیک * امر من لدنا انا کنا فاعلین

سو خدا انکے لئے تجھے کفایت کریگا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائیگا - یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنیوالے ہیں

زوجناکہا - الحق من ربک فلا تکونن من الممترین - لا تبدیل

بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا - تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنیوالوں سے مت ہو - خدا کے

* **حاشیہ** - شیخ محمد حسین بٹالوی کا یہ اعتراض ہے کہ الہام کا یہ فقرہ کہ یردہا الیک خلاف محاورہ ہے کیونکہ رد کا لفظ اس صورت میں آتا ہے کہ ایک چیز اپنے پاس ہو پھر چلی جائے اور پھر واپس آوے لیکن افسوس کہ انکو بباعث کمی واقفیت علم زبان کے معلوم نہیں کہ یہ لفظ ادنی تعلق کے ساتھ ہی استعمال ہو جاتا ہے - اسکی کلام عرب میں ہزاروں مثالیں ہیں جنکے لکھنے کا اس مقام میں موقعہ نہیں چونکہ اسجگہ قرابت قریبہ تھی اور نزدیک کے رشتہ کے تعلقات نے اپنے پاس کے حکم میں اسکو کیا ہوا تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے ایسا لفظ استعمال کیا جو ان چیزوں کیلئے مستعمل ہوتا ہے جو اپنے پاس سے چلی جائیں اور پھر واپس آویں - ہاں اسجگہ یہ نہایت لطیف اشارہ تھا کہ خدا نے یردہا کا لفظ استعمال کیا تا معلوم ہو کہ اول اسکا اپنے پاس سے تعلق لوگوں میں چلے جانا ضروری ہے پھر واپس آنا تقدیری ہے

لِکلماتِ اللّٰہ اِنّ ربّک فعّال لما یرید - انا رادّوھا الیک - یوم

کلمے خدا نہین کرتے تیرا رب جس باتکو چاہتا ہے وہ بالضرور اسکو کر دیتا ہے - کوئی نہین جو اسکو روک سکے

تبدّل الارض غیر الارض - اذا نفخ فی الصّور فلا انساب بینہم

ہم اسکو واپس لانے والے ہین - اسدن زمین دوسری زمین سے بدلائی جائیگی - جب صور مین پھونکا

انّما یؤخّرھم الی اجل مسمّی اجل قریب - یاتی قمر الانبیاء وامرک

گیا تو کوئی رشتہ انمین باقی نہین رہیگا - خدا انکو ایک مقرر وقت تک مہلت دے رہا ہے جو نزدیک وقت ہے -

یتاتّی - ھٰذا یوم عصیب - توجّہت لِفصل الخِطاب - انا ردّوھا

نبیونکا چاند آئیگا اور تیرا کام حاصل ہو جائیگا - یہ سخت دن ہے - آج مین فیصلہ کرنیکے لئے متوجہ ہوا - ہم اسکو تیری

الیک - ان استجارک فاجرھا - ولاتخف سنعیدھا سیرتہا

طرف واپس لائینگے - اگر تیری طرف پناہ ڈھونڈے تو پناہ دیدے - اور مت خوف کر ہم اسکی پہلی خصلت

الاولٰی - انا فتحنا لک فتحا مبینا - یا نوح اسر رؤیاک - وقالوا

پھر اسمین ڈالدینگے - ہمنے تجھکو کھلی کھلی فتح دی - ای نوح اپنے خوابکو پوشیدہ رکھہ - اور کہا لوگون نے کہ

متٰی ھٰذا الوعد - قل اِنّ وعد اللّٰہ حق - انت معی وانا معک

یہ وعدہ کب ہوگا - کہہ خدا کا وعدہ سچا وعدہ ہے - تو میرے ساتھہ اور مین تیرے ساتھہ

ولایعلمون الا المسترشدون - لاتیئسو من روح اللّٰہ - انظر الی

ہون - اور اس حقیقت کو کوئی نہین جانتا مگر وہی جو رشد رکھتے ہین - خدا کے فضل سے نومید مت ہو - یوسف

یوسف واقبالہ - اطلع اللّٰہ علی ھمّہ وغمّہ - ولن تجد لسنت اللّٰہ

کو دیکھہ اور اسکے اقبال کو - خدا اسکے ای آتہم کے غم پر مطلع ہوا اسلئے اسنے عذاب مین تاخیر کی - یہ خدا

تبدیلا - ولاتعجبوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین -

کی سنت ہے اور تو خدا کی سنت مین تبدیلی نہین پائیگا - اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور تم ہی غالب ہو

وبعزّتی وجلالی انک انت الاعلیٰ - ونمزّق الاعداء کل ممزّق

اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہو - اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ غلبہ تجھی کو ہے - اور ہم دشمنونکو ٹکڑے

ومکر اولٰئک ھو یبور - انا نکشف السرّ عن ساقہ - یومئذٍ

ٹکڑے کر دینگے اور انکا مکر ہلاک ہو جائیگا - اور ہم حقیقت کو اسکی پنڈلی سے کھول دینگے - اسدن مومن خوش ہونگے

یفرح المومنون - ثلة من الاولین وثلة من الاخرین - وھذا تذکرة

اور گروہ پہلون مین سے اور ایک پچھلون مین سے - اور یہ تذکرہ ہے پس

فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا - اِنّ النصارٰی حوّلوا الامر - سنردھا

جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے - نصارٰی نے حقیقت کو بدلا دیا ہے - سو ہم ذلت اور

علی النّصارٰی - لینبذن فی الحطمہ - انا نبشرک بغلام علیم -

شکست کو نصاری پر واپس پھینکدینگے - اور آتھم نابود کرنیوالی آگ مین ڈالدیا جاویگا - ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی

مظھر الحق والعلاء کانّ اللّٰہ نزل من السماء - اِسمہ

خوشخبری دیتے ہین جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا - نام اسکا عمانوایل ہے

عمانوایل - یولد لک الولد - ویدنی منک الفضل - اِنّ نوری قریب

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے - تجھے لڑکا دیا جائیگا - اور خدا کا فضل تجھسے نزدیک ہوگا - میرا نور قریب ہے -

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق - عجل جسد لہ خوار - فلہ نصب وعذاب

کہہ مین شریر مخلوقات سے خدا کی پناہ مانگتا ہون - یہ بیجان گوسالہ ہے اور بیہودہ گو یعنی لیکہرام پشاوری سو اسکو دکھ کی مار اور عذاب ہوگا یعنی اسی دنیا مین -

(فارسی واردو الہام)

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد - خدا تیرے سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادین تجھے دیگا - مین اپنی چمکار دکھلاؤنگا - اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤنگا - اور تیری برکتین پھیلاؤنگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے - دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

آمین

یہ کسیقدر نمونہ ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجھے خدا تعالی کیطرف سے ہوئے ہین - اور ان کے سوا اور بھی بہت سے الہامات ہین - مگر مین خیال کرتا ہون کہ جسقدر مینے لکھاہے وہ کافی ہے -

اب ظاہر ہے کہ ان الہامات مین میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ - خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرفسے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اسپر ایمان لاؤ اور اسکا دشمن جہنمی ہے - اور نیز ان تمام الہامات مین اس عاجز کی اسقدر تعریف اور توصیف ہے کہ اگر یہ تعریفین درحقیقت خدا تعالی کی طرفسے ہین تو ہر یک مسلمان کو چاہیئے کہ تمام تکبر اور نخوت اور شیخی سے الگ ہو کر ایسے

شخص کی فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن پر لیلیے جسکی دشمنی مین خدا کی لعنت اور محبت مین خدا کی محبت ہو لیکن اگر یہ تعریفین خدا تعالی کیطرف سے نہین ہین اور یہ تمام کلمات جو الہام کے دعوی پر پیش کئے گئے ہین خدائے قادر و قدوس کا الہام نہین ہے بلکہ ایک دجال کذاب نے چالاکی کی راہ سے انکو آپ بنا لیا ہے اور بندگان خدا کو یہ دھوکہ دینا چاہا ہے کہ یہ خدا تعالی کے الہام ہین تو درحقیقت وہ جو نہایت بیباکی سے خدا تعالی پر جھوٹھہ باندھتا ہے خدا تعالی کی گرجنے والی صاعقہ کے نیچے کھڑا ہے اور اس کے مشتعل غضب کا نشانہ ہے۔ اور کوئی اسکو اس قہار اور غیور کے ہاتھہ سے چھوڑا نہین سکتا۔

کیا یہ بات تعجب مین نہین ڈالتی کہ ایسا کذاب اور دجال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصہ سے خدا تعالی پر جھوٹھہ باندھ رہا ہے اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا۔ اور کیا یہ بات سمجھہ نہین آسکتی کہ جس سلسلہ کا تمام مدار ایک مفتری کے افترا پر تہا وہ اتنی مدت تک کسی طرح چل نہین سکتا تہا ☩ توریت اور قرآن شریف دونون گواہی دے رہی ہین کہ خدا پر افترا کرنیوالا جلد تباہ ہوجاتا ہے

☩ **نوٹ**۔ اگر کسی کے دلمین یہ سوال پیدا ہو کہ دنیا مین صدہا جھوٹے مذہب ہین جو ہزار دن برس سے چلے آتے ہین حالانکہ ابتدا انکی کسیکی افترا سے ہی ہوگی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ افترا سے مراد ہمارے کلام مین وہ افترا ہے کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بنا کر پہر یہ دعوے کرے کہ یہ باتین خدا تعالی کیطرف سے ہین اور اسنے مجھے الہام کیا ہے اور ان باتونکے بارہ مین میرے پر اسکی وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ کوئی وحی نازل نہین ہوئی۔ سو ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہین کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ مین چل نہین سکا۔ اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہو کہ خدا تعالی پر افترا کرنیوالے جلد ہلاک کئے گئے ہین اور ہم لکھہ چکے ہین کہ توریت بہی یہی گواہی دیتی ہو اور انجیل بہی اور فرقان مجید بہی ہان جسقدر دنیا مین جھوٹے مذہب نظر آتے ہین جیسے ہندوؤن اور پارسیون کا مذہب انکی نسبت یہ خیال نہین کرنا چاہیے کہ وہ کسی جھوٹے پیغمبر کا سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اصل حقیقت انمین یہ ہے کہ خود لوگ غلطیوںمین پڑتے پڑتے ایسے معتقدات کے پابند ہوگئے ہین دنیا مین ہم کوئی ایسی کتاب دکھا نہین سکتے جسمین صاف اور بے تناقض لفظون مین کھلا کھلا یہ دعوی ہو کہ یہ خدا کی کتاب ہو حالانکہ اصل مین وہ خدا کی کتاب نہ ہو بلکہ کسی مفتری کا افترا ہو اور ایک قوم اسکو عزت کے ساتھہ مانتی

کوئی نام لینے والا اسکا باقی نہیں رہتا اور انجیل مین بھی لکھا ہے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہے تو جلد باطل ہوجائیگا - لیکن اگر خدا کا ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم مقابلہ کر کے مجرم ٹھہرو - اللہ جل شانہ قرآن شریف مین فرماتا ہے - ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ - وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب - یعنی اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسپر پڑیگا اور اگر یہ سچا ہے تو تم اسکی ان بعض پیشگوئیوں سے بچ نہیں سکتے جو تمہاری نسبت وہ وعدہ کرے - خدا ایسے شخص کو فتح اور کامیابی کی راہ نہیں دکھلاتا جو فضول گو اور کذاب ہو -

اب اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم مین اور تم مین حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے - اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتون کے تھوڑی سی اور فئۃ قلیلہ ہے اور شاید اسوقت تک چار ہزار یا پانچہزار سے زیادہ نہیں ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتہ کا لگایا ہوا پودہ ہے - خدا اسکو ہرگز ضایع نہیں کریگا - وہ راضی نہیں ہوگا جبتک کہ اسکو کمال تک نہ پہونچاوے - اور وہ اسکی آبپاشی کریگا اور اسکے گرد احاطہ بنائیگا اور تعجب انگیز ترقیات دیگا - کیا تمنے کچھہ کم زور لگایا - پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اسکا نام و نشان باقی نہ رہتا -

اُسینے مجھے حکم دیا ہے کہ تا مین آپ لوگون کے سامنے مباہلہ کی درخواست پیش کرون تا جو راستی کا دشمن ہے وہ تباہ ہوجائے اور جو اندھیرے کو پسند کرتا ہے وہ عذاب کے اندھیرے مین پڑے - پہلے مینے کبھی ایسے مباہلہ کی نیت نہین کی اور نہ چاہا کہ کسی پر بددعا کرون عبد الحق غزنوی ثم امرتسری نے مجھسے مباہلہ چاہا مگر مین مدت تک اعراض کرتا رہا - آخر اسکے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا - مگر مینے اسکے حق مین کوئی بددعا نہین کی لیکن اب مین بہت ستایا گیا اور دکھہ دیا گیا مجھے کافر ٹھہرایا گیا - مجھے دجال کہا گیا - میرا نام شیطان رکھا گیا - مجھے

بقیہ حاشیہ

چلی آئی ہو - ہاں ممکن ہے کہ خدا کی کتاب کے الٹے معنی کئے گئے ہون - جیسا کہ انسانی گورنمنٹ ایسے شخص کو نہایت غیرتمندی کیساتہہ پکڑتی ہے کہ جو جھوٹے طور پر ملازم سرکاری ہونیکا دعوی کرے تو خدا جو اپنے جلال اور ملکوت کیلئے غیرت رکھتا ہے کیون جھوٹے مدعی کو نہ پکڑے - منہ

کذاب اور مفتری سمجھا گیا - مین انکے اشتہارون مین لعنت کیساتھہ یاد کیا گیا - مین انکی مجلسون مین
نفرین کے ساتھہ پکارا گیا - میری تکفیر پر آپ لوگون نے ایسی کمر باندہی کہ گویا انکو کچھہ بہی شک میرے
کفر مین نہین - ہر یک نے مجھے گالی دینا اجر عظیم کا موجب سمجھا - اور میرے پر لعنت بھیجنا
اسلام کا طریق قرار دیا - پر ان سب تلخیون اور دکھون کے وقت خدا میرے ساتھہ تہا - ہان وہی
تہا جو ہر یک وقت مجھکو تسلی اور اطمینان دیتا رہا - کیا ایک کیڑا ایک جہان کے مقابل
کھڑا ہو سکتا ہے - کیا ایک ذرہ تمام دنیا کا مقابلہ کریگا - کیا ایک دروغگو کی ناپاک روح
یہ استقامت رکہتی ہے - کیا ایک ناچیز مفتری کو یہ طاقتین حاصل ہو سکتی ہین -
سو یقیناً سمجہو کہ تم مجھسے نہین بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو - کیا تم خوشبو اور بدبو مین فرق نہین کرسکتے
کیا تم سچائی کی شوکت کو نہین دیکھتے - بہتر تہا کہ تم خدا تعالےٰ کے سامنے روتے - اور ایک
ترسان اور ہراسان دل کے ساتھہ اس سے میری نسبت ہدایت طلب کرتے اور پھر یقین
کی پیروی کرتے نہ شک اور وہم کی ؂

سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے طیار ہو جاؤ - تم سن چکے ہو کہ میرا دعوی دو باتون پر
مبنی تہا - **اول نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر - دوسرے الہامات الہیہ پر**
سو تمنے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نکیا - اور خدا کی کلام کو یون ٹالدیا جیسا کہ کوئی تنکا
توڑکر پھینکدے - اب میرے بناء دعوی کا دوسرا شق باقی رہا - سو مین اس ذات قادر
غیور کی آپ کو قسم دیتا ہون جسکی قسم کو کوئی ایماندار رد نہین کرسکتا کہ اب اس دوسری
بنا کی تصفیہ کیلئے مجھسے مباہلہ کرلو -

اور یون ہوگا کہ تاریخ اور مقام مباہلہ کے مقرر ہونیکے بعد مین ان تمام الہامات
کے پرچہ کو جو لکہہ چکا ہون اپنے ہاتہہ مین لیکر میدان مباہلہ مین حاضر ہونگا اور دعا
کرونگا - کہ یا الہی اگر یہ الہامات جو میرے ہاتہہ مین ہین میرا ہی افترا ہے اور تو جانتا ہے
کہ مینے انکو اپنی طرفسے بنالیا ہے یا اگر یہ شیطانی وساوس ہین اور تیرے الہام نہین تو
آجکی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب
مین مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو اور اُس سے رہائی عطا نہ کر جب تک کہ موت آجائے

اور اس لائق ہونگا کہ ہمیشہ کیلئے لعنت کیساتھہ ذکر کیا جاؤن اور اپنے مولی کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق سمجھونگا - اور میری پیروی کرنیوالا بھی مجھے اچھا اور صادق سمجھنے والا خدا کے قہر کے نیچے ہوگا - پس اس صورتمین میرا انجام نہایت ہی بد ہوگا جیسا کہ بدذات کاذبون کا انجام ہوتا ہے -

لیکن اگر خدانے ایکسال تک مجھے موت اور آفات بدنی سے بچالیا اور میرے مخالفون پر قہر اور غضب الہی کے آثار ظاہر ہوگئے اور ہریک انمین سے کسی نہ کسی بلا مین مبتلا ہو گیا اور میری بددعا نہایت چمک کے ساتھہ ظاہر ہوگئی تو دنیا پر حق ظاہر ہوجائیگا اور یہ روز کا جھگڑا درمیانسے اٹھہ جائیگا - مین دوبارہ کہتا ہون کہ مینے پہلے اس سے کبھی کلمہ گو کے حق مین بددعا نہین کی اور صبر کرتا رہا - مگر اس روز خدا سے فیصلہ چاہونگا اور اسکی عصمت اور عزت کا دامن پکڑونگا کہ تا ہم مین سے فریق ظالم اور دروغگو کو تباہ کرکے اس دین متین کو شریرون کے فتنہ سے بچاوے *

* مین یہ بھی شرط کرتا ہون کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورتمین سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان مین بالمقابل آوین ایک سال تک ان بلاؤن مین سے کسی بلا مین گرفتار ہوجائین - **اگر ایک بھی باقی رہا** تو مین اپنے تئین کاذب سمجھونگا اگرچہ وہ **ہزار ہون یا دو ہزار** اور پھر انکے ہاتھہ پر توبہ کرونگا اور اگر مین مرگیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا مین ٹھنڈ اور آرام ہوجائیگا - *

میرے مباہلہ مین یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل مین سے کم سے کم **دس** آدمی حاضر ہون اس سے کم نہ ہون اور جسقدر زیادہ ہون میری خوشی اور مراد ہے کیونکہ بہتون پر عذاب الہی کا محیط ہوجانا ایک ایسا کھلا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہین رہ سکتا *

گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہونچنے کے بعد نہ مباہلہ مین حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالونکی مجلسون سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو کہ آمین - مجھے افسوس سے یہ بھی لکھنا پڑا کہ آجتک ان ظالم مولویون نے اس صاف اور سیدھے فیصلہ کیطرف رخ ہی نہین کیا - تا اگر مین انکے خیال مین کاذب تھا تو احکم الحاکمین کے حکم سے اپنی سزا کو پہونچ جاتا - ہان بعض انکے اپنی بدگوہری کی

دجہ سے گورنمنٹ انگریزی مین جھوٹی شکایتین میری نسبت لکھتے رہے اور اپنی عداوت باطنی کو چھپا کر مخبرون کے لباس مین نیش زنی کرتے رہے اور کر رہے ہین جیسا کہ شیخ بطالوی **عَلَیۡہِ مَا یَسۡتَحِقُّہٗ** - اگر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی جناب سے ردشدہ نہ ہوتے تو مجھے دکھ دینے کیلئے مخلوق کیطرف التجا نہ لیجاتے - یہ نادان نہین جانتے کہ کوئی بات زمین پر نہین ہو سکتی جبتک کہ آسمان پر نہ ہو جائے - اور گورنمنٹ انگریزی مین یہ کوشش کرنا کہ گویا مین مخفی طور پر گورنمنٹ کا بدخواہ ہون یہ نہایت سفلہ پن کی عداوت ہے - یہ گورنمنٹ خدا کی گنہگار ہوگی اگر میرے جیسے خیرخواہ اور سچے وفادار کو بدخواہ اور باغی تصور کرے - مینے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیرخواہی مین ابتدا سے آجتک وہ کام لیا ہے جسکی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ مین ایک بھی نہین ہوگی اور مینے ہزارہا روپیہ کے صرف سے کتابین تالیف کرکے انمین جا بجا اسبات پر زور دیا ہے کہ مسلمانونکو اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی چاہیے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل مین لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے - اور مینے ایسی کتابونکو نہ صرف برٹش انڈیا مین پھیلایا ہے بلکہ عرب اور شام اور مصر اور روم اور افغانستان اور دیگر اسلامی بلاد مین محض للہی نیت سے شائع کیا ہے نہ اس خیال سے کہ یہ گورنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے - کیونکہ یہ میرا مذہب اور میرا عقیدہ ہے جسکا شائع کرنا میرے پر حق واجب تھا -

تعجب ہے کہ یہ گورنمنٹ میری کتابونکو کیون نہین دیکھتی اور کیون ایسی ظالمانہ تحریرونسے ایسے مفسدونکو منع نہین کرتی - ان ظالم مولویونکو مین کس سے مثال دون - یہ ان یہودیونسے مشابہ ہین جنہونے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناحق دکھہ دینا شروع کیا اور جب کچھ پیش نگئی تو گورنمنٹ روم مین مخبری کی کہ یہ شخص باغی ہے - سو مین بار بار اس گورنمنٹ عادلہ کو یاد دلاتا ہون کہ میری مثال مسیح کی مثال ہے مین اس دنیا کی حکومت اور ریاست کو نہین چاہتا اور بغاوت کو سخت بدذاتی سمجھتا ہون - مین کسی **خونی مسیح** کے آنیکا قائل نہین اور نہ **خونی مہدی** کا منتظر - صلحکاری سے حق کو پھیلانا میرا مقصد ہے - اور مین تمام ان باتون سے بیزار ہون جو فتنہ کی باتین ہون یا جوش دلانے والے منصوبے ہون - گورنمنٹ کو چاہیے کہ بیدارطبعی سے میری حالت کو جانچے اور گورنمنٹ روم کی شتابکاری سے عبرت پکڑے اور خودغرض مولویون یا دوسرے لوگونکی باتونکو سند نہ سمجھہ لیوے کہ میرے اندر کھوٹ نہین اور میرے لبون پر نفاق نہین ہے -

اب مین پھر اپنے کلام کو اصل مقصد کیطرف رجوع دیکران مولوی صاحبون کا نام ذیل مین درج

کرتاہون جنکو مینے مباہلہ کیلئے بلایا ہے۔ اور مین پھران سبکو اللہ جل شانہٗ کی قسم دیتاہون کہ مباہلہ کیلئے تاریخ اور مقام مقرر کرکے جلد میدان مباہلہ مین آوین اور اگر نہ آئے اور نہ تکفیر اور تکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مرینگے۔

اب ہم ان مولویصاحبونکے نام ذیل مین لکھتے ہین جنہین سے بعض تو اس عاجز کو کافر ہی کہتے ہین اور مفتری بہی۔ اور بعض کافر کہنے سے توسکوت اختیار کرتے ہین مگر مفتری اور کذاب اور دجال نام رکھتے ہین۔ بہرحال یہ تمام مکفرین اور مکذبین مباہلہ کیلئے بلائے گئے ہین اور ان کے ساتہہ وہ سجادہ نشین بہی ہین جو مکفر یا مکذب ہین اور درحقیقت ہریک شخص جو باخدا اور صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنیسے کراہت رکہتا ہے وہ مکذبین مین داخل ہے کیونکہ اگر مکذب نہ ہوتا تو ایسے شخص کے ظہور کے وقت جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تہی کہ اسکی مدد کرو اور اسکو میرا سلام پہونچاؤ اور اسکے مخلصین مین داخل ہوجاؤ۔ تو ضرور اسکی جماعت مین داخل ہوجاتا۔ اور صاف باطن فقرا کیلئے یہ موقعہ ہے کہ خدا تعالی سے ڈرکر اور ہریک کدورت سے الگ ہوکر اور کمال تضرع اور ابتہال سے اس پاک جناب مین توجہ کرکے اس راز سربستہ کا اسکے کشف اور الہام سے انکشاف چاہین اور جب خدا کے فضل سے انہین معلوم کرایا جائے تو پھر جیسا کہ انکی اتقا کی شان کے لائق ہے محبت اور اخلاص اور کامل رجوع سے ثواب آخرت حاصل کرین اور سچائی کی گواہی کیلئے کھڑے ہوجائین۔ مولویان خشک بہت سے حجابون مین ہین کیونکہ انکے اندر کوئی سماوی روشنی نہین۔ لیکن جو لوگ حضرت احدیت سے کچھ مناسبت رکھتے ہین اور تزکیہ نفس سے انانیت کی تاریکیون سے الگ ہوگئے ہین وہ خدا کے فضل سے قریب ہین۔ اگرچہ بہت تھوڑے ہین جو ایسے ہین مگر یہ امت مرحومہ انسے خالی نہین۔

وہ لوگ جو مباہلہ کیلئے مخاطب کئے گئے ہین یہ ہین

مولوی نذیر حسین دہلوی	شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ	مولوی عبد الحمید دہلوی مہتمم
مطبع انصاری	مولوی رشید احمد گنگوہی	مولوی عبد الحق دہلوی مولف تفسیر حقانی
مولوی عبد العزیز لدہیانوی	مولوی محمد لودہیانوی	مولوی محمد حسن رئیس لودیانہ

سعد اللہ نو مسلم مدرس لدھیانہ | مولوی احمد اللہ امرتسری | مولوی ثناء اللہ امرتسری | مولوی

غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری | مولوی عبد الجبار غزنوی | مولوی عبد الواحد غزنوی

مولوی عبد الحق غزنوی | محمد علی بوہپری واعظ | مولوی غلام دستگیر قصور ضلع لاہور

مولوی عبد اللہ ٹونکی | مولوی اصغر علی لاہور | حافظ عبد المنان وزیر آباد | مولوی محمد بشیر

بھوپالی | شیخ حسین عرب یمانی | مولوی محمد ابراہیم آرہ | مولوی محمد حسن مولف تفسیر امرو

مولوی احتشام الدین مراد آباد | مولوی محمد اسحق اجراوری | مولوی عین القضاۃ صاحب

لکھنؤ فرنگی محل | مولوی محمد فاروق کانپور | مولوی عبد الوہاب کانپور | مولوی

سعید الدین کانپور زائر | مولوی حافظ محمد رمضان پشاوری | مولوی دلدار علی الور مسجد دائرہ

مولوی محمد رحیم اللہ مدرس اکبر آباد | مولوی ابوالانوار نواب محمد رستم علیخان چشتی | مولوی ابوالموید

امروہی مالک رسالہ مظہر الاسلام اجمیر | مولوی محمد حسین کوٹلہ والہ دہلی | مولوی احمد حسن صاحب

شوکت مالک اخبار شحنہ ہند میرٹھ | مولوی نذیر حسین ولد امیر علی انبیٹھہ ضلع سہارنپور

مولوی احمد علی صاحب سہارنپور | مولوی عبد العزیز دینا نگر ضلع گورداسپور | قاضی

عبد الاحد خانپور ضلع راولپنڈی | مولوی احمد رامپور ضلع سہارنپور محلہ محل | مولوی

محمد شفیع رامپور ضلع سہارنپور | مولوی فقیر اللہ مدرس مدرسہ نصرت الاسلام واقعہ لال مسجد بنگلور

مولوی محمد امین صاحب بنگلور | مولوی قاضی حاجی شاہ عبد القدوس صاحب پیش امام جامع مسجد بنگلور

مولوی عبد الغفار صاحب فرزند قاضی شاہ عبد القدوس صاحب بنگلور | مولوی محمد ابراہیم صاحب ویلوری

حال مقیم بنگلور | مولوی عبد القادر صاحب پیارم پیٹی ساکن پیارم پیٹ علاقہ بنگلور | مولوی

محمد عباس صاحب ساکن وانمباڑی علاقہ بنگلور | مولوی گل حسن شاہ صاحب میرٹھ | مولوی

امیر علی شاہ صاحب اجمیر | مولوی احمد حسن صاحب کنجپوری حال دہلی خاص جامع مسجد

مولوی محمد عمر صاحب دہلی فراشخانہ
مولوی مستعان شاہ صاحب سابنہر علاقہ جی پور

مولوی حفیظ الدین صاحب دوجانہ ضلع رہتک
مولوی مفضل کریم صاحب شاہی غازیپور زمینا

مولوی حاجی عابد حسین صاحب دیوبند

اور سجادہ نشینوں کے نام یہ ہین

غلام نظام الدین صاحب سجادہ نشین نیاز احمد صاحب بریلی
میان اللہ بخش صاحب

سجادہ نشین سلیمان صاحب تونسوی سنگھڑی
سجادہ نشین صاحب شیخ نور احمد صاحب مہارانوالہ

میان غلام فرید صاحب چشتی چاچڑان علاقہ بہاولپور
التفات احمد شاہ صاحب سجادہ نشین ردولی

مستان شاہ صاحب کابلی
محمد قاسم صاحب سجادہ نشین شاہ معین الدین شاہ خاموش حیدر آباد دکن

محمد حسین صاحب گدی نشین شیخ عبد القدوس صاحب گنگوہی
گدی نشین اوچہ شاہ جلال الدین صاحب بخاری

ظہور الحسین صاحب گدی نشین بٹالہ ضلع گورداسپور
صادق علی شاہ صاحب گدی نشین ترچھہ ضلع گورداسپور

سید صوفی جان صاحب مراد آبادی صابری چشتی
مہر شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی

مولوی قاضی سلطان محمود صاحب آبی اعوان والہ پنجاب
حیدر شاہ صاحب جلال پور کنکیان والہ

توکل شاہ صاحب انبالہ
مولوی عبد اللہ صاحب تلونڈی والہ
محمد امین صاحب

چکوتری علاقہ گجرات پنجاب
مولوی عبد الغنی صاحب جانشین قاضی اسمعیل صاحب مرحوم منگلور
مولوی

ولی النبی شاہ صاحب نقشبند رامپور دار الریاست
حاجی وارث علی شاہ صاحب مقام دیوا ضلع لکھنو

میر امداد علی شاہ صاحب سجادہ نشین شاہ ابو العلا نقشبند
سید حسین شاہ صاحب مودودی دہلی

عبد اللطیف شاہ صاحب خلف حاجی نجم الدین شاہ صاحب چشتی جودھپور
قطب علی شاہ صاحب دیوگڈہ

علاقہ اودیپور میواڑ
میرزا بادل شاہ صاحب بدایونی
مولوی عبد الوہاب صاحب

جانشین عبد الرزاق صاحب لکھنو فرنگی محل
علی حسین صاحب کچھوچھا ضلع فیقر آباد

شیخ غلام محی الدین صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور — حافظ صابر علی صاحب

رامپور ضلع سہارنپور — امیر حسن صاحب خلف پیر عبد اللہ صاحب دہلی — منور شاہ

صاحب فاضل پور ضلع گوڑگانوہ قریب دہلی — محمد معصوم شاہ صاحب نبیرہ شاہ ابو سعید

صاحب رام پور دار الریاست — بدر الدین شاہ صاحب سجادہ نشین پھلوارے ضلع پٹنہ

شاہ اشرف صاحب سجادہ نشین پہلواری ضلع پٹنہ — مظہر علی شاہ صاحب

سجادہ نشین لوادا ضلع پٹنہ — لطافت حسین شاہ صاحب سجادہ نشین لوادا

نثار علی شاہ صاحب الور دار الریاست — وزیر الدین شاہ صاحب سجادہ نشین

مخدوم صاحب الور — مولوی سلام الدین شاہ صاحب مہم ضلع رہتک

غلام حسین خان شاہ صاحب ٹہانوی ضلع حصار — سید اصغر علی شاہ صاحب

نیازی اکبر آباد — واجد علی شاہ صاحب فیروز آباد ضلع اکبر آباد — سید احمد شاہ

صاحب ہردوئی ضلع لکھنو — مقصود علیشاہ صاحب شاہجہان پور

مولوی نظام الدین چشتی صابری جھجر — مولوی محمد کامل شاہ اعظم گڈہ ضلع خاص

محمود شاہ صاحب سجادہ نشین بہار ضلع خاص

ان تمام حضرات کی خدمتمیں یہ رسالہ پیکٹ کر کے بھیجا جاتا ہے لیکن اگر اتفاقاً کسی صاحب کو نہ پہونچا ہو تو وہ اطلاع دین تا کہ دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھیجا جاوے

راقم میرزا غلام احمد از قادیان

المكتوب الى علماء الهند ومشائخ هذه البلاد وغيرها من البلاد الاسلامية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي من علينا بارسال الرسل والكتب وجعل الانبياء لخيام

همه ثنا خدائے راست که بفرستادن پیغمبران وکتاب ها بر ما منت نهاد۔ و انبیا را برائے خیمه ہائے توحید

التوحيد كالطنب وقفا على آثارهم بالاولياء ليكونوا كالاوتاد للتثبيت والصلوة

همچو طنابے گردانید که خیمه را بدان استوار میکنند و پس انبیا اولیا را آورد تا ایشان همچو میخها باشند برائے

والسلام على خير الرسل ونخبة النخب محمد خاتم النبيين وشفيع المذنبين۔

رسن انبیاء۔ و درود و سلام بر بهترین پیغمبران و برگزیده گزیدگان محمد که خاتم الانبیاء و شفیع مذنبین است و

وافضل الاولين والآخرين وآله الطاهرين المطهرين واصحابه الذين هم

بزرگترست از همه آنانکه گزشتند و از همه آنانکه بیایند۔ و بر آل او که طاهر و مطهر اند و بر اصحاب او که نشان حق

آيات الحق وحجت الله على العلمين۔ وعلى كل عبد من عباده الصالحين۔

و حجت الله اند بر جهانیان۔ و بر هر بنده از بندگان نیکو کار او۔

اما بعد۔ فهذا مكتوب كتبته الى الذين انعم الله عليهم بانواع

امابعد۔ پس این نامه ایست که سوئے کسانے نبشته ام که خدا تعالیٰ بانواع کرامت

الكرامة وهداهم بالعلم الكامل والمعرفة التامة وكشف عليهم سبل

ایشانرا مخصوص گردانید و بعلم کامل و معرفت تامه پاکیزگیها بخشید۔ و راه هائے برگزیدگی و قربت بر

الاصطفاء والقربة وحبب اليهم طرق الانكسار والغربة من العلماء العاملين

ایشان کشود۔ و انکسار و غربت مرغوب طبیعت ایشان گردانید آنانکه علماء راسخین اند

الراسخين المتوغلين۔ والفقراء المنقطعين المتبتلين۔ الذين جذبهم

و در علم مهارتے تام میدارند و علم ایشان بعمل مقرون ست و نیز آنانکه از دنیا بجانب حق بریده شده اند

الله الى ملكوته واذاقهم حظ لاهوته ورزقهم خشية عظمته وسقاهم

و خدا تعالیٰ سوئے ملکوت خود ایشانرا کشیده است و حظے از لاهوت خود ایشانرا چشانیده۔ و خوف عظمت خود

كاس محبّته فلا تزهقهم ذلة الزلة ولا نكال المعصية وهم من المحفوظين - وانّما

مقسوم ایشان کرده جامهاے محبت خود نوشانیده پس نمیگیرد ایشانرا ذلت لغزش ونه وبال معصیت و

نخاطبهم لجلالة شانهم وصفاء وجدانهم وسعة ظروفهم وحلاوة

در حفاظت حق میباشند۔ وما که ایشانرا مخاطب کردیم سبب آن بزرگی شان ایشان ست وصفائی وجدان ایشان

قطوفهم لعلّهم يؤيّدون من الله ويلهمون ولعلّهم يفقهون ما لا فقه الآخرون

ونیز از نیکه ایشان تنگ ظرف نیستند واگر ایمان ایشان حلاوتے دارد۔ تا باشد که ایشانرا خدا تائید کند وایشان دربارہ

ويعلمون ما لم يعلمه المحجوبون - ولعلّهم يتدبرون بالفراسة الايمانية - ويتفكرون

ما از خدا الهام یابند وتا باشد که ایشان آن حقائق را بفهمند که دیگران نفهمیده اند وآن امور را بدانند که محجوبان ندانسته

بالتقاة الروحانية ويقومون لله شاهدين - ليكونوا حجة الله على الظالمين

اند وتا بفراست ایمانی خود تدبر کنند۔ وتا با پرهیزگاری روحانی خود فکرے بکار برند وبرائے گواهی حق بخیزند۔ تا که بر جفا

المعتدين - ولينقطع معاذير المعتذرين الافاكين - وليضمحل كل قول

پیشگان وازحد گزشتگان حجت الله باشند۔ وتا که همه عذرهاے عذر کنندگان از دروغگویان مردود ومنقطع شوند۔

يقال من بعد موتى ولتستبين سبيل المجرمين - وانا ندعوا الله ان يؤيّدهم

وتا که هر سخنے که پس از مردن من گفته شود آن همه هیچ ومتلاشی گردد وراه مجرمان هویدا گردد۔ وما دعا می کنیم که خدا خود

ويلهمهم ويحفظهم ويعصمهم ويعطيهم حظ الصالحين -

او شانرا تائید کند وخود در دل ایشان القا کند وخود نگهبان شان باشد واز لغزشها دور دارد وآنچه صلحا را میدهد او شانرا دهد۔

ولما كان المقصد ان يتبيّن الحق الذي جئنا به لكل تقي وسعيد من

وهرگاه که مقصود این بود که بر هر پرهیزگارے ونیک نهادے آن امر حق هویدا گردد که ما آورده ایم گو آن

قريب وبعيد - اُلقي في روعي ان اكتب هذا المكتوب في العربية واترجمه

مرد از سرزمین قریب باشد یا از بعید لهذا در دلم انداخته شد که این مکتوب را در زبان عربی بنویسم وترجمه آن در

بالفارسية واري النواظر في النواضر الاصلية واوسع التبليغ بالالسن

فارسی کنم۔ ونظارگیان را در چراگاه اصلی سیر کنانم وبزبان هاے اسلامیان تبلیغ را وسیع کنم۔

الاسلامیة لیکون بلاغًا تامًّا للطالبین۔ فاعلموا یا معشر الکرام و جموع

تا برائے طالبان این تبلیغ بمرتبہ کمال رسد۔ پس بدانید اے گروہ بزرگان وجماعتہائے صاحبان

اولی الابصار و الافہام ان اللّٰہ قد بعثنی مجددًا علٰی راس ھٰذہ المأۃ و

بصیرت و فہم کہ خدائے عزوجل مرا بر سر این صدی مجدد مبعوث فرمودہ است و بندۂ را برائے مصلحت عامّہ

اختص عبدًا لمصالح العامۃ واعطانی علومًا و معارف تجب لاصلاح

خاص گردانیدہ است۔ و مرا آن علوم و معارف بخشید کہ برائے اصلاح این امت از واجبات

ھٰذہ الامۃ ووھب لی من لدنہ علمًا حیًّا لاتمام الحجۃ علی الکفرۃ الفجرۃ۔ و

اند۔ و مرا علم زندہ بخشید تا کہ بر کافران و فاسقان حجت تمام شود۔ و مرا ثمرہ تازہ و

اَعْطانی ثمرًا غضًّا طریًّا لتغذیۃ جیاع الملۃ۔ وکاسًا دھاقًا لعطاشے

تر عنایت کرد تا گرسنگان ملت را غذا دادہ شود۔ و جامہائے پُر بخشید تا تشنگان ہدایت و

الھدایۃ والمعرفۃ۔ وجعلنی امامًا لکل من یرید صلاح نفسہ ویحبّ

معرفت را نوشانیدہ شود۔ و مرا برائے آن شخصے کہ صلاحیت نفس خود میجوید و رضائے رب خود میخواہد

رضاء ربہ وجعلنی من المکلمین الملھمین۔ واکمل علیّ نعمہ واتم تفضلہ

امام گردانید و مرا از آنان گردانید کہ بشرف مکالمہ الٰہیہ مشرف می باشند۔ و بر من نعمتہائے خود کامل کرد و تفضلات

وسمّانی المسیح ابن مریم بالفضل والرحمۃ۔ وفرّق بینی وبینہ تشأ الفطرۃ

خود با تمام رسانید و نام من از فضل خود مسیح ابن مریم نہاد۔ و در من و مسیح ابن مریم تشابہ فطرت مقرر

کالجوھرین من المادۃ الواحدۃ ووھب لی علومًا مقدسۃ نقیۃ و معارف

کرد چنانچہ دو جوہر از یک مادہ می باشند و مرا علوم مقدس و مصفّا بخشید و معارف صاف و روشن

صافیۃ جلیۃ وعلمنی ما لم یعلم غیری من المعاصرین۔ وصبّ فی

عطا کرد و مرا چیزہا بیاموخت کہ غیر من از مردم ہم زمانہ من از آن ہا بیخبر اند۔ و در دل من معارفے

قلبی ما لم یحیطوا بھا علمًا۔ ونور لم یمسّہ احد منھم وجعلنی من

بر یختہ کہ علم آن از ایشان احدے را نیست و در دل من نورے ریخت کہ ہیچ کس از ایشان بدان آشنائی ندارد۔

المنعمين - ومن اجل الآئه انه استودعني سره الذي يكشف للاولياء

ودر انعام با بندگان مراد اجل کرد - واز بزرگترین نعمتهاے او که برمن ارزانی داشت آن رازیست که در دل من امانت

والروح الذي لا ينفخ الا في اهل الاصطفاء واعطاني كلما يعطى لاهل

نهاد آن رازے که بر اولیا مکشوف میگردد و روحے که دمیده نمی شود مگر در برگزیدگان او - و مرا تمام آن چیزها

الموالات والولاء وصافاني ووافاني وشرح صدري واتم بدري واخبرني

داد که اهل محبت را مید بند و بامن محبت خالص کرد و نزدم آمد و سینه من کشاد و بدر من کامل کرد و از امور

باكثر ما هو مزمع عليه في سابق علمه وصبغني بصبغة حبه وهداني

پوشیده علم ازلی خود مرا خبر داد - و برنگ محبت خود مرا رنگین کرد - و طریق اسلام پسندیده

طرق اسلامه وسلمه واخرجني من المحجوبين - ومن الآئه انه وفقني لفعل

خود مرا نمود - واز محجوبین مرا بیرون آورد - واز نعمتهاے او یکے این ست که مرا بسر کارہا

الخيرات وهداني الى الصالحات الطيبات واجرى لطائف قلبي

نیکو توفیق داد - و بسوئے اعمال پاک صالح راه نمود - و لطیفه ہاے دل من باحسن طریق جاری کرد

فاحسن اجراءها وزكى ينابيعها وماءها واتم نورها وصفاءها وطهر

و چشمه ہا و آب آن لطائف را پاک کرد و نور و صفاء آنها را باتمام رسانید و مجرای

مجراها وفناءها وبدل ارضي غير الارض وجعلني من المطهرين -

صحن آنها را پاک گردانید و زمین مرا بزمینے دیگر تبدیل کرد - و مرا از پاک شدگان گردانید -

ومن الآئه انه وهب لي حب وجهه حبا جما وصدقا اكمل واتم وسئلته

و از جمله نعمتهاے او اینکه مرا محبت روئے خود بسیار در بسیار بخشید و صدق اکمل و اتم عنایت کرد - و

ان يهب لي حبا لا يزيد عليه احد من بعدي فاعلم منه انه استجاب

من ازو خواسته بودم که مرا محبتے بخشد که هیچکس بعد از من بران زیادت نتواند کرد و پس من باعلام او میدانم

دعوتي واعطاني منيتي واحاطني فضلا ورحما - فالحمد لله احسن المحسنين

که او دعاے من قبول کرد و آرزوئے من مراد او و فضل و رحمت را بر من محیط کرد و پس همه ستایش او راست که

الحمد لله الذی اذھب عنّی الحزن واعطانی مالم یعط احدٌ من العالمین۔

همه تعریف خدائے راکه اندوه من دور کرد و مرا چیزها داد که از جهانیان احدی را نه داد۔ و از هر محسن نیکوتر است۔

وما قلت ھذا من عند نفسی بل قلت ما قال علی السّماوات ربی وما کان لی

و این کلمه از طرف خود نگفتم بلکه همان گفتم که بر آسمانها خداوند من گفت۔ و مرا نمی سزد

ان اتکبّر وارفع نفسی انّ اللہ لا یحبّ المستکبرین۔ بل ھذا الھام من حضرة

که تکبر کنم و نفس خود را بلند بردارم که خدا متکبر از را دوست نمی دارد۔ بلکه این الهام از حضرت

العزة واراد من العالمین ما ھو فی زماننا من الکائنات الموجودة فی الارضین

عزت است و از عالمین مخلوقے را مراد داشت که درین زمانه بر زمین موجود است۔

ومن الآئه انه علمنی القرآن ورزقنی منه معارف تجاوز الحدّ والحسبان

و از نعمتهائے او یکے این ست که او مرا قرآن بیاموخت و آن معارف قرآنیه نصیبه من کرد که آن را حد

لاذکر الغافلین المنھمکین فی ھموم الدنیا الدنیّة۔ وانذر قوما ما انذر آباءھم

و شمار نیست تا که من غافلان را یاد دهانم آنانکه در هموم دنیائے دون مستغرق اند و تا که من آنانرا بترسانم که آباء

فی الایام السّابقة ولاقیم الحجة علی المجرمین۔

ایشانرا هیچ کس پیش از من نترسانیده است و تا که من حجت را بر مجرمان قائم کنم۔

ومن الآئه انّه خاطبنی وقال انت وجیه فی حضرتی اخترتك لنفسی

و از جمله نعمتهائے او یکے این ست که او مرا مخاطب کرد و گفت که تو در بارگاه من وجیه هستی ترا برائے خود پسندیدم

وقال انتَ منی بمنزلة لا یعلمه الخلق۔ وقال انت منّی بمنزلة توحیدی

و تو از من بمقامے هستی که مخلوق را العلم آن راه نیست۔ و گفت تو از من بدان قربتے رسیدی که همچو توحید من و

وتفریدی۔ وقال یا احمدی انت مرادی ومعی۔ یحمدك اللہ من عرشه

و تفرید من گردیدی۔ و گفت اے احمد من تو مراد منی و با منی۔ خدا از عرش خود ثنائے تو میگوید

وقال انت عیسی الذی لا یضاع وقته۔ کمثلك درٌّ لا یضاع۔ جری اللہ

و گفت تو آن عیسی هستی که وقت او ضایع نخواهد شد و همچو تو لولوئے برباد شدنی نیست۔ فرستاده خدا

فی حلل الانبیاء وقال قل انی امرت وانا اوّل المومنین ۔ وقال اصنع الفلک

درحلہ انبیاء ۔ وگفت بگو کہ من ماموم و من از ہمہ مومنان در اول مرتبہ ام ۔ وگفت کشتی را روبروے

باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیہم ۔

چشمان من طیار کن آنانکہ بتو بیعت می کنند بخدا بیعت می کنند دست خدا بر دست ایشان

وقال وما ارسلناک الا رحمۃً للعالمین ۔

است ۔ وگفت ترا از بہر ہمین غرض فرستادم کہ بر تمام جہانیان رحمت کنیم ۔

ومن آلائہ انہ لما رای القسیسین غالین فی الفساد ورئی انہم علوا فی البلاد

واز جملہ نعمتہاے او یکے این ست کہ چون پادریان را دید کہ در فساد خود غلو میکنند و دید کہ ایشان در ملکہا

ارسلنی عند طوفان فتنہم وتراکم دجنہم وقال انک الیوم لدینا مکین امین ۔

تسلط پیدا کردہ اند مرا در وقت طوفان فتنہ ایشان فرستاد و در زمان تہ بتہ بودن تاریکی ایشان مامور کرد

فجئت من حضرۃ العزۃ وعتبۃ الوحدۃ عند شیوع الفتن والبدعات و

وگفت بہ تحقیق تو نزد من مردے امین و با مرتبہ ہستی ۔ پس من از حضرت عزۃ و آستانہ وحدت آمدم وقتے

ظہور المفاسد والسیئات وضعف المومنین المسلمین ۔ وقد جرت

آمدم کہ فتنہ ہا و بدعات در ملک شایع بودند و فسادہا و بدیہا غلبہ می نمودند و مومنان و مسلمانان در حالت

عادت اللّٰہ الرحیم وسنت المولی الکریم انہ یبعث مجددًا علی راس

ضعف بودند ۔ و عادت خداوند رحیم و سنت مولا کریم برین رفتہ است کہ او بر سر ہر صدی مجددے برپا می کند

کل مائۃ فکیف اذا کان معہا طباق ظلمۃ وطوفان ضلالۃ الیس اللّٰہ

پس چگونہ در چنین زمانہ برپا نکند کہ چون سر صدی باشد دیگر با او ظلمتہا تہ بتہ باشند و طوفانے از ضلالت

ارحم الراحمین ۔ وترون الناس کیف سقطوا فی ہوّۃ النصاریٰ ۔

موجود باشد آیا خدا ارحم الراحمین نیست ۔ و مردم را می بینید کہ چگونہ در مغاک نصاری افتادہ اند ۔

وکیف تمایلوا علیہم کالسکاریٰ وخرجوا من دین اللّٰہ المبین اجمعہم

و چگونہ ہمچو مستان بر ایشان نگونسار شدہ اند و از دین مبین حضرت خود بیرون کشیدہ اند ۔ آیا شنیدہ اید کہ کسے

مَنْ جَاءَكُمْ مِنْ دُونِي لاصلاح هٰذه الآفات او تظنون انّ الله نسيَ هٰذه الامة

بجز من از طرف خدا تعالی برائے اصلاح این آفات آمد یا گمان می کنید که خدا تعالی در وقت ہجوم این صدمات

عند تلك الصدمات مالكم لا تتفكرون وتنظرون ثم لا تنظرون - او

امت را فراموش کرد - چه پیش آمد شما را که فکر نمی کنید و بینید و باز نمی بینید - چه بر شما غمہائے دیگر

غلبت عليكم هموم اخرى فلا تتوجهون - كلا انّ الله لا يخلف وعده

غالب شدند که توجه نمے کنید - این چنین گمان مکنید که خدا اخلاف وعده خود بکند

ولا يخزي عبده فتفكروا ان كنتم متفكرين -

و بنده خود را رسوا کند پس فکر کنید اگر فکر کنندگان ہستید -

ايها الكرام انّ الفتن اشتدت والارض فسدت والمفاسد كثرت - و

اے بزرگان فتنه ہا سخت شدند و زمین فاسد شد و مفاسد بسیار شدند و بر زمین گروه نصرانی شدگان

علا في الارض حزب المتنصّرين - وقيل لهم مرارًا لا تجعلوا ميتًا الٰهًا

غلبه یافت - و بارہا ایشان را گفته شد که مُرده را خدائے آمرزگار مسازید

غفارا واتقوا الله محاسبا قهارا - فما خافوا الله واصرّوا على كفرهم

و از خدائے قہار بترسید که محاسبه در دست اوست پس نترسیدند و بر کفر خود تشدد ورزیدند -

متشددين - هنالك اقتضت احديته وقضت غيرته ان يكسر

پس کار چون بدین حد رسید احدیت خدا و غیرت او تقاضا کرد که صلیب او شان

صليبهم ويبطل اكاذيبهم ويوهن كيد الخائنين -

را بشکند و دروغہائے او شان را باطل کند و مکر خیانت پیشگان را سست گرداند -

فكلمني ونادانی وقال انی مرسلك الی قوم مفسدين - وانی جاعلك

پس مرا ہمکلام خود کرد و ندا در داد که من بسوئے قومے مفسد ترا می فرستم - و ترا برائے مردم امام

للناس اماما - وانی مستخلفك اكراما كما جرت سُنّتي في الاولين - وخاطبني

می گردانم - و ترا به خلافت خود اعزاز می دہم ہمچنان که در پیشینیان سنت من بوده است - و مرا مخاطب

وقال انك انت منّي المسيح ابن مريم ـ وأُرسلت ليتمّ ما وعد من قبل ربك

کرد و گفت کہ تو از من و از ارادہ من مسیح ابن مریم ہستی و فرستادہ شدی تا آن وعدہ با تمام رسد کہ رب

الاکرم ـ إنّ وعدہ کان مفعولا وھو اصدق الصّادقین ـ واخبرنی انّ عیسے

بزرگ تو در ایام پیشین کردہ است کہ وعدہ رب تو شدنی بود و او از ہمہ راست گویان راست گو تر است

نبیّ اللہ قد مات ورُفع من ھذہ الدّنیا ولقی الاموات وما کان من الراجعین

و مرا خبر داد کہ عیسی نبی اللہ وفات یافتہ است و ازین دنیا برداشتہ شدہ و با آنان پیوست کہ فوت شدہ

بل قضی اللہ علیہ الموت وامسکہ ووافاہ الاجل وادرکہ فما کان لہ ان ینزل

اند و باز در دنیا نخواہد آمد بلکہ خدا بروے حکم موت نافذ کرد و از باز آمدن نگہ داشت و آمد او را اجل مقدر پس نماند

الا بروزا کالسّابقین ـ وقال سبحانہ انك انت ھو فی حلل البروز ـ وھٰذا ھو

برائے او این گنجائش کہ باز در دنیا آید مگر بطور بروز چنانچہ پیشینیان آمدند و گفت مرا او سبحانہ کہ توئی مسیح در

الوعد الحق الذی کان کالسرّ المرموز ـ فاصدع بما تؤمر ولا تخف السنۃ الجاھلین

پیرایہ بروز ـ و این ہمان وعدہ حقہ است کہ بطور راز و اشارہ گفتہ شدہ بود پس ہر فرمانے کہ ترا میرسد بلا پردہ

وکذالك جرت سنۃ اللہ فی المتقدمین ـ فلما اخبرتُ عن ھٰذا قومی قامت

بمخلوق برسان و از زبانہائے جاہلان غم مدار کہ ہمچنین سنت خدا در پیشینیان رفتہ است ـ پس ہرگاہ کہ من پیغام بقوم

علماء ھم للعنی ولومی وکفّرونی قبل ان یحیطوا قولی ویزنوا حولی وقالوا

رسانیدم علماء ایشان بہ لعنت و ملامت برخاستند ـ و پیش از ان کہ بر گفتہ من احاطہ کنند و طاقت مرا وزن

دجّال ومن المرتدین ـ وسلّطوا علیّ اوقحھم وادمھم وحرّقوا علیّ ارّمھم کالسّباع

کنند تکفیر من کردند و گفتند دجالے ست مرتد و بر من آن ناکسے را مسلط کردند کہ از ہمہ در بیحیائی و زشت روئے

والتنّین فکادنی شرّھم وتضوّرت ـ وغلوا وصبرتُ واستباحوا اعراضنا

سبقت می داشت و بر من ہمچو درندگان و اژدہا دندان خود لیسانیدند ـ پس شرارت ایشان مرا گران آمد و پریشان

ودماءنا وکانوا فیہ من المفرطین ـ وقال کبیرھم الذی افتی واغوی الناس

خاطر شدم و غلو کردند و صبر نمودم و عزتہائے ما را و خونہائے ما را مباح پنداشتند و از افراط کنندگان بودند ـ و

مَنْ جَاءَ كُمْ مِنْ دُوْنِ لاصلاح هذه الافات او تظنون انه نسي هذه الامة

بجز من از طرف خدا تعالیٰ برائے اصلاح این آفات آمد یا گمان می کنید کہ خدا تعالیٰ در وقت ہمچو این صدمات

عند تلك الصدمات ما لكم لا تتفكرون و تنظرون ثم لا تنظرون - او

امت را فراموش کرد - چه پیش آمد شمارا که فکر نمی کنید و بینید و باز نمی بینید - چه بر شما غمہائے دیگر

غلبت عليكم هموم اخرى فلا تتوجهون - كلا ان الله لا يخلف وعده

غالب شدند که توجه نمے کنید - این چنین گمان مکنید که خدا اخلاف وعده خود بکند

ولا يخزي عبده فتفكروا ان كنتم متفكرين -

و بنده خود را رسوا کند پس فکر کنید اگر فکر کنندگان ہستید -

ايها الكرام ان الفتن اشتدت والارض فسدت والمفاسد كثرت - و

اے بزرگان فتنہ ہا سخت شدند و زمین فاسد شد و مفاسد بسیار شدند و بر زمین گروه نصرانی شدگان

علا في الارض حزب المتنصرين - وقيل لهم مرارًا لا تجعلوا ميتًا الهًا

غلبه یافت - و بارہا ایشان را گفته شد که مرده را خدائے آمرزگار مسازید

غفارًا واتقوا الله محاسبًا قهارًا - فما خافوا الله واصروا على كفرهم

و از خدائے قہار بترسید که محاسبه در دست اوست پس نترسیدند و بر کفر خود لشد دور زیدند -

متشددين - هنالك اقتضت احديته وقضت غيرته ان يكسر

پس کار چون بدین حد رسید احدیت خدا و غیرت او تقاضا کرد که صلیب او شان

صليبهم ويبطل اكاذيبهم ويوهن كيد الخائنين -

را بشکند و دروغہائے او شان را باطل کند و مکر خیانت پیشگان راست گرداند -

فكلمني ونادانى وقال انى مرسلك الى قوم مفسدين - واني جاعلك

پس مرا ہمکلام خود کرد و ندا در داد که من بسوئے قومے مفسد ترا می فرستم - و ترا برائے مردم امام

للناس امامًا - واني مستخلفك اكرامًا كما جرت سنتي في الاولين - وخاطبني

می گردانم - و ترا بہ خلافت خود اعزاز می دہم ہمچنان که در پیشینیان سنت من بوده است - و مرا مخاطب

واغرى انّ هؤلاء كفرة فجرة فلا يسلّم عليهم احدٌ ولا يتبع جنازتهم ولا يدفنوا

بزرگ ایشان کہ فتوای کفر داد و مردمان را اغوا کرد و چون سگان بر من تیز کرد و گفت کہ این مردم کافر و فاجر اند

في مقابر المسلمين - فلمّا رأيتهم كالعمين المحجوبين ورأيت انهم جاوزوا الحدّ

پس نمی باید کہ مسلمانے ایشان را السلام علیکم بگوید یا با جنازہ ایشان رود و باید کہ ایشان را در گورستان مسلمانان

واٰذوا الصّادقين الّفت لهم كتبًا مفحمة ورسائل نافعة للطّالبين فما كان

دفن کردن ندہند - پس چون دیدم کہ این مردم نابینا و محجوب ہستند و دیدم کہ او شان از حد در گزشتند و صادقان را

لهم ان يستفيدوا او يقبلوها وما كانوا متدبّرين - وقاموا للرّدّ فلم يقدروا

ایذا رسانیدند برائے ایشان کتابے چند نوشتم و رسائل تالیف کردم کہ طالبان را مفید باشند مگر ایشان چنان نبودند

عليه وصالوا للاهانة فردّها الله عليهم فجلسوا متندمين وعاندوا كل العناد

کہ از ان کتابہا مستفید شوند یا آنہا را قبول کنند و ہمہ خرابی این بود کہ تدبر نمی کردند و خواستند کہ این کتابہا را ردّ

وافسدوا كل الفساد وحسبوا انهم من المصلحين - وان غلوّهم الآن كما

بنویسند پس مجال رد نیافتند و باز بدین غرض حملہ ہا کردند کہ عزت ما را بر باد دہند لیکن خداوند قادر آن حملہ ہا بر ایشان

كان وما لهم عندي الا المدارات والادراء والصّبر والدّعاء وانا نصبر الى ان

ہم بر ایشان انداخت پس بشرمساری نشستند و تمام تر عناد و تمام تر فساد بجا آوردند و گمان کردند کہ ما مصلح ہستیم و کینہ او شان

يحكم الله بيني وبينهم وهو خير الحاكمين - وما كان عندهم عذرٌ الّا

تا ایندم ہم چنان است کہ بود و برائے ایشان نزد من بجز مدارات و اگاہانیدن و صبر و دعا چیزے دیگر نیست و ما صبر خواہیم کرد تا وقتیکہ خدا در ما و

قطعته وما شكٌّ الّا قلعته وما كانت دعوتي الّا بنصوص الآثار وكتاب

در ایشان تصفیہ کند و او بہترین فیصلہ کنندگان است - و ہیچ عذرے نزد ایشان نماند کہ آنرا نبریدم و نہ شکے کہ قلع و قمع آن نکردم - و دعوت

مبين - وليسوا سواءً من العلماء والفقراء فمنهم الذين يخافون حضرة

من آمیختہ بود کہ بر نصوص قرآنیہ و حدیثیہ بنا نہادہ است - و علما و فقرا ہم یکسان نیستند بعض از ایشان می ترسند کہ از حضرت

الكبرياء ولا يقفون ما ليس لهم به علم ويخشون يوم الجزاء -

رب العزۃ مے ترسند و بر چیزے اصرار نمی کنند کہ بر ان علم الیقینی ندارند و از روز جزا مے ترسند -

ويفوضون الامر الى الله ذى الجلال والعلاء ويقولون مالنا ان نتكلم فى هذا

وامر را به خداے عزوجل سپرد می کنند - و می گویند که ما را نشاید که درین گفتگو کنیم - و ما را علم عواقب

وما وتينا علم عواقب الاشياء انا نخاف ان نكون من الظالمين - اولئك

اشیا نداده اند - ما می ترسیم که از ظالمان نشویم - این آن گروه است

الذين اتقوا ربهم فسيهديهم الله انه لا يضيع الخاشعين - واما الذين لا

که از خداے خود می ترسد - پس قریب است که خدا ایشانرا ہدایت دہد - چرا که او بندگان فروتن را ضائع نمی کند

يخشون الله ولا يتركون سبل الاهواء ويخلدون الى خبيثات الدنيا و

مگر آنانکه از خدا نمی ترسند و راه ہاے حرص و ہوا را ترک نمی کنند و سوے پلیدی ہاے دنیا میل میدارند و برائے

لا تبالى قلوبهم عالم القدس والبقاء ولا يرون ما يخرج من افواههم من كلمات

عالم قدس و بقا در دل شان ہیچ پرواے نمانده - و نمی بینند که چگونه کلمات تکبر و ناز از دہن شان بیرون می آید

الكبر والخيلاء - ولا يعيشون عيشة الاتقياء ويجعلون الدنيا اكبر همهم

و چون پرہیزگاران زندگی نمی کنند - و دنیا را بزرگتر مقصود قرار داده اند

والبخل اعظم مقاصدهم ويمشون فى الارض مشى المرح والاعتداء

و بخل از اعظم مقاصد ایشان است و بر زمین میروند ہمچو رستن تکبر و تجاوز کردن

فاولئك الذين نسوا ايام الله ومواعيده - ويئسوا من يوم الصادقين

پس این مردم کسانے اند که روزہاے خدا را و وعدہاے او را فراموش کرده اند - و از روز صادقین نومید شدند -

واختاروا سبيل المفسدين - لا يزهدون فى الدنيا ويموتون للفانيات

و راه مفسدان گرفتند - و بر کمی دنیا قناعت نمی کنند و برائے چیزہاے فانی می میرند -

ولا يتحلون بحلى العفة والتقاة وحسن الخلق ورزانة الحصاة ولا يدخلون

و بزیور عفت و پرہیزگاری آراسته نمی شوند - و بحسن خلق و درستی عقل خود را نمی آرایند - و در کارہا بدل

الامور بالقلب المزؤد - ويجترؤن على محارم الله والحدود - فلما

ترسان داخل نمی شوند و بر محرمات و حدود خدا دلیری مے نمایند - پس چونکه

زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم وختم علی آذانہم فصاروا من المحرومین ۔ واذا

کج شدند لہذا خدا دل ایشانرا کج کرد ۔ و بر گوشہاے ایشان مہر نہاد و پس از محرومان شدند ۔ و چون

قیل لہم امنوا بما ظہر من وعد اللہ ۔ قالوا این ظہر وعد اللہ ۔ وما نزل

ایشانرا گفتہ شود کہ بآنچہ ظاہر شد از وعدہ خدا ایمان آرید میگویند کجا ظاہر شد وعدہ خدا و تاہنوز ابن مریم

ابن مریم وما رأینا احدا من النازلین ۔ بل انا نحن من المنتظرین ۔ وہم یقرؤن

نازل نشدہ و نہ ما کسے را فرود آیندہ دیدیم ۔ بلکہ ما از منتظران ہستیم ۔ و ایشان کتاب اللہ را

کتاب اللہ ثم ینسون ما قرؤا ولا یتدبرون کلم اللہ بل ینبذونہا وراء

میخوانند و باز ہمہ خواندہ را فراموش می کنند و در کلمات الہیہ تدبر نمی کنند بلکہ آنرا پس پشت خود می اندازند

ظہورہم وما کانوا ممعنین ۔ والعجب کل العجب انہم یقولون انا آمنا

و بنظر تامل نمے نگرند ۔ واعجب العجائب این امر ست کہ ایشان میگویند کہ ما بآیات الٰہی

بآیات اللہ ثم لا یؤمنون ۔ ویقولون انا نتبع صحف اللہ ثم لا یتبعون الا یقرؤن

ایمان آوردیم و باز ایمان نمی آرند ۔ و میگویند کہ صحف الٰہی را پیروی میکنیم و باز پیروی نمی کنند آیا نمیخوانند قرآن شریف

فی الکتاب الاعلٰی ما قال اللہ فی عیسٰی اذ قال یا عیسٰی انی متوفیک ۔ وقال فلما

کہ چہ گفت خدا در بارہ عیسٰی ہر گاہ کہ گفت کہ اے عیسٰی من ترا وفات دہندہ ام ۔ و گفت عیسٰی ہر گاہ

توفیتنی ۔ وما قال انی محییک فمن این علم حیات المسیح بعد موتہ

کہ مرا وفات دادی ۔ و این نگفت کہ اے عیسٰی من ترا زندہ کنندہ ام ۔ پس از کجا حیات مسیح دانستہ شد

الصریح ۔ یؤمنون بانہ لقی الاموات ثم یقولون ما مات ۔ تلک کلم متہافتۃ

بعد زان کہ بمرد ۔ ایمان مے آرند کہ عیسٰی بگذشتگان پیوست و باز میگویند کہ عیسٰی نمردہ است ۔ این کلمات از نکید گر نقیض و

متناقضۃ ۔ لا ینطق بہا الا الذی ضلت حواسہ وغرب عقلہ وقیاسہ

متناقض افتادہ اند ۔ ایچنین کسے گوید کہ حواس او بیجا باشند و عقل و قیاس او قائم نماند ۔ و طریق

وترک طریق المہتدین ۔ یا اسفا علیہم انہم اتفقوا علی الضلالۃ جمیعًا و

ہدایت یافتگان ترک کند ۔ بر ایشان افسوس کہ این مردم ہمگنان طریق ضلالت اختیار نمودند و در کلام

خلطوا فی الکلام تخلیطاً شنیعاً ۔ فکیف نقبل قولہم الذی یخالف القرآن
آمیزشے بدکردند ۔ پس ما چگونہ چنین سخنے را قبول کنیم کہ مخالف قرآن افتادہ است ۔ و
وکیف نسلم وہمہم الذی لا یشفی الجنان ۔ انقبل خرافاتہم التی لیست
چگونہ آن وہم ایشان را مسلم داریم کہ دل را تشفی نمی دہد ۔ آیا چہ قبول کنیم آن خرافات
معہا حجۃ قاطعۃ ولا دلائل مقنعۃ واضحۃ ۔ ایصدر مثل ذلک من
ایشان کہ با آنہا حجتے قاطعہ نیست و نہ دلائل واضح تسکین دہندہ ۔ آیا چنین حرکتے از ان کس
رجل یخاف الرحمٰن ویتقی الضلالۃ والخسران الیس من بعد ہذہ الدنیا
صادر میشواند شد کہ از عقوبت خدا می ترسد و از مواضع گمراہی و زیان کاری خود را نگہ میدارد آیا چہ بعد از
یوم الدین ۔ وہل ترون یا معشر الاشراف ان نقبل امانیہم ونعدل عن
گزشتن این دنیا روز جزا نیست ۔ وای معشر بزرگان آیا مناسب می بینید کہ ما آرزوہائے ایشانرا قبول کنیم و از
خطۃ الانصاف او نتبع غرورہم وجہلہم وخدعہم بعد ما ارانا اللہ صراطاً
جائے انصاف درگزریم یا ما غرور و جہل و مکر ایشانرا پیروی کنیم بعد از انکہ خدا ما را راہ راست نمود و از طریق
مستقیماً ورزقنا منہجاً قویماً وعلمنا سبل العارفین ۔ وکم من امور اخفیت
مستقیم روزی داد و راہ عارفان تعلیم کرد ۔ و بسیارے از حقائق چنین ہستند کہ بر
علی الناس حقائقہا وسترت حکمہا ودقائقہا ثم کشفت علی رجال آخرین
عامہ مردم پوشیدہ داشتہ شدند ۔ و بر ایشان حکمتہائے امور و باریکی آنہا مستور ماند ۔ باز آن باریکی ہا بر مردم
خفایاہا وفہمہم اللہ اضلاعہا وزوایاہا انہ یظہر علی غیبہ من یشاء و
دیگر مکشوف شدند و خدا و شانرا از تمام اضلاع و گوشہ ہاے آن چیزہا اطلاع داد چرا کہ خدا ہر کرا خواہد بر
یفتح عین من یشاء ویجعل من یشاء من الغافلین ۔
امور غیبیہ خود مطلع میفرماید و ہر کرا میخواہد چشم بینا می بخشد و ہر کرا میخواہد از غافلان میدارد ۔
الیس اللہ بقادر علی ان یجتبی مثلی بعنایتہ ویعطی درایۃ من درایتہ
آیا خدا برین قادر نیست کہ ہمچو منے را بعنایت خود بسوے خود کشد و از علم خود علمے بخشد

الکلمة تمت - فقوموا وانظروا ان کنتم ناظرین - وما کان الله ان یخلف وعده

هردو بسته بودند پس زمین شگافته شد و آسمان کشاده شد - و وعده حق با تمام رسید پس برخیزید و به بینید اگر شما

وانه اصدق الصادقین - ولله دقائق فی اسراره واستعارات فی اخباره -

بینا هستید - و خدا چنان نیست که خلاف وعده خود کند چراکه او از همه راست گویان راست گوتر است - و خدا را در

اءنتم تحیطونها او تنکرون کالمستعجبین - وکم من افعال الله سترت

رازهائے خود باریکی هاست و در اخبار خود استعارات دارد - آیا چه شما احاطه آن کرده اید - یا از رو تعجب انکار میکنید

حقائقها وشوه وجهها واخفی حدائقها ودقت لطائفها ودقائقها - حتی

و بسیار از کارهائے خدا تعالی ست که حقائق آن پنهان داشته شد و روئے شان زشت کرده شد و باغهائے شان پوشیده

ضلت عندها عقول العاقلین - وعجز عن ادراکها فکر المتفکرین - وانتم

داشته شد و لطائف آن بسیار باریک کرده شد بحدیکه عقل عاقلان در آنجا گم شد - و از دریافت آن فکر پژوهندگان

تعلمون ان شان اقوال الله لیس متنزلا من شان افعال الله - بل هما من

فروماند - و شما میدانید که شان اقوال الهی از شان افعال الهی کمتر نیست - بلکه آن هر دو از چشمه

منبع واحد واحدهما للآخر کشاهد - فتلک من الوصایا النافعة للطالبین -

واحد بیرون می آیند و یکدیگر را بطور گواه هستند - پس این ذکرے که ما کردیم برائے جویندگان وصایا نافع

ان ینظروا الی افعال الله متاملین - ثم یقیسوا الاقوال علی الافعال متدبرین -

است - و بر ایشان لازم است که در افعال الهی بچشم تامل نظر کنند - باز اقوال را بر افعال قیاس کنند -

فان امعان النظر فی النظائر من اقوی مجالب العلوم واشد وطأ

چراکه نظائر را بامعان نظر دیدن چیزیست که بدان ترقیات علم متصور است - و نیز این طریق برائے فرو کوفتن آن

للاوهام التی تعصف کالسموم - فلاجل ذالک رأینا ان نکتب ههنا بعض

وهم ها که همچو باد سموم می وزند اثرے قوی دارد - پس از همین وجه مناسب دیدیم که در اینجا بعض آن افعال ربوبیت

افعال الربوبیة - الذی تحیرت فیها عقول الفلاسفة فاضاع اکثرهم الصراط

بنویسیم که در آن عقول فلاسفه را حیرتے پیش آمده است - پس اکثرے از ایشان گمراه شدند -

ولله اسرارٌ فی انبائہ وحِکم تحت قضائہ - وان فی اقوالہ حکم روحانیۃ

وخدارا در اخبار خود رازہاست و در حکم ہائے خود حکمتہاست - و در کلمات او آنچنان حکمتہائے روحانیہ است

تضل عندھا عقول الفلاسفۃ - ولا یظہر علٰی غیبہ احدًا الا الذی طہّرہ

کہ در آنجا عقول فلاسفہ راہ خود گم میکنند - و بر غیب خود ہیچ کس را آگہی نہ بخشد بجز کسے کہ بدست خود

بید القدرۃ - ءانتم تحیطون اسرارہ او تجادلونہ معترضین - وکم من

او را پاک کردہ باشد - آیا شما بر راز او احاطہ دارید یا بطور معترضان بدو پیکار میکنید - و بسیار نیکو کاران

الصلحاء رغبوا فی ان ینظروا ما انتم تنظرون - ویجدوا ما انتم تجدون

بودند کہ رغبت کردند کہ بینند آنچہ شما مے بینید مگر ندیدند و رغبت کردند کہ بیابند آنچہ شما یافتہ اید مگر نیافتند

فلم ینفق حتی مضوا بسبیلہم وما توا متاسّفین - ثم جاء اللہ بکم و

تا آنکہ براہ خود از دنیا بر فتند و در حالت افسوس بمردند - باز خدا شما را آورد و بجائے شان

واقامکم مقامہم فادرکتم وقتا ما ادرکوہ ورأیتم عبدًا ما رأوہ فاشکروا

شما را قائم کرد پس شما آن وقت را یافتید کہ ایشان نیافتند و آن بندہ را دیدید کہ ایشان ندیدند پس آن

اللہ الرحمٰن الذی منّ علیکم واسبغ الاحسان وخذوا نعم اللہ ولا تعرضوا

خدا را شکر کنید کہ بر شما احسان کرد و احسان خود بر شما تمام کرد - پس بگیرید نعمت ہائے خدا را و

عن قبولہا - ولا تردوا نعمۃ اللہ بعد نزولہا ولا تکونوا اوّل المعرضین - و

کنارہ مکنید - و منت خدا را رد نکنید بعد از آن کہ بر شما فرود آورد و اولین اعراض کنندگان نباشید -

اتقوا یا معشر الکرام سخط اللہ العزیز العلام - ولا تعاندوا ولا تستعملوا

و اے معشر بزرگان از غضب خدائے بزرگ و دانائے راز بپرہیزید - و معاند حق نباشید و دروغ

البہت وسوء التمیز کالعوام وقوموا للہ شاہدین - وانظروا ایدکم

و بے تمیزی را ہمچو عوام استعمال نکنید و برائے خدا بحیثیت شاہدان برخیزید - و بہ بینید ایدکم اللہ

اللہ نظرًا شافیا وامعنوا امعانًا کافیا بالفراسۃ الایمانیۃ والرؤیۃ الروحانیۃ

بنگاہ شافی و با معان کافی از رو فراست ایمانی و رویت روحانی چرا کہ اولیاء اللہ از ہر حجی

فان اولیاء الله یُعصمون من کل زیغ ومیل۔ ولا یشوب معینهم غُثاء

ومیل نگہ داشتہ می شوند وآب روان ایشانرا خس وخاشاک سیل نمی آمیزد۔

سیل ویحفظهم عین الله من طرق الضالّین۔ اترون دلیلاً یا معشر

وچشم خدا ایشانرا از راہ ہائے گمراہان نگہ میدارد۔ اے گروہ صالحان چہ شما در دست

الصّالحاء فی ایدی الاعداء لنقبله منهم من غیر الاباء وننقاد لهم فیه

مخالفان دلیلے می بینید تا ما بغیر انکارے آن دلیل را قبول کنیم وہمچو خادمان فرمان بردار

کالخدماء التابعین۔ فانا لا نعاند الحق اذا تجلّی۔ ولا نردّه من حیث اتی

شویم۔ چرا کہ ما با راستی چون ظاہر شود عناد نداریم۔ وآنرا رد نکنیم از ہر جا کہ بیاید

ونعلم ان الحکمة ضالة من تزکّی فنأخذها ولا نابی۔ ونعوذ بالله ان

ومیدانیم کہ حکمت مالے گمشدہ از ملک پاک اندرونان ست پس میگیریم وانکار نمی کنیم وپناہ بخدا میبریم از

نکون من الجاهلین۔

اینکہ از جاہلان باشیم۔

وقد علمتم یا معشر الاعزة انّ مالک الذی کان احد من الائمة الاجلة۔ کان

واے معشر عزیزان شمارا معلوم است کہ مالک رضی الله عنہ باآن ہمہ جلالت شان کہ در ائمہ میداشت بموت

یعتقد بموت عیسیٰ۔ وکذالک ابن حزم المشهود علیه بالعلم والتقوٰی

عیسیٰ علیہ السلام قائل بود۔ وہمچنین ابن حزم رضی الله عنہ باہمہ علم وتقوی کہ بران شہادتہائے علماء ربانی ست

وکذالک کثیر من الصّالحین۔ فما کنتُ بدعًا فی هذا وما کنت من المتفردین۔

میگفت کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات یافتہ است۔ وہمچنین بسیارے از صالحین برہمین مذہب گزشتہ اند۔ پس من

وما جئتُ فی غیر وقتٍ۔ الا تعرفون وقت المجددین۔ الا ترون انّ السماء للرجم

اول آن شخص نیستم کہ این بدعتے برآوردہ باشد ودرآن تفردے دارد۔ ومن بیوقت نامدم۔ آیا وقت مجددان را

تهیّئت۔ والارض اجعلت۔ وکانتا رتقًا فالارض فتقت۔ ثم السماء فتحت۔ و

نمی دانید۔ آیا نمی بینید کہ آسمان برائے باریدن طیار شدہ است وزمین برائے قبول آن استعداد پیدا کردہ۔ وپیش ازین

وماكانوا مهتدين - فمنها ما يوجد تفاوت المدارج في افعال الرب الكريم والمولى

وچنان افتادند كه هدايت نصيب نشد - پس آن كارهاى خدا تعالى كه موجب ضلالت ايشان شدند يكے ازانها تفاوت

الرؤف الرحيم لانه خلق مخلوقه على تفاوت المراتب فجعل قوما مورد المراحم

مدارج است - چرا كه خدا تعالى مخلوق خود را بر تفاوت مراتب پيدا كرد - وقومے را در دنيا مورد رحم وقومے

والاخرين محل المعاتب وما جعلهم في شانهم متحدين - مثلا انكم ترون

ديگر را محل غضب گردانيد - وهمه دنيا را بر حالے واحد نداشت - مثلا شما مى بينيد كه زنے

امراة تموت بعلها ويتركها حاملة ضعيفة فترى حولها نكبة ومصيبة

ميباشد كه شوهر او بر سرش نمى ماند مى ميرد واورا حامله ضعيفه ميگذارد - وچنان بيكسى افتد كه كسے آرزوهاے

لايوحم احد وحامها ولا يحصل لها الطرفة عين مرامها ولاتجد طعما للارتداء

باردارى او براے او مهيا نمى كند - وهيچ مقصد او او را ميسر نمى گردد - وچادر كهنه نمى يابد كه تا بدان ستر خود بپوشد

ولاتمرا للاغتذاء بل لا يحصل لها جوب تستر بها صدرها فتقصد عاشبة و

ونه يك دانه خرما كه خوراك كند - بلكه براے پوشيدن سينه خود سينه بند نمى يابد - وازز مين گياه تاك دسته گياهے

تجعل المجول جدرها - تكنب يداها من الرحى - والخدمة تجرح من شوك الفلا

ميگيرد وبدان سينه خود را مى پوشد - واز آسيا گردانيدن هر دو دست او متورم ميشوند - واز خارهاے بيابان جائے

وتعيش كاماء الظالمين - ثم تخرج وتلد صبيا نغاشا مفضوعا عمى ناقص الخلقة

خلخال او مجروح مى گردد - باز يك بچه ناقص مى آورد كه كوتاه قد ونابينا وناقص الخلقة مى باشد -

بعد شدة المخاض وضيق النفس والكربة - فيرى الصبي من ساعة تولده

واين هم بعد شدت درد وتنگى نفس وسخت بيقرارى بظهور مى آيد - وآن پسر كه زائيده است از وقت تولد

انواع المحن والصعوبة - لايحصل خرسة لامه النفساء ليزيد لبنها ويكفي

خود سختيهاے انواع واقسام مى بيند - ومادرش را غذاے زچگان ميسر نمى گردد - تا شيرزياده گردد وبراے

للاغتذاء فيمص ثديها ثم يترك قبل الحساء - ولما بلغ اشده وبلغ الحلم

خوراك بچه كافى باشد - پس پستانش را مى مكد وپيشتر ازانكه شكمش سير شود باز مى ايستد - وچون بلوغ را مى رسد

التام واکمل الایام - یدخل فی الغلمان والخدام ویستخدمہ شکس زعرور من

دجوان می گردد و روزہاے خورد سالی را باتمام میرساند در نوکران وچاکران داخل کردہ میشود - وشخصے

اللئام - اویوخذ قبل البلوغ ویباع کالانعام - ثم یحمل متاعب الخدمت - مع

نہایت بدخو شریر النفس او را خدمتگار خود میگرداند - یا قبل از بلوغ ہمچو چارپایان فروختہ میشود - باز تکالیف

شوائب الوحدۃ - وقد یلجاءہ صفر الید الی کافر تمادٍ لطلب سدادٍ نیاتہ

خدمت را باکدورتہاے تنہائی می بردارد - وگاہے تہیدستی او بسوے کافر سرکش میکشد تا قوت خود حاصل

کسجّاد - ولوکان ابا فرعون وشدّاد - فیدخل فی خدمہ کالعبید - من العوز

کند - پس ہمچو سجدہ کنندگان پیش او می آید - اگرچہ او پدر فرعون وشداد باشد - پس ہمچو غلامان درخادمان

المبین - وربما یسبہ مولاہ ویضربہ - اویدیر علیہ عصاہ فیجنّبہ - ویواخذہ

او داخل میشود - واین ہمہ بباعث درویشیئے کہ ہلاک کنندہ می باشد پیش می آید - وبسا اوقات آقاے

علی انہ لم غاب لطرفۃ عین اوفرّ - وھواذذاک صبیّ ابلہ لایعلم الخیر

او اورا میزند - وعصاے خود بار بار برو فرو می آرد - بحدیکہ استخوانہاے پہلوے او رامی شکند - واورا سخت میگیرد کہ

ولاالشر - ویقال مثلا اخث فی التقیۃ - فان لم یحسن الفعل فیلطمون او

چرا یکدم ازپیش او غائب شد وگریخت - حالانکہ او دران زمانہ طفلی سادہ لوح است کہ نیک وبد رانمی شناسد

یتہرّون علی الخطیئۃ - ولایرضون بان یاکل - واکلہ یغضب المحفل - ولو

واورا مثلا میگویند کہ زیر دیگدان اُپلہ بنہ - وچون این کار رانیکو نکند پس بررُوے او طمانچہ می زنند یا ازین خطا

اکل ادنی الطعام وطفل - ویفتشون التطف - ولایوجد من عطف فیلقی

بعصا اورا مجروح می کنند وراضی نمی شوند کہ چیزے بخورد وخوردن او مردمان محفل را درغضب می آرد

من کل جہت الترح والبرح ولاتلقی الفرح - فقد یضرب علی سحق الابازیر علی المداک

اگرچہ ادنی طعام بخورد - واگرچہ برارزن ہمیشہ کفایت کند - ونخواہد کہ مدت العمر بجزنان ارزن چیزے دیگر

وقد یلطم علی المکث فی الاستنثاث - یوتونہ ماخلف من کدادۃ المطعومات

خورد - وہردم درعیب گیری او مشغول میباشند - وکسے نمی باشد کہ بروے مہربانی کند - پس ازہرسو غم و

ويبلغ الى الايهات اويتركونه جائعاً كالصائمين - يشرب من بالوعة

تکلیف رامی باید - ورو کشادی نمی بیند - وگاہے اورا برسائیدن مصالحہ طعام میزنند چون برنگ خوب

يجتنبها الدواب - ويأكل من متابسات يانف منها الكلاب - اذا جدب

نشاید - وگاہے اورا ازین سبب زدہ کوب میکنند کہ ازار بندرا درازہ تفے انداختہ است - واورا طعامے

الملك فهو اول الاعراض - واذا نزل وباءٌ فهو مورّد الامراض - واذا

می دہند کہ در دیگہا چسپان میماند سوختہ و متعفن شدہ و فاسد گشتہ - وہمچنین فاسد شدہ گوشت اورا بخوردن

بدءُ الاطفال فهو كعصفٍ ماكول - واذا ابدُوا فهو بقي كمخذول - لايقدر

یسد ہند - یا اورا ہیچو روزہ دار تہی شکم میگذارند - وازان جاکہ دست در وشستن آب می نوشد کہ چارپایان نیز

على اكل العضاض - واذا جُرِحَ - فلا يظهر اريكة الجُرح - ولا يظهر لحم

ہم ازان پرہیز میکنند - وآن اشیاء متعفنہ میخورد کہ سگان ہم ازان نفرت میدارند - چون در ملک قحط می افتد

صحيح بعد القرح - وقد يومر لكسح الكناسة - اولغسل الكاسة - فيضرب

پس او اول نشانہ قحط میگردد - وچون وبا فرد می آید پس او اول شخصے باشد کہ مورد امراض می شود -

على خطاء قليل من الخباثة - وقد يجعل حمولة لاحمال - فلاتبكى عليه

وچون طفلان بمرض چیچک مبتلا شوند پس او از چیچک ہیچو گیاہے میگردد کہ از خوردن باز مانده و پامال شدہ باشد

عين بدمع همال بل يحمل مراراً اثقالا فيجري دمه كالحائض - ويعدونه

- وچون طفلان بعد از سقوط دندان بار دوم دندان بر آرند او ہیچو ناکامے میماند و نتواند کہ چیزہا خورد

على ارض دمثة كالمهر تحت الرائض - وقد يجعل كالوجنا ويركب عليه

کہ از دندان توانند خورد - وچون اتفاقاً مجروح شود پس زخم او پر نمی شود و بعد از زخم گوشتے تندرست

وقد يجهد للخدمت والليل يتصبصب ويخيم امام عينيه - وقد يومر لشق

بیرون نمی آید - وگاہے اورا برائے صاف کردن خس وخاشاک یا برائے شوئیدن پیالہ میفرمایند - پس بخطائے

لحطب حتى تمجل يداه - وتتخاذل رجلاه - ثم يوتى الخبز قفاراً

اندک میزنند - وگاہے اورا اسپ باربرداری می کنند - پس ہیچ چشمے برو نمی گرید و ہیچ اشکے روان نمی گردد -

فتبكي عيناه - ياكل جبيزاً وينفر خفيزاً - وقد يضرب ضرباً شديداً - فلا يجنأ عليه

بارها بر سرش می نهند پس همچو زن حائض خون او روان میگردد - و او را بر زمینے که پا در و فرو رود می دوانند و هیچ

احد - بل يجفاء قدر غضبهم نير وسونه بضهد - وهو يشكو كثيراً فما ينجع قوله

کره اسپ که زیر چابک سوار می باشد - وگاهے همچو ناقه بر او سوار میشوند - وگاهے شب در خدمت بیدار ند پس

في قلب - بل يقذ شذقه دعاية ويخسئون ككلب - ويطير نفسه شعاعاً

شب دراز یا نصف آن از چشمان او میگذرد - وگاهے برائے گافتن هیزم مامور میشود - تا آنکه دستهائے او متورم

من كل طبع صلب - لا يحبه شقيق ولا الاخياني - ويظنون انه ثالثة الاثافي

میشوند - و پایها ست می افتند - بازنانے خشک پیش او می آرند پس هر دو چشم او میگریند - وگاهے بضرب شدید

اذا اصاف ارجلا فما احب - واذا زرع فما احب - وان احب فما الب - او بردت

او را میزنند پس هیچکس برو نمی افتد تا او را از زدوکوب نگهدارد - بلکه کفک غضب ایشان بجوش می آید - پس بقهر آن بیچاره را زیر

ارضه او اجياء زرعه ثم بالجوع تبّ - واذا تخبش مالاً من الاموال فيهيج

پا میکوبند - و او بسیار تکاپو بها میکند - لیکن در هیچ دیے سخنش نمی گیرد بلکه کنج دهن او را باستهزا می شگافند - و همچو سگ او را از

عليها زوبعة الزوال - ثم يلخذه نوجة الحسرة ووجع البال - واذا اشكى فجاده

پیش میرانند - پس از طبیعت پاک صحت حواس او باخته میشوند - نه او را آن برادر دوست دارد که از مادر و پدر برادر او باشد

ان يضحك عليه ويعزى الى الجهل والجاهلين -

و نه آن برادر که صرف از طرف مادر برادر او گردیده - وگمان می کنند که او مردے بد است - چون بکسے محبتے کند پس او محبت

وانفد عمره غرباً - حتى اشتعل راسه شيباً - واذا تزوج فزوّج بجالعة مفسدة

پیش نمی آید - و چون کشتے بکارد در کشت او دانه نمی افتد - و اگر دانه افتاد پس از مغز خالی میماند - یا بر زمین او ژاله بارد

ناشزة - كريه المنظر مسنون الوجه ونافرة - فينفد عمره في نائبات الدهر وتحت

یا کشت خود را بحالت خامی میفروشد یا از گرسنگی بمیرد - و چون ازین سو و از آن سو مالے فراهم می آرد پس بران مال گردباد نیستی

انياب النكد - وربما يريد ان يبتهم لقلت ذات اليد - ويرى نفسه في

برمیخیزد - باز او را گردباد حسرت میگیرد و در دل می آزارد - و چون شکوه کند پس آخری نتیجه شکوه این می باشد که مردم برو بخندند

فلاة عوراء - لا شجرة فيها ولا غذاء - وكذالك يعيش اخا غمرات في آلام -

بجاهلیت منسوب کرده میشود - و تخریج کرد عمر خود را در حالت بیزنی - تا آنکه سرا و سفید شد از پیری - و چون زن کرد پس بزنے

ويمرض كل عام - فتارة يرمد وتارة يطحل او يوخذ في زكام - وقد يعروه مرض

عقدش بسته شد که بیحیا و فساد انگیز و نافرمان بود - و با این همه بدشکل دراز رو و نفرت کننده - پس این شخص عمر خود را در حوادث

فيمتد مداه حتى تعرقه مداه - وبالآخر ينزع عنه ثوب الحيا - ويسلم

زمانه در زیر دندان رنج میگذارد - و بسا اوقات اراده میکند که بوجه تنگدستی خود را بکشد - و خویشتن را در بیابانے بیند که

الى ابي يحيى -

نه آب ست در ان و نه درخت و نه غذا - و همچنین بحالت مصیبت کشی دردها خود میگذارد - و بهر سالے بیمار میشود -

فالآن فكر ثم فكر ثم تذكر سنن الله في العالمين - أليست في افعال الله معضلات

پس گاهے چشم او درد میکند - و گاہے عارضه طحال مے گردد - و وقتے در زکام مبتلا میشود - و گاہے چنان مرضے لاحق

لا تدرى - واسرار لا تحصى - ففسر ايها المسكين اقوال الله على افعاله - ولا

میگردد که بطول مے انجامد تا آنکه از کاردہا آن استخوانش مے برآید - و انجام کار جامه حیات از و میکشد و بسوی مرگ او را

تعجب لمعضلات انباء الله وعضاله - ولا تعجل في امر مجدد وصدق مقاله

می سپارد - پس اکنون فکر کن باز فکر کن و باز یاد کن سنتهائے خدا را در جهانیان - آیا چه در کارهائے خدا چنان پیچیده

ولا تقل اني ما رايت علامات اخبرت عنها - وما شهدت امارات بلغني

امور نیستند که از فهم بالاتر هستند - و آیا چنان رازها نیست که شمار کرده نمی شوند - پس ای مسکین اقوال خدا را بر افعال

انباءها - فان الله قد اتم كلماته كلها - واظهر علاماته جميعها - ولكن عميت

خدا قیاس کن و از پیچیدگیهائے پیشگوئی خدا تعجب مکن و بر دقیقه ہائے او شگفت مدار - و در امر مجدد و صدق مقال

عليك حقيقة اقوال الله - كما عميت عليك حقيقة افعال الله -

او شتابکاری مکن و این مگو که من آن نشانها ندیدم که از انها آگاهی داده بودند و نه آن آثار مشاهده کردم که مرا رسید

وكم من انباء تكسى وجودها بالاستعارات ولطائف الايماء - وتنكر

چرا که خدائے عزوجل همه سخنهائے خود را بانجام رسانید و همه نشانهائے خود را بظهور آورد - مگر بر تو حقیقت اقوال الهی پوشیده

اشخاصها عند اتمام الوعد والایفاء - ویدقّق معانیها من حضرة الکبریاء - بما

ماند چنانکه حقیقت افعال الٰهی پوشیده ماند - و بسیار از پیشگوئیها هستند که وجود آنها باستعارات و لطائف

یراد انواع الابتلاء - الا ترٰی الٰی رؤیا الناس - کیف تتراءٰی فی انواع اللباس -

اشارات متلبس کرده میشود - و وقت ظهور آنها قالب آنها را بچو مردم ناشناخته ظاهر کرده میشود - و معانی آنها

وکیف یخفٰی مفهومها فلا یتجلّٰی حقیقتها الا علی الاکیاس - الذین یعلمون العلم

را از حضرت کبریا سبحانه باریک کرده میشود - چرا که خدا تعالیٰ در آنها امتحان بندگان خود اراده میفرماید - آیا بسوی آن

من ربّهم ولا ینطقون بالقیاس - فاین تذهب من سنن ربّ العٰلمین -

خوابها نگه نمی کنی که مردم می بینند - که چگونه در انواع و اقسام لباس ها ظاهر میشوند و چگونه مفهوم آنها از نگاه عوام

واذا قیل لک فی الرؤیا ان ابنک المیت سیعود ویرجع الیک - فلا

مخفی میماند - و صرف بر دانایان منکشف میشود - یعنی آن دانایان که از جانب خدا تعالیٰ علم می یابند - و صرف

تحملها قط علی الحقیقة انت ومن لدیک - ولا تمدّ الٰی قبره عینیک - ولا

از روی قیاس لب نمی کشایند - پس از سنت های خدا تعالیٰ کجا میروی - و هرگاه که ترا در خواب گفته شود که آن

تخر لحده طمعًا فی حیاته - ولا تجادل الناس فی رجوعه بعد مماته - بل

پسر تو که مرده بود باز می آید و عنقریب باز بسوی تو واپس خواهد آمد - پس آن خواب را هرگز بر حقیقت حمل نمی کنی

تؤوّل الرؤیا وتقول انّ ابنا مثله یولد لی فکانّه هو یؤول - فانّی تقلب فی امر

و چشمان خود سوی گور پسر خود دراز نمی کنی و قبر او را بدین امید نمی کنی که پسر تو از آن زنده بیرون خواهد آمد و با مردم در باب

عیسٰی - تلک اذًا قسمة ضیزٰی - وکلّ من الله الاعلٰی - فلا تعجل کالّذین

باز آمدن او بعد از مردن جنگ نمی کنی - بلکه خواب خود را تاویل میکنی و میگوئی که مراد از زنده شدن پسر آن ست که خدا پسر دیگر

هلکوا من قبلک - وضلّوا واضلّوا کمثلک -

مانند او مرا خواهد داد - پس گویا همان خواهد آمد - پس در باره عیسیٰ علیه السلام چه گردشے بر عقل تو می آید که آنجا این اصول

وقد علمت انّ القوم جحدوا جهدهم لیضیّعوا امری ویفرّقوا تفریقًا - فلو کان

از دست میدهی که آنچه در غیر عیسیٰ تاویل کنی در عیسیٰ روا نه داری این قسمت مبنی بر انصاف نیست حالانکه هر دو امر از خدا تعالیٰ است پس شکل

من عند غیر الله لمزّقوه تمزیقا - ولیجعلونا کالمعدومین الفانین - انهم مکروا کلّ

کسانیکه شتابکاری مکن که پیش از تو ہلاک شدند و گمراه شدند - و امثال ترا گمراه کردند - و تو میدانی که قوم ما چه کوششها کردند

مکر و هیّجوا عشائر - وتربّصوا علینا الدوائر - فدیسوا تحت دوائر السوء مخذولین

که تا کار ما را برباد کنند - و جماعت ما را متفرق سازند - پس این کار اگر بجز خدا از طرف دیگرے بودے ہر آئینه طاقت می یافتند

واعظم الله شاننا - واعلیٰ برهاننا - وسوّد وجوه الحاسدین - وقال فرعونهم

که این همه سلسله را پاره پاره کنند و ما را بزاویه عدم رسانند - ایشان از ہر گونه فکرہا کردند و قبائل را انگیختند - و انتظار کردند

ذرونی اقتل موسٰی - انی انا الذی رفعه - وانی انا الذی سیحطّه - ویلقیه

که بر ما گردشها بیایند - پس خود زیر گردشها بیخ ده کوفته شدند - و خدا شان ما را بزرگ کرد و برہان ما را بلند نمود و روے حاسدان

فی جبّ المهانین - وقال ربّی انی مهین من اراد اهانتک - ومعین من اراد

سیاه گردانید - و انکه فرعون ایشان است او گفت که بگذارید مرا تا موسی را قتل کنم - منم آن مردے که او را بلند کرده بود و منم آن مردے

اعانتک - فاذاقه ربّی طعم نخوته الکبری - وجعل مکانته هی السفلی - انّ

که باز او را در چاه ذلت خواهد انداخت - و خدا من گفت که من آنکس را ذلیل خواهم کرد که اراده ذلت تو کند - و من آنکس را

الله لا یحبّ المستکبرین - وتریٰ الناس کیف یردون الینا - وکیف یمنّ ربنا

مدد خواهم داد که اراده امداد تو کند - پس خدا من او را ذائقه تکبر او چشانید - و جائے او را در مقام پائین نهاد - چرا که او متکبران

علینا - وکیف یأتی الله ارضه ینقصها من اطرافها - وکیف یأتینا خیار الناس

را دوست نمی دارد - و می بینی که چگونه مردم بسوئے ما واپس کرده می شوند - و چگونه خدائے ما بر ما احسان میکند - و چگونه

من اقطارها واکنافها - ذالک من فضل الله - لیریٰ الناس ان اعداءنا

خدا بسوئے زمین توجه نمود و ابتدا از اطراف آن کرده - و چگونه مردمان نیک از اطراف زمین بسوئے ما می آیند - و این همه

کانوا کاذبین - انه یعزّ من یشاء - ویرفع من یشاء - لا راد لفضله - الا ان

از فضل خدا تعالی ہست - تا بر مردمان ظاہر کند که دشمنان ما دروغگو بودند - او ہر کرا خواهد عزت میدہد - و ہر کرا خواهد

الحق علا - وتعسًا للقوم الکائدین المزاحمین -

بلندی بخشد - ہیچکس نیست که فضل او را رد تواند کرد - خبردار باش که حق غالب شد - و آنان ہلاک شدند که برائے مزاحمت انواع مکر

وانظر الی آثار سنن اللہ فی افعالہ - انفہم معضلاتہا وتحیط حکم کمالہ -

استعمال کردند - وآن نشانہاے سنت خدا کہ در کارہاے او مشہود اند ملاحظہ کن - آیا پیچیدگیہاے آنرا مے فہمی - یا بر

فمالک لاتھتدی من طرز افعالہ - الی طرز اقوالہ - وتختار سبل الغاوین -

حکمتہائے آنہا احاطہ توانی کرد - پس چہ پیش آمد ترا کہ از طرز افعال خدا طرز اقوال خدا را یقین نمی کنی در راہ

اما ترے ان عبدًا قد یبتلی بالنایبات - ولا یدرے من ظاہر سمتہ انہ من

گمراہان اختیار مے کنی - آیا نمی بینی کہ گاہے بندہ در حوادث مبتلا مے شود - واز ظاہر روش او معلوم نمی شود

الفاسقین والفاسقات - فالآفات تنزل علیہ کالعوائد - او کالسہم العائد

کہ او از بدکاران ست - پس آفتہا ہمچو ملخ بر و نازل می شوند - یا مانند تیرے کہ انداز ندہ آن

و یبتیہ کالمستہام الحائر - وکان فی وقت یملک المال النفیس - والآن

معلوم نیست - ودر وقتے مالے نفیس را مالک بود - واکنون از

یعد من عصبۃ مفالیس - حتی یبدو بادی اللبانۃ - بالی الکسوۃ - وکان

گروہ مفلسان شمار مے شود - تا آنکہ ببداہت آشکارا مے شود کہ حاجتمند یست کہنہ جامہ - و پیش

یقول انا اکثر مالا وولدا - واعطیت التنعم والملذ - وکان یقول انی من

زین میگفت کہ من بکثرت مال واولاد میدارم - ومرا نعمتہا واقبال تابان دادہ اند - ومیگفت کہ من از

الصالحین - وجیش وشیحان وفاتک وامین - وکان یدعے ان لہ دخل

مردمان نیکو ہستم - مستقل ارادہ بیدار طبع وامینم - ودعوی میکرد کہ مرا در حدیث وقران

عظیم فی الحدیث والقران - وانہ جمع فی نفسہ انواع العرفان - فاتی امر اللہ

کریم دخلے عظیم ست - وانواع معرفت در نفس خود جمع میدارم - پس قضا وقدر

وقضاءہ - ونزل علیہ بلاءہ - فذھب بسمعہ وابصارہ - وختم علی قلبہ -

خدا وبلاء او نازل شد - وگوش وچشمان او در ربود - وبر دل او مہر نہاد -

وجعلہ اول الجاھلین -

واورا صدر نشین جاہلان کرد

فاشتہر بحمق فاضح وجہل واضح - واُخرج من الجنة التی کان فیہا کالمکرمین

پس او بحمق رسوا کنندہ وبجہالتے مشہور شد کہ دران ہیچ خفائے نیست - وازان بہشت بیرون کردہ شد کہ ہیچو

فصارت لہ السفاھة والذلة - والجہل والنکبة - کالمواریث المعینة -

عزت یابندگان دران داخل بود - پس بے خردی و ذلت وجہالت وبدبختی مثل مال موروثی او را شد کہ

والحصص المفروضة المسلّمة - وسقط من سماء العروج کالملعونین -

بحصہ کشتی در حصہ او آمد - پس از آسمان بلندی ہیچو ملعونان فرو افتاد -

ویعلم الناس ان مصیبته جلّت - ونوائبه عظمت - ثم یمرّون

ومردم میدانند کہ مصیبت او بزرگ است - وحادثہ او بزرگ است - باز استہزا

به مستہزئین - وھو یدبّر فلا یقدر علی ان یفرّ من قدر الله ذی الجلال -

مے کنند - واو تدبیرے کند وباز از تقدیر الٰہی نتواند گریخت -

ولو فرّ علی لاحقة الآطال - وربما یتبصّر کالجذع ویقدم کالقارح - فیجیء

اگرچہ بر اسپان باریک کمر بگریزد - وبسا اوقات ہیچو اسپ دوسالہ زیرکی ہا می نماید - وہیچو اسپ جوان کامل العمر

قدر الله ویطرحه کالصّبیّ فی البارح - فیرتعد کل وقت کالیراع - ویتحرک

پیش قدمی مے کند - پس تقدیر خدا مے آید واو را در ہوائے گرم ہیچو طفلے می اندازد - پس ہر وقت ہیچو بز دلے میلرزد

کاللعاع - ویفکر ازید من القدر اللازم - ثم لا ینجو من الھمّ الھاذم - ویبقی

وہیچو سبزہ گیاہے حرکت میکند - وزیادہ از قدر لازم فکرے کند - باز از غم پارہ پارہ کنندہ نجات نمی یابد - وہیچو

کالخائبین - ثم یبدءُ لہ ان یقطع المسافة النائیة - لیعالج الآلام القضائیة -

نومیدان میماند - باز در دلش مے افتد کہ سفر دور دراز کند - تا تکالیف قضا وقدر را علاج تواند کرد

ویکون من الفائزین -

واز مراد یابان گردد -

فیقال مثلاً انّ امیر کابل - یربّی العلماء ویشابه الوابل - فیفرح فرحًا

پس مثلاً او را میگویند کہ امیر کابل پرورش علما میکند - وہیچو باران بزرگ است - پس این شخص بشنیدن

شديداً كالسكران - ويقصد كابل مع بعض الاخوان - ليوطنوه امنع جناب -

این سخن همچو ستان شادان وفرحان میگردد - وباچند رفیقان خود قصد کابل میکند - تاکه او را در بلند مرتبه جا دهند

ويطرو ادراهم كسحاب - وهو يجعل ابنه الذي هو سرّه رفيق عتاده - خوفاً

وهمچو ابر روپیه ها باراننده - و او پسر خود را که راز طبیعت اوست رفیق آمادگی خود میکند - ازین اندیشه

من ارتداده - ولم تزل تعاني عينه السّرى - وتعاصي الكرى - فيصل

که پس از رفتن او مرتد نشود - و همیشه چشم او شب روی را می بیند - و خواب را ترک میکند - پس

كابل بشق النفس وجهد المهجة - بعد مكابدة انواع الصعوبة - ويلقي بعض

بمشقت نفس و کوشش جان تا بشهر کابل می رسد - وبعد برداشتن مصیبت ها گوناگون در آن شهر می آید - و

العملة - ويصافي بالنفاق والمداهنة - ويخفي مذهبه خوفاً من الحرمان -

به بعض عمله امیر ملاقات میکند - واز روے نفاق و مداهنه دوستی ظاهر مینماید - و مذهب ترک تقلید

او الهوان من ايدي عبد الرحمن -

خود را از اندیشه محرومی از انعام مخفی میدارد - یا ازین اندیشه که امیر عبدالرحمن او را در شکنجه ذلت نکشد -

وكذالك تسوّل له النفس من عسر المعيشة - فيسجد تواضعاً لكل ذي

وهمچنین نفس او بباعث تنگی معیشت این کارها را برائے او می آراید - پس برنیت تواضع هر توانگرے را

الثروة - ويخرّ امام اركان الحكومة - وحينئذٍ يصدق فيه ما قيل في

سجده میکند - و پیش هر رکن حکومت بزمین مے افتد - و درین وقت بر و آن مثال صادق

اهل التزوير - بئس الفقير على باب الامير - فالحاصل انه يصدع

مے آید که بدترین فقرا آن ست که بر در امیر باشد - پس حاصل کلام این ست

عملة الامير بالمحبّة - ويتجانح بالصُّحبة - ويوجه اقدامه الى قصر الامير غرّة

که او با عمله امیر بمحبت می آمیزد - و در صحبت شان کشاده دلی ظاهر میکند - و پاها خود را تا محل امیر می سائد

فلا یقول له احد ارکب مطیةً - او نسلم عطیة - و یسئل الحافاً کالشحاذین

تا اظهار غربت کند - پس هیچکس نے گوید که سوار شو یا چیزے از عطیه بگیر - و همچو گدایان باصرار سوال میکند

و ینکر شخصه و یلفع وجهه - لئلا یؤخذ کالمجرمین - و یکون لهم الطوع من خدامهم

و خویشتن را بهیئت ناشناسان ظاهر میکند و روی خود می پوشد تا که همچون مجرمان گرفتار نگردد - و ایشانرا

و افنی فیهم من غذائهم - و یسلم علیهم تحیة الخادمین -

از کفش ایشان زیاده تر فرمانبردار میشود - و از غذاے ایشان زیاده تر در ایشان فنا میگردد - و بر ایشان

ثم یقودونه الی حضرة الامیر - و یذهبون به کالاسیر - فیخر امامه کالساجدین

بر آن طور سلام میکند که خدمتگاران و چاکران می کنند - باز او را بسوے درگاه امیر میکشند - و همچو اسیرے می برند -

و یثنی علیه قائلاً یا ایها الامیر الاکرم - و السلطان الاعظم - مسنی و اهلی ضرّ

پس پیش او مثل سجده کنندگان می افتد - و بر و بدین طرز ثنا میگوید که ای امیر بزرگتر و بادشاه کلان ترمرا و

و بعمرك ان عیشی مرّ - و جئتك من دیار بعیدة - بمصائب شدیدة - فتصدق

عیال مرا فقر و فاقه رسیده است - و قسم بزندگانی تو که زندگی من تلخ ست - و از ملک دور دراز بخدمت

علیّ ان الله یجزی المتصدقین -

رسیدم و درین سفر مصیبتها کشیدم - پس برمن صدقه کن که خدا صدقه کنندگان را دوست میدارد -

و یخاطبه الامیر بلسان ذلق - و لا یریه رائحة من ملق - و یقول اجلس و تکلم

پس امیر او را بزبان تند مخاطب میکند - و بوے از نرمی او را نمی نماید - و میگوید بنشین و بصورت

به غضبان - فیظن المسکین ان اجله قدحان - فهناك لا یبقی ایمانه

غضبناک با او مکالمه میکند - پس این مسکین گمان میکند که وقت مردن او در رسید - پس درین وقت

بالالطاف الرحمانیة - و یکاد یخرج بوله من الهیبة السلطانیة - و کذالك یخزی

ایمان او بر الطاف رحمانیه نمی ماند - و نزدیک میگردد که پیشاب او از هیبت سلطانیه بیرون آید - و همچنین

الله عبدة المخلوقين - ثم يخرج من بيت الامير - ويستيقن الامير - انه احد

خدا بنده پرستان را ذلیل میکند - باز آن شخص از خانه امیر بیرون کرده میشود - و امیر را یقین میشود که او یکے

من اهل التزوير - فلا يؤوى اليه كرجال متقين - واما ذلك المغرور الجهول -

از دروغ آرایان ست - پس ہیچ پرہیزگاران نزد او جائے یابد - مگر آن مغرور و نادان

والسفيه المخذول - فيظن ان لعطايا العظام ستسلم اليه - ويكرمه

وابله و گمنام گمان مے کند که عنقریب عطیه ہاے بزرگ سپرد او خواهد کرد - و امیر اعزاز او

الامير ويكون له مكانة لديه - ويدخل في المقربين - فبينما هو في نسج

خواهد کرد - و او را نزد او مرتبه خواهد بود - و او را در مقربان خود داخل خواهد کرد - پس او هنوز در بافتن

هذه التخيلات - وتغيير اللباس كالصائد والصائدات - يطلع بعض

همین خیالها مے باشد - و ہیچو شکاریان در تبدیل لباس مشغولیها دارد - که بعض دانایان بر کینه

المتوسمين على شقاقه - ويخبرون عن فطرته وطريق نفاقه - فيفاجئه داء

مخفی او مطلع میشوند - و از فطرت و طریق نفاق او خبر مے یابند - پس او را بیماری خوف ناگاه

الاشفاق - ولا يسري الوسن الى الآفاق - ويظن انه من المقتولين - ويوجس

مے گیرد - و خواب از چشمان او مے رود - و گمان میکند که عنقریب از کشتگان ست - و در

في نفسه خيفة على خيفة - بما يرى رعب الامير وطريق عقوبة - فتكاد تزهق

دل خود خوف بر خوف مے کند - چراکه بچشم خود رعب امیر و طریق سزاے او را مے بیند - پس نزدیک

نفسه ويسقط كجيفة - او يغمى عليه كالمفسدين الخائفين - فيفر ويرتحل

است که جان او بیرون آید و مثل مردار بیفتد - یا او را مانند مفسدان ترسنده غشی افتد - پس میگریزد و با

بالمدلجين المجدين - ويحسب حياته صلة من امير المسلمين - او يعطى له

شب روندگان سرگرم کوچ میکند - و زندگی خود را انعامے از امیرے انگارد - یا اندکے از انعام

قليل انعامه - فلا يقل به شيئ من اصرامه - ولا تفيده سجدته ولا تجدا صلحامه - بل

او می یابد - پس بدان اندک چیزے از درویشے او کم نمی شود - و او را سجده او فائده نمی دہد و نہ کوشش

يعرف انه ليس اهل كرامه - فلا يظلمه الامير النحرير - بل هو يظلم نفسه فلا ينفعه البحر

بر پا استادن او مفید افتد - بلکہ این ثابت میشود کہ او برائے اکرام امیر اہلیتے ندارد - پس امیر دانا ہیچ ظلمے برو

ولا الغدير - فيقصد داره مخذولا وملوما ومريضا محموما - ويظهر انه رجع

نمی کند بلکہ او خود ظالم النفس خود می باشد - پس او را نہ دریا نفع بخشد نہ غدیر سود مند آید - پس خانہ خود را قصد

فائزا مقبولا مع انه رد فى الحافرة - ورجع بالكرة الخاسرة - ولكن يستر امره

مے کند بحالت گمنامی و ملامت زدگی و بیماری - و ظاہر میکند کہ او در حالت کامیابی واپس آمدہ است - با وجودیکہ

خوفا من اللاعنين - وكذالك يفنى عمره كالمصابين -

او ہمچنان کہ رفتہ بود تہیدست می آید - مگر خوف لعنت کنندگان امر خود را می پوشد - وہمچنین عمر خود را در مصیبت ہا

ثم يرجع من تلك البلدان - ويصبر مليا من الزمان - وبعد برهة يقصد

میگذراند - باز ازین دیار ہا ے گردد - و لختے از زمانہ صبر مے کند - و پس از مدتے قصد ملاقات

اناسا آخرين - فلا يرى وجه خير من جناب - ويتردد من باب الى باب - و

مردمان آخر میکند - لیکن از ہیچ درگاہ روئے نیکی نمے بیند - و از درے سوئے درے میرود - وہمچو

يخسأ ككلاب - ويترامى به مرامى الافلاس - الى فلوات الهوان والانتكاس

سگان راندہ میشود - و افلاس و تہیدستی او را سوئے بیابانہائے ذلت و سرنگونی مے اندازد -

ويجلاء من ارض الى ارض - ويكابد محن السفر لعرض - حتى يصير ابن كل

و از زمینے سوئے زمینے جلا وطن میکند - و برائے متاعے محنتہائے سفر میکشد - تا آنکہ ہر خاک را ہمچو پسرے

تربة - واخا كل غربة - يقطع كل واد - ويشهد كل ناد - ثم يرجع بجرد

میگردد - و ہر غربت را ہمچو برادر میشود - ہر بیابانے را قطع مینماید - و ہر مجلسے را حاضر میشود - باز بتن برہنہ و روئے

ووجه كرماد - ومرض جلاد كالخائبين - لا يرى يوماً مسليا عن الامتحان

همچو خاکستر - و مرض مهلک واپس مے آید - آن روز را نمی بیند که از غمها دور کننده باشد -

ولا قوماً مواسين كالاعوان - ولا يأتيه الحمام - لينقطع الآلام - فيلعن بختَه

و آن قومے را نمی بیند که معاون و غمخوار باشند - و او را مرگ نیز نیاید تا همه دردها منقطع شوند - پس همچو زیان

كالملعونين - وكذالك يعيش بشنشنة الشحاذين - والسائلين لحافاً والمعترين

کاران بر طالع خود لعنت میفرستد - و همچنین بسیرت گدایان مے زید - و همچو آن سائلان و محتاجان که در پے

يأكله الافلاس - ويدوسه الانكاس - حتى يذهب عقله ويختل الحواس - و

شده چیزے میگیرند عمر بسر میکند - تهیدستی او را میکشد - و نگونساری او را پامیکوبد - تا بحدے که عقل او خلل مے پذیرد و

يريد ان يبط فيغيض - ويسعى ان يصعد فيتصدى له الحضيض - و

حواس او مختل میگردند - و اراده میکند که از چاہ آب برون آید - پس آن آب فرو میرود - و کوشش میکند که بالا برود

ولا يزال يسمع لعن القوم - ويوخزونه باسنة اللوم - وربما يضربونه على

پس نشیب پیش مے آید - و همیشه لعنت قوم میشنود - و نیزه ہائے ملامت در وے سپوزند - و بسا اوقات بر لغزشے

هفوته - مغاضبين على ما يخرج من فوهته - ويصبون عليه بادنى العثار

او را میزنند بوجه سخنے که از دهن او بیرون آمده باشد - و بادنی لغزش بسیار ملامت میکشد -

وكادوا ان يقتلوه بالسيف البتار - ولا يعدون عن اللذع والقذع - ولا

و نزدیک گردد که با تیغ بران او را قتل کنند - و از سوختن دل و دشنام دادن باز نمی مانند - و بوئے

يذيقونه رائحة كرم الطبع - بل ربما يضربونه بالنعال - او العصي والحبال -

بخشش طبع نمے چشانند - بلکه بسا اوقات او را بکفش میزنند - یا بچوبها و رسن ہا او را می کوبند -

حتى يجد ما يجد الحائر الوحيد - ويرى كلما كان عنه يحيد - ويقول يا ليتني

تا آنکه آن مے یابد که حیرت زده تنہائے یابد - و آن همه بلاہا مے بیند که از آنها کناره میکرد - و میگوید که کاش

ويلحقون بالشياطين - ويملك شركاءه داره الخربة - ولا يهدون اليه الا

و با شیاطین مے آمیزند - و شریکان مالک خانہ خراب او میشوند - و بجز لعنت ہیچ ہدیہ سوے

اللعنة - فينقطع اسمه من الدنيا ويكون مآل امره خسران الدنيا والدين - و

او نمی فرستند - پس نام او از دنیا بریدہ میشود - و انجام کار زیان دنیا و دین می باشد - و نیز

سواد الوجه في الدارين - والبعد من رب العالمين -

سیاہی رو بہر دو جہان در حصہ او می آید - و از خدا دور کردہ میشود -

ورجل آخر ولد في بيت الشرف والكمال - والعزة والاقبال -

و مردے دیگر ست کہ در خانہ شرف و کمال پیدا شد - و در حریم عزت و اقبال وجود یافت

ما مسّ ابويه الافلاس - وما علم ما الباس - وخرّجه الاكياس - و

پدر و مادر او را گاہے افلاس نزدیک نیامدہ - و ندانست کہ سختی چہ باشد - و دانشمندان او را ادب آموختہ

يهتز الخدام عند حركة شفتيه - ويثبون لتحصل ما احب لديه -

و بروقت لب جنبانیدن چاکران او مے دوند - و برائے تحصیل مراد او مے دوند -

وترى جفره منبطًا - وقفره معشوشبا - ومن كل فعل يترع كيسه - و

و مے بینی کہ چاہ او منبع آب و زمین او بکثرت گیاہ مے دارد - و از ہر کارے کیسۂ او پر میشود - و

تميس خند لبيسه - ويعيش حميداً - ويحسبه الناس سعيداً -

شتر ناقہ او بناز می رود - و زندگی مے گذراند در حالیکہ تعریف کردہ میشود - و مردم او را سعید مے پندارند

ومن الصالحين -

و از صالحان مے انگارند -

بل ربما تجد رجلاً فاسقاً قويم النشاط جموم النشاط - يميس في حلل المراح -

بلکہ بسا اوقات مردے فاسقے را خواہی یافت کہ مضبوط و کثیر النشاط می باشد - در لباس خوشی میخرامد -

ولایخطی سهمه من غرض الافراخ - یسقد له کل لحم غریض علی السفود - ولیشوی

وتیر او از نشانہ خوشی خطا نمے کند - از گوشت نرم برائے او بر سیخ کباب طیار مے کنند - وجوزہ ہائے

له القرایح مع الرغیف المثرود - وهو یابز کابوز الظباء - وقد یجد کثراً فی الجهاد

مرغ ہا بہمراہ کلچہ در شوربا شکستہ بریان میکنند - واو ہمچو آہو ہا مے جہد - وگاہے گنجے در بیابانہا مے یابد

ویصید اناساً کالدواب - باراءة ملامح السراب - ومع ذالك لایری الباساء

ومردم را ہمچو چارپایان شکار میکند - ودرخش سراب خود مینماید - وباوجود این ہیچ تنگی وتکلیف را

والحوبة - ولایکابد الصعوبة - ویعطی حظاً کثیراً من رویة غید - وسماع

نمی بیند - وسختی را نمے بر دارد - واز زنان نرم وسرود گویان بہرہ بسیار دادہ مے شود -

اغاريد - واموال وبنين - واملاك وارضين - وغلمان وخادمين - مع

ونیز او را مال وپسران واملاک وزمین ہا میسر می آیند - وغلامان ونوکران میباشند - باوجودیکہ

انه یسارع فی السیئات - ولایتوب من الممنوعات - ولایاخذ فی کسع الهنات

او در بدی ہا مے دود - واز ممنوعات توبہ نمی کند - ودرین فکر نمی باشد کہ بدی ہا را

بالحسنات - وتلافی الهفوات قبل الوفات - بل یجترء علی المنهیات - ویجاوز

بہ نیکی ہا دور کند - وقبل از وقت لغزشہائے خود را تدارک نماید - بلکہ بر ممنوعات دلیری مے کند - واز حدود

حدود الله کالغالین - ولایتقی بل یتبرء من ملاقات التقات - ولقاء

خدا تعالی ہمچو غلو کنندگان تجاوز میکند - وپرہیزگاری اختیار نمی کند بلکہ از ملاقات پرہیزگاران بیزار می باشد -

التقات - ومدانات اهل الدیانات - بل یرغب فی مقانات القینات -

واز قرب اہل دیانت نفرت مے کند - بلکہ در آمیزش زنان سرود گویان رغبت مینماید -

ومعانات الفاسقات - ولایسمع نصح الاجانب ولا الاقارب - بل یابر

دیدن زنان بدکار خواہش میکند - ونصیحت نزدیکان وبیگانگان نمے شنود - بلکہ نصیحت کنندگان

الناصحين كالعقارب - ولا يلتفت الى وصايا الحيّ - بل يصول عليهم كالحيّ -

راهچو کژدم نیش مے زند - وسوے وصیتهاے قبیلہ التفات نمی دارد - بلکه همچو مارے برایشان حمله میکند -

ولا يضيء منشره الى الطيّ - بل يزيد كل يوم في اثم مبين - ويركب كل فرس

وباز نمی گردد نامه پراگنده او سوے پیچیدن - بلکه هر روز در گناه ترقی میکند - وسوار میشود بر اسپانے که

اوظفة القوائم هيكل - ويسبق كل الذي حنق ويشابه العندل -

دست و پاے شان سبک اند و طویل و عریض اند - و از هر خصومت کننده شدید العداوت قدمش پیشتر میباشد

وينفد ايام العمر كخليع الرسن - مريد الوسن - يباعد داره عن دار اهل الصلاح

و در بدن شتر بزرگ سر را میماند - و ایام عمر خود را همچو رها کرده رسن شهوات و درازی خواب میگذراند - و خانه خود را

ويثافن باهل الفسق والطلاح - لا يحل مسجدًا - بل يطلب عسجدًا - ويميل

از خانه اهل صلاح دور میگرداند - و با اهل فسق و بدبختی مے نشیند - و هیچ مسجدے را اندر نیاید - بلکه زر می طلبد - و سوے

حاشية - قال بعض البراهمة ان التفاوت من اعمال النشاءة السابقة - واعلم

بعض براهمه می گویند که تفاوت مراتب مخلوقات بباعث اعمال پیدایش سابقه است - و بدان

انهم قوم يعتقدون بالتناسخ نظرًا على تفاوت مراتب المخلوقات - ويقولون ان

که این قومے هست که اعتقاد تناسخ دارند - بدین خیال که تفاوت مراتب مخلوقات را جز این وجهے نیست - و میگویند

انواع الحيوانات قد حدثت من انواع الحسنات والسيئات - واصروا على هذا وجاؤه

که انواع جانداران از انواع نیکی ها و بدی ها پیدا شده اند - و برین اصرار می کنند و اتفاق میدارند

موعبين - وانت تعلم ان هذه الاوهام ما ظهرت من منبع بصيرة - ولا من لجة

که همچنین ست - و تو میدانی که این اوهام محض اند - و از چشمه بصیرت ظاهر نشده اند - و نه از دریا معرفت صحیح

معرفة صحيحة - وما قامت عليها حجة من حجج قاطعة - بل تشبثوا بها عند عمه

بیرون آمده اند - و هیچ حجتے بران ها قائم نشده است - بلکه این مردم در وقت حیرت و

الیٰ ناجود و باطئةٍ - مملوّة من صهباء محمرة - فی حلقة ملتجه - ونظارة مزدحمة

پیالہ ہاے شراب می خمد - ومیخواہد کہ پیالہ ہا از شرابے سرخ او لدادہ باشند - وشراب را در رفیقان یک جہت

یتخذ دنیاه صنماً فقیه یرغب - وبها یکلف وعلیها یکلب - وفیها یتنافس

و در انبوه مردمان مینوشد - دنیا خود را بتے میگیرد پس در ان رغبت میکند وبدو حریص میباشد وبرو آرزومند میماند

فی کل حین - ولا یتزوّد من العقبیٰ والدّین - یذهب عمره فی اکتناز الذهب - وتطلع

وہر وقت برو فخر میکند - وہیچ توشہ از عقبیٰ ودین نمی گیرد - ہمہ عمر او در فراہم آوردن زر میرود - وآرزومند

الشّح علی قلبه کذاتِ اللهب - ومن کل طرفٍ یعطف علیه القلوب - ویُسّینیٰ

دنیا بر دل او ہمچو آتش افروختہ مستقل میباشد - واز ہر طرف دل ہا برو مہربانی میکنند - ومطلب او برائے

له المطلوب - ولا تعطّل قدوره ولا جعالها - ولا ینصاع ایامه ولا اقبالها - ویذبّ

او آسان کردہ میشود - ودیگہاے او معطل کردہ نمی شوند ونہ دستمالہاے آن دیگہا بیکار میماند - وروزہاے او از وے

وحیرةٍ - وعدم الوصول الی حقیقة اصلیة - ولغوب الفکر وقلة درایة - وما استطاعوا

وسرگردانی - ومحرومی از حقیقت اصلیہ ونیز بباعث فرو ماندن فکر وکمی درایت بدین اوہام

ان یقیموا دلیلاً علیها - بل انت ستعلم ان الدلائل قامت علی ما خالفها - کما لا یخفیٰ

پنجہ زدند - وطاقت نداشتند کہ بران دلیلے قائم کنند - بلکہ تو عنقریب خواہی دانست کہ دلائل بر مخالف وہم شان

علی المستبصرین - وکان علیهم ان یثبتوا ان الروح الذی انتقل من الدنیا بالیقین -

قائم شدہ اند - واین بار ثبوت بر گردن شان بود کہ ثابت کنند کہ روحیکہ ازین جہان رفتہ بود - کدام

رجع الیها ثانیاً - ودعا احدٌ من الشاهدین - فما اتوا بالشهداء کالصادقین

گواہان ہستند کہ روبروے شان باز آمد - پس ہیچ گواہے پیش نکردند -

وکفاك من وجوه بطلان هٰذه العقیدة الفاسدة - انها یخالف نظام الرحمانیة

وترا بر بطلان این عقیدہ این دلیل کافی ست - کہ این عقیدہ با نظام الہیہ مخالف افتادہ اند -

نجاله - ویبارك له زلاله - لا یری یوم الحرمان فی النعماء - ولا ینجی بجنته نحو

نمی گریزند ونه اقبال آن روزہا - وزنبورہای او دفع کرده میشوند - ودر آب شیرین او برکت داشته می آید - در نعمتہائ

الانکفاء - معه انه ینفذ عمره فی الفحشاء - لا تسقط علیه صاعقة - ولا تلدغه

خود روز محرومی نمی بیند - ونه طالع او سوی برگشتگی قصد میکند - باوجودیکه او عمر خود در بدکاریہا میگذراند - نه بر وی صاعقه

حیّة - ولا یمحی اسمه من الارضین - بل یکثر اولاده - ویجمع حوله احفاده -

می افتد - ونه او را مار میگزد - ونام او از زمین محو کرده نمی شود - بلکه اولاد او واولاد اولاد او بسیار میشود -

یملك الصدر فی کل نادٍ محشود - ومحفل مشهود - ویحسب من بدور

در هر مجلسی که مجمعی دارد صدرنشین مے گردد - ودر هر مجلسی که درو اکابر حاضر می آیند امیر ایشان او

المحافل - ورؤس الاسافل - ویقوم خدمه عند رأسه - حتی یهب من نعاسه

می باشد - واو را ماه تمام محافل وراس ورئیس تمام مردمان می دانند - وخدمتگاران بر سر او ایستاده می باشند

سہو ۱ ۸۱ سہو ۴ ع

الالهیة - ویجعل الله الکامل القادر الخالق کالضعفاء المعطلین - وانت تعلم انه

واین عقیده خدائے کامل را ہمچو کمزوران وبیکاران میگرداند - وتو میدانی که خدا تعالے

خلق کثیرا من الآلاء والنعماء للانسان - وما کان وجود الانسان ولا وجود اعماله

بسیاری از نعمتہا برای انسان پیدا کرده است - ودر وقت پیدا کردن آن نعمتہا از انسان واعمال او نام

فی تلك الاوان - کما انه خلق الارض والسماء - والشمس والقمر وکلما شاء - فی الافلاك

ونشانے نبود - چنانچه او تعالی زمین وآسمان وشمس وقمر وهرچه خواست در آسمان وزمین پیدا

والارضین - لینتفع بها الناس باذن رب العٰلمین - ولا شك ان وجود الانسان ووجود

کرد - تاکه تمام مردم از آنها فائده بردارند - وہیچ شک نیست که وجود انسان ووجود اعمال

اعماله بعد وجود هذه المخلوقات - کما نری ان وجودنا مسبوقة لوجود الارض

او پس از وجود این مخلوقات ست - چنانچه می بینی که وجود ما برای وجود زمین وآسمان مسبوق

ویاکل ویشرب حتی یکون بطنہ کالقبۃ - ویشرب الحلب ملا العلبۃ - و

تا بوقتیکہ از خواب خود بیدار شود - ومی نوشد ومی خورد تا آنکہ شکم او ہمچو گنبدے میشود - وشیر چندان مینوشد کہ ظرف

لایاخذہ توخم ولا یکون من المبطونین - یرکب علی کل مطیۃ وطیۃ - ویکون

کلان شیر را خالی میکند - مگر طعام او در معدہ فاسد نمی شود ونہ او را درد شکم میگیرد - بر چنان اسپے سوار میشود کہ

لہ تنعم کعطیۃ - ویشغفہ الاملاک والغلمان - ولا یدری ما الایمان - لا یعادی

نمی جنباند او را - وتنعم داد را مثل عطیہ می باشد - ومحبت ملک ہا وغلامان در دل او می نشیند - ونمی داند کہ ایمان

صغیرۃ ولا کبیرۃ - ولا یثنی علیہ خلقا وسیرۃ - ومع ذلک یکون مرجع

چہ باشد - نمی گذارد صغیرہ را ونہ کبیرہ را - وکسے تعریف خلق وسیرت او نمی کند - وبا وجود این ہمہ خرابی ہا او مرجع

الخواص والعوام - ویصافونہ بالحب التام - حتی یکون قبرہ بعد موتہ معتمر

خواص وعوام می باشد - وبکمال محبت او را دست میگیرند - تا آنکہ قبر او بعد از مردن او زیارتگاہ زائران

والسماوات - والعناصر التی علیہا مدار الحیات - والانکار جہل وسفاہۃ ومن

افتادہ است - وہمچنان در مرتبہ وجود بعد از عناصر است - چرا کہ این ہمہ چیزہا مدار حیات انسان اند - وازین

قبیل المکابرات - فالرحیم الذی خلق لنا قبل وجودنا کثیرا من النعماء - کیف

واقعہ انکار کردن از قبیل جہالت وکم عقلی ومکابرہ است - پس آن مہربان کہ قبل از پیدائش ما چندین

یظن انہ بدل قانونہ بعد تلک الآلاء - وفوضنا الی اعمالنا کبخیل وضنین - ثم

نعمتہا پیدا کردہ - چسان گمان کردہ آید کہ او بعد عطای این نعمتہا قانون خود را تبدیل کردہ ہمچو بخیلے ما را با اعمال

الذین انغمسوا فی ہذہ التوہمات - وظنوا ان ہذا العالم یدور علی محور التناسخات

ما گذاشت - باز آنانکہ درین توہمات غرق شدہ اند - وگمان کردہ اند کہ این جہان بر محور تناسخہا گردش میکند -

یقولون انہ لیس احد خالق اصل المخلوقات - بل کل روح قدیم وواجب

این مردم میگویند کہ اصل مخلوقات را کسے پیدا نکردہ است - بلکہ ہر روح مثل خدا تعالیٰ واجب الوجود

الزائرين- وتتعهدها صباح ومساء زمر المعتقدين-

ے گردد- وہر صبح وشام معتقدان بر مزار شریف او بتعهد می روند.

وما قام دليل على كون هذا الانسان- وحوار الرجال الذين سمعت

وہیچ دلیلے بر اقبال این شخص قائم نشده است که چرا اینچنین نعمت وعزت حاصل کرده و نه

ذكرهم في سابق البيان- ولا يدرى كيف وقع قوم في يد النخاسين- وآخرين

دلیلے بر ادبار آن کسانے تا حال بدست آمده که ذکر مصیبت شان پیش ازین شنیدی- وہیچ معلوم

دخلوا في المنعمين-

نمی گردد که چرا قومے در دست برده فروشان افتادند- وچرا قومے دیگر در منعمان داخل کرده شدند.

فهذه اسرار لا تبلغ الانظار منتهاها- ولا تدرى الافكار مغناها- فاذا

پس این رازها هستند که دیده ها تا انتهائے آن نتوانند رسید- وہیچ فکر بمرکز اقامت آنها راہ نمی داند-

كمثل الله وكذالك اجزاء المركبات- وهذا هو الامر الذي لزمهم من انكار صانع

است- وہمچنین ماده اجسام واجب الوجود است- واین همان امر است که بوجه انکار صانع موجودات وصانع

المصنوعات- فانهم لما انكروا بوجود البارئ الصناع- اضطروا الى ان يقروا بقدم

را لازم آمد- چرا که اوشان هرگاه که از وجود صانع عالم انکار کردند برائے تراشیدن این عقیده مضطر شدند

الاشياء- فجعلوا كل شيئ واجب الوجود مضطرين- وظنوا ان صانع العالم

که عالم قدیم ست- پس در حالت اضطرار هر چیزے را واجب الوجود قرار دادند- وگمان کردند که صانع عالم

احد منهم في الوجوب والقدم كالمتشاركين- فهذا دليل آخر على ابطال ادعائهم

همچو شریکان یکے از ایشان ست- پس این دلیل دیگر بر ابطال عقیده ایشان ست

ورد كلامهم عند المحققين- فان الله الذي هو قيوم الاشياء- وبه بقاء الارض

چرا که آن ذاتے که قیوم اشیاست- وبقائے زمین وآسمان

وجدت هٰذہ المُعضلات فی افعال اللّٰہ - فکیف لا یوجد مثلہا فی اقوال اللّٰہ -

پس ہرگاہ کہ این عقدہ ہائے لاینحل در کارہائے خدا تعالےٰ موجود اند - پس چرا در گفتارہائے او نیافتہ شوند -

مالك لا تقیس اقوال الحکیم علی افعال الحکیم - مع انہما کالمرایا المتقابلۃ -

ترا چہ پیش آمد کہ اقوال حکیم را بر افعال حکیم قیاس نمے کنی - با وصف اینکہ آن ہر دو مثل آئینہ ہائے

وکالتوامین فی المشاکلۃ - فلا بد فیہما من وجود المناسبۃ - وتحقق المشابہۃ

متقابلہ ہستند - ومثل دو بچہ توام در مشابہت ہستند - پس وجود مناسبت در آن ہر دو ضروری ست

فلا تجاوز الحد الذی یُسنی الامر المعضل - ولا ترد الامر الصحیح الذی یجب

وتحقق مشابہت از واجبات است - پس از آن حدے بیرون مشو کہ آن مشکل را آسان میکند - وآن امر

ان یقبل - ولا تکن من المتعصبین -

صحیح را رد مکن کہ قابل قبول است - واز متعصبان مشو -

والسماء - کیف یمکن ان یکون احد من الموجودات - ویساویہم فی الوجوب وقدم

باولیت - چگونہ ممکن است کہ یکے از موجودات باشد - و در وجوب و قدامت بدیشان برابر

الذات - ولو کان الباری احدا منہم وعلٰی درجۃ المساوات - فکیف تکون ربوبیتہ

باشد - اگر خدا تعالےٰ یکے از مخلوقات بودے وبہمہ ممکنات درجہ مساوات داشتے - پس چگونہ ممکن بود کہ ربوبیت

محیطۃ علی الارواح والاجساد الکائنات - بل ہو اذ ذاك یکون کالاخوان للآخرین - لا مبدء

او بر جمیع ارواح و اجساد احاطہ کردے - بلکہ درین وقت دیگران را ہمچو برادران بودے - نہ کہ مبدء

الفیض ورب العٰلمین - وشتان بین ہٰذہ الحالات وبین قیوم السموات و

فیض ورب العالمین - وبنگر چہ نسبت است این حالات را با ذات قیوم السموات والارض -

الارضین - ثم حینئذٍ لا تبقی دلالۃ شیئٍ علی وجودہ - وکیف الدلالۃ اذ لم یخلق

باز این فساد لازم می آید کہ درین صورت بر وجود باری ہیچ دلیلے قائم نمی تواند شد - وچگونہ دلیل قائم

پیش مظہر ۸ قسم

یاعباداللہ اسمعوا ثم فکروا ثم اقبلوا ان کنتم طالبین - قد مات نبی اللہ عیسیٰ - و

ای بندگان خدا بشنوید باز فکر کنید باز قبول کنید اگر جویندگان ہستید - درین شک نیست کہ نبی اللہ عیسیٰ

اخبرنا عن موتہ خیر الخلق وسید الوریٰ - ثم شھد علی موتہ کثیر من اھل العلم

وفات یافت - ومارا از موت او بہترین مخلوقات صلی اللہ علیہ وسلم خبر داد - باز بر موت او بسیارے از عالمان وعاقلان

والنھیٰ - کما شھد شاھد عند وفات نبینا المصطفیٰ - اعنی خلیفۃ اللہ الصدیق

گواہی دادند - چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ خلیفۃ اللہ وصدیق و اتقیٰ بود

الاتقیٰ - وکذالک ذھب الیہ کثیر من الاکابر والائمۃ - وماجاء لفظ رجوع

وہمچنین بسیارے از اکابر و امامان بسوئے موت مسیح رفتہ اند - ولفظ رجوع مسیح در پیشگوئی آنحضرت

شیئًا بل تباعد عن حدودہ - ولا یفتی القلب السلیم والعقل القویم ان یبقی وجود

شود - چراکہ او چیزے پیدا نکرد - بلکہ از مخلوقات دور ماندہ - ودل سلیم وعقل درست فتویٰ نمی دہد کہ وجود

الباری بغیر دلیل وبرھانٍ مبین - ثم لما سلموا ان انواع المخلوقات نتیجۃ ضروریۃ

باری از دلیل خالی باشد - باز این مردم چون تسلیم کردند کہ انواع مخلوقات اقسام نیکیہا

لانواع الحسنات والسیئات لزمھم ان یقروا بان اقسام الحیوانات لایجاوز اقسام الحسنۃ

وبدی ہارا بطور نتیجہ ضروریہ است - ایشان را لازم آمد کہ این ہم اقرار کنند کہ اقسام جانوران از اقسام نیکی وبدی

والسیئۃ - وھٰذا باطل بالبداھۃ والمشاھدۃ الحسیۃ - فلاشک ان ھٰذہ

متجاوز نیستند - واین خیال بہ بداہت باطل و از مشاہدات حسیہ در وغش ظاہر است - پس ہیچ شک نیست کہ

الاوھام قد نحتت من تلفیقات انسانیۃ - وتجویزات اضطراریۃ - فانھم اذ لم

این خیالات از منصوبہ ہائے انسانی اند - واز قبیل تجویزات اضطراریہ ست - چراکہ ایشان چون

یھتدوا الی الحق - القوا الآراء رجمًا بالغیب کالعامھین - وما کانوا مھتدین -

حق را نیافتند - رجمًا بالغیب رائے ہا ظاہر کردند وچون سرگشتگان سخنہا گفتند -

نوٹ - اعجبنی عقل البراھمۃ انھم جمعوا التناقض فی العقیدۃ - یعتقدون توجہ العذاب علی سیئات سابق الزمان - ثم ...

مرا عقل براہمہ در تعجب انداخت - ایشان تناقض را در عقیدہ خود جمع میکنند - اعتقاد میدارند کہ عذاب بوجہ گناہان سابقہ ضروری ست - باز ...

المسیح فی نباء خیر البریة - بل لفظ النزول الی هذه الامة - وشتان ما بین

صلی اللہ علیہ وسلم نیامدہ است - بلکہ لفظ نزول مسیح آمدہ است - و در لفظ رجوع و لفظ

الرجوع وبین النزول عند اهل المعرفة - فاتقوا الله یا معشر المومنین - واقبلوا

نزول فرقے ست بسیار کہ اہل معرفت میدانند - پس اے گروہ مومنان از خدا بترسید - و اے

الحق یا حزب الصالحین -

صالحان حق را قبول کنید -

واعلموا ان قرب الله لیس ارثا مقبوضا لاحد - بل تداول هذه الایام من

و بدانید کہ قرب خدا ورثہ کسے نیست - بلکہ این ایام از خدا تعالی دست بدست

[illegible]

ثم من المعلوم ان الامر لو کان کذالک من رب الکائنات - لوجب ان یکون قلت

باز این امر معلوم ست کہ اگر تناسخ درست ست - پس می باید کہ قلت مردم و کثرت

الناس وکثرتهم تابعا لتغیر عدد الحیوانات - وهذا باطل بالبداهة - وکذب بحت

ایشان تابع قلت و کثرت حیوانات باشد - یعنی چون حیوانات بسیار شوند ایشان کم شوند - و چون

عند نظر التجربة - لانا نشاهد غیر مرة فی ایام البسرات - کثیرا من الاذبة والحشرات

حیوانات کم شوند ایشان بسیار شوند - و این امر بداہت باطل و دروغ محض ست - چراکہ ما در ایام برشکال بارہا

والهوام والدیدان والضفادع وانواع الحیوانات - ونعلم انها اضعاف مضاعفة من

مشاہدہ میکنیم کہ بسیارے از جانوران خوردہ و گزندہ و کرمہا و غوکہا و دیگر اقسام حیوانات می برآیند - و میدانیم کہ آن ہا از

عدد نوع الانسان - بل لا یجد الناس عشر عشیرها عند الحسبات - فلو کانت هذه

عدد نوع انسان چندر چند زیادہ است - بلکہ انسان بقدر عشر عشیر آنہا ہم نیست - پس اگر این جانداران

الحیوانات ارواح الادمیین - فلزم ان لا یبقی فی الخریف نفس واحدة منهم فی

ارواح آدمیان بودندے - پس لازم می آید کہ در ایام برشکال ہیچ فردے از نوع انسان در زمین موجود

امر ربٍّ صمد - يلقي الروح على من يشاء - وكذالك تقتضيي عظمته والكبرياء -

مے گردند - بر ہر کہ میخواہد کلام خود مے اندازد - وہمچنین عظمت وکبریاء او تقاضا کردہ است -

اءنتم تجادلونه على ما فعل او تقومون محاربين - ففكروا بفكر لا يشوبه زيغ ولا

آیا شما با وے جنگ خواہید کرد کہ چرا چنین کرد یا بر محاربہ او خواہید ایستاد - پس چنان فکر کنید کہ در آن شائبہ کجی و

ميل - وطهّروا قلوبكم من كل تعصب ولا يذهبكم سيل - ارواتقوا لم تقواكم

میل نباشد - و دلہائے خود را صاف کنید چنان مباد کہ سیل تعصب شما را برباید - پرہیزگاری خود بنمائید پرہیزگاری

يا ابناء المتقين - واعلموا ان الله قد اقامني وبعثني وكلمني - فاتقوا ان تحاربوا

خود بنمائید اے فرزندان پرہیزگاران - وبدانید کہ مرا خدا قائم کردہ است و مرا مبعوث کردہ و مرا ہمکلام شد - پس بترسید

بیان ۸ تنبیہ

الارضين - ولكنا لا نرى هناك نقصانا في عدد نوع الانسان - مع كثرة تكوّن

نماندے - مگر ما دران وقت ہیچ نقصانے در شمار نوع انسان نمی یابیم - باوجودیکہ حشرات

حشرات الارض والديدان - بل نراهم كل يوم متزائدين - واما قولهم انها

الارض وکرمہا بکثرت در زمین متولد میشوند - بلکہ روز بروز آنہا را زیادہ مے یابیم - لیکن این قول اوشان کہ

ارواح تتنزل من معمورة السماوات - فهذه تكلفات واهية ومن قبيل

کرم وغیرہ کہ در ایام برشکال پیدا می شوند آن جانہا ہستند کہ از معمورۂ آسمان فرود می آیند - پس این تکلفات واہیہ ہستند و

الخرافات - نُحتت عند فقدان الدلائل وورود الاعتراضات - وما نرى دلائل

از قبیل خرافات - کہ بوجہ نہ پیدا شدن دلائل و ورود اعتراضات ساختہ شدہ اند - وما ہیچ دلیلے نمی بینیم

اقيمت على تلك الخيالات - بل هي كلمات غير معقولة تخرج من افواههم

کہ برین خیالات قائم کردہ باشند - بلکہ این کلمات غیر معقول اند کہ بے ثبوت از دہان شان مے

من غير الاثبات - كمثل غريق يتشبث بالحشائش خوفا من الممات -

برآیند - ہمچو غریقے کہ بخس وگیاہ پنجہ میزند بدین خوف کہ مبادا بمیرد -

اللہ متعمدین - لا افلك فی یومی هذا الا فلکی - وان یدی هذه فوق کل ید

ازین کہ بدیدہ الستہ بمقابلہ خدا بجنگ بیرون آیند - ام وزیر بحر کشتی من ہیچ کشتی نیست - واین دست من بر تمام آن

تبتغی مرضات ربی - فلا تنبذوا الحق بعد ظهوره - ولا تجعلوا انفسکم من المسئولین

دستہا واقعہ است کہ رضاء رب من میخواہند - پس راستی را بعد ظہور آن از دست میفگنید - وخود را مورد سوال الہی مگردانید -

وبعزة ربی وجلاله لست بکافر ولا معتد من اقواله ولا مرتد ولا من

ومرا قسم عزت خدا وقسم بزرگی او کہ من نہ کافرم ونہ از کلام او بیرون روندہ ام ونہ مرتدم و

الملحدین - بل جاءکم الحق فلا تعرضوا عن الحق کارهین - وقد تقوی مذهبنا

نہ ملحدم - بلکہ بشما حق رسید پس بکراہت ازان اعراض مکنید - ومذہب ما بشہادتہا احادیث

ولو کان فی السموات ونجومها وشموسها واقمارها اناس سالکین مطمئنین

واگر در آسمان ہا وستارہ ہا وآفتاب وماہتاب مردمان آباد بودندے

لکان معهم کثیر من الحیوانات والحشرات التی انتقلت ارواحها من اجساد

ہر آئینہ لازم بود کہ بان مردم دیگر ازان جانوران ہم بودندے کہ بطور تناسخ صورت آن جانوران

الآدمین - ولکان ذالك النظام اکمل واتم کنظام الارضین - غیر محتاج

قبول کردہ اند - وہر آئینہ آن نظام ہمچو نظام زمین ہا کامل بودے - وبدیگر معمورہ

الی معمورة الآخرین - فبای ضرورة تلجاء الارواح حینئذ الی النزول -

محتاج نبودے - پس درین ہنگام کدام ضرورة ارواح را پیش آمدہ بود تا بر زمین نازل شوند

وکیف یستقیم هذا التاویل عند العقول - الیس فی حماة هذه

وچگونہ این تاویل نزد عقول صحیح متصور میتواند شد - آیا از پسندان این عقیدہ ہیچکس

العقیدة رجل من المستبصرین -

بصیرتے ندارد -

بتظاهر الاحادیث والفرقان - ثم بشهادة الائمة واهل العرفان - ثم بالعقل

و فرقان قوت یافته است - باز قوت آن بشهادت ائمه واہل عرفان دوچند شد - باز عقل او را که

الذی هو مدار التکالیف الشرعیة - ثم بالالهام المتواتر الیقینی من حضرة العزة -

مدار تکالیف شرعیہ است قوت داد - باز از الہامات متواترہ یقینیہ قوت یافت -

فکیف نرجع الی الظن بعد الیقین - بل نحن اوینا الی الرکن الشدید - واعتصمنا

پس چگونہ از یقین بسوے ظن رجوع کنیم - بلکہ ما بسوے رکن شدید رجوع کردیم - و برسن خدا تعالے

بحبل الله المجید - وما جئنا بمحدثات کالمبتدعین -

پنجہ زدیم - و ہیچ بدعتے ہمچو بدعتیان پیدا نکردیم -

ثم لما جرت العادة ان کل حشرة تتکون فی تلك الایام - وکذالك وقعت

باز چون عادت ہمچنین رفتہ است کہ ہر قسم جانور خورد درین موسم پیدا می شود - وہم چنین نظام

فی قانون الله صورت النظام - ولا تبلغ الی هذه الکثرة - فی غیر

قانون الہی واقع شدہ - و بجز این روز ہا این کثرت جانوران نمی باشد -

تلك الایام المعدودة - فلو کان سبب هذا انتقال ارواح الناس الی

پس اگر سبب آن این باشد کہ در موسم برشگال ارواح آدمیان در

الحشرات فی ایام البسرات - لکان هذا الامر من معضلات غیر منحلة

حشرات منتقل مے شوند - ہر آئینہ این محل از مشکلات لاینحل خواہد بود

عند التحقیقات - بل من امور بدیهی البطلان والمحالات - ومورد کثیر

بلکہ ازان امور خواہد بود کہ بدیہی البطلان و محال اند - و بسیارے از

من الاعتراضات - عند کل ذی رای متین -

اعتراض ہا بران وارد خواہند شد -

پیشگوئی و نتیجہ

وقد علمتم ان المسیح الموعود۔ یکسر الصلیب المعضود۔ فھذا ھو الزمان ان کنتم

وشما دانسته اید که مسیح موعود صلیب نصارا را که حمایت آن کرده می شود خواهد شکست۔ پس این زمان همان زمان است

موقنین۔ اما ترون کیف یُعلی الصلیب۔ وکیف تُفتّش فی شانه الاکاذیب۔

اگر شما یقین کنندگان هستید۔ آیا نمی بینید که چگونه شان صلیب بلند کرده شد۔ وچگونه چه ها سے دروغ در شان آن متفتش شوند

والی ای حدود بلغ الامر۔ وکثر الخنزیر والخمر۔ ودیس الاسلام تحت اقدام

و مے بینید که این امر نوبت بکجا رسیده است۔ وخنزیر وخمر بسیار شد۔ واسلام زیر قدم مفسدان واغواکنندگان پامال

المغوین المفسدین۔ الیس فی احادیث خیر الکائنات۔ وافضل الرسل ونخبة المخلوقات

گشت۔ آیا این امر در احادیث آنحضرت صلی الله علیه وسلم که افضل الرسل وبرگزیده مخلوقات است

أتظن ان بنی آدم یذنبون فی تلک الایام اکثر من ایام اخرٰی۔ فیموتون

آیا گمان مے کنی که مردمان درہمین روز ها آن قدر گناه می کنند که در روز ها دیگر نمی کنند۔ پس می میرند

وینقلبون الی الحشرات جزاء من ربهم الاعلٰی۔

وارواح شان در حشرات برائے سزا دادن داخل کرده میشوند۔

فانظر اھذا امر یقبله قلبک بالثلج التام۔ او یشھد علیه قانون الله

پس غور کن آیا این امرے ست که دل تو آنرا به تسلی تام قبول میکند۔ یا قانون خدا ونظام خدا بر وگواهی

وصورت النظام۔ ثم انا نشاھد ان کثیرا من الحشرات والدیدان الصغار

مے دہد۔ بازمے بینیم که بسیارے از جانور ہا خورد وکرم ہائے خورد

تخرج من اقصی طبقات الارض عند حفر الآبار۔ بل توجد فی میاھھا

وقت کندیدن چاه ها از طبقه ہائے زیر زمین مے برآیند۔ که دور تر از سطح زمین می باشند بلکه در چاه ہائے نو کندیده

دیدان دقیقة کالصئبان۔ لا تخفٰی عند الامتحان۔ او تری بالآلات

همچنین کرمان وجانوران همچو بیضه شپش یافته می شوند که پوشیده نمی باشند یا بحوذ بینها مشهود می شوند۔

ارضیتم ان تتزائد فتن الدجالین القسّیسین وتمتد الی مائتین او مئین۔ فان غلبتهم

آیا بدین امر راضی شده اید که فتنه هاے پادریان تا دو صد سال یا چند صدیہاے دیگر در زیادت باشند۔ چراکہ غلبہ پادریان

ضروری الی ایّام ظهور المسیح۔ کما جاء بالبیان الصّریح۔ فی انباء خیر المرسلین۔

تا ایام ظهور مسیح ضروری ست۔ وہمچنین در احادیث حضرت خیر الرسل آمده است۔

وبعد کل لعن رُحم وایواءٌ۔ وان الله ارحم الراحمین۔ ومع ذالك لیسوا سواءً

وبعد ہر لعنت رحمت وجا دادن ست۔ وخدا از ہمہ رحمت کنندگان در رحمت افزون تر وپیش قدم ست۔

فی مدارج النجات۔ بل الله فضّل بعضهم علی بعض فی الدرجات والمثوبات

وباوجود این امر مدارج نجات یکسان نیستند بلکہ خدا تعالیٰ بعض را بر بعض در درجہ ہا وپاداش ہا بزرگی داد

ومایرد علی فعله شیءٌ من الایرادات۔ انه مالك الملك فاعطی بعض عباده

وہیچ اعتراضے بر کار او نمی تواند شد۔ چراکہ او مالک الملک است بعض را در کمالات

اعلی المراتب فی الکمالات۔ وبعضهم دون ذالك من التفضلات۔ لیثبت

اعلی مراتب بخشید وبعض را از آنہا کم داشت۔ تا ثابت کند کہ

انه هو المالك یفعل ما یشاء۔ لیس فیه اتلاف حق من حقوق المخلوقین

او مالک الملک است ہرچہ میخواہد میکند۔ در آن حق تلفی احدے نیست۔

وما کان وجود الله تعالی علة لکل علة۔ ومبدءً لکل سکون وحرکة۔ وهو قائم

وہرگاه کہ وجود خدا علت ہر علت ومبدء ہر حرکت وسکون است واو بر ہر

علی کل نفس فلیس من الصواب ان یعزی الی اخلاد العذاب۔ الی هذا

جانے قائم ومتصرف وقادر ست پس این قریب بصواب نیست کہ ہمیشہ معذب داشتن بسوے او منسوب

الجناب۔ وما کان العبد مختاراً من جمیع الجهات۔ بل کان تحت قضاء الله

کرده شود۔ وبنده از جمیع جہات مختار نیست۔ بلکہ تحت قضا وقدر خدا تعالیٰ

ان المسيح الموعود لا يجيء الا عند غلبة الصليب وفتنها المواجة في الجهات -

یا فتنه نمی شود که ضرور است که مسیح موعود در همان وقت آید که وقت غلبه صلیب باشد و فتنهای صلیب هر طرف در موج

فهذا هو الاصل المحكم لمعرفة وقت المسيح ومن اعظم العلامات - فان كنتم

باشند پس برای شناخت وقت مسیح این اصل محکم است و از بزرگ ترین علامات است - پس اگر شما این

تظنون ان المسيح ما جاء على راس هذه المائة - وفتن النصارى لم تبلغ الى غاياتها

گمان میکنید که مسیح موعود بر سر این صدی نیامده است - و فتنه های نصاری تا هنوز بدرجه کمال نرسیده اند

المقصودة - فلزمكم ان تعتقدوا بامتداد هذه الفتن الى راس المائة الثانية - او

پس این امر شما را لازم می آید که اعتقاد کنید که این فتنه ها تا سر صدی دوم طول خواهند کشید - یا

تحديد البصر باليقين - فالآن ما رايك أتزعم ان الارواح نزلت اولا على

پس اکنون رای تو چیست - آیا گمان تو این ست که اول روحها بر سطح

سطح الارض من العلى ثم خسفت وبلغت الى منتهى طبقات الثرى - فاتق الله يا

زمین نازل شدند باز در زمین فرو شدند تا آنکه تا آخری طبقات زمین رسیدند - پس ای مسکین از خدا بترس

مسكين - وان قلت فما بال الناقصين الذين ماتوا على حالة النقصان - وانتقلوا

اگر بگوئی که حال آن ناقصان چیست که در حالت نقصان بمردند - و از این دنیا

من هذه الدنيا مع اثقال العصيان - فانهم لا يردون الى الدنيا ليتداركوا ما فات - فكيف

با بارهای عصیان در گذشتند - چرا که ایشان سوی دنیا باز نیایند تا تدارک ما فات کنند - پس

يكملون ويجدون النجاة - او يدخلون في الجنة غير مكملين - او يتركون الى

چگونه تکمیل ایشان میگردد و چگونه نجات می یابند - آیا این ست که در جنت در حالت نقصان داخل کرده میشوند

الابد معذبين - فاسمع انا نعتقد بان جهنم مكملة للناقصين - ومنبهة للغافلين

یا همیشه در عذاب خواهند ماند - پس بشنو که اعتقاد ما این ست که دوزخ ناقصان را بکمال می رساند - و غافلان را متنبه

على راس مائة اخرى من المئين الآتية البعيدة۔ فلو كان عمر فتن النصارى الى هذه

شور وشغب این فتنه‌ها تا صدی‌های دیگر خواهد ماند۔ پس اگر همین راست ست که عمر فتنه‌های نصارا تا زمانه‌های

الازمنة الطويلة۔ فما بال الاسلام الى تلك المدة يا معشر المتفرسين۔

دور و دراز ست ۔ پس تا این مدت حال اسلام چه خواهد شد۔

وموقظة للنائمين۔ وسمّيها الله ام الداخلين۔ بما تربهم كالامهات للبنين۔

می کند۔ و آنانکه در خوابند ایشانرا بیدار می گرداند۔ و خدا تعالی نام او مادر داخل شوندگان داشته است که همچو مادر پرورش میکند

ونعتقد ان كل بصر يكون يومئذ حديدا بعد برهة من الزمان۔ ويكون كل

واعتقاد میداریم که دران روز هر چشمی تیز بین خواهد بود و این تیزی بعد از زمانه دراز پیدا خواهد شد۔ پس بعد

شقى سعيدًا بعد حقب من الدوران۔ ولا يلبثون الا احقابا فى النيران۔ الا

روزگارے دراز هر بدبختے نیک بخت خواهد شد۔ و توقف شان در جهنم صرف مدتے دراز خواهد بود۔

ماشاء الله من طول الزمان۔ فانا ما اعطينا علم تحديده بتصريح البيان۔

مگر تحدید آن زمانه در حد علم ما نیست۔

فهو زمان ابدى بنسبة الى ضعف الانسان۔ ومحدود نظرًا على منن المنّان۔

پس آن زمانه به نسبت ضعف انسان ابدی ست ۔ وچون نظر بر احسانهای الهی کنیم

ولا يتركون كالاعمى الى الابد على وجه الحقيقة۔ ويكون مآل امرهم

پس آن زمانه محدود ست و زمانه نابینائی را از روی حقیقت ابدیت و دوام نیست۔ و انجام کار ایشان

رحم الله والرشد ومعرفة الحضرة الاحدية بعد ما كانوا قومًا عمين۔ ونعتقد

رحمت الهی و رشد و معرفت حضرت احدیت خواهد بود بعد از آنکه قومے نابینا بودند۔ و ما اعتقاد

ان خلود العذاب ليس كخلود ذات الله رب الارباب۔ بل لكل عذاب انتهاء

میداریم که دوام عذاب دوزخیان همچو دوام ذات باری نیست۔ بلکه هر عذاب را انجامی ست

فما تامرون في هذه القضية - اترضون بان يمهلهم الله لاغواء الناس لمثل تلك

پس درین مقدمه رائے شما چیست - آیا بدین راضی هستید که خدا تعالی ایشان را برای اغوای مردم تا بدین مدت

المدة الطويلة - ويجتاح الاسلام من اصوله المباركة - ولا يبقى احد على وجه الارض

مدیده مهلت دهد - و اصول مبارک اسلام از بیخ برکنده شوند - و هیچکس از مسلمانان بر روئے زمین نماند -

خالق المخلوقات - وقيوم الكائنات - وكان كل قوة مفطورة من يده ومن ارادته

که خالق و قیوم ست - و هر قوة بنده پیدا کرده دست خدا تعالی ست و از

فله دخل عظيم في شقاوته وسعادته - فكيف يترك عبدا ضعيفا في عذاب الخلود

اراده اوست - و او را در شقاوت و سعادت بنده دخلے عظیم ست - پس چگونه ممکن ست که بنده ضعیف

مع انه يعلم انه خالق الشقي والمسعود - والعبد يفعل فعالا ولكنه اول الفاعلين

را در عذاب دائمی فروگزارد - با وجودیکه میداند که پیدا کننده هر شقی و سعید خود اوست - و بنده کارها میکند

وكل عبد صنع يده وهو صانع العالمين - وانه رحيم وجواد وكريم - سبقت رحمته

لیکن او اول کسے ست که کار کرد - و هر بنده صنعت دست اوست و او صانع همه جهانیان ست - و او

غضبه - ورفقه شصبه - ولا يساويه احد من الراحمين - فلا يفني كل الافناء

رحیم ست و جواد ست و کریم ست - غضب او بر رحمت او پیش قدمی نکرد - و نرمی او از سختی او در گذشت - و هیچکس در رحمت

ويرحم في آخر الامر وانتهاء البلاء - ولا يدوس كل الدوس بالايذاء كالمتشددين

برابری او نتواند کرد - و نمی خواهد که مخلوق را بهمه وجوه معدوم کند و در آخر امر رحمت میفرماید و بکلی پایمال نمیکند

بل يبسط في آخر الايام يده رافة ويأخذ رحمة من النار بين - فانظر الى يد الله

بلکه در آخر ایام دست خود برحمت دراز خواهد کرد - و مشتے از دوزخیان بیرون خواهد آورد - پس ببسوئے دست خدا

ورحمته - هل تغادر احدا من المعذبين - وكذالك اشار في اهل النار - وقال

و مشت او بنگر - آیا این دستے ست که معذبے را از گرفتن محروم تواند گذاشت - و همچنین او خود درباره

من المسلمين - ايها الناس اعلموا ان وقت ظهور المسيح عند الله هو وقت ظهور

اے مردان بدانید کہ زمانہ ظہور مسیح نزد خدا ہمان زمانہ ظہور فتن صلیب است -

فتن الصليب ولاجل ذالك قيل هو يكسر الصليب - فتدبروا كالمستدل اللبيب

و برائے ہمین گفتہ شد کہ مسیح موعود صلیب را خواہد شکست - پس شما ہمچو دانشمندی کہ دلیل

قولا كريمًا فيه اطماعٌ عظيم ونسيم الابشار - فقال خالدين فيها ما دامت السموات

دوزخیان بشارت دادہ است آن بشارتے کہ در وے امیدے بزرگ پیدا می شود - پس گفت کہ دوزخیان ہمیشہ در

والارض الا ما شاء ربك ان ربك فعال لما يريد - فانظر الى استثناءه ببصر حديد

جہنم خواہند ماند مگر چون خدائے تو ارادہ فرماید چرا کہ خدائے تو ہرچہ میخواہد میکند - پس این استثنا انظر عمیق بنگر

ونظر رشيد - ولا تظن ظن السوء كاليائسين -

و ہمچو نومیدان ظن بد مکن -

والعجب كل العجب من اله النصارى - انه بزعمهم صلب ابنه واضاع وحيده

و تمامتر تعجب از خدائے نصرانیان ست - کہ او بگمان نصاری پسر خود را بر دار کشید و فرزند

كالمجنون الغضبان - وما سلك في المجازات طريق العدل والرفق والاحسان -

یکتائے خود را ہمچو دیوانہ غضبناک ضائع کرد - و در جزا و سزا طریق انصاف و نرمی و احسان را

بل خوف من العذاب الابدي الذي لا ينقطع في حين من الاحيان - فاين

مرعی نداشت - و از ان عذاب ابدی ترسانید کہ ہیچ وقتے منقطع نخواہد شد - پس در چنین

الرحم في مثل هذا القهار - الذي فوض الابن المحبوب الى الكفار - وما

قہارے رحم کجاست - کہ فرزند محبوب خود را حوالہ کافران کرد - و ہمچو رحیمان

خفف عذابه كالرحماء الاحباء - بل القى عباده في جهنم ابد الابدين - زاد

و نیکان در عذاب تخفیف ننمود - بلکہ بندگان خود را برائے ہمیشہ در جہنم انداخت - و در عذاب

[illegible]

وقوموا لله شاهدين - ثم من المسلمات الامة المرحومة - ان المسيح لا يجي الا على راس

می جوید تد بر کنید و برائے خدا بهر شهادت برخیزید - باز از مسلّمات این امت مرحومه است که مسیح هرگز نخواهد آمد مگر در

المائة - فهذا الراس بزعمكم قد انقضے خاليًا و مضی - وانقطع الرجاء الی راس مائة اخری

وقتے که سر صدی باشد - پس این سر صدی بزعم شما خالی گذشت و هیچکس نیامد - وتا سر صدی آخر از آمدن امید منقطع

العذاب زيادة فاحشة مكروهة - ثم ادعى انه قتل ابنه لينجي المذنبين رحمة فما

آن زیادتی کرد که مکروه و از حد تجاوز کننده است - باز دعوی کرد که او پسر خود را محض از رحمت

هذا الا طريق الظالمين المزورين - ثم نرجع ونقول ان البراهمة قد نكوا سبل الهدى

برائے رهانیدن گنه گاران قتل کرد - پس این طریق خاصه مردمانیست که بسیار ظالم و مکار باشد -

فلا تتبع خرافات قوم نوكى - وسئل الله ان يهديك الى صراط الراشدين - الا

پیر آن خرافات را پیروی مکن که جاهلان تراشیده اند - و از خدا بخواه که ترا هدایت راه رشیدان کند - آیا

ترى انهم جمعوا تناقضات فى خيالاتهم واضحكوا الناس بخزعبيلاتهم - وجاؤا

نمی بینی که اوشان تناقضات را در خیالات خود جمع کرده اند - و مردم را بنخنان باطل خود در خنده آورده اند

بافك مبين - فلزمهم من جهة عقيدتهم ان يدعوا ربهم بالتضرعات ليفني

و دروغ صریح آورده اند - بر ایشان از عقیده ایشان لازم بود که از خدائے خود بتضرع تمامتر بخواهند که

كل حيوان من دون رجال يوجد تحت السموات من بقر وجاموس وماعز

تا او بجز مردان تمام آن جانوران را بمیراند که زیر آسمان موجود اند - از قسم گاؤها و گاؤمیش ها و گوسپند ها

وغيرها من الحيوانات - وكل امراة زوجاً كانت او من الامهات والبنات والاخوات

وغیره از جانوران و همچنان لازم بود که هر زنے را نیز بمیراند که او زوجه اوشان باشد - یا از مادران ایشان یا

ليستخلص ارواح آبائهم من تناسخ ومن عذاب مهين* - بل كان هذا الدعاء

از دختران ایشان یا همشیرگان ایشان تا که روحهای پدران ایشان از تناسخ و عذاب رسوا کننده آزاد شوند -

* نوٹ - ان كان التناسخ هو الحق فيجب ان يجتنب التزوج كل من تمسك بهذه الاعتقادات لعل النساء المنكوحات كن بناتهم او

و اگر تناسخ حق است پس واجب است که اهل آن از نکاح کردن پرهیزند که شاید زنان منکوحه دختران ایشان باشند یا همشیره های ایشان یا مادران

ووجب بزعمكم ان تبقى فتن قسيسين اعداء الهدى - مع تزائدها الى تلك المدى -

گشت - وحسب زعم شما این واجب شد که فتنه هاے پادریان تا بدین مدتها در تزائد باشند -

فان وقتها شرطية وقت المسيح كما اخبر سيد الورى - فهذا اعظم المصائب على

چراکه وقت آن فتنه ها بطور شرط برائے وقت مسیح موعود است - پس این مصیبتے بزرگ بر اسلام ست

اهم مقاصدهم واعظم مآربهم - ان كانوا راسخين على عقيدتهم ومستيقنين -

بلکه این دعا از اهم مقاصد و بزرگتر مرادات ایشان بود اگر ایشان بر عقیده خود یقین داشتندے -

ولكنهم يدعون خلاف ذالك - وقد حثهم ويدهم على ان يدعوا بهم يعطهم

مگر ایشان برخلاف این دعاها می کنند - و وید ایشان ایشانرا رغبت می دهد تا از و بسیار از بسیار

كثير من البقر والفرس ويجعلهم من المواشي متمولين -

گاوان واسپان بخواهند وا وشان را از چارپایان مالدار کند -

والويد مملو من مثل هذه الادعية - كما لا يخفى على الذين قرؤا الرگويد بالبصيرة -

و وید از همچو این دعاها پر است - چنانچه بران کسانے پوشیده نیست که وید را بخواندند یا از

وسمعوه من البراهمة متاملين - فلو كان الويد من عند الله لما وجد فيه دعاء

برهمنان مے شنوند - پس اگر وید از طرف خدا تعالیٰ بودے هرگز ممکن نبود که چنین

لا يتاتى الا بفسق الفاسقين - وترى الهنود كيف يودون ان يكون لهم اقاطيع

دعاها دران موجود بودندے که بغیر بدکاری بدکاران حصول آنها ممکن نیست - و تو می بینی که چگونه هنود میخواهند

من البقر والجواميس ويصرفون هممهم الى هذا الامر مدبرين - فكانهم يحبون

که برائے ایشان رمه ها از گاوان و گاومیشان باشند و برائے این امور گوناگون تدبیرها همتها خود صرف میدارند - پس گویا

ان تبقى الفاحشة الى ابد الآبدين - بل يحب ويدهم ان لا ينقطع ابدا سلسلة ذنب

اوشان میخواهند که بدکاریها برائے همیشه موجود باشند - بلکه وید ایشان دوست میدارد که سلسله گناه گنهگاران گاهی منقطع

الاسلام - ان تعلو شوكة الصليب الى تلك الايام البعيدة من الانام - وبمتد زمان اغواء الخواص

کہ شوکت صلیب تا آن روزہا بماند کہ ہنوز از خلق بسیار دور اند - و زمانہ اغوائے مخلوقات بدرازی کشد -

والعوام - فما لكم لا تتفكرون - وتبدلون شكر نعم الله بالكفران وتشكرون - وجاء كم

پس چہ پیش آمد شما را کہ فکر نمی کنید - و بجائے شکر نعمت ہائے الہی کفران می ورزید - وحق در وقت

المذنبين - واما القول الاحسن الاقوم في هذا الباب - والحق القائم على اعمدة الصواب

نگردد - مگر آن سخنے کہ درین باب احسن و راست تر ست - و بر ستونہائے ثواب قائم است -

فهو الذي بينه الله في الكتاب - لقوم طالبين - وهو ان هذا العالم لا يدوم

پس آن ہمان ست کہ خدا تعالی برائے طالبان در قرآن شریف فرمودہ ست - و آن این ست کہ این جہان

الى ابد الآبدين - بل له انقطاع وانتهاء وبعده عالم آخر يقال له يوم الدين - ولا يلقى

تا ہمیشہ نخواہد ماند بلکہ برائے او انقطاعے و انتہائے ست - و پس آن جہانے دیگر ست کہ آنرا یوم الدین می نامند

نعماءه الا الذي اختار الشدائد على النعماء - وآثر الآلام على الآلاء - وصبر على انواع البلاء

و نعمتہائے آن جہان را ہمان کس خواہد یافت کہ سختی ہا را بر نعمتہا اختیار کند - و دردہا را بر اسباب آسایش

لرضاء رب العالمين - فالذين وصلوا هذه السعادة - وبلغوا الشرف والسيادة -

مقدم دارد - و بر انواع سختی ہا برائے رضائے رب العالمین صبر کند - پس آنانکہ این سعادت را یافتند و بزرگی و مہتری

فهم قومان عند الرب المنان - منهم قوم يجاهدون في الله باموالهم وانفسهم

را رسیدند پس ایشان نزد خدائے منان دو قوم اند - یکے از ایشان آن قوم است کہ در راہ خدا تعالی با مال و

ويؤتون في سبيل الله كل احبهم وانفسهم - ويشرون نفوسهم ابتغاء مرضات الله

جان خود مجاہدہ میکنند و ہر چہ از مال عزیز تر دوست میدارند آن ہمہ براہ خدا تعالی می دہند و برائے تحصیل

ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة - ويبيتون لربهم سجدا وقياما باكين

رضامندی ہائے الہی جان ہائے خود را میفروشند - و بر نفوس خود دیگران را اختیار میکنند اگرچہ خود در تکلیف و تنگی

مسئلہ بیان نعیم

الحق فی وقته فتعرضون - وتجعلون حظکم ان تکفروني ولاتتقون - اتکفرون

خود شمارا رسید وشما کناره میکنید - وحصه خود این می گردانید که مرا کافر قرار داده اید ونمی ترسید - آیا شما بنده

عبد الله المامور - وتقفون ما لیس لکم به علم من الله الغیور - وتکلمون مستعجلین

مامور را کافر میگوئید - وبران چیزها اصرار می کنید که علم آنها شمارا نداده اند - وازروے جلدی کلام میکنید

ولا یفرطون فی حظ انفسهم بل ینفقون اموالهم فی مراضی الله ویعیشون کالفقراء

باشند - وبرائے پروردگار خود درحالت سجده وقیام وگریه شب میگذرانند - ودرحظ نفس خود از حد اعتدال بیرون

والمساکین - وقوم آخرون یتولی الله امر نجاتهم ویفعل بهم امورا ما کان لهم ان

نمی روند بلکه مالهائے خود را در رضاهائے خداتعالی خرچ میکنند وهمچو مساکین وفقرا زندگی بسر میکنند - وقومے دیگر است

یفعلوها لنجات انفسهم - فیصب علیهم مصائب وشدائد وانواع النائبات - ویبتلیهم

که خدا خود متولی امر نجات شان میگردد - وبرائے شان آن کارها میکند که در طاقت شان نبود که خود برائے نجات خود

بنقص من الاموال والانفس والثمرات - ثم یرحمهم بذالك - وینزل علیهم صلوات

کنند - پس برایشان سختی ها وشدتها واقسام حوادث نازل میکند - وایشانرا بنقصان مال وجان وثمرها می آزماید

وانواع البرکات - کما ینزل علی اهل الباقیات الصالحات - ویلحقهم بقوم محبوبین

بازبدین آزمایش برایشان رحم میفرماید وبرایشان رحمتها وانواع برکات نازل میفرماید وبا محبوبان خود ایشانرا

وتحسب تلك الآفات عبادة منهم - ومجاهدة من عند انفسهم بما صبروا

پیوندے بخشد - واین آفات را از ایشان درحکم عبادت ومجاهده می پندارد چراکه اوشان بر

علیها مستقیمین - فیبلغهم الله مقامات بلغها قوم زاهدون صالحون وحزب

سختی ها صبر میکنند - پس خداتعالی اوشان را بدان مقامات می رساند که مقام زاهدان وصالحان

عابدون مرتاضون ویرضی عنهم کما رضی عن قوم یعبدونه ویوثرونه ویجعلهم

وعابدان ومرتاضان ست وازایشان آنچنان خوش میشود که از قومے خوش شد که پرستش او میکنند واورا

انسيتم ملجاء الناموس به او كنتم قوماً غافلين - اتوانوز في امر الدين - واخلدتم

آیا قرآن کریم را فراموش کرده اید یا خود در غفلت زندگی بسر میکنید - آیا در امر دین سستی میکنید - و بکوشش تمامتر

الى الدنيا مجدين - واذا امرتم بالحق مررتم مستهزئين - الا قليل من الراشدين -

بر دنیا افتاده اید - و چون بر حق گذر میکنید با استهزا گذر میکنید - مگر اندکے از ہدایت یابان -

فائزين - ويختار لكل ما صلح لنفسه وهو يعلم مصالح المخلوقين -

اختیار میکند - و او شان را از کامیابان میگرداند - و برائے ہر یکے آن می پسندد که برائے نفس او بهترست - و او مصالح

فما بقي محل اعتراض في هذا المقام - فانهم وجدوا اجزاءهم على الآلام - واصابهم

مخلوق خود را خوب میداند - پس درینجا ہیچ محل اعتراض نماند - چرا که او شان جزائے دردہائے خود یافتند - واز فضل

حظ كثير واعطوا نعماً غير محدودة من الفضل التام ودخلوا في مقعد صدق

کامل خداتعالی نعمتہائے غیر محدودہ یافتند - و در مجلس صدق ہمچو راستبازان بزرگ

كالابرار الكرام - ووصلوا اللذات الابدية فرحين - وورثوا جنة لا تنقطع

داخل کرده شدند - و در حالت خوشی و خرمی لذات ابدیه را رسیدند - و وارث آن جنت شدند که ہیچ وقتے

نعماءها - ولا تنفد آلاءها - ووجدوا نعماء ابدية بنصب ايام قلائل - ودخلوا

نعمتہائے آن منقطع نخواہد شد - و بعوض تکالیف چند روزه نعمتہائے جاودانی یافتند - و برائے دوام در

فردوس ربهم خالدين - وما هذه الدنيا الا طرفة عين تنقضي مرارتها وحلاوتها -

بہشت داخل شدند - و این دنیا ہمچو مدت پلک زدن ست - تلخی و شیرینی او ہمه میگذرد

وتنعدم نضارتها وطراوتها - ولا تبقى لذتها ولا عقوبتها - فلا تمائل عليها اعين العارفين -

و تازگی او معدوم می شود - و لذت و عقوبت آن باقی نمی ماند - پس از ہمین وجه چشم عارفان برو

هذا ما الهمني ربي فخذها وكن من الشاكرين - منه

مائل نمی گردد - این آن چیز است که خدا در دلم انداخت - پس بگیر و شکر کن - منه

[illegible] ۴ [illegible]

والكثر كم ينظرون الى اهل الحق بنظر السخط محقرين- وان سخط الله اكبر من سخطهم
واکثر شما اہل حق را بنظر غضب و اہانت مے بینند- وغضب خدا از غضب ایشان بزرگتر است
وهو غيور لعباده المامورين-
واو برائے بندگان مامور خود غیرت میدارد-
وما كنت ان افترى عليه- انه ربي احسن مثواي- وانه لا يمهل المفترين-
ومن نہ آنستم کہ بر خدا تعالیٰ افترا کنم- او آن خداوندے ست کہ مرا اجتہا بخشید وبمن نیکی ہا کرد- واو افترا کنندگان را
وانتم تعرفون سنن الله ثم تنقلبون منكرين- وتدرسون كتابه- ثم لا
ہرگز مہلت نمی دہد- وشما سنتہائے خدا را میدانید باز برگشتہ می شوید وکتاب او را میخوانید- باز روزہائے
تفهمون ايام الصادقين- فضلكم الله بعقل ودراية وفراسة- مانعة من غواية
صادقان را نمی فہمید- خدا بر شما بعقل ودانش فضل کرد- وشما را فراستے بخشید کہ از گمراہی باز دارد
فالحجة عليكم اتم من احبابكم- وذنب الاميين والمحجوبين كله على رقابكم- ان كنتم
پس حجت الٰہی بر شما از دیگر دوستان شما اکمل واتم است- وگناہ ناخواندگان ومحجوبان ہمہ برگردن شماست
معرضين- واني قد بلغت كما امرت- وصدعت بما الهمت- فالآن لا عذر
اگر شما کنارہ کش بمانید- ومن چنانکہ حکم کردند تبلیغ کردم- والہام الٰہی را بوست کندہ بیان نمودم- پس کنون
لجاحد- ولا محل قول لمعاند- وظهر الامر وحصحص الحق وقطع الله دابر
ہیچ منکرے را عذرے باقی نماندہ- ونہ ہیچ معاندے را جائے سخن- وامر ظاہر شد وحق بظہور پیوست وخدا قطع
المرتابين- ما بقي الامر مرموزا مكتوما- وصار المستور مكشوفا معلوما- فلا
شکوک شک کنندگان کرد- اکنون این امر مخفی ومستور نماندہ- وہرچہ پنہان بود منکشف گشت- پس
تكتموا الحق بعد ظهوره ان كنتم صالحين-
راستی را پس از آنکہ ظاہر شد مپوشید- اگر مردان نیکو ہستید-

ولا يختلج في قلبك ان العلماء ينتظرون نزول المسيح من السماء۔ فكيف نقبل قولا

و در دل تو این نه بگذرد که عالمان این انتظار میدارند که مسیح از آسمان نازل خواهد شد۔ پس چگونه قول

يخالف قول العلماء۔ فان وفات المسيح ثابت بالآيات المحكمة القاطعة۔ و

عالمانرا قبول نکنیم۔ چراکه وفات مسیح بآیات محکمہ قطعیۃ الدلالت ثابت است۔ وازروئے

الآثار المتواترة المتظاهرة۔ فالامر الذي ثبت بتظاهر الاحاديث والقرآن۔ و

آثار متواتره بپایہ ثبوت رسیده۔ پس امر یکہ از تظاہر حدیث وقرآن ثابت شده است۔ وازیقین

اليقين والبرهان۔ لا يبلغ شانه امر يوخذ من ظنون لامن سبل الايقان۔ ولا

وبرہان محقق گشتہ بشان آن آن امر دیگر نتواند رسید که ماخذ آن صرف ظنون اند نہ یقین۔ ونیز از

يخلو من وساوس مس يد الانسان۔ فالامن كل الامن في قبول امر تظاهر فيه

چرک ہائے مس انسانی خالی نیست۔ پس ہمہ امن در قبول آن امر است که دران حدیث و

الحديث والفرقان۔ والعقل والوجدان۔ وله نظائر في كتب الاولين۔ فان

قرآن پشتی یکدیگر افتاده اند۔ ونیز عقل ووجدان ونظائر کتب اولین موید وشاہد آن ہستند چراکہ

النزول على طريق البروز قد سلم في الصحف السابقة۔ واما نزول احد بنفسه

نزول از آسمان بطریق بروز امر یست که در صحف سابقہ تسلیم داشتہ شده است۔ مگر نزول کسے بذات

من السماء فليس نظيره في الازمنة الماضية۔ اما سمعت كيف اوّل عيسى

خود از آسمان امر یست کہ نظیر آن در ازمنہ گزشتہ یافتہ نمی شود۔ آیا نشنیده که عیسی علیہ السلام چگونہ درباره

عليه السلام نباء نزول ايليا عند السوالات۔ وصرفه عن الحقيقة الى الاستعارات

نزول الیاس تاویل کرد۔ ونزول اورا از حقیقت گردانیده بصورت استعاره قرار داد۔

واليهود اخذوا بظاهر النصوص وما مالوا الى التاويلات۔ بل كفروا المسيح

مگر یہودیان بظاہر نصوص پنجہ زدند۔ و در پیچ تاویلے نکردند۔ بلکہ مسیح را بوجہ تاویل او کافر قرار دادند

علی تاویلہ و رموہ بالتکذیبات - وقالوا ملحد یصرف النصوص عن ظواہرہا و یعرض

وگفتند ملحدے ست کذاب نصوص را از ظاہر آن میگرداند - و از

عن البیّنات - فغضب اللہ علیہم وجعلہم من الملعونین - فاتقوا حجر الیہود والقول

بینات اعراض میکند - پس خدا تعالیٰ برایشان لعنت کرد و غضب خود نازل فرمود - پس شما از سوراخ یہود

المردود - واتقوا موطاء قدم الفاسقین - واقبلوا ما قال عیسٰے من قبل و فی ھذا

پرہیز کنید و قول مردود را پیروی مکنید - و از جای قدم فاسقان دور بمانید - و آنچہ عیسی پیش زین گفت و

الحین - ان مثل نزول عیسٰے - فی ھذا الوقت الاغسے کمثل نزول ایلیا فیما مضٰے -

اکنون گفت آنرا قبول کنید - بتحقیق مثال نزول عیسیٰ درین وقت تاریک ہمچو مثال نزول ایلیا ست در وقت

فاعتبروا یا اولی الابصار - ولا تختاروا سبل الاشرار - ولا تخالفوا ما بیّن اللہ علٰے

گزشتہ - پس اے صاحبان دانش ازین امر امر دیگر را بفہمید - و طریق شریران را اختیار مکنید - و آن امر را مخالفت

لسان النبیین -

مکنید کہ خدا تعالیٰ بر زبان انبیا بیان فرمود -

واما ما جاء فی حدیث خیر الانبیاء - من ذکر دمشق وغیرہ من الانباء -

مگر آنچہ در حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر دمشق وغیرہ آمدہ است -

فاکثرہ استعارات و مجازات من حضرۃ الکبریاء - وتحتہا اسرار فی حلل لطائف الایماء -

پس اکثر آن از قبیل استعارات و مجازات ست - و زیر آن اسرار اند -

کما مضت سنت اللہ فی صحف السابقین - ثم من الممکن ان ننزل بساحت دمشق او

چنانچہ در صحف سابقین ہمین سنت گزشتہ است - باز از ممکنات کہ ما وقتے بدمشق نزول کنیم یا احدے

احد من اتباعنا المخلصین - وما جاء فی الحدیث لفظ النزول من السماء لیرتاب

از اتباع ما داخل شود - و در حدیث لفظ نزول از آسمان نیست تا کسے شک کنندہ

احد من المرتابين - اولم تلفكم في موت المسيح شهادة الفرقان - وشهادة نبينا

شک کند - آیا شمارا در بارہ موت مسیح شہادت قرآن شریف کافی نیست - وآیا شہادت

المصطفے رسول الرحمان - فبای حدیث تؤمنون بعدهما یا معشر الاخوان -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفایت ندارد - پس باوجود این ہر دو گواہان چہ حاجتے بحدیثے دیگر ماندہ -

مالکم لا تتفکرون کالمحققین - اعندکم سند من اللہ ورسولہ خیر الورٰی - فی

اے برادران چہ شد شمارا کہ ہمچو محققان فکر نمی کنید - آیا نزد شما از خدا و رسول او در معنی توفی کہ در قرآن

معنی التوفّے - الذی جاء فی القرآن الازلی فانتم تتکئون علٰی ذالک السند و

شریف در محل ذکر حضرت عیسیٰ موجود ست سندے ہست - پس شما بران سند تکیہ میکنید و راہ پرہیزگاری

تسلکون سبل التقٰی او تؤوّلون من عند انفسکم ومن الھوٰی - فان کان سند

اختیار مے کنید - یا از طرف خود تاویل ہا مے کنید - اگر سندے باشد پس آن سند

فاخرجوہ لنا ان کنتم صادقین - ولن تستطیعوا ان تاتوا بسندٍ - فلا تخلدوا الٰی

برائے ما بیرون آرید اگر میدانید کہ شما بر راستی ہستید - و ہرگز نتوانید کہ سندے پیش کنید - پس بسوئے

فندٍ ان کنتم متقین - وایاکم والتفسیر بالرای ولا تترکوا الھدٰی - فتؤخذون من مکان

دروغ میل مکنید - اگر پرہیزگار ہستید - وخود را از تفسیر بالرائے دور دارید و ہدایت را ترک مکنید - ورنہ از مکان

قریب ولا یبقٰی لکم عذر ولا حجۃ اخرٰی - فما لکم لا تخافون یوم الدین -

قریب گرفتار خواہید شد - و ہیچ عذرے و حجتے نخواہد ماند - چہ پیش آمد شمارا کہ از روز قیامت نمی ترسید

واما نحن فما نقول فی معنی التوفی الا ما قال خیر البریّۃ - واصحابہ الذین

مگر ما کہ ہستیم پس در معنی توفی ہمان میگوئیم کہ رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم گفت - ونیز آنچہ اصحاب

اوتوا العلم من منبع النبوۃ - وما نقبل خلاف ذالک رای احدٍ - ولا قول قائلٍ - الّا

او گفتند - کہ از چشمہ نبوت بہرہ ور بودند - وآنچہ برخلاف این باشد از قولے و رائے قبول نمے کنیم - مگر

ما وافق قول اللہ وقول خیر المرسلین - واذا حصحص الحق فی معنی التوفی

آنچہ موافق قول اللہ و رسول باشد - وہرگاہ کہ درباره معنی متوفی امر حق از زبان آنحضرت

من لسان خاتم النبیین - وثبت ان التوفی ھو الاماتة والافناء - لا الرفع و

صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر گشت - و ثابت شد کہ معنے توفے میرانیدن ست - نہ آنکہ بر داشتہ شدن

الاستیفاء کما ھو زعم المخالفین -

یا تمام تر گرفتہ شدن - چنانکہ زعم مخالفان ست -

فوجب ان ناخذ الحق الثابت بایادی الصدق والصفاء - ولا نبالی قول السفہاء

پس واجب شد کہ ما حق ثابت شده را بدستہائے صدق و صفا بگیریم - و بقول سفہا و جہلا ہیچ

والجھلاء - ونؤول کلما خالف الامر الثابت بالنصوص والبراھین - ولا نقدم الظنون

پروا نداریم - و ہر چہ از احادیث و آثار مخالف نصوص و براہین افتاده است آنرا تاویل کنیم - وظن

علی الیقین - ولا نؤثر الظلمة علی الانوار - ولا قول المخلوق علی قول اللہ عالم الاسرار

را بر یقین مقدم نداریم - و نہ تاریکی را بر نور مقدم کنیم و نہ قول مخلوق را بر قول خدا مقدم داریم -

انترک البینات للمتشابھات - او نضیع الیقینیات للظنیات - ولن یفعل مثل ھذا الا جھول

آیا بینات را برائے متشابہات فرو گزاریم - یا یقینیات را برائے ظنیات ضائع کنیم - و ہیچو این کار ہرگز کسے

او سفیہ من المتعصبین -

نخواہد کرد - مگر آنکہ جاہلے و سفیہے از متعصبان باشد -

الا ترے ان نزول المسیح عند منارة دمشق یقتضے ان ینزل ھو بنفسہ عند

آیا نمی بینی کہ فرود آمدن مسیح نزد منارہ دمشق میخواہد کہ او بنفس خود در آنجا فرود آید -

تلک البقعة - وذالک غیر جائز بالنصوص القاطعة المحکمة - ولا شک ان

و این امر از روے نصوص قاطعہ محکمہ ناجائز و غیر ممکن ست - و درین ہیچ شک

اعتقاد نزول المسیح عند ذالک المکان - یخالف امر موتہ الذی یفہم من بینات

نیست کہ این اعتقاد نزول مسیح مخالف آن واقعہ موت ست کہ از نصوص قرآن شریف فہمیدہ

نصوص القرآن - ولاجل ذالک ذھب الائمۃ الاتقیاء الی موت عیسٰی - وقالوا

می شود - ہمین باعث است کہ امامان پرہیزگاران سوئے موت عیسیٰ علیہ السلام رفتہ اند - وگفتہ

انہ مات ولحق الموتٰی - کما ھو مذھب مالک وابن حزم والامام البخاری وغیر

اند کہ او بمردو بمردگان پیوست - چنانچہ ہمین مذہب مالک رضی اللہ عنہ وامام ابن حزم وامام بخاری وغیرہ

ذالک من اکابر المحدثین - وعلیہ اتفق جمیع اکابر المعتزلین - وقال بعض کرام الاولیاء

اکابر محدثین ست - وبرہمین مذہب تمام اکابر معتزلہ اتفاق میدارند - وبعض بزرگان از

ان حیات عیسٰی - لیس کحیات نبینا بل ھو دون حیات ابراھیم وموسٰی -

اولیا گفتہ اند کہ زندگی عیسیٰ از زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمتر ست - بلکہ از زندگی ابراہیم علیہ السلام وموسیٰ

فاشار الی ان حیاتہ من جنس حیات الانبیاء - لا کحیات ھذا العالم کما ھو زعم الجھلاء -

علیہ السلام ہم فروتر افتادہ - پس درین قول آن بزرگ اشارہ فرمودہ است کہ حیات عیسیٰ از جنس حیات انبیاء

واعلم ان الاجماع لیس علی حیاتہ - بل نحن احق ان ندعی الاجماع علی مماتہ - کما

نہ از جنس حیات این دنیا چنانکہ آن زعم جاہلان ست - وبدانکہ اجماع بر حیات عیسیٰ علیہ السلام ہرگز نیست -

سمعت آراء الاولین -

بلکہ ما حق میداریم کہ دعوی اجماع بر موت او کنیم - چنانچہ پیش زین شنیدی -

وتعلم ان اکثر اکابر الامۃ - ذھبوا الی موتہ بالصراحت - والآخرون صمتوا

ومیدانی کہ اکثر اکابر امت بسوئے موت او رفتہ اند - ودیگران بعد شنیدن سخن ایشان

بعد ما سمعوا قول تلک الائمۃ - وما ھذا الا الاجماع عند العاقلین - ثم تعلم ان

خاموش ماندند - وہمین ست کہ آنرا اجماع نام باید نہاد - باز میدانی کہ

كتاب الله قد صرح هذا البيان - فمن خالف فقد مان - ولا نقبل اجماعاً يخالف

کتاب الله بیان موت مسیح بتصریح کرده است - پس هر که مخالف آن بیان گوید دروغ گوست - و ما چنین اجماعے

القرآن - وحسبنا كتاب الله ولا نسمع قول الآخرين - ومن فضل الله ورحمته

را قبول نکنیم که مخالف قرآن باشد - و ما را کتاب الله کافی ست و سخن دیگران نمی شنویم - و این فضل خدا و رحمت

ان الصحابة والتابعين والائمة الآتون بعدهم ذهبوا الى موت عيسىٰ - وراٰه

اوست که صحابه و تابعین و اماماں که بعد ازیشان آمدند بسوے موت عیسیٰ علیہ السلام رفته اند - و آنحضرت

نبينا صلى الله عليه وسلم ليلة المعراج فى انبياء ماتوا ودخلوا دار الآخرة -

صلی الله علیه وسلم در شب معراج او را در پیغمبرانے دید که بمردند و در دار آخرت رسیدند - و دیدن آنحضرت صلی الله

ورؤيته ليس بباطل بل هو حق واضح وكشف من الله الاعلى -

علیه وسلم باطل نتواند شد بلکه آن حق واضح و کشف صریح از خدا تعالیٰ ست -

فما لك لا تقبل شهادة الرسول المقبول - ولا تقبل شهادة القرآن

پس چه شد ترا که شهادت نبی صلی الله علیه وسلم قبول نمی کنی - و نه شهادت قرآن را می پذیری -

وترضى بالقول المردود كالجهول - ولا تنظر بعين المحققين - ثم لا يمكن لاحد

و همچو نادانے بقول مردود خوش هستی - و بچشم تحقیق نمی بینی - باز در حد امکان کسے

ان يأتي باثر من الصحابة - او حديث من خير البرية - فى تفسير لفظ التوفى بغير

نیست که چنین اثرے از صحابه یا حدیثے از آنحضرت صلی الله علیه وسلم پیش کند که معنی لفظ توفی بجز میرانیدن چیزے

معنى الاماتة - ولا يقدرون عليه ابداً ولو ماتوا بالحسرة - فاى دليل اكبر من

دیگر در آن بیان کرده باشند - و هرگز مخالفان برین قدرت نخواهند یافت اگرچه از حسرت بمیرند - پس کدام دلیل

ذالك لو كان فى قلب مثقال ذرة من الخشية - فان بحث الوفات والحيات اصل

ازین بزرگتر خواهد بود - اگر در دلے مقدار یک ذره خوف خدا باشد - چرا که بحث وفات و حیات عیسیٰ علیه السلام

مقدم في هذه المناظرات فلما حصحص صدقنا في الاصل ما بقي بحث في

اصل مقدم درین مباحثات است - پس ہرگاہ کہ ثابت شد کہ ما در اصل بحث حق بجانب ہستیم پس

الفروعات بل یجب ان نصرفها الی معنی یناسب معنی الاصل - کما هو طریق السداد

در فروعات بحثے نماند - بلکہ ما فروعات را بسوئے اصل خواہیم گردانید و آن معنی خواہیم کرد کہ بمعنی اصل مناسبت

والعدل - ولن نقبل معانی تنافی الاصل وتستلزم التناقض بل نرجعها

دارند چنانچہ طریق عدل و دیانت است - وہرگز آن معنی ہا قبول نخواہیم کرد کہ باصل منافات دارند و موجب

الی الاصل المحکم کالمحققین -

تناقض باشند - بلکہ آنرا بسوئے اصل محکم ہمچو محققان رجوع خواہیم داد -

وقال بعض المخالفین من العلماء المجادلین - ان معنی التوفی اماتة - و

وبعض مخالفان از علماء چنین گفتہ اند کہ بلا شبہ معنی توفی میرانیدن است - و

لیس فیه شك ولا شبهة - فانها ثبت بلسان النبی وصحابته - وما کان

درین ہیچ شک و شبہ نیست - چرا کہ این معنی بزبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب او ثابت شدہ

لاحد ان یعصی بیان فوهته - بل فیه مخافة کفر و معصیة - وخوف نکال و

و مجال احدے نیست کہ آن معنی را رد کند کہ از زبان مبارک او بیرون آمدہ اند - بلکہ درین انکار اندیشہ کفر و معصیت

عقوبة - وخسران الدین - ولکنا لا نقول ان عیسی علیه السلام توفی وصار

ست - و بیم عذاب و عقوبت و زیان دین ست - مگر ما این نمی گوئیم کہ عیسی علیہ السلام بمرد و از مردگان

من الاموات - لیلزمنا القول بالبروز فی نبأ خیر الکائنات - بل معنی الآیة

شد - تا نزول او را بطور بروز اعتقاد داریم - بلکہ معنی آیت این ست

انه سیتوفی بعد نزوله فلم یبق من الشبهات ولبطل قول المعترضین -

کہ عیسی علیہ السلام بعد نزول وفات خواہد یافت - پس بدین توجیہ ہیچ اعتراضے باقی نمی ماند -

واما جوابنا فاعلم ان ھذا القول قد قیل من قلة التدبر والاستعجال۔

مگر جواب ما پس بدانکہ این سخن از قلت تدبر وشتاب کاری گفتہ شدہ است۔

ولو فکر قائلہ لندم من ھذا القیل والقال۔ ولاستغفر کالمذنبین المفرطین۔

واگر قائل این سخن فکر کردے البتہ شرمندہ شدے۔ وہمچو گناہگاران استغفار کردے

اما تدبر آیت فلما توفیتنی بالفکر والامعان۔ فانہ نص صریح علی ان عیسٰی مات

آیا او در آیت فلما توفیتنی تدبر نکرد وبفکر وغور ندید۔ چراکہ این آیت نص صریح بر این امر است کہ عیسٰی

فی سابق الزمان۔ لا انہ یموت فی حین من الاحیان۔ فان الصیغة تدل علی

علیہ السلام در زمانہ گزشتہ وفات یافت۔ نہ اینکہ آیندہ در وقتے خواہد مرد۔ چراکہ این صیغہ دلالت بر زمان

الزمان الماضی۔ والصرف ھھنا کالقاضی۔

ماضی میکند۔ وعلم صرف اینجا مثل حاکم است۔

ثم انکنت لا ترضی بحکم الصرف۔ وتجعل الماضی استقبالا بتبدیل الحرف۔

باز اگر حال چنین ست کہ تو بحکم صرف راضی نیستی۔ وماضی را بہ تبدیل حرفے استقبال میگردانی۔ پس این

فھذا ظلم منک ومن امثالک۔ ومع ذالک لا یفیدک غلو جدالک۔ وتکون

ظلمے ست از تو وامثال تو۔ وباوجود این اینجا نزاع تو ہیچ فائدہ ترا نمی بخشد۔ وبدین پہلو

فی ھذا ایضا من الکاذبین۔ فان المسیح یقول فی ھذہ الآیات۔ ان قومی

نیز ہم دروغگو ثابت خواہی شد۔ چراکہ مسیح درین آیات میگوید کہ قوم من بعد از مردن من گمراہ

قد ضلوا بعد موتی لا فی الحیات۔ فان کنت تحسب عیسٰی حیا الی ھذا الزمان

شدند نہ در زندگی من۔ پس اگر گمان میکنی کہ عیسٰی علیہ السلام تا این زمانہ در آسمان زندہ

فی السماء۔ فلزمک ان تقر بان النصاری قائمون علی الحق الی ھذا العصر لا

است۔ پس ازین لازم می آید کہ اقرار کنی کہ نصاری ہم تاہنوز برحق اند نہ از گمراہان وہوا

من اهل الضلالة والهواء - فاين تذهب يا مسكين - وقد احاطت عليك

پرستان - پس اے مسکین کجا میروی - و بر تو دلائل احاطہ کردہ اند

البراهين - وظهر الحق وانت تكتمه كالمتجاهلين -

و حق ظاہر شد و تو او را ہمچو تجاہل کنندگان می پوشی -

ايها الغالي اتق سبل الغلواء - واترك طريق الخيلاء - ولا تغضب الله

اے غلو کنندہ از طریق ہائے غلو بپرہیز - و راہ تکبر را ترک کن - و خدا را بمعصیت در غضب

بالمعصية - ولا ترد مورد المأثمة - وسارع الى التوبة والمعذرة - ولا تكن كالذي

میار - و در مقام گناہ وارد مشو - و بسوے توبہ و معذرت جلدی کن - و ہمچو آن کسے مشو کہ بخوردن

بسأ باكل الجيفة - وما اكترث لما فيه من الغدرة - وفر الى الله كالمستغفرين -

مردار خو گرفتہ است - و از گندگی ہائے آن ہیچ پروا ندارد - و بسوئے خدا ہمچو کسے بگریز کہ معافی می خواہد -

اطع ربك الجبار اهل الاوامر	وخف قهره واترك طريق التجاسر
خداے خود را کہ جبار است و اہل احکام اطاعت کن	و از قہر او بترس و طریق دلیری ہا بگذار
وكيف على نار الهجر تصبر	وانت تأذى عند حر الهواجر
و چگونہ بر آتش مصیبت ہا صبر توانی کرد	و تو در تپش ہائے نیم روز تکالیف می برداری و طاقت نداری
وحب الهوى والله صل مدمر	كملمس افعى ناعم في النواظر
و محبت ہوا و ہوس بخدا ماریست ہلاک کنندہ	و از بیرون ہمچو جلد مار صاف و ملائم است
فلا تختروا الطغوى فان الهنا	غيور على حرماته غير قاصر
پس از حد درگذشتن اختیار مکنید چرا کہ خداے ما	بر حدود خود غیرتمند است و مجرمان را معذور نخواہد گذاشت
ولا تقعدن يا ابن الكرام بمفسد	فترجع من حب الشرير لخاسر
و اے پسر بزرگان با مفسدے منشین	پس از محبت بد سرشت ہمچو زیان کار خواہی گردید

ولا تحسبنّ ذنبًا صغيرًا الهيّنِ — فانّ ودادَ اللمم احدى الكبائر

و گناهِ خورد را آسان مدان — چرا که دوستی گناه خورد از گناهان بزرگ است

واٰخر نُصحي توبة ثمّ توبة — وموتُ الفتى خيرٌ له من مناكر

و آخر پند من این ست که توبه کن توبه کن — و مردن مرد از ارتکاب منکرات و معاصی نیکوتر است

ايّها الصلحاء انّي بلّغتكم الحق لاتمام الحجّة۔ ولو كان فيه بعض المرارة۔ فتدبّروا

ای مردان نیک من امر حق را برای اتمام حجت بشما رسانیدم۔ اگرچه دران بعض تلخی ہاست۔ پس تدبر کنید

نصر لكم الله ان الله ينصر المتدبرين۔ ولا يختلج في قلبكم ان المسيح الموعود

خدا مدد شما کند۔ و خدا بالضرور مدد کسانی میفرماید که تدبر میکنند۔ و در دل شما این نگذرد که مسیح موعود با کافران

يحارب الكفّار۔ ويقتل الاشرار۔ ويخرج كملوكٍ مقتدرين۔ وليست ههنا

جنگ ہا خواهد کرد۔ و شریران را خواهد کشت۔ و همچو بادشاهان خروج خواهد کرد۔ و در ینجا این قوت

هذه القوة۔ ولا العساكر والشوكة۔ وسطوة السلاطين۔

است۔ نه لشکرها و نه شوکت۔ و نه دبدبه شاهانه۔

فاعلموا انّ هذه الحكايات والروايات ليست بصحيحةٍ۔ ويعرف سقمها

پس بدانید که این حکایتها و روایتها صحیح نیستند۔ و هرکه بسلامت طبع در کتب حدیث

كلّ من تفكّر بسلامة قريحة۔ وبتدبّر كتب المحدّثين۔ وانتم تعلمون انّ صحيح

فکر کند سقم این روایتها را خواهد شناخت۔ و شما میدانید که صحیح بخاری

الامام البخاري اصحّ الكتب بعد كتاب الله الفرقان۔ وقد جاء فيه انّ المسيح

بعد کتاب الله از همه کتابها صحیح تر است۔ و در آن آمده است که مسیح

يضع الحرب ففكّروا بالامعان۔ فانّ هذه الفقرة وامثالها تشفيكم

جنگ نخواهد کرد۔ پس درین فقره فکر کنید۔ چرا که این فقره و امثال آن شما را شفا خواهند بخشید

وتخرج شکوك الجنان۔ لانها تدل ان المسیح لا تحارب الناس۔ بل یفحم الاعداء

وشک ہا دل بیرون خواہد کرد۔ زیرا کہ این فقرہ وامثال آن دلالت میکند کہ مسیح با مردم کارزارے نکند بلکہ

ویزیل الاوھام والوسواس۔ ویاتی بکلمات حکمیۃ۔ وآیات سماویۃ۔ حتی

دشمنان را بازالہ اوہام ووساوس ملزم خواہد کرد۔ وکلمات پر حکمت بیان خواہد فرمود۔ ونشانہائے

یخرج من الصدور اضغانہا۔ ویقتل شیطانہا۔ ولکن لا بسیوف ورمح وقناۃ۔

آسمانی خواہد نمود۔ بحدیکہ کینہ ہا از سینہ ہا خواہد ربود۔ وشیطان کینہ وران را قتل خواہد کرد۔ مگر نہ بہ تیغہا ونہ

بل بحربۃ من سماوات۔ ویستفتح بتضرعات وادعیۃ۔ لا بسھام واسنۃ۔ والاجل

بہ نیزہ ہا بلکہ بحربہ آسمانی۔ وفتح خود بتضرعہا ودعاہا بخواہد نہ بہ تیرہا ونیزہ ہا۔ وازہمین

ذالك لا یحارب یاجوج وماجوج۔ بل یسئل اللہ ان یعطیہ منزلۃ الغلبۃ

سبب ست کہ با یاجوج وماجوج جنگ نخواہد کرد۔ بلکہ از خدا خواہد خواست کہ اورا غلبہ وعروج

والعروج۔ فیکون فی آخر الامر من الغالبین۔

بخشد۔ پس در آخر امر غالب خواہد شد۔

فالقول الذی یخالف ھذا الحدیث الصحیح والخبر الصحیح

پس سخنے کہ این حدیث صحیح را مخالف ست۔ وبدین خبر صحیح مخالفت دارد آن سخن

مردود وباطل ولا یقبلہ الا جاھل من الجاھلین۔ ثم اعلموا ان قتل

مردود است وباطل وآنرا قبول نخواہد کرد مگر کسے کہ از جاہلان باشد۔ باز بدانید کہ بغیر تفہیم وتبلیغ

الناس من غیر تفھیم وتبلیغ واتمام حجۃ۔ امر شنیع لا یرضی بہ اھل فطنۃ

واتمام حجت مردم را کشتن امرے زشت ست کہ ہیچ دانشمندے بدان راضی نیست۔ ونہ ہیچ نور فطرت

ولا نور فطرۃ۔ فکیف یعزی الی اللہ العادل الرحیم۔ والمنان الرؤف الکریم۔

بدان خوشنود است۔ پس چگونہ این امر بسوئے عادل ورحیم ومحسن ورؤف وکریم نسبت کردہ شود۔

ولو كان هذا جائزًا لكان أحق به سيدنا خير البريّة۔ وقد سمعتم انه صبر مدة

واگر این امر جائز بودے پس زیادہ تر حقدار این آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ وشما شنیدہ اید کہ آنحضرت

طويلة على تطاول الكفرة الفجرة۔ ورأى منهم كثيرًا من الظلم والاذية وانواع

صلی اللہ علیہ وسلم تا مدتے برگردن کشی کافران وفاجران صبر کرد۔ وازایشان بسیارے از ظلم واذیّت وگوناگون

الشدة والصعوبة۔ حتى اخرجوه من البلدة۔ ثم اهرعوا اليه متعاقبين مغتاضبين

سختی وصعوبت دید۔ تا آنکہ اورا از مکہ معظمہ بیرون کردند۔ باز بطور تعاقب بنیت قتل سوئے او بتمامتر

بنيّة القتل والابادة۔ فصبر صبرًا لا يوجد نظيره في احد من رسل حضرة

غضب شتافتند۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن صبر اختیار کرد کہ نظیر آن در پیغمبران پیشین یافتہ

العزة۔ حتى بلغ الايذاء منتهاه۔ وطال مده۔ فهنالك نزلت هذه الآية

نمی شود۔ تا آنکہ ایذا بنہایت رسید۔ ومدت آن دراز کشید۔ پس در آن وقت این آیت از خدائے سمیع و

من الله السميع الخبير۔ اُذِنَ للَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا

خبیر نازل شد۔ ومضمون آیت این است کہ آن گروہے را اجازت مقابلہ میدہیم کہ مظلوم اند۔

وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔

وخدا قادر است کہ ایشان را مدد دہد۔

فانظروا كيف صبر رسول الله وخير الرسل على ظلم الكفرة الى

پس بنگرید کہ چگونہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر ظلم کافران تا روزگارے دراز صبر کرد۔

برهة من الزمان۔ ودفع بالحسنة السيئة حتى تمت حجة الله الديان۔ و

وجواب بدی بہ نیکی داد تا آنکہ حجت خدائے جزا دہندہ باتمام رسید۔ و

انقطعت معاذير الكافرين۔ فاعلموا ان الله ليس كقصاب يعبط الشاة بغير

ہمہ عذر کافران منقطع شد۔ پس بدانید کہ خدا تعالیٰ مثل آن قصاب نیست کہ بغیر جرمے گوسپند

جريمةٍ - بل هو حليم عادل لا يأخذ من غير اتمام حجة - وهو الذي ارسلني

رامی بکشد۔ بلکہ او حلیم و عادل است کہ بغیر اتمام حجت ہیچکس را نمی گیرد۔ و او ہمان ست کہ مرا از

من حضرته العلية - فاياكم وحب الجهل والعصبية -

جناب بلند خود فرستاد۔ پس بر شماست کہ از جہل و تعصب دور باشید۔

وكم من العلماء والصلحاء اتبعوني مع كمال العلم والخبرة - و

و بسیارے از عالمان و صالحان و اہل علم ہستند کہ با وجود کمال علم و تجربہ پیروی من کردند

كفّروا ولُعنوا واوذوا بانواع الفرية والتهمة - فاستقاموا بما اشرق لهم نور الحق والمعرفة -

و می کنند۔ و مردم او شانرا کافر قرار دادند و بر ایشان لعنت فرستادند و بگوناگون دروغ و تہمت ایذا دادند

وصدقوا قولي مستيقنين - وآمنوا مصدقين غير مرتابين - والّفوا كتبا ورسائل

پس ایشان استقامت ورزیدند چرا کہ نور حق و معرفت بر ایشان تافتہ بود۔ و قول مرا بتمام تر یقین تصدیق کردند

ليعلم النّاس انهم من الشّاهدين - وترى نور الصدق يتلألأ في جباههم - و

و ایمان آوردند و ہیچ شکے در دل خود نگذاشتند۔ و رسالہا و کتابہا تالیف کردند تا مردم بدانند کہ ایشان از

تخرج كلم الحكم من افواههم - والاستقامة تترشح من سموهم - والزهادة يشاهد

گواہان ہستند۔ و تو مے بینی کہ نور صدق در پیشانیہائے ایشان می درخشد۔ و کلمات حکمت از دہان شان می برآیند

في وجوههم - لا يجترؤن على المحارم ويخافون ربّ العالمين - وتنزل عليهم

و استقامت از رفتار شان مترشح میگردد۔ و پرہیزگاری در روہائے ایشان می تابد۔ بر محرمات جرأت نمی کنند۔ و از

سكينة كل حين - زكى الله جوهر نفوسهم - وزاد عرفانهم - وجلّى مراة ايمانهم

پروردگار عالمیان مے ترسند۔ و ہر وقت سکینت بر ایشان نازل میگردد۔ خدا تعالےٰ جوہر نفسہائے ایشان پاک کرد۔ و

وسقاهم كاس صدق وعفة - واعطاهم انواع علم ومعرفة وادخلهم في

عرفان ایشانرا ترقی داد۔ و آئینہ ایمان ایشانرا روشن کرد و جامہائے صدق و پرہیزگاری ایشانرا نوشانید و گوناگون

عبادِہِ الصّٰلِحِین - فقاموا لِلّٰہِ لاطاعتی - وترکوا ارادتہم لارادتی - و

علم و معرفت بخشید - و در بندگان نیکوکار داخل کرد - پس براہ خدا در اطاعت من استادند - وارادہ خود را برائے ارادہ

خالفوا لی ازواجہم واحبابہم - وابنائہم وآبائہم - وجاؤنی تائبین - انّہم

من ترک کردند - و زنان خود را و دوستان خود را و پسران خود را و پدران خود را برائے من مخالفت کردند و نزدم

مِن قومٍ اثنی علیھم ربی والھمنی وقال - ترٰی اعینھُم تفیض من

توبہ کنندگان آمدند - ایشان از ان جماعت ما ہستند کہ خدا تعالیٰ تعریف ایشان کرد و مرا الہام داد و گفت

الدّمع یصلّون علیک - ربّنا انّنا سمعنا منادیًا ینادی

کہ تو می بینی کہ اشکہا از چشم شان روان می گردد - بر تو درود می فرستند و می گویند کہ اے خداوند ما آواز

للایمان - فاٰمنّا ربّنا فاکتبنا مع الشّاھدین -

منادی کنندہ را شنیدیم کہ برائے تو می کردن ایمان منادی میکند - پس اے خداوند ما ایمان آوردیم

فھم منّی وانا منھم الاقلیل من الغافلین - فانھم لحقوا ابنا بالسنھم

پس ما را در گواہان بنویس - پس ایشان از من اند و من از ایشانم مگر اندکے از غافلان کہ ایشان بزبانہا خود

لا بقلوبہم - اوامحلوا بعد شؤبوبہم - واللہ یعلم ما فی صدور العٰلمین -

بما پیوستند نہ بدلہا خود - یا خشک شدند بعد یک نوبت باران اخلاص - و خدا خوب میداند کہ در سینہ ہاے

فطوبٰی للّذین سمعوا وصایا الحق واستقاموا علیھا وما سمعوا بعد قول نسائھم

جہانیان چیست - پس مبارک قومے کہ وصیتہا حق شنیدند و استقامت ورزیدند و بعد زان نہ سخن

او ابنائہم او عشیرتہم - وما صاروا کالکسالٰی بل زادوا فی الیقین -

زنان خود شنیدند و نہ سخن پسران خود و نہ سخن قبیلہ خود و بعد از یقین سست نشدند

فالحاصل ان الرشد قد تبیّن - واظھر اللہ الحق وبیّن - واشرقت

پس حاصل کلام این است کہ رشد ظاہر شد - و حق پیدا گشت - و آن روزہا

اَیّام کانت تنتظرھا الامم وتترجھا الفرق وکل امر موعود حان۔ وخسف القمر

بیافتند کہ مردم و فرقہ ہا انتظار آنہا می داشتند و ہر امر موعود نزدیک رسید۔ و آفتاب و ماہ

وَالشّمس فی رمضان۔ ورایتم از القلاص ترکت۔ وَالعشار عُطّلت۔ والبحار

را در رمضان خسوف شد۔ و شما دیدہ اید کہ شتران باربرداری و سواری متروک شدند و دریاہا

فجّرت۔ وَالصّحف نشرت۔ ویاجوج وماجوج وافواجھما اخرجت۔ والجبال

شگافتہ شدند۔ وکتب و رسائل و اخبار منتشر گشتند۔ و یاجوج و ماجوج بیرون آمدند۔ و کوہ ہا

دُکّت۔ ومقدمات الساعۃ ظھرت۔ والفتن کملت۔ وَالارض زلزلت۔ والسّماء

کوفتہ شدند۔ و مقدمات قیامت ظاہر گشتند۔ وفتنہ ہا بکمال رسیدند۔ و زمین جنبانیدہ شد۔ و آسمان

انفجرت۔ فاتقوا اللہ ولا تکونوا اوّل المعرضین۔

منفجر گشت۔ پس از خدا بترسید و اول معرضان نشوید۔

وقد تفردت بفضل اللہ بکشوفٍ صادقۃ۔ ورؤیا صالحۃ۔ و

و من از فضل خدا تعالیٰ بکشوف صادقہ و رؤیا صالحہ و مکالمات الہیہ۔ و

ومُکالمات الٰھیۃ۔ وکلمات الھامیۃ۔ وعلوم نافعۃ۔ وزادنی ربّی بسطۃ

کلمات الہامیہ و علوم نافعہ مخصوصم۔ و خدای من در علم و دین مرا

فی العلم والدّین۔ وارسلنی مجددًا لھذہ المائۃ۔ وسمّانی عیسٰی نظرًا علی المفاسد

معلومات وسیع داد۔ و برای این امت مرا مجدد فرستاد۔ و نام من بلحاظ مفاسد موجودہ عیسیٰ

الموجودۃ۔ فان اکثرھا من قومٍ مسیحیّین۔

نہاد۔ زیرا کہ اکثر مفسدان از مسیحیان ہستند۔

ومن جاءنی بقلب سلیم ونیۃٍ صحیحۃٍ۔ واخلاص تام وارادۃٍ صادقۃ

و ہر کہ بدل سلامت و نیت صحیح و اخلاص تام و ارادت صادقہ نزدم بیاید۔ و تا

ومكث عندي الى مدة - فيكشف الله عليه سرّي في صحبتي - ويراه من بعض

مدتے در صحبت من بماند - پس خدا تعالی بر وے راز من خواہد کشود - واز بعض نشانہا

آيات وعجائب لاراءة منزلتي - الّا الذين يجيئونني غافلين منافقين - ولا

وعجائب ہا او را خواہد نمود تا شناسائی رتبہ من گردد - مگر آنانکہ بصورت غافلان و منافقان می آیند

يطلبون الحق كالخاشعين التائبين - فاولئك الذين بعدوا منّي و

و حق را ہمچو خاشعان و تائبان نمی جویند - پس اینان از من دور ہستند اگرچہ نزدیکان

لو كانوا قريبين - رضوا بالبعد والحرمان - وما ارادوا ان يعطوا حظًّا من العرفان

باشند - ایشان بدوری و محرومی راضی شده اند - و نمی خواہند کہ حظّے از معرفت ایشان را

وما حملهم على ذالك الّا فساد نيّاتهم - وقلّة مبالاتهم - وغفلتهم في امر الدين -

حاصل گردد - و ہیچ چیزے بجز فساد نیت و لاپروائی و غفلت دینیہ برین امر ایشان را آماده نکرده -

والحق والحق اقول ان احدًا من الناس لا يراني - الّا بعد ترك الاهواء

و راست ست و راست میگویم کہ مرا ہمان کس خواہد دید کہ از ہوا و ہوس و آرزو ہا

والاماني - وليس منّي من يقول ابنائي ونسوانى - وبيتي وبستاني - وانه من

دست بردار گردد - و آن کسے از من نیست کہ میگوید پسران من و زنان من - و خانہ من و باغ من - بلکہ

المحجوبين - واني جئت قومي لامنعهم من مساوي الاخلاق - وشعب النفاق

او از محجوبان ست - و من برائے این آمدم کہ از اخلاق بد منع کنم و طریق اخلاص و توحید بنمایم -

واراهم طريق المخلصين الموحدين - ولا دين لنا الّا دين الاسلام - ولا كتاب لنا

و ہیچ دینے نداریم بجز دین اسلام - و ہیچ کتابے

الّا الفرقان كتاب الله العلّام - ولا نبي لنا الّا محمد خاتم النبيين - صلّى الله

نداریم بجز قران شریف - و ہیچ پیغمبرے نداریم بجز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء

عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ وَجَعَلَ اَعداءَهُ مِنَ الملعونين- اشهدوا انا نتمسك

است - خدا برو درود ہا فرستاد و برکت نازل کرد و بر دشمنان او لعنت فرود آورد - گواہ باشید کہ ما

بكتاب الله القرآن - وَنتّبع اقوال رسول الله منبع الحق والعرفان - ونقبل

بکتاب الٰہی کہ قرآن شریف است پنجہ می زنیم - و سخنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہ چشمہ حق و معرفت

ما انعقد عليه الاجماع بذلك الزمان - لا نزيد عليها ولا ننقص مِنها وعليها

است پیروی میکنیم و ہمہ آن امور را قبول میکنیم کہ در آن زمانہ باجماع صحابہ صحیح قرار یافتند - نہ بران امور

نحيى وعليها نموت - وَمَن زاد على هذه الشريعة مثقال ذرة او نقص منها

زیادہ می کنیم و نہ از آنہا کم میسازیم - و بر آنہا زندہ خواہیم ماند و بر آنہا خواہیم مرد - و ہر کہ بمقدار یک ذرہ برین شریعت

او كفر بعقيدة اجماعية - فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين -

زیادہ کرد یا کم نمود یا انکار عقیدہ اجماعیہ کرد پس برو لعنت خدا و لعنت فرشتگان و ہمہ آدمیان ست -

هذا اعتقادِي - وَهو مقصودي ومرادي - و

این اعتقاد من است - و ہمین مقصود من است و مراد من -

لا اخالف قومي في الاصول الاجماعية - وَمَا جِئتُ بمحدثات كالفرق المبتدعة -

و من با قوم خود در اصول اجماعیہ اختلافے ندارم - و ہیچو بدعتیان چیزہائے نو پیدا نیاوردہ ام -

بيد اني ارسلتُ لتجديد الدين واصلاح الامة على راس هذه المائة - فاذكّرهم

مگر این ست کہ من برائے تازہ کردن دین و اصلاح امت بر سر این صدی فرستادہ شدہ ام - پس ایشان را

بعض ما نسوا من العلوم الحكمية - والواقعات الصحيحة الاصلية - وجعلني

بعض آن امور از علوم حکمیہ و واقعات صحیحہ یاد می دہانم کہ آنرا فراموش کردہ بودند - و مرا پروردگار

ربّي عيسى ابن مريم على طريق البروزات الروحانية - لمصلحة ارادلنفع العامة -

من بر طریق بروزات روحانیہ عیسی ابن مریم گردانید - برائے مصلحتے کہ بغرض افادہ مخلوقات

وَلاتمام الحجّة على الكفرة الفجرة- وليكمل نبأه وليُنجز وعده ويتم كلمته ويفحم قوماً مجرمين-

اراده فرمود- ونیز برائے تمام حجت بر کافران وفاجران- ونیز بدین غرض که تا پیشگوئی خود را بپایۂ کمال رساند وقوم

هٰذا دعواي وتلك دلائلي- ولن تجدوا زيغاً في دعوائي و

مجرمان را ملزم کند- این دعوائے من است وآن دلائل من است- ودر دعوی ومسائل من هیچ کجی نیست-

مسائلي- وان كتابي هذا لبلاغ لقوم طالبين- ففكّروا يا علماء القوم- وفتّشوا الامر

واین کتاب من برائے طالبان بلاغے است- پس اے علماء قوم فکر کنید- وقبل از ملامت

قبل اللوم- يا عباد الله اسمعوا- واتقوا الله ثم اتقوا- وانّي بلغت ما امرني ربي و

تفتیش امر کنید- اے بندگان خدا بشنوید- وبترسید از خدا باز بترسید- ومن آنچه خدائے من حکم کرد رسانیدم

ما بقي الاخفاء- فاسمعي ايتها الارض واشهدي ايتها السماء-

پس اے زمین بشنو واے آسمان گواه باش-

وما اخشى الخلق ومكائدهم- واتبع الحق ولا اتبع زوائدهم- وانّي

ومن از مخلوق ومکرهائے ایشان نمی ترسم- وپیروی حق می کنم وامور زائده ایشان را پیرو نیستم- ومن بر

واثق بما وعد ربّي- وهو موئل كل املي وأربي- انّ الارض والسماء تتغيّران- و

وعده رب خود اعتماد کلی دارم- واو جائے بازگشت هر امید وحاجت من است- زمین وآسمان متبدل می شوند-

الصّيف والشّتاء ينقلبان- ولكن لا يتغيّر قول الرحمان- ولا ينقلب مشيّته

وسرما وتابستان میگردند- مگر قول خدا تعالی تبدلے نمی یابد- وخواسته او بمکر انسان منقلب

بمكر الانسان- وانّ محاربيه من الخاسرين- ايّها النّاس لا تعرضوا عن ايام الله

نتواند شد- وآنانکه با او جنگ میکنند از زیان کاران اند- اے مردمان از روزهائے خدا وروشنی آن اعراض

وضيائها- ولا تغفلوا فحسرات بعد انقضائها- ولا تغلوا ولا تظلموا ولا تعتدوا

مکنید- وغافل مشوید که پس از گزشتن آن حسرتها خواهند ماند- وغلو مکنید وبر جفا کمر مبندید واز حد مگذرید

ان الله لا يحب المعتدين۔ اتقوا الله يا معشر المسلمين والمسلمات۔ وانما التقوىٰ

که خدا آنان را دوست نمی دارد که از حد بیرون روند۔ از خدا بترسید اے مردان مسلمان و زنان مسلمه که تقوی برائے

لهذه الايام والاوقات۔ وفكروا وقوموا فرادىٰ فرادىٰ۔ ثم فكروا كالاتقياء الاكرجلٍ

همین روزها و وقت هاست۔ و یک یک شده بایستید باز مثل پرهیزگاران فکر کنید۔ نه همچو شخصے که

عادا۔ واسئلوا الله مبتهلين طالبين۔

دشمنی می کند۔ و از خدا بتضرع تمام بخواهید۔

وكيف رضي عقلكم وايمانكم۔ ودرايتكم وعرفانكم۔ باوهام لا تجدون

و چگونه عقل شما و ایمان شما و دانش شما و عرفان شما بدان اوهام راضی میگردد که از آنها در

في كتاب الله اثراً منها۔ وتتركون طرق السلامة وتعرضون عنها۔ ولا تتبعون

کتاب الله اثرے و نشانے نیست۔ و راه سلامتی را می گذارید۔ و از ان کناره میکنید۔ و اصل محکم را که

اصلاً محكماً بين الوقوع۔ وتاخذون بايديكم صور مسائل الفروع۔ مع انها في

بین الوقوع است پیروی نمی کنید۔ و صورت مسائل فرعیه را بدندان میگیرید۔ باوجودیکه آن

انفسها مملوة من الاختلافات والتناقضات۔ ثم لا يوجد تطابقها بالاصل الذي

مسائل در حد ذات خود از اختلافات و تناقضات پر هستند۔ باز تطابق آن فروع باصل یافته نمی شود

هو لها كالامهات۔ واين التطابق بل يوجد كثير من التباين والمنافات۔

که همچو امهات برائے فروع است۔ و تطابق کجا بلکه مباینت و منافات بکثرت موجود است۔

فانظروا كيف جمعتم في عقائدكم من انواع الشناعة۔ والتناقض و

پس بنگرید که چگونه در عقائد خود انواع زشتی و تناقض و دروغ جمع کرده اید۔

الفرية۔ وامددتم بجهلكم اعداء الملة۔ وعدا الشريعة المقدسة۔ فهم يصولون

و از نادانی خود دشمنان دین و ملت را مدد داده اید۔ پس ایشان

علی الحق مستمرئین۔

برحق مے خندند۔

واما السلف الصالحون فماکانوا کمثلکم فی الاعتقادات۔ ولا فی الخیالات۔

مگر سلف صالح در اعتقاد و خیال مثل شما نبودند۔

بل کانوا یفوضون الی اللہ علم المخفیات۔ وکانوا متقین۔ وما کان جوابہم فی ہذہ

بلکہ او شان علم امور پنہانی را بسوئے خدا سپرد میکردند۔ و پرہیزگار بودند۔ و بوقت اعتراض جواب ایشان

المسائل۔ عند اعتراض المعترض السائل۔ الا تفویض الامر المخفی الی

ہمین بود کہ ما این امر پنہان بخدا سپرد کنیم کہ خبیر و علیم است۔

اللہ الخبیر العلیم۔ وکانوا یومنون اجمالا ویفوضون التفاصیل الی اللہ الحکیم۔

وایشان اجمالاً ایمان می آوردند۔ و تفاصیل را سوئے خدا تعالیٰ حوالہ میکردند

فلاجل ذالک ما بحثوا عن تناقضات ہذہ الانباء۔ وما ارادوا ان یتکلموا فیہا قبل

پس از ہمین سبب است کہ از تناقضات این خبرہا بحث نکردہ اند۔ و نخواستند کہ قبل وقوع این پیشگوئیہا

وقوعہا خوفا من جناح الزلۃ والاعتداء۔ وقالوا نومن بہا ولا ندخل فیہا

درین کلام کنند ازین اندیشہ کہ مبادا بلغزش و تجاوز از حد مبتلائے گناہ شوند۔ وگفتند کہ ما ایمان بدین

وما کانوا علی امر مصرین۔

خبرہائے غیب می آریم و درین ہا دخل نمی دہیم بغرض بر چیزے اصرار نمی کردند۔

ثم خلف من بعدہم خلف وفیج اعوج۔ اضاعوا وصایاہم

باز نااہلان بعد ایشان آمدند کہ گروہ کج طبع بودند۔ وصیت بزرگان و

وسبلہم وبدء فیہم التعلی والتموج۔ فتکلموا فی انباء الغیب بغیر علم مجترئین۔

طریقہائے او شانرا ضائع کردند و در او شان این عادت پیدا شد کہ بلندی می نمودند و موج می زدند۔ پس

وبحثوا عن امور ما كان لهم ان يبحثوا عنها فضلّوا واضلّوا وكانوا قومًا عمين۔

درخبرہائے غیب گفتگوہا شروع کردند۔ نہ از بصیرت بلکہ محض از دلیری و آنان امور بحثہا نمودند کہ ہرگز مناسب

اما ترى كيف نحتوا من عند انفسهم نزول المسيح من السّماء۔ ولن تجد

نبود کہ در آنہا افتند۔ پس گمراہ شدند و گمراہ کردند و مردمان کور بودند۔ آیا نمی بینی کہ چگونہ از طرف خود تراشیدند

لفظ السّماء فى ملفوظات خير الانبياء۔ ولا فى كلم الاوّلين۔

کہ مسیح از آسمان نازل خواہد شد حالانکہ در تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ آسمان ہرگز نیست و نہ در کلام پیشینیان

واما نفس النزول فهو حق ولا نجادلهم فيه ولا نردّه عليهم بل انّا نؤمن به

مگر لفظ نزول پس آن حق است و ما درین امر با ایشان مجادلہ نکنیم و نہ این را بر ایشان رد

كما يؤمنون وما نحن بمنكرين۔ وليس عندنا الّا التسليم فى هٰذا الباب۔

کنیم۔ بلکہ بدان ایمان می آریم۔ چنانکہ ایشان ایمان می آرند و منکر نیستیم و درین مسئلہ نزد ما بجز تسلیم ہیچ نیست

ومن انكره فقد كفر بما جاء فى الآثار والكتاب۔ وانه من الملحدين۔ بيد انّا نحمل

و ہر کہ انکار کند پس او منکر حدیث و قرآن شد۔ مگر این است کہ ما این

هذا النزول على امرٍ فيه امن من التناقضات۔ ونجاة من الاعتراضات۔ وهو النزول

نزول را بر امر محمول میکنیم کہ در آن امن از تناقضات است و از اعتراضات نجات است۔ و آن

البروزى الذى قد جرت سنة الله عليه من زمن الاوّلين۔ فليس انكارنا الا من نزول

نزول بروزی است کہ سنت الٰہی بر آن رفتہ۔ پس انکار ما صرف ازین امر است کہ مسیح بنفسہ از آسمان

المسيح بنفسه من السّموات۔ فانه يخالف سنن الله والبيّنات من الآيات۔ فان القرآن

نازل شود۔ چرا کہ این عقیدہ سنت اللہ و بینات قرآن را مخالف افتادہ است

فرض علينا ان نؤمن بوفات المسيح† ونحسبه من الاموات۔ فالقول بحيات المسيح

زیرا کہ قرآن بر ما این فرض کردہ است کہ ما بوفات مسیح ایمان آریم و او را از مردگان پنداریم۔ پس اعتقاد

† جاء فى بعض الاحاديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتصريح۔ ان عمره نصف عمر المسيح۔ قال صاحب الفتح هذا حديث صحيح ورجاله ثقات۔ منه

در بعض احادیث از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتصریح آمدہ است کہ عمر آنحضرت از عمر مسیح نصف است۔ صاحب فتح البیان گفتہ کہ این حدیث صحیح است و رجال آن ثقات اند۔ منہ

ورجوعه الی دار الفانیات- یستلزم انکار القرآن والمحکمات البیّنات- فلا یتکلم بمثل هذا

حیات مسیح و باز آمدن او در دنیا موجب انکار قرآن و محکمات آن ست- پس ہمچنین کلام صرف کسانی

الا الذین هم غلف القلوب- وکالمحجوب- ومن المعرضین- انترک لظنون واهیة

خواہند کرد کہ دل شان در پردہ است و مثل محجوبان ہستند و از اعراض کنندگان- آیا برای گمانہای واہیات

القرآن- وننبذ من ایدینا الیقین والعرفان- ونرجع الی افسد القول من اصلحه ونلحق

قرآن را ترک کنیم- و از دست خود یقین و معرفت را بیندازیم- و از قول اصلح سوی قول افسد رجوع کنیم- و با

انفسنا بالجاهلین- ومن یتدبر آیات الله- ولا یعمی عین تمیزه من بیّنات الله- فلا بد

نادانان خود را پیوندیم- و ہر کہ در آیات خدا تعالی تدبر کند- و چشم خود را از ملاحظہ بینات کور نسازد- پس او را

له ان یؤمن بموت المسیح- ویقر بان النزول علی سبیل البروز الصریح- ویعرض عن

ضرور است کہ بموت مسیح ایمان آرد و اقرار کند کہ نزول بطور بروز است نہ بطور دیگر- و از ظالمان

الظالمین-

اعراض کند-

أسمعتم قبل ذالک رجلا ذهب من الدنیا ثم نزل بعد برهة من السماء-

آیا پیش زین شنیدہ اید کہ شخصے سوی آسمان از دنیا برفت باز بعد از روزگارے از آسمان

اتجدون نظیره فی احد من الانبیاء- وقد سمعتم کیف اوّل من قبل فی نزول الیاس

نازل شد- آیا شما نظیر آن در احدی از انبیاء می یابید- و شما شنیدہ اید کہ چگونہ پیش زین در نزول الیاس تاویل

یا اولی الابصار والقیاس- ورایتم قوما حملوا قصة نزول ایلیا علی ظواهرها فکفروا

کردہ شد ای صاحبان چشم و قیاس- و شما قومے را دیدہ اید کہ قصہ نزول ایلیا را بر ظواہر آن حمل کردند- و

المسیح بخبث النفس وأباهرها- وضربت علیهم الذلة والمسکنة وجعلوا من الملعونین

از وجہ خبث نفس و بیراہی آن مسیح را کافر قرار دادند- و بر ایشان ذلت و مسکنت انداختہ شد و از ملعونان

وَاَنۡتُمۡ لَاتُؤمِنُونَ بِمَوۡتِ عِیۡسٰی یَامَعۡشَرَ الۡاِخۡوَانِ۔ وَتَرۡفَعُوۡنَهٗ حَیًّا

گردانیده شدند۔ واگر شما اے برادران بموت عیسیٰ علیہ السلام ایمان نمی آرید و او را زنده سوئے عرش رحمان

اِلٰی عَرۡشِ الرَّحۡمَانِ۔ فَمَا اٰمَنۡتُمۡ بِکِتَابِ اللّٰهِ الۡفُرۡقَانِ۔ فَانۡظُرُوا مَنۡ اَحَقُّ بِالۡاَمۡنِ

می بردارید۔ پس شما بکتاب الٰہی که فرقان ست ایمان نیاورده اید۔ پس بنگرید که کدام کس از ما بامن و امان

وَالۡاَمَانِ۔ وَمَنۡ اتَّبَعَ ظُنُوۡنًا وَتَرَكَ سُبُلَ الۡاِیۡقَانِ۔ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تُکَفِّرُوۡنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

زیاده ترحق دارد۔ و کدام کس گمانہا را پیروی کرد و راه یقین را بگذاشت۔ باز شما مسلمانان را کافر قرار میدہید

وَتُکَذِّبُوۡنَ الصَّادِقِیۡنَ۔ وَتُطِیۡلُوۡنَ الۡاَلۡسِنَةَ عَلٰی اَهۡلِ الۡحَقِّ وَالۡیَقِیۡنِ۔ اَکَانَ هٰذَا

و صادقان را کاذب می انگارید۔ و بر اہل حق و یقین زبانہا دراز می کنید۔ آیا این طریق پرہیزگاری و راه

طَرِیۡقُ التَّقۡوٰی وَالۡمُتَّقِیۡنَ۔

پرہیزگاران است۔

وَقَدۡ سَمِعۡتُمۡ اَنَّا قَائِلُوۡنَ بِنُزُوۡلِ الۡمَسِیۡحِ۔ وَالۡمُقِرُّوۡنَ بِهٖ بِالۡبَیَانِ الصَّرِیۡحِ۔ وَ

و شما شنیده اید که ما بنزول مسیح قائل ہستیم و با بیان صریح اقرار می داریم۔ و این

اَنَّهٗ حَقٌّ وَاجِبٌ وَلَا یَنۡبَغِیۡ لَنَا وَلَا لِاَحَدٍ اَنۡ یُّعۡرِضَ عَنۡهُ کَالۡمُفۡسِدِیۡنَ۔ اَوۡ یَتَعَضَّ مِنۡ

حق واجب است نه ما را شاید و نه شما را که از آن اعراض کنیم۔ یا درباره قبول آن

قَبُوۡلِهٖ کَالۡمُتَکَبِّرِیۡنَ۔ فَاِنَّهٗ لَا یُعۡرِضُ عَنِ الۡحَقِّ اِلَّا ظَالِمٌ مُعۡتَدٍ خَلَّابٌ۔ اَوۡ فَاسِقٌ مُزَوِّرٌ

مثل متکبران خشمناکی ظاہر کنیم۔ چراکه از حق ہمان کس اعراض می کند که ظالمے تجاوز کننده از حد باشد و فریب

کَذَّابٌ۔ وَیُعۡرَفُ بِقَبُوۡلِهٖ قَلۡبٌ تَوَّابٌ۔ فَالۡاٰنَ انۡظُرُوۡا اَنَحۡنُ نُعۡرِضُ عَنِ الۡقَبُوۡلِ اَوۡ کُنۡتُمۡ

دہنده و فاسق و سخن آرائنده و کذاب بود۔ و بقبول حق شناخته می شود که این دل سوئے حق گردنده است پس

مُعۡرِضِیۡنَ۔ اَتَظُنُّوۡنَ اَنَّ الۡمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرۡیَمَ سَیَرۡجِعُ اِلَی الۡاَرۡضِ مِنَ السَّمَاءِ۔ وَاَنۡتُمۡ تَجِدُوۡنَ

اکنون بنگرید آیا ما از حق کناره می کنیم یا شما کناره می کنید۔ آیا گمان میدارید که حضرت عیسیٰ علیہ السلام بسوے

لفظ الرجوع فی کلم سیّد الرّسل وافضل الانبیاء۔ أأُلهِمتم هذا او تنحتون لفظ الرجوع

زمین از آسمان رجوع خواهد کرد حالانکه لفظ رجوع در کلمات آنحضرت صلی الله علیه وسلم نمی یابید۔ آیا

مِن عند انفسِکم کالخائنین۔

این شما را الهام شده است یا لفظ رجوع از طرف خود مثل خیانت پیشگان می تراشید۔

وَمِنَ المَعلوم ان هذا هُو اللفظ الخاص الذی یستعمل لرجُل یاتی

واین معلوم است که همین یک لفظ است که برائے کسانے مستعمل می شود که بعد از

بعد الذّهَاب۔ ویتوجّه مِن السّفر الی الایاب۔ فهذا بعد من ابلغ الخلق وامام الانبیاء

رفتن باز می آیند پس این امر از فصیح ترین خلائق و امام انبیاء

ان یترک ههنا لفظ الرجوع وَیستعمل لفظ النزول ولا یتکلم کالفصحاء والبلغاء۔ فلا تنظروا

بسیار دور است که اینجا لفظ رجوع را ترک کند و بجائے آن لفظ نزول استعمال کند و همچو فصیحان و بلیغان

کلامی هذا بنظر الاستغناء۔ ولا تنبذوه وراء ظهورکم کاهل الکبر والمراء۔ بل فکروا

تکلم نفرماید۔ پس این کلام مرا بنظر استغنا مبینید۔ و آنرا مثل متکبران پس پشت میندازید۔ بلکه بتمامتر

کلّ الفکر بجمیع قوّة الدهاء۔ فانّ هذا امر جلیل الخطب عظیم القدر فی حضرة الکبریاء

دانش کامل فکر کنید۔ چرا که این امر در حضرت خدا تعالی عظیم الشان است

وقبوله برکة وتسلیمه فطنة وسعادة۔ وردّه بلاء علی اهله المخذولین۔

وقبول کردن آن برکت است وتسلیم آن دانائی وسعادت است۔ ورد آن بر اهل مخذول آن بلائے است۔

وَمِنَ العُلماء مَن یقول ان لفظ التوفی قد یجیء فی لسان العرب بمعنی

وبعض از علما میگویند که لفظ توفی در زبان عرب گاهے بمعنی استیفا می آید۔

الاستیفاء۔ وَهُو المراد ههنا فی کلام حضرت الکبریاء۔ وَاذا طُلِبَ مِنهم السّند قد

وهمین معنی در قرآن شریف اینجا مراد است۔ وهرگاه ازین علما مطالبه سند کرده شد

یاتون بسند من الشعراء۔ وقد کفروا بمعنی بیّنہ خاتم الانبیاء۔ وما اتوا بمعنی ابلغ

پس ہیچ سندی از شعراء عرب نمی آرند۔ وایشان انکار آن معنی کردہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمود

منہ عند الفصحاء۔ وما اثبتوا دعواھم بل نطقوا کالعامھین۔

باز چنان معنی پیش نکردند کہ از معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزد فصحا ابلغ باشد۔ بلکہ ہمچو سرگشتگان کلام کردند

وما اعطوا وسعۃ فی ھذا اللسان۔ ولا یعلمون الا الحقد الذی ھو تراثہم

و در زبان عربی ایشان را ہیچ وسعتے ندادہ شد۔ و چیزے نمی دانند بجز آن کینہ کہ آن ورثہ قدیمہ

من قدیم الزمان۔ فیا حسرۃ علیھم ما لھم من معرفۃ فی العربیۃ۔ ولیس عندھم

ایشان است۔ پس حسرت بر ایشان کہ در علم زبان عربی ہیچ معرفت نمی دارند۔ و نزد شان بجز دعوہا

من غیر الدعاوی الواھیۃ۔ ومع ذالک ابیتناھون من القیل والقال۔ ولا یترکون

بیہودہ چیزے نیست۔ و با وجود این جہالتہا از قیل و قال باز نمی مانند۔ و نزاع خود را

نزاعھم بل یتصدون لھذا النضال۔ ویقومون مع الجھل المحکم للجدال۔ وکذالک

نمی گذارند بلکہ درین کارزار برائے تیر اندازی پیش قدمیہا می کنند۔ و با وجود جہل محکم خود برائے پیکار می خیزند۔ ہمچنین اینجا

ھتکوا استارھم بایدیھم فی ھذا المقام۔ بما کانوا غافلین من موارد الکلام۔ سکتوا

پردہ ہائے خود بدستہائے خود بدریدند۔ چرا کہ از موارد کلام غافل بودند۔ از بیان مرام خرق ساکت

الفا۔ ونطقوا خلفا۔ وما نبسوا بکلمۃ حکمیۃ کالعاقلین۔ واروا انفسھم کمخاض

ماندند۔ و چون سخنے بر زبان براندند بخطا فاحش براندند۔ و ہیچ کلمہ حکمت چون دانشمندان از زبان شان بیرون

وظھروا کالخلفۃ۔ ثم اذا حان النتاج فما ولدوا الا فارۃ او اشوہ واصغر من فویسقۃ

نیامد۔ و نفوس خود را ہمچو آن شتران بنمودند کہ آبستنی باشند و ہمچو ناقہ آبستنی ظاہر شدند۔ باز چون ایام وضع حمل

ھذا علمھم وافسد منھا عمل تلک العالمین۔ یامرون الناس بالبر وینسون انفسھم

قریب رسید ندپس موشے یا زشت تر و خورد تر از موشے بچہ دادند۔ این علم ایشان است و عمل این عالمان از علم

إلا الجاهل الذي لا يعلم العربيّة۔ او المتجاهل الذي يعزى من خبثه العامة۔ ومن

پس حق را بگیر و از راہ ہائے گناہ بپرہیز۔ و ہیچ کس دریں بارہ بجز جاہلے کہ عربی نداند خصومت نخواہد کرد۔ یا کسیکہ

انتصب لازراء هذا الكلام۔ وقام للتكذيب والافحام۔ فعليه ان يعرض في هذا

دانستہ خود را جاہل نماید و مردم را از خباثت خود برانگیزد۔ و ہر کہ برائے عیب گیری این کلام بایستد و برائے تکذیب

الباب شعرًا من اشعار الجاهلية۔ او كلامًا من كلم فصحاء هذه الملة۔

ولاجواب کردن قائم شود۔ پس بذمہ این خصومت کنندہ است کہ بتائید دعوی خود شعرے از اشعار

وان لم يفعلوا ولن يفعلوا ولم ينتهوا من الشرارة۔ فقد جمعوا

جاہلیت پیش کند۔ یا کلامے از کلمات فصحاء این ملت بنماید۔ و اگر این مردم چنین نکنند و ہرگز نخواہند کرد و نہ از

لعنتين لانفسهم بشامة النفس الامارة۔ اللعنة الاولى انهم ما صدقوا قول خير البرية۔

شرارت باز آمدند پس برائے نفس خود دو لعنت را جمع کردند۔ لعنت اول اینکہ ایشان قول رسول اللہ صلی اللہ

وما اطمئنت قلوبهم بشهادة امام الملّة۔ واللعنة الثاني انهم فتّشوا اللغات شاكين۔

علیہ وسلم را باور نکردند۔ و لعنت دوم اینکہ ایشان در حالت شک تفتیش لغات کردند باز بحالت نومیدی

ثم رجعوا ايسين بالندامة۔ التي هي تشابه عذاب الهاوية۔ ثم قعدوا مخذولين

وبدان ندامتے رجوع کردند کہ عذاب جہنم را می ماند۔

واعلم ان احدًا من رجال ذي غيرة۔ لا يقف متعمدا موقف مندمة۔ الا الذي

ومیدانم کہ کسے از مردان ذی غیرت بر جائیکہ ازان ندامت آید نخواہد ایستاد۔ مگر کسے کہ از نفس خود

نزع عن نفسه ثوب حياءٍ وانسانية۔ ورضي بكل تبعةٍ ومعتبةٍ۔ والحق نفسه

جامہ حیا وانسانیت برکشید و بہر عقوبتے وعتابے راضی شد۔ ونفس خود را بآنان آمیخت کہ زیان

بالخاسرين الملومين۔ وما تجادلونني في لفظ التوفّي الا من السفاهة۔ فانّي اعلم ما لا

کاران وملامت برداران اند۔ و با من در لفظ توفی محض از راہ سفاہت خصومت میکنند چراکہ من چیزہا می دانم

وَيَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ - وَإِذَا جُعِلُوا حُكَّامًا فَلَا يُقْسِطُونَ - وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَا يَعْمَلُوا - وَإِذَا

فاسد تر است - مردم را بر نیکوئی میفرمایند - وخویشتن را فراموش میکنند و مردم را میگویند که این کنید و آن کنید

صَلَّوْا فَصَلَوٰتُهُمْ رِيَاءٌ - وَيَغْتَابُونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَيَأْكُلُونَ لَحْمَ إِخْوَانِهِمُ الْمُسْلِمِينَ - إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ

وخود نمی کنند - وچون حاکم مقرر کرده شوند پس طریق انصاف نگه نمی دارند - ومیخواهند که بدان خوبیها تعریف کرده شوند

الْخَاشِعِينَ -

که در ایشان یافته نمی شود - وچون نماز میخوانند پس بریاکاری نماز میخوانند و در مساجد غیبت مسلمانان می کنند و

وَأَمَّا لَفْظُ التَّوَفِّي الَّذِي يُفَتِّشُونَهُ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ - فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُسْتَعْمَلُ حَقِيقَةً

گوشت برادران مومن میخورند - اما لفظ توفی که تفتیش آن در زبان عربی می کنند - پس بدانکه این لفظ بطور حقیقت

إِلَّا لِلْإِمَاتَةِ فِي هٰذِهِ اللَّهْجَةِ - سِيَّمَا إِذَا كَانَ فَاعِلُهُ اللّٰهَ وَالْمَفْعُوْلُ رَجُلًا أَوْ مِنَ النِّسْوَةِ - فَلَا يَأْتِي

صرف بمعنی میرانیدن استعمال می یابد - بالخصوص چون فاعل او خدا و مفعول انسان از مردان یا زنان باشد -

إِلَّا بِمَعْنَى قَبْضِ الرُّوحِ وَالْإِمَاتَةِ - وَمَا تَرَى خِلَافَ ذٰلِكَ فِي كُتُبِ اللُّغَةِ وَالْأَدَبِيَّةِ - وَمَنْ

پس درین صورت هرگز بجز معنی قبض روح ومیرانیدن بمعنی دیگر نمی آید - و در کتب لغت و ادب هرگز مخالف

فَتَّشَ لُغَاتِ الْعَرَبِ - وَأَنْضَى إِلَيْهَا رِكَابَ الطَّلَبِ - لَنْ يَجِدَ هٰذَا اللَّفْظَ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ

این نخواهید یافت - وهر که تفتیش لغات عرب کند - وشتران جستجوی آن لاغر گرداند - او هرگز این لفظ را در مثل این

إِلَّا بِمَعْنَى الْإِمَاتَةِ وَالْإِهْلَاكِ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْكَائِنَاتِ - وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا اللَّفْظُ مِرَارًا فِي الْقُرْاٰنِ - وَوَضَعَهُ

مقامات بجز معنی میرانیدن نخواهد یافت - واین لفظ بارها در قرآن شریف ذکر کرده شده است

اللّٰهُ فِي مَوَاضِعِ الْإِمَاتَةِ وَأَقَامَهُ مَقَامَهَا فِي الْبَيَانِ - وَالسِّرُّ فِي ذٰلِكَ أَنَّ لَفْظَ التَّوَفِّي يَقْتَضِي

وخدا تعالی این لفظ را در مقام میرانیدن استعمال کرده است - وقائم مقام لفظ امانت گردانیده - وآنرا ترک

وُجُودَ شَيْءٍ بَعْدَ الْمَمَاتِ - فَهٰذَا رَدٌّ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْتَقِدُونَ بِبَقَاءِ الْأَرْوَاحِ بَعْدَ الْوَفَاةِ - فَإِنَّ لَفْظَ

کردن واین را اختیار کردن برای این حکمت است که لفظ توفی بعد میرانیدن وجودی را میخواهد که باقی ماند - ودرین

التوفي يوخذ من الاستيفاء - وفيه اشارة الى اخذ شئ بعد الاماتة والافناء - والاخذ يدل

رد کسانیست کہ دہریہ ہستند و بعد از مردن قائل بقاء ارواح نیستند چرا کہ لفظ توفی از لفظ استیفا ماخوذ است و درین

على البقاء - فان المعدوم لا يوخذ ولا يليق بالاخذ والاقتناء - وهذا من العلوم الحكمية القرآنية

اشارہ بسوی این معنے است کہ بعد از میرانیدن چیزے در دست باقیماندہ است - و آنچہ بدست آید آن چیز موجود میباشد

فانه رجع القوم الى لسانهم المباركة الالهامية - ليعلموا ان الارواح باقية والمعاد حق

نہ معدوم چرا کہ معدوم این لیاقت ندارد کہ او را گرفتہ شود یا جمع داشتہ آید - زیرا کہ معدوم چیزے نیست - و این امر از

ولينتهوا من عقائد الدهرية والطبعيين -

علوم حکمیہ قرآنیہ است - چرا کہ قرآن قوم عرب را بسوی زبان شان کہ مبارک و الہامی است توجہ داد - تا بدانند کہ ارواح باقی

فلما كان الغرض من استعمال هذا اللفظ صرف القلوب الى بقاء الارواح

خواہند ماند و معاد حق است و تا کہ از عقائد دہریہ و طبعیہ باز مانند - پس چونکہ غرض از استعمال این لفظ ہمین بود کہ

فمعنى التوفي اماتة مع ابقاء الروح - فخذ الحق واتق طرق الجناح - ولا يجادل في هذا

تا دلہا را بسوی بقاء ارواح توجہ دہانیدہ شود - پس ازین سبب معنی توفی میرانیدن مع باقی داشتن روح است -

الا الشقي - لما كان الملحوظ في معنى التوفي مفهوم الاماتة مع الابقاء - فلاجل ذلك

ہر گاہ کہ ملحوظ در معنی توفی میرانیدن مع باقی داشتن روح بود پس برائے ہمین سبب این

لا يستعمل هذا اللفظ في غير الانسان بل يستعمل في غيره لفظ الاماتة والاهلاك

لفظ در غیر انسان مستعمل نمی شود - بلکہ در غیر انسان لفظ امانت و اہلاک و افناء استعمال می یابد مثلاً

والافناء - مثلا لا يقال توفى الله الحمار او القنفذ والافعى والفار - فان ارواحها

این نمی گویند کہ خدا تعالی فلان خر را وفات داد یا سنگ پشت یا مار یا موش را متوفی کرد - چرا کہ

ليست بباقية كارواح الآدميين -

ارواح این چیزہا مثل ارواح آدمیان باقی نخواہند ماند -

تعلمون - وانی توردّتُ بحار العربیۃ وتبحّرتُ - وعلوت شوامخها وتوغّلت - واجتنیت ثمارها

که شما نمی دانید - ومن دریاے علم عربی اوار دشدم وتاعمق آن رسیدم وبر کوہہا بلند آن برآمدم - وتوغل کامیدارم - وثمرہ ہائے آنرا چیدم واز

وتخبّشت - وفحّصت کلام القوم وتصحّفت - فما وجدت لفظ التوفی کلامٍ او

ہر طرف گرد آوردم - ودر کلام قوم تفحصہا کردم - وصفحہ صفحہ دیدم - پس بجز جسم میرانیدن وروح باقی داشتن

شعر الشعراء - الا بمعنی الاماتۃ مع الابقاء - وما استعملوا فی غیرہ الا بعد اقامۃ القرینۃ

معنی توفی در کلامے یا شعر شاعرے نیافتم - ودر غیر این معنی این لفظرا بجز آن صورتے خاص استعمال

والایماء - وما جاؤا بہ فی صورت کون اللّٰہ فاعلاً الا بہذا المعنیٰ - ویعلمہ کل احدٍ

نکردہ اند کہ قرینہ یا اشارتے قائم کردہ باشند - ودر صورتیکہ فاعل این لفظ خدا باشد بہ ہمین معنی آوردہ اند نہ

من علماء العرب من الاعلےٰ الی الادنےٰ - واذا کتبت مثلاً الی احد من اہل ہذا اللسان -

بدون آن - واین آن امر است کہ این راہمہ مردم عرب از علماء آن تا عوام آن می دانند - واگر مثلاً سوئے یکے

انّ اللّٰہ توفّی فلاناً من الاحباب والجیران - فلا یفہم منہ ہذا العربیّ الا وفات

از اہل عرب بنویسی کہ فلان شخص را خدا متوفی کرد - پس آن شخص عربی بجز این نخواہد فہمید کہ آن شخص وفات

ذالک الانسان - ولا یزعم ابداً انہ انامہ او رفعہ بالجسم من ذالک المکان - بل

یافت - واین ہرگز نخواہد فہمید کہ خدا او را بخواب کرد یا زندہ معہ جسم برداشت - بلکہ بر موت متنبہ شدہ انّا

یسترجع علی موتہ کما ہو عادت المومنین - فویل کل الویل للمنکرین -

للّٰہ وانا الیہ راجعون خواہد گفت چنانکہ آن عادت مومنین است - پس واویلا بر منکران -

افتنحتون للمسیح معنیً - وللعالمین کلہم معانی اخریٰ - تلک اذاً

آیا برائے مسیح معنی خاص می تراشید وبرائے ہمہ جہان معنی دیگر - این قسمت مبنی بر انصاف

قسمۃ ضیزیٰ - فما لکم لا توقظکم نصاحۃ - ولا ینبہکم صراحۃ - ولا ترجعون الی الحق

نیست - چہ شد شمارا کہ ہیچ نصیحتے شمارا بیدار نمی کند وہیچ تصریحے شمارا خبردار نمی گرداند - وہمچو پرہیزگاران

کالمتقین - اکفرنی المکفرون معٰ ہذا العلم واللیاقۃ - اجادلونی بہذا البلاغۃ و

سوے حق رجوع نمی کنید - آیا تکفیر کنندگان بدین علم ولیاقت تکفیر من کردند - آیا بدین بلاغت وطلاقت

الطلاقۃ - فلیموتو متندمین - ولا اظن ان یتندّموا انہم قوم لا یبالون لعن اللاعنین

بامن پیکار نمودند - پس مے باید کہ بحالت ندامت بمیرند - وگمان نمی کنم کہ ایشان متندم شوند چراکہ ایشان قومے

اذا قطعت الوقاحۃ - فکل خزیی الراحۃ - اکبّوا علی جارہم - و

ہستند کہ پروائے لعنت لاعنان نمی دارند - چون بیحیائی از حد درگذشت پس ہر رسوائے حکم راحت دارد - بر ہمسایہ

ذہلوا عن دارہم - فہتک اللہ استارہم وجعلہم من المہانین - وسلطنی علیہم -

خود افتادند وخانہ خود را فراموش کردند - پس خدا تعالیٰ پردہ ہائے ایشان بدرید وایشان را از مردم ذلیل وحقیر گردانید -

فاختفوا کالطیر فی الوکنات - واقتنوا کالوعل عند التعاقبات - وعرضنا کلمنا

ومرا بر ایشان مسلط کرد - پس ہمچو پرندگان در آشیانہا پوشیدہ شدند وہمچو بزکوہی بر وقت تعاقب راہ کوہہا گرفتند - وما سینہ

للمناظرات - فاہرعوا کالاوابد الی الفلاۃ - وتصدینا لہم لانواع الدعوۃ - وما وضعنا

خود برائے مناظرات پیش کردیم - پس ہمچو چرندگان وحشی سوئے صحرا شتافتند - وبرائے انواع دعوات بر ایشان آمادہ شدیم - وار

عن کاہلنا عصام ہذہ القربۃ - وما کنا لاعنین - نعب علینا کل اعور ذی غوایۃ -

شانہ خود بند این مشک فرو ننہادیم - ونہ درماندہ شدیم - ہر کلاغے گمراہ بر ما آواز کرد -

ونعق علینا کل ابن دایۃ - محروم عن درایۃ - وعوی کل خلیع خلیع الرسن - ونبح

وہر زاغے محروم از عقل بر ما خروشید - وہر گرگے وہر بے قیدے بآواز خود در ما افتاد - وہر سگے اگرچہ چون پیر فرتوت

کل کلب ولو کان کالیفن - فاذا قمنا فکانوا مدین الوسن - او کانوا من المیتین -

بود عوعو کردن بر ما آغاز کرد - وچون ایستادیم پس گویا ہمہ در خواب بودند - یا مردہ بودند -

فرّوا وولّوا الدبر کالمستنفر	لما رای النوکی عصی خلا انضری
گریختند وپشتہا ہمچو سرگردانے ورمیدہ نمودند	ہرگہ کہ بے وقوفان خلاصہ زہر را دیدند

اِن یشتموا فلقد نزعت ثیابہم
اگر مرا دشنام دہند چہ دور است چراکہ من جامہائی ایشان از تن شان برکشیدیم

وتنزلتہم کالمیّت المتستّر
وہمچو مردہ ناشناختہ ایشان را گزاشتیم

ھُم یشتموا ولا اخاف لسانہم
ایشان دشنام می دہند من از زبان شان نمی ترسم

انی اریٰ الطاف ربٍّ اکبر
چراکہ من مہربانیہائے رب کبیر خود می بینم

نزلت ملامۃ لائمی من حُبّہ
از محبت خدائے خود ملامت ملامت کنندگان

منی بمنزلۃ المحبّ المؤثر
بمنزلہ دوست مخصوص خود مرامی نماید۔

یا لائمی دعْ کل لوم وانتظر
اے ملامت کنندہ من ملامتہا بگذار و صبر کن

ستریٰ بروق الحق بعد تبصّر
کہ بعد از چشم بینا حاصل شدن روشنی حق را خواہی دید

جلّت وصایانا ھدیً لکنہا
وصیتہائے من از روئے ہدایت بزرگ ہستند

کبُرت علیک ولیتہا لم تکبر
لیکن بر تو گران آمدند وکاش گران نیامدندے

ایہا الناس تدبّروا طرفۃ عین۔ ولاتہلکوا انفسکم بالمَین۔ ان موت المسیح ثابت
ای مردمان برائے یک طرفۃ العین تدبر کنید۔ و برائے دروغے نفس خود را ہلاک مکنید۔ یقیناً موت مسیح بقرآن ثابت

بالقرآن۔ ثم بالحدیث ثم بشہادۃ اللغت واھل اللسان۔ ثم بالعقل والفراسۃ
است۔ باز ثبوت آن بحدیث بہم رسیدہ۔ باز از شہادت لغت واہل زبان ثابت گشتہ۔ باز از روئے عقل و فراست

والوجدان۔ ثم بنظائر سابق الزمان۔ فلایزیل الامر الثابت کید الانسان۔
و وجدان۔ و باز بنظائر زمانہ گزشتہ تحقیق این معنی گشتہ۔ پس امر ثابت را فریب انسان دور نتواند کرد۔

والنزول ایضاً حق نظراً علی تواتر الآثار۔ وقد ثبت من طرق فی الاخبار۔
ونزول از روئے تواتر آثار ہم راست است۔ چراکہ از طرق متعددہ ثابت گشتہ۔

فتعالوا الی کلمۃ نرفع ھذہ التناقض من بین بعض الاحادیث وبین مجموعۃ
پس بسوئے آن کلمہ بیائید کہ این تناقض را از درمیان بعض احادیث و مجموعہ احادیث و فرقان بردارد۔

احاديث اخرى والفرقان - فهو البروز الذي ثابت في سنن الرحمان - ولا

پس آن طریق بروز است که در سنت ہائے خدا تعالیٰ ثابت گشته - و درین

شك انه يهب انواع الاطمينان - ولا ريب انا اذا اعتمدنا على طريق البروز في معنى

ہیچ شک نیست که گوناگون تسلی ہا ازان حاصل می آیند - و درین شبہے نیست که ما چون نزول مسیح را بر طریق بروز محمول کنیم

نزول المسيح - كما ذكرنا نزول ايليا بالتصريح - فحينئذ تنطبق العبارات - وترتفع

چنانکه نزول ایلیا محمول شد - پس درین صورت ہمه عبارات متناقضه منطبق میشوند و ہمه شبہات

الشبهات - وتطمئن قلوب الطالبين - ولولا هذا فلا سبيل الى ان نعتقد

رفع می گردند   واگر این طریق را اختیار نکنیم پس برائے این امر ہیچ

مع القرآن بالآثار والاخبار - فالخير كل الخير في عقيدة البروز يا اولي الابصار

صورت نمی بندد که بعد از ایمان آوردن بر قرآن بر اخبار و آثار نیز ایمان آریم - پس اے صاحبان بصیرت ہمه خیر در عقیده

وليس هذا بدعة بل قد مضت فيها نظائر من رب العالمين -

بروز است - و این عقیده چون بدعتے نیست بلکه پیش ازین نظائر این عقیده از خدا تعالیٰ در زمانه گزشته یافته می شوند -

فاعلموا ايها الظانون ظن السوء والازدراء - والمهرعون الى

پس اے کسانیکه ظن بد و طریق عیب گیری ہا اختیار کرده اید و سوئے جنگ و خصومت می شتابید

الجدال والمراء - اني ما اريد الا خيركم من حضرت الكبرياء - واقصد ان انقلكم

من بجز بہبودی شما ہیچ چیزے نمی اندیشم -   و قصد می کنم که شما را از زمین

من خبيث الى العلياء - ومن ذات جفاف الى حديقة النعماء - ومن ذات

پست ریگناک بسوئے زمین بلند بیارم - و از ریگ کج بسوئے باغ نعمتہا منتقل کنم و از زمین نشیب و فراز بر راه

كسود الى سبيل السواء - فهل انتم تريدون خيركم او كنتم من الآبين -

راست بیارم -   پس آیا شما خیر خود میخواهید یا از سرکشان ہستید -

الیس الزمان کلیل ارخے سدوله - والدین کغریب فقد عز هوله - انخافون عند قبولے

آیا زمانہ بدان شب نمی ماند کہ پردہ ہائے خود فروہشتہ باشد - و آیا دین بدان مسافر نمی ماند کہ شتر خود را بچرا گزاشتہ

ان تفقدوا ماحیز مغنما - او تضیعوا الفضل الذی صار بالنشب توأما - کلا انہ ظن

گم کردہ باشد - آیا وقت قبول کردن من شما را این اندیشہ است کہ آن غنیمتہا کہ جمع کردہ اید مفقود خواہند شد

لا یلیق باهل العلم والمعرفة - والعزة کلها لله فی هذه والآخرة - ان الرجال لا یخافون

یا آن فضیلت را ضائع خواہید کرد کہ با مال توأم گشتہ - ہرگز چنین نیست بلکہ این ظنے است کہ اہل علم و معرفت

ولو ذبحوا بالمدی - او نزع عنهم ثوب المحیا -

را نمی شاید - و عزت ہمہ خدا راست چہ درین عالم و چہ در آخرت - مردان نمی ترسند اگرچہ با کاردہا ذبح کردہ شوند

اما تسلت عمایاتکم الی هذا الزمان - ومالی اجد کل احد منکم الوی

یا جامہ حیات از تن شان کشیدہ شود - آیا تا این وقت کوریہائے شما دور نشدہ - و چہ سبب است کہ ہر یکے را از شما در

فی الکلام والبیان - وتعلمون انی ما جئت بمفتریات کاهل الفسق والهنات - وما

کلام و بیان جنگجو می یابم - و میدانید کہ من ہمچو فاسقان و بدکاران چیزہائے افترا کردہ نیاوردہ ام - و بر شما

فتحت علیکم باب البدعات - بل هو حسرات علیکم بعد الممات - فاین آذان تسمعون

دروازہ بدعات نکشادم - بلکہ این کار و بار من بعد از مردن بر شما حسرتہاست - پس کجا آن گوشہا ہستند کہ

بها - واین اعین تبصرون بها - واین قلوب تفقهون بها - ومالکم لا تترکون الخرافات

بداںہا بشنوید - و کجا آن چشمہا ہستند کہ بداںہا ببینید - و کجا آن دلہا ہستند کہ بداںہا بفہمید - و چہ شد شما را کہ آن خرافات را

المتدلسة - ولا تقبلون الجواهر النفیسة - تمنعون المسلمین من المساجد - وتعظمون

ترک نمی کنید کہ بتاریکی افتادہ اند و جواہر نفیسہ را قبول نمی کنید - مسلمانان را از مساجد منع می کنید - و برائے دنیا خود اہل زر

لدنیاکم اهل العساجد - حصحص الحق فلا تقبلون - وتبین الرشد فلا ترجعون - و

را تعظیم مے کنید - حق ظاہر شد مگر شما قبول نمے کنید - و رشد پیدا شد مگر شما رجوع نمی کنید - و

وتکفرون اَهل القبلة ولا تمتنعون - اتموتون فی یوم اَو انتم من الباقین - کیف تجدون

اہل قبلہ را کافر می گوئید و بازنمی مانید - آیا در وقتے خواہید مرد یا شما از باقیان ہستید - بدین تعصبہا

لذت الایمان بهذه التعصبات - ومابقی حلاوته بتکفیر المومنین والمومنات - حسبتم اعراضنا

لذت ایمان چگونہ می یابید - و با تکفیر مومنین و مومنات حلاوت ایمان چہ باقیماندہ - شما آبروے ما را

کفئ - وتخرون علینا العوام وتلقون الیهم شیئًا بعد شیٍ - وافسدتم الناس بمکائدکم

ہیچو مال غنیمت پنداشتہ اید - و عوام را بر ما می دوانید - و در دل شان چیزے بعد چیزے می اندازید - و شما بمکر و تزویر

وتزویراتکم - وصرفتم قلوبهم عن الحق بخرافاتکم - فاعلموا ان اثم الامیین علیکم یا معشر

خود مردم را تباہ کردہ اید - و از خرافات خود دل اوشان از حق گردانیدہ اید - پس بدانید کہ گناہ ناخواندگان بر گردن

الخادعین - احسبتم تکفیر المومنین امرًا هینًا - وتکذیب الصادقین شیئًا خفیفًا

شماست اے گروہ فریب دہندگان - آیا شما تکفیر مومنان و تکذیب صادقان امر سہل پنداشتہ اید - و آن

وهو عند الله عظیم -

نزد خدا تعالیٰ امرے بزرگ است

ولم تزالوا کنتم مصرین علی الانکار - وما شفقتم وما خشیتم اخذ القهار -

و شما ہمیشہ بر انکار اصرار کنندگان بودید - و شما از مواخذہ خدا تعالیٰ ہیچ نترسیدید -

حتی بلغ امرنا الی ما بلغ ورد الله علیکم دعواتکم انه لایحب قومًا مفسدین - ایها

تا آنکہ کار ما رسید بجائیکہ رسید - و خدا دعا ہائے شما بر شما رد کرد چراکہ او مفسدان را دوست نمی دارد - اے مردمان

الناس انی محق صادق فی ادعائی - فایاکم ومرائی - وان کنتم لا تقبلون قولی

من برحق و صادقم - پس از جنگ من بپرہیزید - و اگر چنین ہستید کہ نہ قول من قبول می کنید -

ولا تخافون صولی - ولا تحصرون الی الهدایت - ولا تنتهون من الغوایت -

و نہ از حملہ من می ترسید - و نہ سوئے ہدایت کشیدہ می شوید - و نہ از گمراہی باز می مانید

فَتَعَالَوا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا

پس بیائید تا بخوانیم پسران خود را و پسران شما را و زنان خود را و زنان شما را و نفسہائے خود را و نفسہائے

وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔

شما را باز مباہلہ کنیم و بر دروغ گویان لعنت فرستیم۔

وَنَسْتَفْتِحُ فيما وقع بيننا لِيُقْضَى الأمرُ ويظهر الحق وينجو عباد الله مِن قوم

و از خدا تعالیٰ در نزاع خود فیصلہ بخواہیم تا امر حق فیصلہ کردہ شود و بندگان خدا از دروغگویان خلاص

كاذبين۔ واني احضر براز المباهلة۔ مع كتاب فيه الهاماتي من حضرة العزة۔

یابند۔ و من در میدان مباہلہ با کتاب الہامات خود حاضر خواہم شد۔

فآخذ الكتاب بيد التواضع والانكسار۔ وادعو الله رب العزة والاقتدار۔ واقول

پس کتاب را بدست تواضع و انکسار خواہم گرفت۔ و بدرگاہ خدائے عزیز صاحب اقتدار دعا خواہم کرد۔ و این

يا ربّ ان كنت تعلم ان كتابي هذا مملو من المفتريات۔ وليس هذا

خواہم گفت کہ ای خدائے من اگر میدانی کہ این کتاب من از مفتریات پر است۔ و این نہ الہامات

الهامك وكلامك ومخاطباتك من العنايات۔ فتوفني الى

تست نہ کلام تست نہ مخاطبات تست پس مرا تا مدت یکسال

سَنَةٍ وعذبني بعذابٍ ماعذّبت به احدًا من الكائنات۔ و

بمیران۔ و مرا بعذابے معذب کن کہ ہیچکس را از مخلوقات بدان معذب نکردہ باشی۔ و مرا

اهلكني كما تهلك المفترين الكاذبين بانواع العقوبات۔ لينجو الامة

زانسان ہلاک کن کہ مفتریان و کاذبان را بانواع عقوبت ہلاک میکنی۔ تا کہ این امت از

مِن فتنتي وليتبين ذلتي على المخلوقات۔

فتنہ من نجات یابد و تا کہ ذلت من بر مخلوقات ظاہر گردد۔

ربّ وان کنت تعلم ان ھٰذہ الکلمات کلماتک ومن الالھامات۔ ولست

وا ے خدا ے من اگر میدانی کہ این کلمات کلمات تو ھستند۔ ومن نزد تو

بکاذب عندک بل انت بعثتنی عند ظھور الفتن والبدعات۔ فعذب

دروغ گو نیستم۔ بلکہ تو بر وقت ظھور فتنہ ھا و بدعت ھا خود مرا مبعوث کردی۔ پس آنان را

الذین کفرونی وکذبونی ثم حضروا الیوم للمباھلۃ۔ ولا تغادر منھم نفسًا سالمۃ

معذب کن کہ مرا کافر قرار دادند و تکذیب من کردند۔ باز امروز برا ے مباہلہ حاضر شدند۔ و از ایشان تا

الی السنۃ الاٰتیۃ۔ وسلّط علی بعضھم الجذام وعلی البعض

سال آیندہ یک نفس سلامت مگذار۔ و بر بعض شان جذام را مسلط کن۔ و بر بعض

الاٰلام۔ وانزل علی ابصار بعضھم بلاءً۔ وسلط علی البعض صرعًا

درد ہا۔ و بر چشمہا ے ایشان بلا ے نازل کن۔ و بر بعض مرض صرع

وفالجًا واستسقاءً اوداءً اٰخر وتوفھم معذبین۔

و فالج و استسقا یا مرضے دیگر مسلط کن۔ و بعض را بعذاب موت بمیران

وابتل بعضھم بموت الابناء والاحفاد والاختان۔ و

و بعض را بموت پسران و پسران پسران و دامادان و زنان و محبوبان و برادران مبتلا

الازواج والاحباب والاخوان۔ وعلیکم ان تقولوا اٰمین۔

کن۔ و بر شما خواہد بود کہ شما آمین بگوئید۔

فان یبق احد منکم سالمًا الی سنۃ۔ فاقرّ

پس اگر یکے ہم از شما تا سالے باقی ماند۔ پس من اقرار خواہم کرد

بانی کاذب واجیئکم بعجز وتوبۃ۔ واحرق کتبی واشیع ھٰذا الامر بخلوص نیۃ

کہ من دروغگو ہستم و بعجز و توبہ پیش شما بیایم۔ و کتاب ہا خود را بسوزانم و این امر را بخلوص نیت شائع کنم

واحسب انکم من الصّادقین۔

وخواہم پنداشت کہ شما از صادقان ہستید۔

واما دعاءکم فلیدع کل احد منکم احکم الحاکمین۔ ربّنا ان کان ھذا

مگر مضمون دعا شما۔ پس باید کہ ہر یکے از شما بحضرت احکم الحاکمین این دعا کند کہ ای خدائے ما

الرجل کاذبًا فانزل علیہ نکالك وتوفّہ الی سنۃ بعذاب مھین۔ واجعل

اگر این شخص کاذب است پس برو عذاب خود نازل کن و اورا تا یکسال بعذاب اہانت کنندہ بمیران۔ و

الرجس علیہ ونجّ عبادك منہ یا ارحم الراحمین۔ ربّنا وان کان صادقًا

عذاب ذلیل کنندہ برو مسلط کن۔ و بندگان خود را ای ارحم الراحمین از و برہان۔ و اگر ای خدائے ما او صادق است

ومن الحضرۃ۔ فانزل علینا رجسًا من السّماء الی السنۃ۔ ولا تغادر منا احدًا

و از طرف تست۔ پس برما تا یکسال عذابے از آسمان نازل کن۔ واحدے از ما کہ در مباہلین

من المباھلین۔ وعذّبنا ومزّقنا واھلکنا واعدمنا وسلّط علینا آفاتٍ و

داخل است مگذار۔ و مارا معذب کن و پارہ پارہ کن و معدوم کن و برما آفات و امراض مسلط کن

امراض کما تسلّط علی المفسدین۔ وعلینا عند ختم دعائکم ان نقول آمین۔

چنانچہ بر مفسدان مسلط میکنی۔ و برما بروقت ختم دعائے شما لازم خواہد بود کہ بگوئیم آمین۔

ثمّ علیکم ان تقدّموا بین یدیکم قبل المباھلۃ بالاستخارۃ المسنونۃ

و این ہم بر شما لازم خواہد بود کہ قبل از مباہلہ استخارہ مسنونہ کنید۔

وتلتمسوا فضل اللہ بتضرعاتٍ بھذہ الادعیۃ۔ ربّنا ان کان ھذا ھو الحق

و فضل الٰہی بتضرعات باین دعاہا بخواہید۔ اے خدائے ما اگر ہمین حق است پس مارا از

فلا تجعلنا من المحرومین۔ ربّنا وفّقنا لنقوم فی سبیلك ولا نعصی الحق

محرومان مگردان۔ اے خدائے ما مارا توفیق دہ کہ در راہ تو ایستادہ شویم و نافرمان حق نباشیم

ولانکون من الخاسرین۔ ربّنا نخاف ان نردّ الیك بوجوہ مسوّدۃ۔ فارحمنا

واززیان کاران نشویم۔ اے خدا ما می ترسیم کہ بردہا سیاہ بسوئے تو واپس کردہ شویم۔ پس اے خدا

ربّنا واھدنا من لدنك سبلنا۔ وافتح اعیننا۔ وادنا طریق الصّالحین۔

ما برما رحم کن وراہ ہای ما ما را بنما۔ وچشمہائے ما بکشا۔ وراہ صالحان ما را بنما۔

فقوموا فی اواخر اللیالی باکین۔ واسئلوا ربکم متضرعین۔ ولا تغلوا فی ظنونکم

پس در آخر شبہا بحالت گریہ بخیزید۔ واز خدا تعالی بتضرع بخواہید۔ ودر گمانہائے خود از حد بیرون

ولا تیئسوا من ایّام اللہ۔ انّ ایام اللہ تاتی کالمفاجئین۔

مروید واز روزہائے خدا نومید نباشید۔ چراکہ روزہائے خدا ہمچو ناگاہ آیندگان می آیند۔

واخر العلاج خروجکم الی براز المباھلۃ۔ وعلیکم ان

وآخری علاج این است کہ سوئے میدان مباہلہ بیرون آئید۔ وبرشما ست کہ جماعت

لا تکون جماعتکم اقل من العشرۃ الکاملۃ۔ او یزیدون ولو الی الف

شما از دہ مرد کمتر نباشند۔ یا زیادہ ازان باشند اگرچہ تا

فی تلك السّاھرۃ۔ یفتح اللہ بیننا وبینکم ویقطع دابر الفجرۃ۔ ویتم الحجّۃ

ہزار در آن میدان جمع شوند۔ تا کہ خدا تعالی در ما وشما فیصلہ کند وانجام بدکاران بنماید وحجت خود

علی العالمین۔

کامل کند۔

ھذا اخر حیل اردناہ فی ھذا الباب۔ فتدبر

این حیلہ آخری است کہ درین باب خواستیم۔ پس تدبر کن واز خدا تعالے

وادع اللہ لطرق الصّواب ولا تقعد کالقنطین

راہ ہائے ثواب بخواہ وہمچو غافلان منشین۔

اَلَا یَا اَیُّهَا الحُرُّ الکَرِیْمُ	تَدَبَّرْ هَدَیْكَ المَوْلَی الرَّحِیْمُ
اے مرد آزاد و کریم	تدبر کن خدا اے رحیم ترا رہ نماید
وَلَا تَبْخَلْ وَلَا تَقْصُدْ فَسَادًا	اَتُطْفِئُ مَا اَحْضَرَ الرَّبُّ العَظِیْمُ
و بخل مکن و قصد فساد مکن	آیا میخواہی کہ آنچہ خدا افروختہ است آنرا فرد میرانی
وَمَا جِئْنَا الوَرٰی فِیْ غَیْرِ وَقْتٍ	وَقَدْ هَبَّتْ لِقَارِئِهَا النَّسِیْمُ
وما بے وقت نزد مردم نیامدیم	و نسیم بر وقت خود وزیدہ است۔

مَنْ رَجَعَ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ مَا نَطَقَ بِالخَطَاءِ۔ فَلَهُ اَجْرٌ عَظِیْمٌ فِیْ حَضْرَةِ الکِبْرِیَاءِ۔ و

وہر کہ از قول خود رجوع کند بعد زانکہ بخطا کلام کردہ بود۔ پس اورا در حضرت کبریاء اجرے عظیم است۔ و با

یُحْشَرُ مَعَ المُتَّقِیْنَ۔ وَیَنَالُ جَزِیْلَ الثَّوَابِ۔ وَعَظِیْمَ الاَجْرِ فِیْ دَارِ المَآبِ۔ اَلَّتِیْ لَا

پرہیزگاران حشر او خواہد بود۔ و ثواب بزرگ و اجر عظیم در آخرت خواہد یافت۔ و دانی کہ آخرت

مَوْتَ بَعْدَ حَیَاتِهَا۔ وَلَا انْقِطَاعَ لِنَعِیْمِهَا وَلَذَّاتِهَا۔ فَمَنْ قَامَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ فَلَهُ

چیست آن آخرت کہ پس از زندگی آن موت نیست و نعیم و لذات آنرا انقطاع نیست۔ پس ہر کہ برائے حصول

ثَوَابُ ذَالِكَ فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمَاءِ۔ وَیُکْرَمُ فِیْ حَضْرَةِ العِزَّةِ وَیُ[illegible]ی بِاَحْسَنِ الجَزَاءِ۔

خوشنودی خدا تعالی بایستد پس برائے او ثواب آن در ملکوت آسمان ہست و او در حضرت عزت بزرگی خواہد یافت

فَعَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الاِخْوَانِ۔ اَنْ تَسْمَعُوْا قَوْلِیْ لِلّٰهِ الدَّیَّانِ۔ وَتَجْتَنِبُوْا سُبُلَ الطُّغْیَانِ۔

و نیکوتر جزا و پاداش دادہ خواہد شد۔ پس اے معشر برادران بر شماست کہ برائے خدا جزا دہندہ سخن مرا بشنوید و از راہ

وَاِیَّاکُمْ وَالکِبْرَ وَالمُبَالَاتِ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاذْکُرُوا المُجَازَاتِ۔ وَاتَّقُوْا سِیَرَ اَرْبَابِ الدُّنْیَا

بی اعتدالیہا دور بمانید و از تکبر و لاپروائی خود را دور دارید و از خدا بترسید و روز جزا را یاد کنید۔ و از سیرت ارباب دنیا و

وَالمَحْجُوْبِیْنَ۔ وَلَا تَقْرَءُوْا کِتَابِیْ هٰذَا وَاجِدِیْنَ عَلَیَّ اَوْ کَارِهِیْنَ۔ وَعَسٰی اَنْ تَحْسَبُوْا

محجوبان پرہیز کنید۔ و این کتاب را در حالت غصہ و کراہت مخوانید۔ و نزدیک است کہ شما امرے را بر

أمرًا على صورة والحقيقة خلاف تلك الصورة - وعسى ان تظنوا امرًا

صورتے پنداريد وحقيقت برخلاف آن صورت باشد - وبنزديک است که شما امرے را خلاف

خلاف حقيقة وهو عين تلك الحقيقة - فانكم ماتدرون لبّ النواميس

حقيقت انگاريد و آن عين آن حقيقت باشد - چراکه شما مغز اسرار الٰهی نمی فهميد -

الالٰهيّة - وتتكلمون مستعجلين غير مفكرين - انظروا كيف تهتمّون امور دنياكم

وازشتاب کاری بغير فکر کردن گفتگو می کنيد - ببينيد که درباره امور دنيوی خود چه اهتمام ها

وان نزل بلاءٌ عليها فلا تصبرون على بلواكم - وتسعون حق السعي لتدفعوا اذاكم -

می کنيد - واگر چيزے از بلا بران امور نازل شود پس بر آن بلا صبر نتوانيد کرد - وتمام تر سعی بجا می آريد تا آن چيز

وتنفقون لدفعه اموالكم واوقاتكم وقواكم وتتوجهون بكل فكركم ونهاكم - ولا تقعدون

را دفع کنيد که اذيت داده است وبرائے دفع آن مالها خود را واوقات خود را وتوتها خود را خرچ ميکنيد وبهمه فکر ودانش

كالصابرين - فلما كانت عناياتكم بهذا القدر الى اشياء فانية - ذاهبة بعد

سوئے آن متوجه ميشويد وهمچو صابران نمی نشينيد - پس هرگاه که سوئے آن چيزها فانيه اين توجه وعنايت شما است که

وقتٍ ومهلة - فكيف تغفلون من الامور الباقية الابدية - التي توصل

در وقتے باشند ودر وقتے ديگر نباشند پس چگونه در امور باقيه ابديه غفلت می ورزيد - آن امور که گم شدن

فقدها الى النيران المحرقة - اتؤثرون الفانيات على الباقيات - وتريدون

آن ها تا آتشهائے سوزنده ميرساند - آيا شما چيزهائے فانيه را بر چيزهائے باقيه اختيار می کنيد - ودوام

الحياة الدنيا وتنسون خلود الجنات -

بهشت ها يادنمی داريد

ايها الناس زكّوا نفوسكم واجتنبوا جذباتكم - وطهّروا خطراتكم و

ای مردمان نفسها خود را پاک کنيد واز جذبات خود دور بمانيد - وخيالها دل ونيات را پاک

نبأتكم- وانظروا الى الحق متاملين- لا تخدعنكم اخبار باردة - وخرافات واهية

کیند- وسوئے حق بنگاہ تامل بنگرید- باید کہ شمارا خبرہائے سرد وسخنہائے خرافات واہیات فریب ندہند-

ولا ینبغی ان تلتفتوا الیها وتنبذوا کلام الله وراء ظهورکم غافلین-

ونمی سزد کہ سوئے چنین سخنہا التفات کنید- وکلام خدارا پس پشت خود بیندازید-

وقد سمعتم ان موت نبی الله عیسیٰ ثابت بکلام رب العالمین-

وشما شنیدہ اید کہ موت عیسیٰ علیہ السلام بقرآن ثابت است-

والاحادیث ساکتة فی رفعه الجسمانی- ومافی یدیکم الا الامانی- وما ثبت

واحادیث دربارہ رفع جسمانی او ساکت اند- ودر دست شما بجز آرزوہا ہیچ نیست- ودربارہ رفع ہیچ اثری از

فیه اثر من خاتم النبیین- وما نطق فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نشدہ- وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ لفظے درین بارہ برزبان نیاوردہ-

بکلمة- ولا تفوه بلفظة واحدة- وتعلمون ان النزول فرع للصعود فلما

ومیدانید کہ نزول برائے صعود فرع است- پس ہرگاہ کہ صعود

ثبت انکشیه- الرفع الذی جاء فی ذکر عیسیٰ علیه السلام فی القرآن- فهو

آن رفع کہ در ذکر عیسیٰ علیہ السلام در قرآن شریف آمدہ است- آن رفع

لیس رفع جسمانی ولذالک قدم علیه لفظ التوفی فی البیان- لیعلم

جسمانی نیست- واز بہر ہمین برسر آن لفظ توفی بیان کردہ شد- تاکہ مردم بدانند کہ آن

الناس انه رفع روحانی کما جرت علیه سنت الله بعد موت اهل الایمان

رفع روحانی است چنانکہ برآن سنت خدا تعالیٰ برائے مومنان بعد از مردن شان رفتہ-

فانهم یرفعون الی الله بعد قبض الروح ویدخلون فی نعیم الجنان- فرحین

چراکہ اوشان بعد از مردن سوئے خدا تعالیٰ برداشتہ می شوند و در بہشت بحالت خوشی داخل کردہ میشوند

لم يثبت الصّعود فالنّزول رجاءٌ باطل فلا تأخذوا بالقول المردود۔ وان تعرضوا

جسمانی ثابت نشد پس نزول امیدے باطل است۔ پس قول مردود را مگیرید۔ واگر از نصیحت من کناره

عن نصيحتي۔ ولم تعملوا على وصيتي۔ فاخاف عليكم ان تُحسبوا في الذين

کنید۔ وبر وصیت من عمل نکنید۔ پس بر شما می ترسم که از ان مردم شمار کرده شوید که

يغمّطون نعم الله ويقطعون ما امر الله به ان يوصل ويمدّون اعناقهم

نعمت ہائے الہی را شکر نمی کنند۔ وہر چہ برائے پیوند کردن آن حکم است آنرا قطع می نمایند۔ وگردنہائے خود را

جاحدين۔ وما كنت بدعًا في هذا الامر وما جئت شيئًا اِمرًا۔ فكيف تؤاخذونني

از روئے انکار دراز می کنند۔ ودرین امر من اول کسے نیستم ومن امرے نیاورده ام که کسے نیاورده۔ پس چگونه مرا سخت

والآيت نزلت ليقضي بين اليهود والمسيحيين۔ فان اليهود زعموا ان المسيح

واین آیت برائے فیصلہ کردن در یہود ونصاری نازل شده است۔ چراکہ یہود زعم کرده اند کہ حضرت عیسیٰ

كان مِنَ الكاذبين۔ وملعونًا وما كان من المقربين المرفوعين۔ وقالوا انّه صُلب

علیہ السلام از کاذبان بودند۔ ونعوذ باللہ ملعون بودند۔ واز انان نبودند کہ بسوئے خدا تعالیٰ رفع ایشان میشود

والمصلوب لا يُرفع الى الله بحكم التورات بل يُلعن من حضرته ويُجعل مِن

وگفتند که او مصلوب شد۔ وبحکم توریت مصلوب از رفع محروم می ماند بلکہ او از جناب باری رد کرده می شود۔

المردودين۔ وقال النصارىٰ انه كان ابن الله فصُلب لانجاء الخلق ومُنع

ونصاری گفتند که عیسیٰ پسر خدا بود وبرائے نجات خلق مصلوب شد۔ ودر ابتدا از

مِن الرفع في اول الامر ولُعن وعُذّب واُدخل في جهنم الى ثلثة ايام كالفاسقين

رفع منع کرده شد۔ وملعون شد ومعذّب شد۔ وتا سه روز چون بدکاران داخل جہنم گردید۔

ثم رُفع الى العرش وآواه الله الى يمينه الى ابد الآبدين۔ فاليهود ذهبوا الى

باز رفع او بسوئے عرش خدا تعالیٰ شد۔ وخدا او را بجانب راست خود جا داد۔ پس یہود بسوئے تفریط رفتند و

وترهقونني عن امري عسرا۔ اعميت عليكم اقوال الاولين۔ بل هو نبأ عظيم

میگریید و در مشکلہاے اندازید۔ آیا بر شما سخنہائے اولین پوشیدہ شدند۔ بلکہ آن چیزیست بزرگ کہ ازان

انتم عنه معرضين۔ لا تظلموا انفسكم واتوني بصفاء نية۔ يدرء الله عن قلوبكم

کنارہ کش شدہ اید۔ برخود ظلم مکنید و بصفاء نیت نزدم بیائید۔ خدا ہر شبہ شما از دل شما دور

كل شبهة۔ وينزل عليكم انوار سكينة۔

خواہد کرد و نور اطمینان بر شما نازل خواہد کرد۔

وتعلمون ان فتن النصارى وغلوهم في الخزعبيلات۔ كانت تقتضي حكماً

و میدانید کہ فتنہ ہاے نصاریٰ و جوش ایشان در امور باطلہ یک حکم را از خدا میخواست۔

تفريط وهبطوا هباطاً۔ والنصارى مع التفريط الى افراط۔ فبين الله ما كان

فرو افگندن رفتند۔ و نصاریٰ با تفریط افراط راہ ہا اختیار کردند۔ پس خدا تعالیٰ آنچہ راست

احق واقوم في امر عيسىٰ۔ فقال انه ما صلب بل توفي بحتف انفه والحق

بود بیان فرمود کہ مسیح مصلوب نشدہ است تا از رفع محروم ماند۔ بلکہ بموت خود بمرد و باز بغیر ملعون

بالموتىٰ۔ ثم رفع كالمقربين من غير ان يلعن ويدخل في اللظىٰ۔ فالحاصل

شدن مرفوع شد و رفع او ہمچو رفع مومنان شد۔ پس حاصل کلام این است

ان هذا قضاء من الله الاعلىٰ۔ بين اليهود

کہ این حکم فیصل از خدا تعالیٰ در یہود و نصاریٰ ست۔

والنصارىٰ۔ ليبرء عبده من بهتان اللعن*

تا خدا تعالیٰ بندہ خود را از تہمت لعنتی و عدم رفع بری

وعدم الرفع ويقضي بما هو احق واولىٰ۔

کند۔ پس خدا تعالیٰ بدین حکم اختلاف را از میان برداشت۔

* الحاشيه۔ لولا هذا الغرض لكان ذكر التطهير لغواً بعد ذكر الرفع فان عدم الرفع

اگر این غرض نبودے البتہ ذکر تطہیر بعد ذکر رفع لغو بودے۔ چرا کہ عدم رفع

يحصل في ليس لعيسىٰ واجب الرفع منه

مِن ربّ السّموات - فاللہ الذی نجّا المسیح مِن صَلیبِ الیہُود ورفعہ

پس آن خدا ے کہ مسیح را از صلیب یہود نجات دادہ بسوئے مقام بلند برداشت

الی المقام الاعلیٰ - ارادان یُنجیّہ من صَلیبِ النصاریٰ مرّۃً اُخریٰ -

ارادہ کرد کہ بار دوم اورا از صلیب نصاریٰ نجات دہد -

فارسلنی حکماً عدلاً لہٰذہ الخطّۃ - وسمّانی باسمہ لاکسر الصّلیب واتمّ

پس مرا بطور حکم عدل و برائے این کار فرستاد و نام من مسیح نہاد تا کہ من صلیب را بشکنم - و کارے کہ از

مابقی منہ مِن فرائض النّصیحۃ - فکلّ ما فعل کان علیہ

مسیح باقی ماندہ بود با تمام رسانم - پس ہمہ آنچہ من میکنم اوکردے -

فحکم بینہم فیما اختلفوا فیہ - وھو خیر الحاکمین -

پس حکم کرد در آنچہ اختلاف مے داشتند

ولولا ھذا الغرض فما کان وجہ لذکر ھٰذہ القصۃ - بل لو فُرضت

پس اگر این غرض نبودے پس برائے ذکر این قصہ ہیچ وجہے نبود - بلکہ اگر این قصہ را بر خلاف

القصۃ علی خلاف ھٰذہ الصورۃ - لکان لغواً کلّہا ومحل اعتراض علٰی

این صورت فرض کردہ شود ہمہ قصہ لغو و محل اعتراض بر حضرت باری میگردد -

فعل حضرۃ العزّۃ - الم تکن ارض اللہ واسعۃ فیُخفی المسیح فی مغارۃ

آیا زمین خدا فراخ نبود - پس می بایست کہ در غارے از غارہا پوشیدہ

مِن المغارات - کما اخفی افضل الرسل عند التعاقب - ففکر ای حاجۃ اشتدت

کردے - چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بوقت تعاقب پوشیدہ کرد - پس فکر کن کہ کدام حاجتے پیش

لرفعہ الی السّماوات - اخشی اللہ رعب الیہود المخذولین - وظنّ انہم

آمدہ بود کہ مسیح را بر آسمان برد - چہ خدا از رعب یہود بترسید و گمان کرد کہ ہر جا کہ در زمین پوشیدہ

سیاق آیتے فحکم بینہم

لوکان فی قید الحیات - وکذالک قدر عالم المغیبات - وجئت بعده علی قدر

اگر در قید حیات بودے - وہمچنین خدائے عالم الغیب مقرر کرد - ومن بعد از مسیح بمقدار آن زمانہ

جاء ھو من بعد موسیٰ - وان فی ذالک لآیة لاولی النھٰی - ومن

آمده ام کہ او بعد از موسیٰ علیہ السلام آمده بود - و درین مناسبت برائے عقلمندان نشانے است -

آیات اللہ انه اخفی فی عدد اسمی عدد زمانی - وان شئت ففکر فی

واز نشانہائے خدا یکے این است کہ او در عدد نام من عدد زمانہ مرا پوشیده داشتہ است - واگر خواہی در عدد

غلام احمد قادیانی

غلام احمد قادیانی
۱۳۰۰

فذالک خاتم رب العالمین - وفیه اشارة الی انه جعلنی لھذه الملة مجدد

فکر کن - پس این مہر خداست - و درین اشاره است کہ او تعالیٰ مرا مجدد این صدی گردانیده است

الدین - ولا یقبل العقل السلیم ان یصمت اللہ الغیور عند ھذه الفتن

و ہیچ عقل سلیم قبول نمی کند کہ خدائے غیور بر وقت این فتنہ ہا خاموش ماند -

العظیمة - حتی لا یبعث مجدداً علی راس ھذه المائة - اتطمئن قلوبکم بان

تا آنکہ بر سر این صدی ہیچ مجددے را نفرستد - آیا دلہائے شما بدین امر

حاشیہ

یخرجونه من الارضین - الا تعلم ان اللہ حکیم لا یفعل فعلاً الا بقدر ضرورة - و

کنم ایشان خواہند بر آورد - آیا نمی دانی کہ خدا حکیم است - ہر کارے کہ میکند صرف بقدر ضرورت

لا یتوجه الی لغو بغیر حکمة داعیة - فای حکمة الجاء اللہ لرفع المسیح الی السماء

میکند - و بسوئے لغو بغیر حکمت داعیہ توجہ نمی فرماید - پس کدام حکمت خدا را بر آن رفع مسیح بقرار کرد -

اما وجد موضعاً فی الارض للاخفاء - ففکر کالمبصرین - منه

آیا ہیچ مکان برائے پوشیدن او بر زمین نمانده بود - پس ہمچو بینایان بیندیش - منہ

یری اللہ ہذہ البلایا تنزل علی الامۃ الضعیفہ - ثم لا یتوجہ الی دفعہا ولا

اطمینان میگیرند کہ خدا بہ بیند کہ این آفات برامت ضعیفہ نازل می شوند و باز برائے دفع آن آفات و دور

لازالۃ ہذہ الظلمۃ - ولا یبدء شیئ من نصرۃ حضرۃ الکبریاء - والا تنزل رحمتہ

کردن تاریکی متوجہ نگردد - و چیزے از مدد خدا تعالیٰ ظاہر نشود - و ہیچ رحمتے بروقت

عند کمال ہذا البلاء - وتسب ذراری الشیطان اولیاء الرحمٰن فرحین

نزول این بلا نازل نشود - و اولاد شیطان اولیاء رحمٰن را دشنام ہا دہد درحالیکہ خوش

مطمئنین - الا تنظرون کیف بلغت غشاوۃ الجہل منتہاہا - وکیف نسیت

و مطمئن اند - آیا نمی بینید کہ چگونہ پردہ جہل تا انتہائے آن رسید - و چگونہ ہر نفس عاقبت خود را فراموش

کل نفس عقباہا - الا التی حفظہا اللہ وحماہا - الا تشاہدون کیف زادت

کرد - مگر آنکہ خدا حفاظت او کرد و نگہ داشت - آیا مشاہدہ نمی کنید کہ چگونہ ملت ہائے

الملل الضالۃ فی طغواہا - ووقع الفتور فی سفینۃ الحق ومجراہا ومرسٰہا

گمراہ شدہ در تجاوز از حد زیادتہا کردند - و در کشتی حق و جاری کردن و لنگر نہادن آن چہ فتورہا افتاد -

الا یصرخ الوقت لمجدد الدین - الم یان للذین ظلموا ان ینصروا

آیا وقت موجودہ برائے مجدد دین فریاد ہا نمی کند - آیا برائے مظلومان وقت نصرت ہنوز نرسیدہ

من رب العالمین - اتنتظرون وقت استیصال الاسلام - وقد

است - آیا وقتے را انتظار می کنید کہ اسلام از بیخ برکندہ گردد - حالانکہ

وصل الی شفا حفرۃ دین سید الانام - ما

دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا سوراخ ہلاکت رسید - چہ شد

لکم لا تغتمون کالمواسین -

شما را کہ ہمچو غمخواران غمگین نمی شوید -

احاط الناس من طغوی ظلام	علامات بها عرف الامام
تاریکی طاغی گشتن بر مردم احاطه کرد	این آن نشانیان هستند که بدانها امام شناخته شد
فلا تعجب بما جئنا بنور	بدت عین اذا اشتد اوام
پس از ان نور هیچ تعجب مکن که آوردیم	حقیقت این آنگه چون بر مردم بسیار شد حرارت تشنگی گرفت چشمه از غیب ظاهر شد

ایاتی مسیحکم بعد تفطر السماء واختلال النظام - ما لکم لا تعرفون الاوقات

آیا مسیح شما بعد شگافتن آسمانها و اختلال نظام خواهد آمد - چه شد شما را که وقتها را شناخت نمیکنید

ولا تفکرون فی الایام - الا ترون ان الآفات نزلت - والآیات ظهرت - والمعاصی

در روزها فکر نمی نمائید - آیا نمی بینید که آفات فرود آمدند - و نشانها ظاهر شدند - و گناهان بسیار

کثرت - والفتن تواترت - والمصیبت جلت - الیست فیکم نفس مفکرة

گشتند - و فتنها پیهم پدید آمدند - و مصیبت بسیار بزرگ شد - آیا در شما هیچ جانی فکر کننده نیست -

او تحبون الدنیا الخاسرة - او یئستم من رحمة الحضرة الاحدیة - او رجعتم

یا این جهان پر زیان را دوست میدارید - یا از رحمت الهی نومید شده اید - یا سوی جاهلیت

الی الجاهلیة - ورددتم فی الحافرة - اتظنون ان الله ما بعث مجددا لاصلاح

رجوع کرده اید - و سوی مکانی باز گشته اید که از آنجا ترقی کرده بودید - آیا گمان شما این است که خدا هیچ مجددی را

هذه المفسدة علی راس هذه المائة - او بدل سنته عند هذه الفتن المهلکة

برای اصلاح این مفسده بر سر این صدی نفرستاده است - یا در وقت این فتنه های هلاک کننده سنت خود را

الم یکن حاجة الی روح القدس عند کثرت الشیاطین - فلا تمیلوا

تبدیل کرده - آیا وقت کثرت شیاطین حاجت روح القدس نبود - پس از راه

کل المیل وانظروا کلم الله متدبرین - الا ترون نیران الفتن وزمان المحن

راست دور شوید و کلام خدا را بتدبر بنگرید - آیا شما آتش فتنه ها و زمانه محنتها را نمی بینید -

وتسمعون ثم لا تسمعون- وتنادون ثم تصمتون- كانكم متم او عمى عليكم

وشنوید وباز نمی شنوید- وشما را آواز داده می شود و باز خاموش میمانید- گویا مرده اید یا همچو مصروعان

كالمصروعين- واذا نطقتم نطقتم كالعادين- واذا بطشتم بطشتم جبارين-

برشما غشی افتاد- وچون سخن میگوئید همچو ظالمان سخن میگوئید- وچون حمله میکنید پس همچو جابران حمله می کنید

واذا ناظرتم فناظرتم باراء اخف من المغازل- واضعف من الجوازل-

وچون مناظره میکنید پس رائے ظاهر میکنید که ضعیف تر از دوک باشد وکمزور تر از بچه کبوتر-

واحاطت بكم اخلاط الزمر من ذوالغمر- فجعلتموهم كانفسكم من الضالين-

وعوام را از نادانان گرد خود جمع کرده اید- پس ایشان را همچو خود گمراه ساخته اید-

اعطيتم مفاتيح الهداية- فاستبدلتم الغي بالرشد والدراية- وتمايلتم

شما را کلید ہائے ہدایت دادند- پس بجائے ہدایت گمراہی را گرفته اید- وهمچو محبت کنندگان

الى الجهل كالمحبين-

بر جهل نگونسار شده اید-

ومنكم قوم اغروا على العامة- ونددوا بانه ترك الكتاب

واز شما قومے هستند که بر من عوام را برانگیختند وچنین ظاهر کردند که این شخص

والسنة- الا لعنة الله على الكاذبين المفترين- الذين يستمرون على

کتاب وسنت را ترک کرده است- خبردار باشید که لعنت خدا بر کاذبان ومفتریان است- آنانکه بر گمراہی خود

غيهم- ولا يتناهون عن زهوهم وبغيهم- وما كانوا منتهين- وما

مداومت می ورزند- واز کار باطل وبغاوت خود باز نمی آیند- ونه باز آیندگان هستند- وبر ما جفا نکردند

ظلمونا ولكن ظلموا انفسهم- وسقط المكر على وجوه الماكرين- اشاعوا

مگر بر نفسهائے خود جفا میکنند- ومکر بر روئے مکر کنندگان افتاد- کارہائے جہالت خود را

جہلاتہم فی الجرائد - وکادوا کالصائد - وجاؤا بزورمبین - ولما رایت

دراخبار ہا شائع کردند - وہمچو شکاریان مکرہا نمودند - ودروغے صریح آوردند - پس ہرگاہ کہ

انہم اخلوا کنائنہم - وقضوا من المفتریات لبانتہم - اشعت ما اشعت

دیدم کہ او شان تیردان خود ہا خالی نمودند - واز مفتریات حاجت روائی خود کردند - شائع کردم آنچہ شائع

کما ھو فرض الصادقین - فاعرضوا عن نضالی - وفرّوا من عسالی -

کردم - چنانچہ فرض صادقین است - پس از مقابلہ من کنارہ جو شدند - واز نیزہ من بگریختند -

ووارواوجوھم کالکاذبین -

وروہاے خود راہمچو کاذبان پوشانیدند -

ایہا الناس ارفقوا علیٰ ظلعکم ولا تظلموا - وانتھوا ولا تفرطوا

اے مردمان برجانہاے خود نرمی کنید وظلم مکنید - وباز ایستید وکار را بافراط

واحذروا ولا تجترؤا - واذکروا الموت ولا تغفلوا - واذکروا آباءکم الغابرین -

مرسانید - وبترسید ودلیری مکنید ومرگ خود را یاد کنید وغافل مباشید - وپدران خود را کہ گزشتہ اند یاد کنید -

اتظنون انکم تترکون فی الدنیا ولذاتھا - ولا تقادون الی الحاقۃ ومجازاتھا -

آیا گمان می کنید کہ شما در دنیا ولذات آن گزاشتہ خواہید شد - وسوے قیامت وپاداش آن کشیدہ نخواہید شد -

ولا تساقون الی مالک یوم الدین - مالکم لا تنھجون منھجۃ الاھتداء -

وسوے مالک یوم جزا ہمچو گرفتاران روانہ نخواہید شد - چہ سبب است کہ راہ راست را نمی گیرید -

ولا تعالجون داء الاعتداء - وتمرون بالحق محقرین -

وبیماری تجاوز از حد را علاج نمی کنید - وبرحق چون میگذرید بہ تحقیر میگذرید -

اعلموا ان فضل اللہ معی - وان روح اللہ ینطق فی نفسی -

بدانید کہ فضل خدا با من است - وروح خدا در من سخنہاے کند -

فی وقت غربتی - وقال عندي لك شهادة فاسمع مِنّی کلمتی - فروی

و پیر شد وقت مرا یافت - پس در حالت مسافرت من نزدم آمد و گفت برائے تو نزد من گواهی است - پس کلام من

ماسمع مِن شیخه بعین باکیة ودموع متحدّرة حتی هیّج عبرتی - ثم

بشنو پس هرچه از شیخ خود شنیده بود بمن روایت کرد در حالت روایت چشم او گریان بود و اشک ہا او جاری

اشاع کما وصاه شیخه الولیّ هذا الخبر - وبلّغ حالفًا ومهللاً الی کل

بودند - بحدیکه مرا مستعد گریه کرد - باز همچنان که شیخ خدا رسیده او وصیت کرده بود این خبر را در مردم شایع کرد - و

اذن هذا الاثر - واشعت بایماءه رسالةً مطبوعةً - واودعتها اخبارًا

بقسم و کلمه تشهد این نشان را بهر گوشے رسانید - و من باشاره او یک رساله که دران این روایت بود طبع کرده

مسموعةً - وزاحمه علماء تلك الخطّة - وکادوا کل کیدٍ لیصرفوه عن هذه

شائع کردم و دران رساله آن اخبار مسموعه درج کردم - و علماء آن نواح مزاحم او شدند - و از هر قسم مکرے کردند تا او را

الشهادة - فقال لا اکتمها ابدًا ولا اتعامی بعد البصیرة - فاشاعها حق الاشاعة

ازین شهادة باز دارند - پس گفت که من هرگز این گواهی را پوشیده نخواهم کرد - و بعد از بصیرت کور نخواهم شد - پس

وبلّغها الی الخواص والعامة - ثم توفاه الله ورفعه الی مقرّ المومنین -

آن گواهی را در خاص و عام چنانچه باید شایع کرد - باز خدا تعالیٰ او را وفات داد - و سوئے قرارگاه مومنان برداشت

فبیّنوا اتقسمون انکم رضیتم بهذه الآیت من الرحمٰن -

این قسم خورید آیا شما بدین نشان الٰهی راضی شده اید -

وما کرهتم وما غاضبتم فی قلوبکم بالعدوان - فاقسموا ان کنتم صادقین -

در هیچ کراهت نکرده اید و در دل ہائے خود بظلم صریح خشمناک شده اید - پس قسم خورید اگر شما بر راستی هستید

اهذه کانت تقاتکم ودیانتکم ان شیخًا کبیرًا من المسلمین - روی هذه

آیا این پرهیزگاری شما بود و این دیانت که پیرے بزرگ از مسلمانان این روایت را بقسم و بکلمه تشهد بیان کرد

فلا یعلم سرّی - ودخیلة امری الا ربّی - ھو الذی نزّل علیّ وجعلنی مِن

پس ہیچکس راز من وحقیقت اندرونی من بجز خدا ی من نمی داند - ہمان است کہ برمن فرود آمد و مرا از روشن

المنوّرین - وکم مِن آیاتٍ کُشفت علیکم ثم تمرّون بھا غافلین - الا ترون ان الخسوف

شدگان گردانید - و بسیارے از نشانہا است کہ برشما کشادہ شدند باز برانہا بحالت غفلت میگذرید - آیا نمی بینید کہ خسوف

والکسوف ما کانا فی قدرتی ولا قدرتکم - بل کان جمعھما فی رمضان خلاف

وکسوف نہ در قدرت من بود و نہ در قدرت شما - بلکہ جمع شدن آن ہردو در ماہ رمضان خلاف مراد شما

منیتکم - فرئیتم الاٰیتین المذکورتین کارھین - فکانّ اللہ عذّبکم بما لا تھوی انفسکم

بود - پس شما آن ہردو آیات ذکر کردہ شدہ را در حالت کراہت مشاہدہ کردید - پس گویا خدا تعالیٰ بچیزے

فما فکرتم کالراشدین - ولو کان فی قدرتکم لحوّلتم الشمس والقمر من مکان خسوفھما و

شما را عذاب کرد کہ دل شما نمی خواست پس ہیچو صاحبان رشد ہیچ فکرے نکردہ اید - واگر در قدرت شما بودے

نلتم الی السماء لتغییر صفوفھما لو کنتم قادرین - فسوّد اللہ وجوھکم - ورضّ فوھکم -

البتہ شما آفتاب و ماہتاب را از مقام خسوف وکسوف بمقام دیگر منتقل کردندے - پس خدا روہائے شما را سیاہ کرد ودہن

وما استطعتم ان تردّوا فعل اللہ فلستم نادمین -

شما را بکوفت و در طاقت شما نماند کہ فعل خدا را از حالت آن بگردانید - پس ہیچو شرمندگان پوشیدہ شدید

اتقسمون انکم رضیتم بھذا الفعل مِنَ الرحمٰن - وما جادلتموہ

آیا قسم میخورید کہ شما بدین فعل خدا تعالیٰ راضی بودید - ودر دلہائے خود ہیچو

بانفسکم کالشیطان - وما اخذکم القبض کالغضبان - فاقسموا انکنتم صادقین -

شیطان با او جنگ نکردہ اید - وشما را ہیچو خشمناکان قبض نگرفتہ است - پس قسم خورید اگر راست گو ہستید -

اتقسمون انکم رضیتم بموت آتھم - بعد ما اخفی الحق وما اقسم - فاقسموا انکنتم

آیا قسم میخورید کہ شما بموت عبداللہ آتھم عیسائی راضی شدہ اید بعد ازانکہ او حق را پوشیدہ داشت وقسم نخورد - پس قسم خورید

صادقين - اتقسمون انكم رضيتم بما ايدني ربّي - واكرمني واعزّني وزادكل

اگر راستگو هستید۔ آیا قسم میخورید کہ شما بآن تائیدات خدا کہ من کہ لازم حال من اند خوشنود ہستید۔ وشما را آن ہمہ اکرام

يوم حزبي - فاقسموا انكنتم صادقين - اتقسمون انكم رضيتم بما اخزاكم ربّي

واعزاز الٰہی کہ درباره من مبذول است خوش مے آید۔ پس قسم خورید اگر راستگو ہستید۔ آیا قسم میخورید کہ شما بدین فعل

بخزائي - وما استطعتم ان تكتبوا شيئًا في العربيّة كاملائي - فاقسموا

حق راضی بودید کہ او بمقابلہ من شما را رسوا کرد۔ و در قدرت شما نماند کہ چیزے بمقابل من در عربی بنویسید۔ پس قسم خورید

انكنتم صادقين - اتقسمون انكم رضيتم بما قصرتم عن فهم القران

اگر راستگو ہستید۔ ایا قسم میخورید کہ شما بدان قصور راضی شده اید کہ درباره فہم قرآن در شما ثابت شد

فما استطعتم ان تكتبوا مثل ما كتبت من معارف الفرقان - وما قدرتم ان

پس شما را این طاقت نماند کہ آنچہ من نوشتم بنویسید۔ و شما را این قدرت نشد

تبارزوني في هذا الميدان - فاقسموا انكنتم صادقين -

کہ درین میدان مقابلہ من کنید۔ پس قسم خورید اگر بر راستی ہستید

وقد شهد صالح على صدقي من قبلي وقبل دعوتي - و

و بہ تحقیق نیکبختے قبل از من و قبل از دعوت من بر صدق من گواہی داد۔ و گفت

قال انه هو عيسى المسيح الاٰتي - وسمّاني وسمّا قريتي - وقال لفتاه هذا ما

این ہمان عیسی مسیح است کہ خواہد آمد۔ و نام من و نام ده من بر زبان راند۔ و مرید خود را کہ کریم بخش

اُنبئتُ من ربي فخذ منّي هذه وصيّتي - وقال ان العلماء يكفّرونه ويكذّبونه

نام داشت گفت [illegible] خود یافتم۔ پس این نصیحت من از من بگیر۔ و گفت علماء آنوقت او را کافر

فلا تقعد معهم وتذكّر نصيحتي - فلما كبر فتاه وشاخ ادرك وقتي - فجاءني

خواہند قرار داد و تکذیب او خواہند کرد با او شان منشین و نصیحت من یاد دار۔ پس ہرگاه کہ آن مرد بکبر سن رسید

الروایت مقسمًا باللہ ومهلًا فولّیتم معرضین۔ مع ان اشهادًا عدلًا من قومه

پس شما اعراض کردید۔ باوجودیکہ بسیاری از گواہان کہ از قوم او

شهدوا علی انه من الصّالحین الصّادقین المصلّین الصائمین الزاهدین۔

بودند گواہی دادند کہ او نیک بخت وراست گو و پابند صوم وصلوٰۃ ومرد زاہد است۔

وکذالك نبهکم اللہ کل مرّة فما تنبهتم کالمسترشدین۔

وہمچنین خدا تعالی ہر بار شما را خبردار کرد پس ہیچ ہدایت شدہ خبردار نشدید۔

اتقسمون انکم رضیتم بما لم یسمع اللہ دعواتکم۔ وحفظنی و

آیا قسم میخورید کہ شما بدین امر راضی شدہ اید کہ خدا تعالی بد دعاہای شما را قبول نکرد و مرا نگہداشت

وعصمنی وکرّمنی وارغم انفکم لسوء نیاتکم۔ فاقسموا ان کنتم صادقین۔

و بزرگی داد و شما را بباعث بدنیتی شما ذلت داد۔ پس قسم خورید اگر بر راستی ہستید۔

فان کنتم تظنون انکم علی الحق ونحن علی الباطل۔ فلم یعذبکم اللہ بما لا

پس اگر شما گمان می کنید کہ شما بر حق ہستید و ما بر باطلیم۔ پس چرا خدا تعالی شما را بان دلائل

ترضون به من الدلائل۔ وتتربصون علینا الذلة فتوخذون فیها منخوسین۔

کہ خلاف رضای شما است عذاب می دہد۔ و بر ما امید ذلت میدارید و ہمہ ذلت بر شما می افتد۔

بل اللہ یکسر جبتکم فی کل ان۔ ویعلی عبده ببرهان۔ ویمزّق اجیاد

بلکہ خدا تعالی ہر دم بت شما را می شکند۔ و بندہ خود را بحجت بلند می گرداند۔ و گردن متکبران را می شکند

المستکبرین۔ فما لکم لا ترفئون بالاستغفار۔ ولا تدرکون وقت الاعتذار

پس چہ شد شما را کہ جامہ دریدہ خود را با ستغفار پیوند نمی کنید۔ و وقت عذر آوردن را نمی شناسید

ولا تتوبون خائفین۔ وانی بزعمکم اخادع الناس واضلّ الوری۔

و ہمچو ترسندگان توبہ نمی کنید۔ و من بگمان شما مردم را فریب می دہم و مخلوق را گمراہ میکنم۔

وافترى على الله واترك سبل التقوى - وفي نفسي معهار ذائل اخرى -

و بر خدا تعالیٰ افترا مے کنم - و راہ تقوی را مے گذارم - و در نفس من سوائے این رزیلتہا بسیار اند -

وانتم قوم مطهّرون لا عيب فيكم ولا طغوى - ثم مع ذالك يخزيكم الله ويعذبكم

و شما قومے پاک ہستید نہ در شما عیبے و نہ ہیچ زیادتی - باز با این ہمہ خدا تعالیٰ شما را رسوا می کند و بعذاب

بعذاب ادنى - فلا تقدرون على ان تردوا عذابه ولا تاتونني معارضين -

خستہ کنندہ و کشندہ می میراند - پس ہیچ قدرت ندارید کہ عذاب او را رد بکنید و نہ با من در مقام معارضہ می آئید

وان الله قد انزل علىّ غيث نعماء مدرارًا ظاهرة وباطنة - وانعم

و خدا تعالیٰ بر من باران نعمتہا کہ متواتر می بارد فرود آورد - و در ظاہر و باطن و اول و آخر مرا نعمتہا داد -

علىّ في الاولى والاخرة - وفتح علىّ ابوابا من الالهامات - وحدائق من

و بر من دروازہ از الہامات کشود - و باغہائے مکاشفات

المكاشفات - فمن يمكث عندي نحو اربعين يومًا فارجوا انه يرى شيئًا

مفتوح کرد - پس ہر کہ نزد من تا چہل روز بماند پس امید دارم کہ چیزے از آنہا خواہد دید -

منها - فهل لكم ان تعارضوا او تعرضون عنها -

پس آیا شما معارضہ توانید کرد یا کنارہ میکنید -

وان الله بشّرني وقال يا احمد اجيب كل دعائك - الّا في

و خدا مرا بشارت داد و گفت کہ اے احمد من ہر دعا تو قبول خواہم کرد - مگر در بارہ

شركائك* - فاجاب دعوات ضاق المقام من الاتيان بذكر اجمالها -

شرکاء تو - پس بآن کثرت دعاہائے من قبول کرد کہ این مقام این قدر ہم گنجائش ندارد کہ بطور اجمال

*الحاشية - هذه الفقرة قصة لا يقتضي المقام ذكرها - منه

متعلق این فقرہ قصہ ایست کہ بدین مقام ذکر آن مناسبت ندارد -

فضلاً عن ادراک تفاصیلها۔ وکیفیت کمالها۔ فهل لکم ان تعارضونی فیها او

ذکر آنہا را بیان کنم۔ چہ جائیکہ بتفصیل بنویسم و کمال عظمت آنہا بیان کنم۔ پس آیا رغبتے دارید کہ در قبولیت

تنقلبون معرضین۔

وہا با من مقابلہ کنید یا بحالت اعراض سے گریزید۔

وان الله بشرنی فی ابنائی بشارة بعد بشارة۔ حتی بلغ عددهم الی

و خدا تعالیٰ درباره پسران من مرا خوشخبری بر خوشخبری داد۔ تا آنکہ عدد آنہا تا سہ رسانید

ثلثة۔ وانبأنی بهم قبل وجودهم بالالهام۔ فاشعت هذه الانباء قبل ظهورها

و مرا از ان ہر سہ پسر قبل وجود آنان بذریعہ الہام خود خبر داد۔ پس من این خبرہا را قبل ظہور آن ہا

فی الخواص والعوام۔ وانتم تتلون تلك الاشتهارات۔ ثم تمرون بها غافلین من

در خواص و عوام شائع کردم۔ و شما آن اشتہارات می خوانید۔ باز از تعصبات خود غافل سے روید

التعصبات۔ وبشرنی ربی برابع رحمة۔ وقال انه

و خدائے من مرا از روئے رحمت بہ پسر چہارم مژدہ داد۔ و گفت کہ آن پسر سہ را

یجعل الثلثة اربعة۔ فهل لکم ان تقوموا مزاحمة

چہار خواہد کرد۔ پس آیا شما را طاقت است کہ برائے مزاحمت برخیزید

وتمنعوا من الارباع المربعین۔ فکیدوا کید ان کنتم صادقین۔

و چہار شوندگان را از چہار شدن مانع آئید۔ پس مکرے کنید تا این پیشگوئی را باز دارید

وقد کتبنا ذالك فی اشتهار من قبل من سنین۔ فاقرؤه متأملین۔ ان فی

و سالہا شد کہ ما این الہام را در اشتہارے نوشتہ ایم پس آن اشتہار را بتامل بخوانید کہ

ذالك لآیات للناظرین۔ ثم کرر علیّ صورة هذه الواقعة۔ فبینما انا کنت بین

در ان برائے بینندگان نشانہا است۔ باز صورت این واقعہ بر من مکرر کردہ شد۔ پس در آن وقتیکہ من

النوم واليقظة- فتحرك في صلبي روح الرابع بعالم المكاشفة

درحالتے بودم کہ جامع خواب وبیداری بود درپشت من روح آن چہارم بجنبید۔

فنادا اخوانه وقال بيني وبينكم ميعاد يوم من الحضرة-

پس برادران خودرا ندا درداد۔ وگفت درمن ودرشما میعاد یک روز است۔

فاظن انه اشار الى السنة الكاملة- او امر اخر من ربّ العالمين-

پس گمان میکنم کہ ازیک روز اشارہ سوئے یکسال است یا امرتے دیگر است از خدا تعالیٰ۔

واعلموا ان الله ينصرني في كل موطن ويخزيكم من كل مختصن- ويردّ

وبدانید کہ خدا تعالیٰ مرا درہر میدانے فتح میدہد۔ وازہرکنار شمارا رسوا می گرداند۔ ومکر شما

كيدكم عليكم يا معشر الكائدين- وانكنتم تزدريني عينكم فتعالوا لنجعل الله حكما

برشما می افگند۔ واگر چشم شما مرا حقیر می شمارد پس بیائید تا خدا را درما

بيننا وبينكم- اتريدون ان يظهر مينا او مينكم فتعالوا نقم تحت مجاري الاقدار

وشما حکم مقرر کنیم آیا می خواہید کہ دروغ ما یا دروغ شما ظاہر شود۔ پس بیائید کہ با مباہلہ زیر مجاری قدرت الٰہی

مباهلين- وانكنتم تعرضون عن المباهلة- فاتوني وامكثوا عندي الى السنة الكاملة

بایستیم۔ واگر شما از مباہلہ کنارہ میکنید پس نزدم بیائید وتا سالے کامل نزدم بمانید۔

لأريكم بعض آيات حضرة العزة انكنتم طالبين- وانكنتم تعرضون عن روية

تا شمارا بعض نشان حضرت عزت بنمایم اگر شما طالب حق ہستید۔ واگر شما از دیدن این نشانہا

هذه الآيات- فلكم ان تعارضوني في معارف القرآن والنكات- ولن تقدروا عليها

کنارہ میکنید۔ پس اختیار شماست کہ در معارف قرآن ونکات آن بامن معارضہ کنید۔ وہرگز بران قادر

ولو متم حاسرين- فانه علم لا يمسه الا الذي كان من المطهرين- فان لم تفعلوا

نخواہید شد۔ اگرچہ بحسرت بمیرید۔ چرا کہ علم قرآن علمے است کہ بجز پاک شدگان دیگرے را در آن کوچہ راہے نیست۔

هذا فعارضونی فی انشاء لسان العرب - فان العربیة لسان الهامیة

پس اگر این کار نتوانید کرد پس در انشاء زبان عرب بمن مقابلہ کنید - زیرا کہ آن زبان الہامی است - و

لا یکمل فیہا الا نبی او ولی من النخب - وان لم تبارزوا فیہا ولن تبارزوا فاکتبوا کتاباً

در وے بجز نبی یا ولی دیگرے مکمل نتواند شد - و اگر در آن مقابلہ نتوانید کرد پس کتابے بنویسید و من نیز

واکتب کتاباً لاصلاح مفاسد ھذہ الایام - ورد النصارٰی - وفرق اخرٰی -

بنویسیم کہ مشتمل باشد بر اصلاح مفاسد این زمانہ - در رد نصارٰی - و رد دیگر فرقہ ہا

من عبدة الاصنام - وافحامہم بالبرہان التام - وعلینا ان لا نقول شیئاً

از بت پرستان - و ساکت کردن اوشان بحجت کامل - اما باید کہ ہرچہ نویسیم از قرآن بنویسیم

من عند انفسنا ولا انتم من عند انفسکم الا من کتاب اللّٰہ العزیز العلام - ولن

و ہرگز

تفعلوا ذالک ابداً ولن تخطوا غرة ھذا المقام - فان ھذا فعل من افعال

چنین نتوانید کرد - و این مقام عزت ہرگز شمارا دادہ نخواہد شد - چراکہ این کار از کارہاے امام وقت

امام الوقت ومزیل الظلام - الذی اید بروح من اللّٰہ وزید بسطة فی العلم واعطی

است کہ دور کنندہ تاریکی است - و از روح القدس تائید یافتہ - و در علم و بلاغت وسعت

بلاغة الکلام - وان تغلبوا فی احد منہا فلست من اللّٰہ العلام - فان

حاصل کردہ - پس اگر شما ازین ہا در یکے غالب شوید پس من از خدا تعالٰی نیستم - پس اگر شما

اعرضتم عن کلما عرضنا علیکم - فما بقی عذر لدیکم - وشھدتم انکم من الکاذبین -

از ہمہ آنچہ پیش کردم کنارہ کنید پس عذر شما باقی نماند - و شما خود گواہ خواہید شد کہ دروغگو ہستید

اتکذبوننی من غیر علم ثم اذا دعونا کم ففررتم جاحدین غیر مبالین -

آیا بدون علمے تکذیب من میکنید - باز چون بخوانیم پس در حالت انکار و لاپروائی می گریزید -

وذکرنا هذه الآیات تلذذاً بالنعم الرحمانیة۔ وشکراً للتفضلات

و ما این نشانہا را محض از روے لذت یافتن بہ نعمتہاے الٰہی نوشتیم۔ ونیز

الربّانیة۔ ثم اتماماً للحجة علی الطبائع الشیطانیة۔ واستزادة لنعم رب العالمین

بہ نیت شکر خدا تعالیٰ و اتمام حجت بر طبائع شیطانیہ وبطمع زیادت نعمت باری تعالیٰ بنگاشتیم۔

اذ بالشکر یدوم النعم وتزید الآلاء وتثبت عطایا ارحم الراحمین۔

چراکہ شکر کردن موجب دوام نعمت وزیادت وثبات آن می گردد۔

فالحاصل انّی قد عرضتُ هذه الامور دعوةً للطلباء۔ وترحماً علی

پس حاصل کلام این است کہ من این امور را بطور دعوت طالبین پیش کردم۔ وبطور

الاتقیاء الضعفاء۔ فمن کان فی شك مِن امری۔ وکان مکفر زمری۔ فعلیہ

رحم بر پرہیزگاران کمزور بیان نمودم۔ پس ہر کہ در امر من شک دارد۔ و مکفر جماعت من باشد۔ پس بر و

ان یسعٰی الیّ بقدم الرضاء۔ ویختار طریقاً مِن هذه الطرق للاهتداء۔ لا

لازم است کہ بقدم رضا سوئے من بدود۔ وراہے را ازین رہ ہا براے ہدایت یافتن نہ برائے جنگ و

للمراء وطلب العلاء۔ ولا یرضی بغشاوة الجهل والخطاء ویأتینی

بلندی جستن اختیار کند۔ و با پردہ جہل وخطا راضی نشود۔ و نزد من ہمچو تواضع

کالمتواضعین۔ فارجوا ان یرحمه الله ویجعله مِن المطمئنین۔ بید انی ما اُمرت

کنندگان بیاید۔ پس امیدمیدارم کہ خدا تعالیٰ برو رحم فرماید و اورا اطمینان بخشد۔ مگر این است کہ من

ان ادعو الذین ینحتون الآیات مِن عند انفسهم ومن امانی الجنان۔ ثم

براے این کار مامور نشدہ ام کہ کسانے را بخوانم کہ از طرف خود نشانہا بتراشند۔ بازمرا

یقولون ارنا هذه لو کنت مِن الرحمان۔ وان لم تات بها فلسنا بمومنین۔ اولئك

گویند کہ این نشانہا مارا بنما۔ اگر از طرف خدا تعالیٰ ہستی۔ واگر ننمائی پس ما از قبول کنندگان نیستیم۔ این مردم

الذین یحبون اراءھم ویریدون ان یامروا اللہ لیتبع اھواءھم فیترکون فی

کسانے ہستند کہ بارہا ہاے خود محبت می کنند ومیخواہند کہ بر خدا تعالیٰ این حکم کنند کہ تا پیروی آرزوہاے ایشان

الضلالۃ خالدین - وانّ اللہ لن یرفع حجبھم ولن یزکیھم انھم کانوا مستکبرین -

کنند - پس برآہ ہمیشہ در ضلالت گزاشتہ می شوند - وخدا تعالیٰ ہرگز حجاب شان دور نخواہد کرد ونہ ایشانرا

الا الذین تابوا واصلحوا فاولئك من المرحومین - ماکان اللہ محکوم احد فی

پاک خواہد نمود چراکہ ایشان متکبر اند - مگر آنانکہ توبہ کردند واصلاح حال نمودند - پس ایشان ازجملہ کسانے ہستند

البلاد - وھو القاھر فوق عبادہ لا کالغلمان والعباد - سبحان

کہ بر ایشان رحمت خدا تعالیٰ است - خدا در زمین ہا محکوم احدے نیست - او بر بندگان خود غالب است - نہ

ربی ھل کنت الا بشرا من المامورین -

مثل غلامان وبندگان - خدا آن پاک است نمی شاید کہ بدو این بے ادبیہا کردہ آید - ومن چیزے نیستم مگر

ثم القوم احتجوا علیّ بامور نذکرھا برعایت الاختصار -

یک بندہ مامور - باز قوم من بر من در چند امور حجت ہا گرفتند کہ برعایت اختصار ذکر آن امور میکنم -

لنستاصل کلما اوردوا علی سبیل الاعتذار - ولنکشف باب الحق علی

تاکہ ما آن ہمہ خیالات را ازبیخ برکنیم کہ بر سبیل عذر بیان کردہ اند - وتاکہ ما دروازہ حق بر طالبان کشائیم

الطالبین - فمنھا انھم یقولون ان آتھم ما مات فی المیعاد - بل مات بعدہ

پس ازان اعتراضہا یکے این است کہ عبداللہ آتھم نصرانی در میعاد پیشگوئی نمردہ است -

وما ثبت ایمانہ بالاشھاد - ولم یثبت انہ کان من الخائفین الراجعین

بلکہ بعد از گزشتن میعاد مردہ - وایمان او از روی گواہان بپایہ ثبوت نرسیدہ ونہ ثابت گشتہ کہ او بترسید

فاعلم ان نبأ موتہ کان مشروطا بعدم الرجوع الی الحق والصواب - و

در رجوع بحق آورد - پس بدانکہ خبر موت او مشروط بعدم رجوع الی الحق بود -

ماكان كحكم قطعي كما فهم بعض الدوابّ۔ ثمّ كان من المشروط في حياته ان

ومثل حکم قطعی نبود چنانکه بعض چارپایان فهمیده اند۔ باز در باره زنده ماندن او شرط الهام این هم بود

يثبت على الحق بعد القبول۔ وان لم يثبت فكان حكم الموت لذالك الجهول۔ فتمّت

که بعد رجوع الی الحق برحق قائم بماند۔ و در صورت عدم ثبات برحق نیز بران جاهل حکم موت بود۔ پس گفته

كلمة ربّنا صدقًا وحقًّا ولو انكرها بعض الجاهلين۔

پروردگار ما حقًّا و صدقًا بکمال رسید۔ اگرچه بعض جاهلان در انکار باشند۔

وقد سمعتَ انّه مات بعد الاخفاء وعدم الاظهار۔ واغضاب

و تو شنیدی که عبد الله آتھم بعد از اخفا و عدم اظهار و بعد خشمناک کردن رب خود

الربّ بالاصرار على الانكار۔ وكذالك كان الهام ربّ العالمين۔ افلا ترون موت

باصرار بر انکار بمرد۔ و همچنین الهام خدا تعالی بود۔ آیا شما موت این نادان

هذا الجاهل الكفّار۔ كيف فاجئه بعد الاصرار على الانكار۔ وقد كُتِبَ قبل موته

کافر را نمی بینید۔ که چگونه بعد از اصرار بر انکار بطور ناگهانی رسید۔ و پیش از موت او این همه

ذالك كله في الهام الله القهّار۔ وصُرّح انه سيؤخذ ويمات بعد اخفاء الشهادة

در الهام الٰهی نوشته شد۔ و تصریح کرده شد که او بعد اخفای شهادت و تکبر و از حد

والغلوّ والاستكبار۔ ثمّ طُبع واُرسل في البلاد والديار۔ وما مات آتھم الّا بين

درگذشتن بسزای موت ماخوذ خواهد شد۔ باز این اشتهار مطبوع شد و جابجا فرستاده شد۔ و از اشتهار

ستّة ايام من الاشتهار الاخير۔ وكان ذالك الاشتهار نبأ موته وكالنذير۔

اخیر هنوز شش ماه نگذشته بود که آتھم بمرد۔ و این اشتهار برای او پیغام رسانندهٔ موت و ترسانندهٔ بود

افلا يتدبّرون الهاماتي۔ ولا يفكرون في كلماتي۔ ويمرّون ضاحكين على آياتي۔

آیا این مردم در الهام من تدبر نمی کنند و در کلمات من فکرے نمی نمایند۔ و مسخرکنان بر نشانهای من بگذرند

رضوا بهذه الدنیا ونسوا یوم الدین - فکیف اُداوی ختم قلوبهم واقفال رب العلمین

بدنیا راضی شدند و آخرت را فراموش کردند - پس چگونه مهر دلهاے ایشان و قفلهاے خدا تعالیٰ را علاج کنم

فالحاصل انّ آتم خشی فی المیعاد نبا ء الرحمٰن - ورجع الی الحق

پس حاصل کلام این است که او درمیعاد پیشگوئی از خبر خدا تعالیٰ بترسید و سوے حق بجوف

بجوف الجنان - لانّه ظنّ ان رحلته قربت ودنت - وخیامه طُویت - و

دل رجوع کرد - چراکه او ظن کرد که وقت کوچ او نزدیک رسید - وخیمه هاے او ته کرده شدند - و

اوتادها قلعت - فخشی علی نفسه کالماخوذین - فکان حقه ان یُمهل الی

میخهاے آن خیمه ها کنده شد - پس برجان خود همچو گرفتاران بترسید - لهذا این حق او بود که تا زمانه بیباکی

زمان الاجتراء - وتُترک الی ساعة المراء والاباء - فمهله الله الی وقت رجع

اورا مهلت داده شود و تا ساعت جنگ و انکار گزاشته شود - پس خدا تعالیٰ اورا تا وقتے مهلت داد

الی کفره وطغی - ثم اماته تعذیبًا فی الدنیا والاخریٰ - وکذالک مضت سنته فی

که سوے کفر خود رجوع کرد و طاغی شد - باز براے سزا دادن در پنجه موت گرفتار کرد - وهمچنین سنت خدا تعالیٰ

الاولین - واما خوف آتم من الله القهار - فلا یخفی علیک عند التعمق فی الاخبار -

در پیشینیان گزشته است - مگر ترسیدن او از خدا تعالیٰ - پس بدانکه آن امریست که بعد از فکر کردن در اخبار بر تو

الاتری انه بعد ما سمع منی نبا ء العذاب - کیف القی نفسه فی انواع الاضطراب

پوشیده نخواهد ماند - نمی بینی که او بعد از شنیدن خبر موت چگونه جان خود را در انواع بیقراری ها انداخت

وانقطع من الاحزاب والاتراب - واختار کالمجنونین شدائد الاغتراب - واماته

وازگروه خود و یاران خود جدائی ها اختیار کرد - وهمچو دیوانگان مصیبت هاے مسافرت برخود پسندید - و

الدهشة عن الاهل والاحباب - حتی طارت هواسه من الهیبة - واصابت

دهشتے که در دل نشسته بود همان دهشت اورا از اهل و دوستان دور انداخت - تا بجدیکه از هیبت آن

عقله صابة من کمال الخشیة - وطفق یجتشاء من بلد الی بلد کالمجنون - و

پشگوئی حواس او پرید ند - وعقل او را از کمال خوف عارضه دیوانگی لاحق شد - وشروع کرد که از شہرے

یجوب کل طریق کالذی یطوحه طوائح المنون - وراه اناس کثیر فی زمن السیاحة

بہ شہرے ہمچو دیوانہ میگشت - وہر راہے را ہمچو شخصے می برید کہ او را حوادث روزگار دور می اندازند - ومردم

وھو یبکی اولہ رنة النیاحة - وشھدوا انه کان بادی الغمة کثیر الکربة - کالذی

بسیار او را در زمانہ سیاحت دیدند کہ او میگریست یا آواز گریستن میداشت وگواہی دادند کہ آثار غم بر وے ظاہر

یموت من الغلة - او کالمجرمین للماخوذین -

بودند وبسیار بیقراری میکرد - ہمچو کسے کہ از تشنگی می میرد یا ہمچو مجرمانے کہ گرفتار می باشند -

فلا شك انه خشی وتنزل الی الخوف من طغیانه - ولا ریب ان زواجر

پس ہیچ شک نیست کہ او بترسید و از طغیان خود سوئے خوف فرود آمد - و پیشگوئی ما

نباءنا نجعت فی جنانه - وقرعت کلماتی صماخ اذانه - فخاف بهاقهر حضرة الکبریاء

در دل او اثر کرد - وصماخ گوش او را کلمات من بکوفت - پس بباعث آن کلمات از قہر

وانتهج علی قدر مهجة الاهتداء علی طریق الاخفاء - ثم قسی قلبه بعد الامن من الفناء

باری تعالی بترسید - و قدرے بطریق پوشیدہ راہ راست اختیار کرد - باز چون از موت بیغم شد دل او

وان الله لا یعذب خائفین فی هذه الدنیا حتی یغیر واسیر الخائفین - وانه اقر

سخت گشت - وخدا تعالی ترسندگان را درین دنیا سزا نمی دہد تا وقتیکہ سیرت ترسیدن را تبدیل نکنند - و او نزد

بخوفه عند احبابه - واخبرهم عما جری علیه فی ایام اضطرابه - وکل امر اخفاه

دوستان خود اقرار خوف خود کرد - و او شان را از ان ہمہ ماجرا خبر داد کہ در روزہائے بیقراری بر وے گذشتہ بود -

من جمعه - ابدء ه سیل دمعه - وکلما ستر من المین - ابدءته دموع العین -

وہر امرے کہ او از جماعت خود پنہان داشت سیلاب اشک او او را ظاہر کرد -

وَمَن دلف الیہ کالمفتشین - وجرہ کالمجانین - وخابطًا کالمصابین - ورئی انہ

وہر کہ مثل تفتیش کنندگان پیش او رفت او را مثل دیوانگان یافت - و دست و پا زنندہ مثل مجنونان

یُمضی الایّام کیوم حامی الودیقۃ - ویصیح کضال من الطریقۃ - ویزجّی الاوقات

مشاہدہ کرد - و او را دید کہ او روزہائے خود مثل روزیکہ بسیار گرم باشد می گذارد - وہمچو کسیکہ از راہ دور می افتد فریادہا

بہموم وافکار - کانّ التلف استنشقہ باثار - ومَن انتھی من احبابہ الی فنائہ

می کند و وقتہائے خود را در فکر و غم میگذارد - گویا ہلاکت او را بہ نشانہا نوشیدہ است - وہر کہ بصحن خانہ او رسید -

وتصدّی لاستنشاء انبائہ وجدہ کمختل الحواس - بادی الابجاس - ومارآہ فی

در آں دریافت خبرہائے او قدم خود پیش انداخت او را مثل بدحواس وصریح خوف زدہ دید - و او را در شادمانی

فرح - بل فی غم وترح - ثم اذا انسلخت اشھر المیعاد وظن انہ نجا - اخفی سرّ خوفہ

ندید بلکہ در غم و اندوہ یافت - بازچون ماہ ہائے میعاد درگذشتند وگمان کرد کہ نجات یافتہ است - راز ترسیدن

وما ابدی - ولکنہ ما استطاع ان یُخفی قرائن ایجاسہ - فنحت تاویلات بتعلیم خنّاسہ

خود را پوشیدہ کرد و ظاہر نکرد - مگر این نتوانست کہ قرائن ترسیدن را پوشیدہ کند - پس بہ تعلیم شیطان خود تاویلہا تراشید

وقال لا شکّ انی انفذت ایام المیعاد - بالخوف والارتعاد - ولکنی ماخفت نباء الالھام

وگفت دریں شک نیست کہ من در ایام پیشگوئی می ترسیدم - لیکن من از پیشگوئی نترسیدہ ام -

بل خفت اعداءً اصالوا علیّ کالضرغام - فانھم اغروا علیّ فی مقامی الاوّل حیّۃ معلّمۃً

بلکہ از ان دشمنان ترسیدم کہ بر من چون شیر حملہ کردند - چراکہ اوشان در مقام اول من بر من مارے تعلیم یافتہ

من انواع الحیل - ورایتھا کالصّائلین - ففررت علی خوف منھا الی البلدۃ الثانیۃ

برانگیختند - وآن مار را چون حملہ کنندگان دیدم - پس از ان خوف بسوئے شہرے دیگر گریختم -

لعلی اعصم من ھذہ الزبانیۃ - ولکن ماترکت فیہ کالمؤمنین - بل صال علیّ

تا کہ من از ان سرہنگان عذاب نجات یابم - لیکن در آن شہر نیز ہم ہمچو امن یابان گذاشتہ نشدم - بلکہ در آنجا

بعض رجال مُسلّحين - ثم فررت الى الختن الثانى - فصال العدا كما صالوا

بعض مردان مسلح برمن حمله کردند - باز بسوئی داماد دیگر بگریختم - پس دشمنان در آنجا نیز ہم چنان

قبل اتیانی - وانہم کانوا مثلةً سفاکین - فرئیتہم فی کل مقام تبوّءتہ - وفی

حمله کردند که پیش زان کرده بودند و ایشانرا بہر مقامے که اقامت کردم و بہر بیابے

کل بلد وطئتہ - ورئیتہم مخوّفین - وکانوا ینبوّون الرماح نحوی کالقاتلین

که زیر پا سپردم دیدم که مے ترسانند - وہمچو قاتلان بمقابل من نیزه ہا راست کردند -

فلاجل ذالك فررت من بلدة الى بلدةٍ - لمّا خوّفونی بقناة وصعدةٍ - وسُمّ و

پس ازہمین سبب ازشہرے بشہرے بگریختم - چرا که مرا نیزه ہا و شمشیر و آواز مار بترسانیدند -

مشرفیة ونجیح تتین - وارادوا ان یسمّونی فاجئین - ولمّا جنَاء جنانی

واراده زہر خورانیدن من کردند - وچون دل من ہمچو مخنوقے

کالمخنوق - وھاجت الھموم کالسھوق - رئیت ان اُلقی بآخر المقام جرانی - واتخذ

تنگ شد - وماننده باد سخت غمہا برخاستند - مناسب دیدم که گردن خود را در مقام آخر خود بفگنم -

اھل ختنی جیرانی - والقی عصا التسیار کالقاطنین -

و مردمان داماد خود را ہمسایه خود گردانم - و در آنجا چوب سیر افگنده اقامت اختیار کنم -

ھذه ظنون اظھرھا بعد انقضاء المیعاد - وما تفوّه بلفظةٍ

این گمان ہاست که بعد از انقضاے میعاد آنہا را ظاہر کرد - و قبل گزشتن میعاد

من مثلھا فی المیعاد عند الاشھاد - وما اشاع ظنونه فی الجرائد - وما اطلع علیه

ہیچ لفظے از مثل آن بر زبان نیاورد - و نه در اخبار شائع کنانید - و نه کسے را از عوام و

احدًا من العوام والعمائد - بل ما رافع الى الحکام - وما اخبر حاکمًا عن ھذه

خواص اطلاع داد - و نه نزد حکام فریاد خود برد - و ہیچ حاکمے را ازین درد ہا آگہی نداد -

الآلام وامضى الوقت كالصّامتين - ثم اقرّ معها برؤية ملائكة العذاب - والخوف والاضطراب

وچون خاموشان وقت را گزرانید - باز با این همه اقرار کرد که او فرشتگان عذاب را دیده است و دهشت

واقرّ انه انفد الايام خائفًا وخشى موتًا زعافًا وظن انه من الدارسين

خوف کشیده و اقرار کرد که او روزهائے خود را در نهایت خوف گزرانید و از موت ناگهانی ترسید و گمان کرد که او

فانظروا الى الحجّة بذكرها - اتقبلها فراسة او تنكرها فانّ فهو السّر لو كنتم متدبرين

از ناپدید شوندگان است - پس بسوئے حجت ما بنگرید که ذکر مے کنند مگر بکفید آیا فراستے این را قبول میکنید یا انکار میکنید پس اگر تدبر دارید این راز را بفهمید

ثمّ تعلمون انه هرب من مكان الى مكان - ومن جيران

و تو میدانی که او از مکانے سوئے مکانے بگریخت - و از همسایگان سوئے همسایگان

الى جيران - ولفظته بلدة الى بلدان - ولكن معذلك ما اظهر في الميعاد عند بعد ما كشيطان

رفت - و زمینے او را سوئے زمینے انداخت - مگر او در میعاد نزد هیچکس از حاکمان و مددگاران و مردان

وما بكى عند حكام ولا اعوان ولا رجال ولا نسوان ولا بنين - ايقبل عقل

و زنان و پسران آن امر را ظاهر نکرد که بعد از گزشتن میعاد ترسیده - آیا هیچ عقلے در مثل

في مثل هذه الخصومات - وزوبعة التعصبات والنقمات - ان يصبر

این خصومتها و بادگرد تعصبها و کینها قبول میکند - که آن شخصے که

الرجل الذى هو عدو ديننا وحاسد عرضنا

دشمن دین ما و حاسد آبروے ما باشد - او بر وقت چنین

عند هذه السطوات - ولا ياخذنا ولا يرفع الى القضاة - بل كان عليه

حملها صبر کند - و ما را گرفتار نکند و نزد حکام نرساند - بلکه بر و واجب بود

ان يفشي جريمتنا - ويثبت صريمتنا - واذاقنا جزاء السيئات -

که جرم ما را شائع کردے - و قصد ما را بپایه ثبوت رسانیدے - و جزاء بدی ما را چشانیدی -

اما رایت ان آتھم وقومه کیف فرحوا بعد المیعاد باطلاً ورقص کل احد

آیا ندیدی کہ آتھم وقوم او بعد از گذشتن میعاد براہ باطل چہ شادی ہا کردند۔ وہر یکے از یشان بطور فریب

خاتلاً ورمی من قوس الخبث عاتلاً۔ فکیف اعرضوا عن مثل ذالک الفتح

دادن رقص ہا کرد۔ وکمان خباثت را بزور تمام کشیدہ تیر انداخت۔ پس چگونہ ازچنین فتحے ظاہر اعراض

المبین۔ اھذا امر یقبله عقل الثقات۔ او یطمئن به قلب العاقلین

کردند۔ آیا این امریست کہ عقل مردمان ثقہ آنرا قبول کند۔ یا دل عقلمندان بدان اطمینان یابد۔

والعاقلات۔ اھذا ھو المرجو من ھؤلاء الدجالین اعداء الدین واعداء خیر

آیا ازین دجالان کہ دشمنان دین ودشمنان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہستند ہمین

الکائنات۔ ففکروا ان کنتم مومنین۔

امید باید داشت۔ پس اگر ایمان دارید فکر کنید۔

الا ترون ان رسائلھم وجرائدھم مملوۃ من اھانة

آیا نمی بینید کہ رسائل واخبار این قوم از اہانت دین اسلام وپیغمبر خدا صلی اللہ

دین الاسلام وخیر الانام۔ فکیف غضوا ابصارھم فی مثل ھذا

علیہ وسلم پر ہستند۔ پس چگونہ در مثل این مقام چشم پوشی اختیار کردند۔

المقام۔ وواللہ انھم عدو لی وعدو لسیدی المصطفٰی۔ وحراص علٰی لو

وبخدا ایشان دشمن من ودشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہستند۔ وبر من حریص ہستند اگر

یقدرون علٰی نوعٍ من الاذا۔ ولو کسرنا بیضةً من بیضھم۔ لحثوا الحکام علینا

برائے ایذائے من موقعہ یابند۔ واگر ما یک بیضہ از بیضہ ہائے ایشان بشکنیم۔ ہر آئینہ باغوائے

بتحریضھم۔ فکیف صبروا علٰی ما رأوا منا سطوات للاھلاک۔

خود حکام را برما برانگیزانند۔ پس چگونہ بعد از دیدن حملہ ہائے ما کہ برائے قتل آتھم بودند صبر کردند۔

وحركات كالسفّاك - ادرؤا بالحسنة - ومَا ارادوا جزاء السيئة بالسّيئة -

آیا جواب بدی به نیکی دادند - ونخواستند که بدی را به بدی پاداش دهند -

رؤا صولة اولیٰ منا فعفوا وصبروا - ثم رؤا صولة ثانية فعفوا وصبروا - ثم

از ما حمله اول دیدند پس درگزاشتند وصبر کردند - باز حمله دوم دیدند پس درگزاشتند وصبر کردند - باز

رؤا ثالثة فعفوا وصبروا - وكذالك عملوا الیٰ سطوات ثلث - فاقسموا

حمله سوم دیدند پس درگزاشتند وصبر کردند - وهمچنین تا سه حمله صابر ماندند - پس قسم خورید

اهذه اخلاق تلك الشياطين -

آیا همین اخلاق این شیاطین است -

التفتي فراستكم ان هٰؤلاء الاشرار الكفار - والاعداء

آیا فراست شما فتوی می دهد که این شریران و کافران و دشمنان بدکار که در عداوت

الفجار - الذين سبقوا كل قوم فى عداوة الملة الاسلامية - والشر يعة

ملت اسلام از هر قوم سبقت برده اند

الربانية - وجدونا مجرمين سفاكين - ثم الونا خبالا عافين -

مارا مجرم اقدام خونریزی یافتند - باز در تباه کردن ما کوتاهی کردند ودرگزاشتند

بل هو مكر وحيلة لاخفاء الخوف الذى ظهر من آتهم بانواع الارتعاد - فى ايام الميعاد -

بلکه این همه مکر و حیله برائے پوشیدن آن خوف است که در ایام میعاد از آتهم ظاهر شد -

ولذالك ما تالىٰ ومارفع الامر الىٰ حكام هذه البلاد - وولّٰى ومكر وقال نحن

وازهمین سبب او قسم نخورد ونه نزد حاکمے استغاثه برد - ورو گردانید ومکر کرد وگفت که

قوم نجتنب الالايا - وقد حلف من قبل فى القضايا - والحلف واجب

ما قومے هستیم که قسم نمی خورند - وحالانکه پیش ازین در بسیارے از مقدمات عدالتها قسم بخورد وبرائے رفع نزاع

عندهم لرفع الخصومة - ومن ابا فهو عندهم من الفجرة - وقد حلف يسوعهم

قسم در مذہب عیسائیان واجب است وہر کہ انکار کند از بدکاران است - ویسوع ایشان وحواریان

والآخرون من الحواريين وائمة النصرانية - وقال كلارك ان القسم

ودیگر اکابر نصرانیان قسم خوردند - وڈاکٹر کلارک گفت کہ قسم نزد ما ہمچو

عندنا كالخنزير عند المسلمين - وقد اكل خنزير الحلف

خنزیر است نزد مسلمانان - حالانکہ این خنزیر قسم را ہر فردے از پادریان خوردہ است

كل احد من القسيسين - وبولص الذی كان رئيس

وخود پولس کہ رئیس مفتریان بود خوردہ

المفترين - فانظروا الى اثم وكذبه الصريح - وعمله القبيح - كيف اعرض

پس آنہم وکذب صریح وعمل قبیح اورا ببینید - چگونہ از قسم خوردن

عن الاقسام - خوفا من قهر الله العلام - وكنت اعطيه مالا كثيرا على

اعراض کرد - ازین خوف کہ مبادا قہر الٰہی بر وے نازل گردد - ومن اورا بر قسم خوردن او مالے کثیر

ايلائه - وقلت خذ منى قبل حلفك لو كنت تشك فى قضائه - بل

می دادم - وگفتم کہ اگر ترا شکے است پس این مال قبل از قسم خوردن از من بگیر - بلکہ

زدت وعد الصلة من الف الى آلاف - ولو استزاد لزدناه من غير

من وعدہ انعام را از یک ہزار تا چند ہزار زیادہ کردم - واگر ازان ہم زیادہ خواستے البتہ بغیر تخلف

اخلاف - فكان فرضه ان يجيئنى جاراً ذيل الطرب - ويحلف ويشيع

وعدہ زیادہ می کردم - پس بر وے فرض بود کہ بشادی دامن کشان پیش من آمدے - وقسم خوردے

صدقه فى العجم والعرب - ولكنه فر كالمبهوت - وخر كالمكبوت - واعقبه

وراستی خود را در عرب وعجم شائع کردے - مگر او ہمچو سراسیمہ بگریخت - وہمچو کسیکہ دست زدہ آورد بسر وافتد

طائف الهول كالمجانين - فظهر من هذا افتضاحه وهتك وجاهه وحصحص

فرو افتاد و ہمچو دیوانگان بار بار او را جنون افتاد - پس ازین حرکت پایاب او معلوم شد و پردہ او

الحق وبدا كذب الخائنين - ثم كان عليه عند الاعراض عن الحلف ان

دریدہ گشت - و حق ظاہر شد و دروغ خیانت پیشگان پدید آمد - باز برو واجب بود کہ اگر قسم نخوردہ بود

ياتي بدلائل على بهتانه - ويثبت باشهاد مضمون هذيانه - ولكنه

بارے بدلائل دعوی بہتان خود را پایہ ثبوت رسانیدے - و از روئے گواہان ہذیان خود را ثابت کردے - مگر او

ماجاء بدليل على تلك الخرافات - وما صرخ على باب حاكم عند هذه

برین خرافات ہیچ دلیلے نیاورد - و نہ بروقت این آفات بر در حاکمے فریاد کرد -

الآفات - كما هو سيرة المظلومين - فاىّ دليل اكبر من هذا على

چنانکہ آن طریق مظلومان است - پس بر مفتریات او ازین بزرگتر کدام دلیل

مفترياته - وعلى كذبه وخزعبيلاته عند الناظرين - وانه اقر غير

خواہد بود - و بر کذب و اباطیل او ازین ظاہر تر کدام شہادتے نزد ناظرین ضروری است - و او

مرة انه خشي على نفسه في تلك الايام - ووجد ما يجد الموقن بقرب الحمام

بارہا اقرار کرد کہ او بر جان خود ترسیدہ است - و آن غم دید کہ کسے بیند کہ بر نزدیکی موت خود یقین

وبعد ما خرج من سجن الاحزان - ومارستان الذوبان -

دارندہ باشد - و چون از زندان غمہا و بیمارستان گداختن بیرون آمد -

اهرع الناس للقاه - وعجبوا لمحياه - فمن حدّق الى اساريره - وفكّر

مردم برائے دیدن او شتافتند و بر زندگی او تعجب کردند - و ہر کہ بتامل نشانہائے چہرہ او دید - و در آواز

في شخيره - علم انه بدّل الهيئة السابقه - واطفاء النار المضطرمة - وظهر

او غور کرد - بدانست کہ او ہیئت سابقہ را مبدل کردہ است - و آتش افروختہ را منطفی گردانیدہ - و

کالمساکین۔ وبکی مرارًا فی کل نادٍ رحیب۔ بتذلّل عجیبٍ۔ فمنھم من کان

ہمچو مسکینان ظاہر شدہ۔ و بارہا در مجلس ہائی فراخ بتذلّل عجیب بگریست۔ پس ہر کہ درمیان

فی بھرۃ الحلقۃ وحوالیھا۔ وفھم انہ خشی قنا الموت وعوالیھا۔ وامضی الایّام

حلقہ جماعت یا گرد آن بود شنید و فہمید کہ او از نیزہ ہائے موت و سر آن نیزہ ہا ترسید۔ و ہمچو بیقراران

کالمضطرین۔ واَمّا قومہ فنسوا ما کان فی الھامی من قید الاشتراط۔ الذی

روزہا گزرانید۔ مگر قوم او شرط الہام مرا فراموش کردند۔ آن شرط کہ مدار

کان فیہ کالمناط۔ ومَا فکروا فی خوفہ الذی بلغ الی الافراط۔ وتعاموا من

مفہوم الہام بود۔ و در خوف آتھم ہیچ فکرے نکردند آن خوف کہ با فراط رسیدہ بود۔ و از غضب

الغیظ والاختلاط۔ واروا کل خبثھم کالشیاطین۔ وابدوا نواجذ طیشٍ

خشمناک شدن کور گشتند۔ و ہر خباثت خود را ہمچو شیاطین نمودند۔ و دندان طیش و غضب

وغضبٍ۔ وغیظ ولھبٍ۔ وکانوا معتدین۔

ظاہر کردند۔ و خشم و افروختگی نمودند۔ و از حد تجاوز کنندگان بودند۔

واخنت علیّ السفھاء۔ ورفقاءہ الجھلاء۔ وقالوا انا من

و مردم سفیہ و رفیقان جاہل او بر من بہ سخت گوئی زبان کشادند۔ و گفتند کہ ما غالبیم

الغالبین۔ وفھّمناھم فما اقلعوا عن الجھلات۔ وانصلتوا کل الانصلات۔

و ما ایشان را فہمانیدیم پس از جہالتہا باز نہ ایستادند۔ و بغایت درجہ از حد در گزشتند

واضرموا نار الوغا۔ والتھبوا کجمر الغضا۔ ومَا انتھوا ومَا فکّروا۔ بل اضطرموا وتنکّروا۔

و آتش جنگ افروختند۔ و ہمچو اخگر درخت غضا افروختند۔ و باز نہ ایستادند و نہ فکر کردند بلکہ بیفروختند و خصومت

وابرزوا عربدۃً واعتداءً۔ وافتروا اشیاءً۔ وتمایلوا علی سبٍ واستہزاءٍ۔

و جنگ و زیادتی را ظاہر کردند۔ و بہتانہا بستند۔ و بر دشنام دہی و عیب گیری و استہزا مائل شدند۔

وشتم ومزاح۔ واعتدوا ھذیاناً وبھتاناً۔ وطاروا الیٰ ازرافات وحدانا۔

و در ہذیان وبہتان از حد در گزشتند۔ وسوئے ما گروہے وگروہے یکے یکے پریدند۔

کالمجانین۔ واخفوا الحقیقۃ کالحول المحتال۔ او المغطی الدجال۔ وکانوا یستھزؤن

واصل حقیقت راہمچو مکاران وحیلہ گران۔ و دجالان حقیقت پوشان پوشیدہ داشتند۔ و

سائرین فی الاسواق۔ کما ھی عادت الفساق۔ وکانوا یزینون الکذب والافتراء

باستہزا در بازار ہا گشتند۔ وچون فاسقان تمسخر را عادت کردند۔ وکذب وافترا را مزین کردہ بمردم نمودند

وکل احد قال فینا اشیاء۔ کما شاء۔ وقد استتلوا الصبیان والسفھاء۔

وہر یکے از ایشان ہرچہ خواست درحق ما گفت۔ و در وقت استہزا کودکان وسفیہان را در پس خود کردند۔

مستھزئین۔ وکانوا یخدعون الناس بنباءٍ ما فھموہ۔ او فھموہ ثم حرفوہ۔ و

ومردم را بخبرے فریب می دادند کہ خود نفہمیدند۔ یا فہمیدند مگر تحریف می کردند۔

عثوا فی الامصار مفسدین۔ وسعیٰ معھم علماء ناکساء۔ بل کسباع۔ لابسی

وبطور فساد انگیزی در شہر ہا گشتند۔ وعلماء با اوشان ہمچو نمامان بودند۔ نی نی بلکہ ہمچو درندگان پوست

جلد النمر۔ وھاجے ھجوم السیل المنھمر۔ واتبعوا النصاریٰ وزخارف زورھم

پلنگ پوشیدہ رفیق شدند۔ وہمچو سیلے کہ بزودی وتیزی می آید بناگاہ بر ما افتادند۔ وعیسائیان و دروغہائے

ونبذوا لباس التقویٰ وراء ظھورھم مجترئین۔ وارادوا جوحنا بحصائد اللسان۔

آراستہ اوشان را پیرو شدند۔ ولباس تقویٰ را پس پشت خود انداختند۔ وخواستند کہ با داسہائے زبان ہا استیصال

وغوائل الافتنان۔ وایدوا النصاریٰ کالشاھدین۔ وکان کل کحسین

ما کنند۔ واز غوائل فتنہ اندازی ما را تباہ گردانند۔ وہمچو گواہان تائید عیسائیان کردند۔ وہر یکے از ایشان مثل

بطالوی او شیخ نجدی بعیداً من الدیانت والدین۔

محمد حسین بٹالوی یا شیطان نجدی از دیانت و دین دور بود۔

والعجب ان آتھم کان مُرقّا لایتزرم - وصامتًا لایتکلم - بل کتب الیّ انّی

دتعجب اینکہ عبداللہ آتھم بالکل ساکت وخاموش بود کہ یک لفظے ہم برزبان نمی آورد و ہیچ کلامے

بریٌ منہم ومن فعالہم واعلم انّہم مِن الجاھلین المعتدین - ثم بعد ملیّ

نمی کرد بلکہ سوے من نوشت کہ من ازین مردم وکار این مردم بیزارم - ومیدانم کہ ایشان از نادانان و

قسیٰ قلبہ وصار من الغاوین - ومعذلک ما اشرک نفسہ فی سبّہم

تجاوز کنندگان ہستند - باز بعد از مدتے قلیل دل او سخت شد و از گمراہان شد وباوجود این امر خویشتن را در دشنام

وبہتانہم - وسفاھتہم وھذیانہم - وتنحّی عنہم وقعد کالمعتزلین المختفین - و

وبہتان وہذیان اوشان شریک نکرد - بلکہ از وشان یکسو ماندہ - وہمچو گوشہ نشینان پوشیدہ

لوکان یحسبنی کذابًا - ویحسب نفسہ مظلومًا مُصابًا - لکان حقّہ ان یکون

نشستہ - واگر او مرا کذاب خیال کردے وخویشتن را از مظلومان شمردے - پس ہر آئینہ حق او بود کہ

اول المکذبین واوّل اللاعنین - بل کان الواجب علیہ ان یشیع کذبی

از ہمہ تکذیب کنندگان اول تکذیب من کردے واز ہمہ لاعنان اول لاعن او بودے - بلکہ برو واجب بود کہ

بالاشتہارات - ثم لایقنع بہا ویرفع الی الحکام للمکافات - لکنّہ ما فعل ذالک بل

باشتہارات کذب مرا شایع کردے - باز بدین قدر کفایت نکردے بلکہ بذریعہ حکام مرا سزا دہانیدے - مگر او

صمت کالمتخوفین - وانت تعلم انہ ان کان مُطّلعًا علیٰ کذبی - وکان ظہر علیہ

چنین نکرد بلکہ ہمچو ترسندگان خاموش شد - وتو میدانی کہ اگر او بر کذب من اطلاع یافتہ بود - وخبث

خبث قلبی - مع انہ تاذی کل الاذیٰ بسببی - فکان من مقتضی الفطرۃ

دل من برو منکشف گشتہ بود - باوجود این امر کہ از سبب من تکالیف برداشتہ ومحنت کشیدہ بود - پس

الانسانیّۃ - والضرورۃ الدینیۃ والعقلیۃ - ان تتحرّک غضبہ کالطوفان

درین صورت مقتضائے فطرت انسانی وتقاضائے ضرورت عقلیہ ودینیہ این بود کہ غضب او مثل طوفان جنبش کردے

ویشتغل لمجازات العدوان - فما منعه انه صار کالمیت المدفون - واختفی

ویرا پاداش ظلم مشتغل گشتے - پس او را این چه پیش آمد که همچو میت دفن کرده گردید - وچون

کالمندرم المحزون - الیس ھذا مقام یحار فیه الفہم - وتھیج الظنون و

شرمنده غمناک پوشیده گشت - آیا این آن مقام نیست که دران عقل انسان متحیر میشود - وگمانہا در

یفرط الوھم - ثم دعوته للحلف لکشف الحق علی العوام - ووعدته قنطاراً

دل می آیند - و وہم زیادت میکند - باز او را برائے قسم بخواندم تا که حق بر عوام ظاہر گردد - وبر قسم خوردن

علی الاقسام - لا یسیرا من الحطام - لیرجع بردن ملاٰن - وقلب جذلان

وعده مالے کثیر دادم - نه اندکے از مال - تا که آستین خود از مال پر کند و با دل شادان باز گردد -

فولّٰی وما تالّٰی - ثم لعنته لعناً کبیرا - فقلت لعنة الله علیك ان

پس رو بگردانید و قسم نخورد - باز بر و لعنت فرستادم - وگفتم که خدا بر تو لعنت کند اگر از وے سخت دلی

اعرضت مزیرا - وما جئتنی وما نزلت تزویرا - فما جاء وما حلف - وتذکر

کناره کنی - و نزد دم نیائی و در دروغ آرائی را بگذاری - پس نیامد و نه قسم خورد - و مصیبت

رُزءاً سلف - وظن انه الاٰن من الماخوذین -

اول را یاد کرد - وگمان کرد که اکنون او از گرفتاران خواہد شد -

وکفاك ما ظھر منه عند سماع نباء الموت - ونزاءت له

ونزا این امر کافی است که وقت شنیدن خبر موت چه حرکتہا از و صادر شد -

اٰثار الفوت - واخذه خاف حتّٰی ظھر التغیر فی الصوت - وطفق یفرّ

ونشانہای در گزشتن برائے او ظاہر شدند - و او را خوفے شدید گرفت تا آنکه در آواز او تغیرے پدید آمد

کصید مزعور یجوب البیداء - ولا یرے شجراء ولا مرداء - ونزك سبل العاقلین

وچنانکه شکارے ترسنده بیابان را قطع می کند - و نه زمینے درختناک می بیند و نه بی درخت همچنین گریخت و راه ہائے عاقلان ترک کرد

ثم اذا رای ان الخوف لا یخفی وان لیس الناظرون کالاعمی - فاشتهر ان الصائلین

بازچون دید که خوف پوشیده نتواند ماند - و بینندگان همچو کوران نیستند - پس مشهور کرد که حمله کنندگان

فی کل مکان قفوه - وما وجدوا قصرا الا علوه - حتی بهت من نمط تعاقبهم -

در هر مکانے پس او رفتند - و هیچ کاخے نیافتند که بران نه برآمدند - تا آنکه از طریق تعاقب شان مبهوت شد

وما رای راجلهم ولا راکبهم - فما امهله هذا الخوف - بل احترق منه الجوف -

و نه پیاده شان دید و نه سوار شان - پس این خوف او را نگذاشت - بلکه از ان بیم اندرون او بسوخت -

ورآه الزائرون انه یمضی وقته بالبکاء والزفرات - ویجری من مقلته سیل

و ملاقات کنندگان او را دیدند که وقت خود بگریه و آه ها می گذارد - و از چشم او سیلاب اشک ها میرود - و

العبرات - ولا کدمع المقلات - وکان یستیقن انه المغلوب - وسیعلق به

می گرید - و نه همچو گریستن زنے که پسران او مرده باشند - و گویا او یقین می کند که او مغلوب است - و عنقریب مرگ

الشعوب - فکان القنص عند حس جوارح باطشة - یختفی فی سرحة کثیفة

بدو خواهد آویخت - پس مثل آن صیدے که بوقت دریافتن جانوران شکاری که بر و حمله می کنند در درختے پوشیده میشود

الاغصان - ورقیقة الافنان - ویواری عیانه تحت کل عیصة - بارعاد

که شاخهائے آن با نبوه باشند و نیز شاخهای پربرگ باشند - و زیر هر درختے کلان وجود خود را می پوشاند - و از شدت

فریصة - کذالک تاه کالمجانین -

خوف گوشت شانه خود را می لرزاند همچنین این شخص از جنون خوف سرگردان می گشت -

ثم نحت من بعد المیعاد - علی طریق الافناد - ان جمعنا حلوا

باز بر طریق دروغ گفتن بعد از گذشتن میعاد این تراشید - که گروه ما بساحت خانه

بساحته - وجردوا علیه شلهری سیوفهم لاباداته - لیغتالوه کالمفاجئین - فمن

او در آمدند - و شمشیرها برکشیده برائے هلاک او حمله کردند - تا بیک ناگاه او را قتل کنند - پس ازین

مثل ھذہ الافتراءات - ونحت البہتانات - ظہر عجرہ وبجرہ - وعرف نجہ وشجرہ -

افترا ہا و بہتان ہا حقیقت پوشیدہ او منکشف گشت ونبات او و درخت او شناختہ شد -

وظہر انہ ھاب الاسلام - ولو اخفی المرام - الا تعلم انہ کیف اقربانہ خاف

وظاہر شد کہ او ضرور از ہیبت اسلام بترسید اگرچہ این مقصد را پنہان داشت - آیا نمی دانی کہ او چگونہ

حیّۃ - ومن المعلوم ان الحیّۃ ماکان مامورۃ منا ولا معلمۃ - وتلدغ الحیّۃ

اقرار کرد کہ او از مار بترسید - و این ظاہر است کہ مار از ما حکم یافتہ نبود و نہ تعلیم یافتہ - و مار بامر خدا تعالیٰ

بامر اللہ لا بامر الانسان - فثبت انہ خشی قہر الدیان - واوجس فی نفسہ

می گزد نہ بامر انسان - پس ثابت شد کہ او از قہر خدائی جزا دہندہ بترسید - و در دل خود خوف

خیفۃ نبأ الرحمٰن - وھذا ھو شرط الرجوع الذی کان فی الہام المنان -

پیشگوئی پوشیدہ داشت - و این ہمان شرط رجوع است کہ در الہام بود -

فانتفع من الشرط بخوف الجنان - ثم ستر الامر کالماکرین -

پس بباعث خوف از ان شرط منتفع شد - باز حقیقت حال را ہمچو مکر کنندگان پوشیدہ کرد -

وان قصۃ الحیّۃ تشھد بکمال الصفاء - ان الخوف کلہ

و قصہ مار بکمال صفائی گواہی می دہد کہ ہمہ خوف از تقدیر آسمان بود -

کان من قدر السماء - لا من ھؤلاء وھؤلاء - وقد سمعت انی دعوتہ للایلاء -

نہ ازین گروہ و از ان گروہ - و تو شنیدی کہ من او را بر آن قسم خوردن خواندہ

فکان ھو الخوف الذی رجعہ الی الاباء - وقلت انی مجیزک کالغرماء -

بودم پس ہمان خوف او را از قسم خوردن باز داشت - و من بدو گفتم کہ ہمچو تاوان دہندگان ترا اندکیشر

ولو شئت اجمع عنی قبلہ عند احد من الامناء - فخاف عکازتی - معہ انہ

انعام خواہم داد - و اگر بخواہی پیش از قسم خوردن نزد امینے زر انعام جمع کنانی - پس از عصائی من بترسید -

اطلع علی اجازتی - واذا ولّوا ما نالی - فقلت یا هذا قد آلوا من قبل خواص

باوجود این امر که بر انعام من اطلاع یافت - پس هرگاه که رو گردانید و قسم نخورد - گفتم که ای فلان بہ تحقیق قبل

ائمتك - واکابر ملتك - اءنت افضل منهم او تحسبهم من الفاسقین -

از تو خواص پیشوایان تو قسم ها خوردند - آیا تو از آنان بزرگتر هستی یا تو آنان را از فاسقان می شماری -

فما رد قولی وما آلی کالصادقین - فکذبه شیٔ لا یختفی باخفاءٍ - ولا یستقیم

پس نہ قول مرا رد کرد و نہ ہمچو صادقان قسم خورد - پس دروغ او چیزیست کہ از پوشیدن پوشیدہ نمی شود -

بافتراء - بل هو اجلی البدیهیات - واسنی المسلمات - ولکن المخالفین قوم

و بافترا صورت درستی نمی پذیرد - بلکه آن اجلی بدیهیات و روشن ترین مسلمات است - مگر مخالفان قومے ہستند

اعماهم اعصار التعصب والشحناء - کما یعشی الهجیر عین الحرباء - فلا شك

کہ باد گرد تعصب و کینہ چشم شان کور کردہ است - چنانکہ دوپہر چشم حربا را کور می کند - پس ہیچ شک

ان الحق ابلج - والباطل لجلج - واسودت وجوه المبطلین - ولا ریب ان

نیست کہ راستی درخشید و باطل رو بزوال نہاد - و روی باطل پرستان سیاہ شد - و ہیچ شک نیست کہ

موت هذا الکذاب - امات کل مکذب فی هذا الباب - وانی اری

موت این کذاب ہر مکذب این امر را بمیرانید - و من مے بینم

ان الالسنة قد زمّت - والحجة قد تمت - و

کہ بر زبان ہا لگام دادہ شد - و حجت با تمام رسید -

ظهر الحق ولو کانوا کارهین -

و حق ظاہر شد اگرچہ ازان کراہت می داشتند -

وقد ذکرنا قبل موت آتهم فی الاشتهارات السابقة - انه

و ما قبل از موت آتهم در اشتہارات سابقہ ذکر کردیم کہ او بعد از انکار

يموت بعد الانكار من الرجوع والانابة ـ والاصرار على الكذب والفرية ـ

رجوع واصرار بر دروغ خواهد مرد ـ

فتوالی شکر الله المنّان ـ انه فعل كما كُتب قبل هذا الزمان ـ واتم كما

پس ما شکر خدائے منان متواتر میکنیم ـ که او چنانکه پیش زین نوشته شده بود همچنان کرد ـ وز انسان

كنت الهج بشوق الجنان ـ ومات آتهم بعد مرورِ نصفٍ من الاشهر المسيحية ـ

بکمال رسانید که من بشوق دل آرزو می کردم ـ و آتهم بعد گذشتن نصف از ماه های عیسائیان یعنی در ماه جولائی ۱۸۹۶ء بمرد

وما نفعه فراره من البلدة الى البلدة ـ وان شئت فافهم زمان وفاته من هذه

و گریختن او از شهری بشهری او را فائده نداد ـ و اگر بخواهی تاریخ وفات او را ازین فقره مندرجه ذیل

۱۸۹۶ ـ السنة العيسوية

الفقرة ـ هَوىٰ دجّال بتٌّ فى عذاب الهاوية المُهلكة ـ وهٰذه

۱۸۹۶ سنه عیسوی

معلوم کن ـ دجال فرببه آتهم بد اطوار در هاویه هلاک کننده افتاد ـ و این

آيتٌ من آيات حضرة العزّة ـ فانه ما تركه حيًّا اذا ترك سبل الديانة ـ بل

نشانها ئے خدا تعالیٰ است ـ چرا که او آتهم را زنده نگذاشت وقتیکه دید که او راه حق را گذاشت

اخفاه تحت التربة ـ اذا اخفى سر الحقيقة ـ فحصحص الحق وزهق الباطل

بلکه او را زیر خاک پوشیده کرد ـ چون دید که او راز حقیقت را پوشیده کرده است ـ پس حق ظاهر شد و باطل

وبطلت دقارير الكفرة ـ فانّى تسحرون يا اهل البخل والعصبية ـ الم يان

گریخت ـ و دروغهاے کفر باطل شد ـ پس اے بخیلان و متعصبان از حق کجا میرید و کدام جاد و شما را مسحر

لكم ان تتوبوا يا متخلفى القافلة ـ فقوموا وامهلوا بعض هذا التدلّل و

کرده ـ اے پس ماندگان قافله آیا هنوز وقت شما نرسیده است که توبه کنید ـ پس برخیزید و بعض نازها و تکبرها

النخوة ـ ولا تبارزوا الله مجترئين ـ

بگذارید ـ و مقابل خدا تعالیٰ از دلیری مکنید

ایها الناس ان آتم مات - وبازی الحق علی الباطل خات-

ای مردمان بتحقیق آتم بمرد - وباز حق بر باطل بجلہ تمامتر افتاد -

فارقوا علی ظلعکم واذکروا الاموات - وتوبوا مسترجعین - وان التقوٰے

پس بر نفس خود نرمی کنید و مردگان را یاد کنید - و باناللہ گفتن توبہ کنید - وتقوی درین امر نیست

لیس فی لمة مشیطة - ولحی طویلة - وکعاب مکشوفة - وعمائم ملفوفة -

کہ موہای خود را بشانہ مصفا دارید - و ریشہارا دراز بگذارید - وکعبین برہنہ - و دستارہا خوب پیچیدہ

وشوارب مقطوعة - ورسوم مجموعة - انما التقوٰی فی اختیار الصواب

و بروت بریدہ - و ہمہ رسوم ظاہری اسلام در نفس خود جمع کردہ شوند - بلکہ حقیقت تقوی این است

بعد الخطاء - والرجوع الی الحق بعد الاذراء - والاتقاء بذکر ایام الاباء -

کہ بعد از خطا ثواب را اختیار کنید - و بعد از آگاہ باشیدن سوئے حق رجوع فرمائید - و ایام سرکشی را یاد کردہ

والتناہی عن القوم المفسدین - وترک بخل النفس وکبرہا للہ رب

غمگین شوید - و از مفسدان دور نشینید -

العالمین - وان الاتقیاء یسترون بقبول الحق کسرورہم بلقاء الف

و پرہیزگاران بقبول حق چنان خوش می شوند کہ بدیدن دوستے خوش میشوند کہ بعد از

لقی بعد الفقدان - وحصول مرام تاتی بعد الحرمان - واذا ذکروا فیتذکرون

گم شدن ملاقات کرد - یا مثل شخصے خوش میشوند کہ بعد از نومیدی مقصود خود را یافت - وچون یاد دہانیدہ

متواضعین - فاحسنوا النظر فی الاعمال - اتجدون تقواکم کمثل ہذہ

شوند بتواضع یاد می آرند - پس در اعمال خود نیکو نظر کنید - آیا شما پرہیزگاری خود را مانند این مثالہا

الامثال - مالکم لا تتناہون عن الفساد - ولا تہولکم تہاویل المعاد -

می یابید - چہ شد شمارا کہ از فساد باز نمی آئید - وخوفہائی سخت قیامت شمارا نمی ترساند -

اصحاب بستانکم جائحة - فکیف الهتکم غفلة - یا معشر النائمین - ان فی

باغ شمارا آفتے رسید - پس چگونہ غفلت شمارا باز داشتہ است - بتحقیق در

موت آتھم لآیات لاولی الابصار - اما قرءتم من قبل اشتهاری فی هذه الاخبار -

موت آتھم برائے بینندگان نشانہا ست - آیا شما پیش زین اشتہار من دربارہ این خبرہا نخواندہ اید

فالان لاینکرها الا حزب الشیاطین -

پس اکنون منکر آن بجز گروہ شیطانان ہیچکس نخواہد ماند -

تذکر موت دجال رذال

مردن آن دجال کمینہ را یاد کن

وقود النار آتھم ذی الخبال

کہ ہیزم آتش آتھم مفسد است

اتاہ الموت بعد کمال دجل

بعد کمال دجالیت

وانکار و مکر فی المقال

وانکار و مکر در گفتگو موت برو وارد شد

اراہ اللہ هاویة وذلًا

خدا تعالیٰ اورا جہنم و ذلت بنمود

وفی النار انقی کالدمال

و ہمچو سرگین خشک در آتش انداخت

کمثلی کان فی عمر وسن

او در عمر و سن مانند من بود

سمین الجسم بعد من هزال

فربہ جسم و از لاغری دور بود

وما ارداہ الا حب کفر

و ہیچ چیزے بجز حب کفر اورا ہلاک نکرد

واحباب و املاک و مال

و دیگر اسباب ہلاکت محبت دوستان کافر و محبت ملک و مال بود

فدی ارضا بخوف علی ارض

از شدت خوف زمینے را بعوض زمینے برید

فما نفعه حیل الانتقال

پس حیلہ تبدیل جاہا ہیچ نفع اورا نبخشید

وذقت هامة الکذاب حقا

و در حقیقت سر این کذاب

باطراف الزجاج والعوالی

باطراف پائین و اطراف سر نیزہ ہا کوفتہ شد

وَقَدْ هَابَ الْمَنَایَا ثُمَّ اَنْسٰی — زَمَانَ الْمَوْتِ مِنْ زَهْوِ الضَّلَالِ

واز موت بترسید باز — زمانه موت را از تکبر ضلالت فراموش کرد

فَفَکِّرْ کَیْفَ اَدْرَکَهُ الْمَنِیَّه — مُقَدَّرَةً لَهٗ بَعْدَ الْخَبَالِ

پس فکر کن که چگونه موت اورا دریافت — آن مرگ که بعد از مفسد گشتن برائے او مقدر بود

تَوَفَّاهُ الْمُهَیْمِنُ عِنْدَ خُبْثٍ — وَاِصْرَارٍ عَلٰی سُبُلِ الْوَبَالِ

خدا تعالی اورا در وقت خباثت — واصرار بر راه وبال بمیرانید

فَاَیْنَ الْیَوْمَ آتھم یَا عَدُوِّیْ — اَلَمْ یَرْحَلْ اِلٰی دَارِ النَّکَالِ

پس اے دشمن من امروز آتهم کجاست — آیا بسوئے دار العقوبت کوچ نکرده است

اَلَمْ یَثْبُتْ بِفَضْلِ اللّٰهِ صِدْقِیْ — اَلَمْ یَظْهَرْ جَزَاءُ الْاِفْتِعَالِ

آیا بفضل خدا تعالی صدق من ظاهر نشد — آیا جزائے بهتان و دروغ گفتن بظهور نرسید

وَمَا نَجَّاهُ عِیْسٰی وَالصَّلِیْبُ — وَلَمْ یَعْصِمْهُ اَحَدٌ مِنْ عِیَالِ

واورا نه عیسی علیه السلام نجات داد ونه صلیب نجات داد — وکسے از عیال او اورا نه رهانید

تَجَلَّتْ آیَةُ الرَّبِّ الْعَظِیْمِ — فَاَیْنَ الطَّاعِنُوْنَ مِنَ الدَّلَالِ

نشان آن قادر ظاهر شد که خدای بزرگ است — پس کجا هستند آنانکه از ناز طعنه می زدندے

وَاَیْنَ اللَّاعِنُوْنَ بِصَدْرِ نَادٍ — وَاَیْنَ الضَّاحِکُوْنَ مِنَ الْحَوَالِیْ

وکجا کسانے هستند که بحیثیت صدر نشینی مجلس بر من لعنت کردندے — وکجا کسانے هستند که از گرداگرد مجلس خنده های زدندے

وَاَیْنَ السَّاخِرُوْنَ مِنَ الْاَدَانِیْ — وَمِنْ اَهْلِ الْمَطَابِعِ کَالرِّئَالِ

وکجا از کمینه مردم تمسخر کنندگان هستند — وکجا مهتمان و ایڈیٹران مطابع هستند که به بچگان شترمرغ میمانند

فُؤَادِیْ قَدْ تَاَذّٰی مِنْ اَذَاهُمْ — وَقَلْبِیْ دُقَّ مِنْ قِیْلٍ وَقَالِ

دل من از ایذائے ایشان آزار یافت — ودل من از قیل وقال شان کوفته شد

أطالوا ألسن التنديم ظلما

ایشان زبانہائے مذمت کردن برما از راہ ظلم کشادند

فأمُرْزُنا كأمرِ الجبال

پس از شدت گرفت شان چنان سخت تافتہ شدیم کہ رسن را می تابند

وقالوا كاذبٌ يؤذي أناسا

وگفتند شخصے دروغگوست کہ مردم را ایذا مے دہد

ويعلم من يرائي سرّ حالي

و راز حال من کسے میداند کہ مرا می بیند

وملئوا كلّ قرطاسٍ بذمّي

و ہر کاغذے را بہ بدگوئی ما پر کردند

فأصبحنا كمجروح القتال

پس ہمچو مجروحان جنگ صبح کردیم

وما خافوا عقاب الله ربّي

و مواخذہ خدا را ہیچ پروائے نداشتند

إذا ما جاوزوا سبل اعتدال

و از راہ ہائے اعتدال تجاوز کردند۔

فسلهم أين آتهم في النصارى

پس از ایشان بپرس کہ آتھم کجاست

أروني في الجموع أو العيال

مرا شکل او بنمائید در گروہے باشد یا در عیال

أفامات الذي زعموه حيّا

آیا آنکس نمردہ است کہ او را زندہ پنداشتند

أما دفن المكذّب في الدحال

آیا تکذیب کنندہ در مغاکہا دفن کردہ نشد

أما شاهت وجوه المنكرينا

آیا روے منکران سیاہ نشدہ است

فقوموا واشهدوا لله لاجلي

پس برخیزید و برائے خدا نہ برائے من گواہی دہید

ولم يقتله من أمري ثبون

و او را جماعت من نکشتہ است

ولكن جذّه حِبٌّ قلا لي

بلکہ آن دوست او را کشت کہ برائے من او را دشمن گرفت

بدت آيات ربّي مثل شمس

نشانہائے خدای من مثل آفتاب ظاہر شدند

فما بقي الظلام ولا الليالي

پس نہ تاریکی ماند و نہ شب ہا

سهام الموت ما طاشت بمكر

و تیرہائے مرگ از مکر آتھم خطا نرفتند

وأنّ الله يخزي كلّ غالي

و خدا ہر غلو کنندہ را رسوا مے کند۔

توفّى كاذباً ربٌّ غيورٌ ۔ وما آواه احدٌ من موالى

خدائے غیور دروغ گو را بمیراند ۔ و ہیچکس از دوستان او را در پناہ خود نیاورد

توفّى والسيوف مسلّلات ۔ على امثاله من ذى الجلال

او بمرد و شمشیرہا ۔ بر امثال او از خدا تعالیٰ کشیدہ ہستند

تجلّى صدقنا والصدق يجلو ۔ فاشرقنا كاشراق اللآلى

صدق ما ظاہر شد و صدق چیزیست کہ بالضرور روشن میشود ۔ پس ہمچو درہائے تابان درخشیدیم۔

فلا تعجل علينا يا ابن ضغنٍ ۔ وخف سوء العواقب والمآل

پس اے انسان کینہ ور بر ما جلدی مکن ۔ و از سوء انجام و سوء خاتمہ بترس

نزلنا منزل الاضياف منكم ۔ فنرجو ان تقولوا الى نزال

ما ہمچو مہمانان نزد شما فرود آمدیم ۔ پس امید داریم کہ بگوئید کہ نزد ما فرود آ

ولى فى حضرة المولى مقامٌ ۔ وشانٌ قد تباعد من خيال

و مرا در حضرت مولیٰ کریم مقامے است ۔ و شانے است کہ از خیالہا برتر است۔

وصافانى ووافانى حبيبى ۔ واروانى بكاسات الوصال

و دوست من بامن محبت صافی کرد و نزد من آمد ۔ و مرا با جامہائے وصال سیراب کرد

ارانى الحبّ موتى بعد موتٍ ۔ وانأى تربتى فبدا زلالى

محبت الٰہی مرا مرگ من بعد مرگ من بنمود ۔ و خاک مرا از من دور کرد پس آب زلال پیدا شد

وجدنا ما وجدنا بعد وجدٍ ۔ واقبالى اتى بعد الزوال

ہرچہ یافتیم از غم و اندوہ یافتیم ۔ و اقبال من بعد زوال من آمد۔

اذا انكرتُ من نفسى بصدقٍ ۔ فوافانى حبيبى بروحِ بالى

در وقتے کہ من از نفس خود انکار کردم ۔ پس دوست من و آرام جان من نزد من آمد۔

أطعتُ النورَ حتّى صِرتُ نورًا — ولا يدري خصيمٌ سرّ حالي

من نور را اطاعت کردم بحدیکه خود نور شدم — پس ہیچ خصومت کنندہ راز حال من نمی داند

طلعتُ اليومَ من ربٍّ رحيمٍ — وجلّت شمس بعثي في الكمال

امروز از طرف رب رحیم خود طلوع کردم — و آفتاب بعثت من در کمال بزرگی حاصل کرد

فلا تقنط من الله الرؤف — وقم وتوبةً نحوي تعال

پس از خدای مہربان نومید مباش — و برخیز و توبہ کن و نزد من بیا

قربنا من كمال النصح فاقبل — قرانا بالتهلّل كالرجال

بکمال اخلاص دعوت شما کردیم — پس این دعوت را ہچو مردان بخندہ پیشانی قبول کن

وخير الزاد تقوى القلب لله — فخذ اياه قبل الارتحال

و نیکوترین زاد از خدا ترسیدن است — پس بگیر آنرا قبل از کوچ کردن

وفكّر في كلامي ثم فكّر — ولا تسلك كمرءٍ لا يبالي

و فکر کن در کلام من باز فکر کن — و ہیچو لاپرواے مرو

ثم العلماء اوسعوني سبًّا - واوجعوني عتبًا - في ختن احمد - و

باز علما مرا دربارہ داماد میرزا احمد بیگ ہوشیارپوری بسیار بدگوئی کردند - و بسرزنش ہا

قالوا انه ما مات في الميعاد كما وُعد في الالهام واكّد - بل نجده بجنّت اسعد - و

دل مرا ایذا دادند - و گفتند کہ داماد احمد بیگ در میعاد پیشگوئی نمردہ است - و این برخلاف آن وعدہ تاکیدی است

عيش ارغد - وما نرى اثرًا فيه من ضعف المريرة - ولا عسرًا في امتراء الميرة -

کہ در الہام بود - بلکہ او را بہ بخت نیکتر و عیش فراخ‌تر می یابیم و ہیچ اثرے از ضعف طبیعت و تنگی تحصیل رزق نمی بینیم

وانه حيّ سالم الى هذا الحين - اما الجواب - فاعلم ان هذا الالهام

و او تا این وقت زندہ سلامت موجود است - اما الجواب - پس بدانکہ این الہام

غیر مبالین - وکان ذالك اول الاشتهارات فی هذه المقدمة - والبواقی

را بہ لاپروائی پس پشت خود انداختند - و آن اول اشتہار بود کہ درین مقدمہ شایع کردم - و باقی ہمہ اشتہارات

التی اشیعت بعدها فهی لها کالانباء المفصلة المصرحة - وکالتفصیل

کہ بعد ازان شایع کردم تفصیل آن اجمال بود

للعبارات المجملة السابقة - وانت تعلم انّ وعید ذالك الاشتهار کان

و تو میدانی کہ وعدہ عذاب آن اشتہار مشروط بشرط توبہ بود

مشروطًا بشرط التوبة - لا کالعقوبة القطعیّة الواجبة النازلة - من

نہ مثل آن سزا کہ قطعی باشد و بغیر توقفے و مہلتے فرود آید -

غیر المهلة - وان شئت فاقرء اشتهارًا منّی طبع فی غوضفٍ من السنوات

و اگر بخواہی آن اشتہار من بخوان کہ در سنہ ۱۸۸۶ یک ہزار و ہشتصد و ہشتاد و شش مسیحی

المسیحیة - لغضف کبر هذه الفئة الباغیة - فلما لم ینتهوا بهذا

برائے شکستن کبر آن گروہ باغی جاری کردہ بودم - پس ہر گاہ اوشان بدین اشتہار

الاشتهار - ولم یترکوا طریق التبار - فکشف الله علیّ امورًا لتلك الفئة - وانا

از بدی ہائے خود باز نیامدند و طریق ہلاکت را نگذاشتند - پس خدا تعالی برای این گروہ چند امور دیگر برمن

بین النوم والیقظة - وکان هذا الکشف تفصیل ذالك الالهام فی المرّة الثانیة -

ظاہر کرد و من دران وقت در حالتے بودم کہ بین بین خواب و بیداری می باشد و این کشف تفصیل آن الہام بمرتبہ

وبیانه انی کنت ارید ان ارقد - فاذا تمثّلت لی ام زوجة احمد -

دوم بود - و بیان آن این است کہ من ارادہ خفتن می داشتم - کہ ناگاہ مادر زن احمد بیگ در حالت کشفی برمن

ورئیتها فی شانٍ احزننی وارجد - وهو انی وجدتها فی فزع شدید عند

متمثل شد - و او را در حالے دیدم کہ مرا غمگین کرد و بدن من بلرزانید - و آن این است کہ وقت ملاقات او را بخوف

كان مشتملاً على الشعبتين - شعبة في موت احمد وشعبة في ختنه

بردو شاخ مشتمل بود - شاخ اول آن درباره موت میرزا احمد بیگ ہشیارپوری بود -

الذى جعله كقرة العين - واتمّ الله شعبة اُولى في الميعاد - ومات احمد

وشاخ دوم درباره مرگ داماد او که ہچو قرۃ العین او را بود - پس خدا تعالیٰ شاخ اول را که موت احمد بیگ

كما اُخبر في الهام رب العباد - وتلظّى اقاربه من همّ موته - وقد لاحت

است در میعاد پیشگوئی با تمام رسانید و صدق آن ظاہر کرد و احمد بیگ مطابق الہام خدا تعالیٰ وفات یافت

لك تفاصيل فوته - فلابدّ لك ان تقرّ بصدق هذه الشعبة باليقين

ودل اقارب او از موت او بسوخت - وتفصیل وفات یافتن او بر تو ظاہر است - پس ترا این امر ضروری افتاد

واما الشعبة الثانية التي تتعلق بختنه وفوته - فلا يختلج في

که تصدیق شاخ اول اقرار کنی - واما شاخ دوم که متعلق بداماد احمد بیگ و مردن اوست - پس سینه ترا این نگیرد

صدرك تاخير موته - فانه امر لا تفهمه الا بعد الاحاطة على الواقعات - فاذا فهمت

که چرا در موت او تاخیر شد - زیرا که این امر است که این را بجز احاطه بر واقعات نتوانی فہمید - وچون فہمیدی

فيظهر عليك خطاءك كالبديهيات - وتقرّ بان الشيطان انساك طريق الحق

پس بر تو خطای تو ظاہر خواہد شد - واقرار خواہی کرد که شیطان ترا راه حق وحقیقت فراموش

والحقيقة - وبعّدك عن الصراط والطريقة - واراد ان تلحقك بالغاوين -

کنانیده است - واز راه حق دور انداخته است - واراده کرده است که ترا بگمراہان آمیزد -

فالأن نقص عليك القصة - لتطلع على الحقيقة وتجد منها الحصة -

پس اکنون این قصه بر تو می خوانیم - تا بر حقیقت مطلع شوی - واز آن حصه یابی -

ولتكون من المستبصرين - **فاعلم** انّ زوجة احمد واقاربها كانوا من

وتا از جمله صاحبان بصیرت شوی - پس بدانکه زن احمد بیگ و دیگر اقارب او از قبیله من بودند -

عشیرتی - وکانوا لایحیدون فی سبل الدین و تیرتی - بل کانوا یجترؤن علی السیئات

وعادت شان بود کہ اوشان درراہ ہائے دین طریقہ من اختیار نمی کردند - بلکہ بر بدی ہا و

وانواع البدعات - وکانوا فیہا مفرطین - فالہمت من الرحمان انہ معذبہم

گوناگون بدعت ہا دلیری می کردند - و از حد درگزشتہ بودند - پس از خدا تعالی الہام یافتم کہ اگر اوشان تائب

لولم یکونوا تائبین - وقال لی ربی انہم ان لم یتوبوا ولم یرجعوا فننزل علیہم

نشدند او تعالی اوشانرا در عذاب گرفتار خواہد کرد - و مرا پروردگار من گفت کہ اگر این مردم توبہ نکردند و نہ از بدروشی ہا

رجسا من السمٰوات - ونجعل دارہم مملوۃ من الارامل والثیبات -

باز آمدند پس ما بر ایشان از آسمان عذاب نازل خواہیم کرد - و خانہ اوشانرا از بیوگان پر خواہیم کرد -

ونتوفیہم ابتر مخذولین - وان تابوا واصلحوا فنتوب علیہم بالرحمۃ - ونغیر

و اگر توبہ کردند و اصلاح خود نمودند پس ما برحمت سوئے شان رجوع خواہیم

ما اردنا من العقوبۃ - فیظفرون بما یبتغون فرحین - فنصحت لہم

نمود - وخانہ اوشانرا از بیوگان پر خواہیم کرد - و ارادہ عقوبت را تبدیل خواہیم کرد - پس آنچہ میخواہند بخوشی خاطر

اتماما للحجۃ - وقلت استغفروا ربکم ذی المغفرۃ - فما سمعوا کلماتی - وزادوا فی

خواہند دید - و ایشانرا برائے اتمام حجت نصیحت کردم و گفتم کہ از خدائے بخشندہ مغفرت بخواہید - پس سخن من

معاداتی - فبدالی ان اشیع الاشتہار فی ھذا الباب - لعلہم یتقون و یرجعون الی

نشنیدند و در دشمنی افزودند - پس در دلم آمد کہ درین بارہ اشتہاری شائع کنم شاید این مردم بترسند و بسوئے راہ صواب

طرق الصواب - ولعلہم یکونون من المستغفرین -

رجوع کنند - و شاید از خدا تعالی آمرزش بخواہند -

فاشعت الاشتہار - وانا فی ھشیار - فنبذوہ وراء ظہورہم

پس اشتہار را شائع کردم - و من دران وقت در شہر ہوشیارپور بودم - مگر اوشان آن اشتہار

التلاقي- ورأيتها يتحدّرن من المآقي- فقلت ايتها المرأة توبي توبي

شدید یافتم- و دیدم که اشکهای او از چشمان او روان هستند- پس گفتم که ای زن توبه کن توبه کن

فانّ البلاء على عقبك- اى على بنتك وبنت بنتك- ثم تنزلت من هذا

که بلا بر عقب تو نازل شدنی است- یعنی بلا بر دختر تو و دختر دختر تو فرود آمدنی است- باز ازین مقام کشفی

المقام- وفُهّمت من ربّي انه تفصيل الالهام السابق من الله العلام-

فرود آمدم- و از خدا سے خود فهمانیده شدم که این تفصیل الهام سابق است-

والقي في قلبي في معنى العقب من الديّان- ان المراد ههنا بنتها وبنت بنتها لا احد

و در باره معنی عقب در دل من انداختند که مراد ازان اینجا دختر آن زن که زوجه احمد بیگ است و دختر آن دختر

من الصبيان- ونفث في روعي انّ البلاء بلاءان- بلاء على بنتها وبلاء

است نه احدے از پسران- و در ضمیر من دمیدند که بلائے که در عبارت کشف مذکور است آن دو بلا هستند- بلائے بر دختر

على بنت البنت من الرحمٰن- وانهما متشابهان من الله احكم الحاكمين✠-

مذکور یعنی زوجه احمد بیگ است و بلائے دیگر بر دختر دختر است- و آن هر دو بلا باهم مشابهت میدارند-

واذا رجعت لتفتيش لفظ العقب الى اللغات العربية- فاذا فراستي صحيحة مطابقة

و چون برائے تفتیش لفظ عقب سوئے لغت عرب رجوع کردم- پس آن الهام خود مطابق بیان کتب

✠ الحاشية- قد سمع مني هذا الكشف بمقام هوشيارپور قبل موت

این کشف را بمقام هوشیارپور پیش از مردن میرزا احمد بیگ بلکه پیش از اشاعت

احمد بيك بل قبل اشاعت واقعات كلها رجل من ولد شيخ صالح غزنوي-

این همه واقعات شخصے از من شنیده بود که از پسران مولوی عبدالله غزنوی مرحوم است-

وكما نعلم كان هذا الرجل ابن تقي- ونسيت اليوم اسمه- واعرف وجهه-

و چنانکه میدانم این شخص پسرِ پرهیزگارے بود- و امروز نام او فراموش کردم- و روئے او می شناسم-

لعل اسمه عبد الرحيم او عبد الواحد على اختلاف انتقال الخيال- واظنّ

شاید نام او عبد الرحیم یا عبد الواحد بود که ذهن بسوئے این هر دو انتقال می کند- و گمان میدارم

انه لا ينكره عند السوال- والله يعلم ما في البال- وهو اعلم ما في صدور العالمين

که او وقت پرسیدن انکار نخواهد کرد- ایزد تعالی حال دل بهتر می داند-

اس کشف کو سننے والوں کے نام

بالمعانی المرویّة - فشکرت اللہ مؤیّد الملہمین -

لغت عرب یافتم - پس خداے ملہم را شکر کردم -

فالحاصل ان اللہ صرّح فی ھذا الکشف ما اراد من نوع

پس حاصل کلام این است کہ خدا تعالیٰ دریں کشف تصریح آن انذار و تخویف کرد

التخویف والانذار - واشار الی انّ الآفت علی زوج احمد وبنتہا من اللہ

کہ در ارادہ او بود و اشارت فرمود کہ آفت بر زن احمد بیگ و دختر احمد بیگ است -

القہار - ومع ذالک حث علی التوبة والاستغفار - واومی بہ انّ العذاب

و باوجود این انذار سوے توبہ و استغفار رغبت داد - و اشارت کرد کہ در صورت

یوخّر بالتضرع والرجوع الی الغفار - والایحل الغضب الّا عند الاباء -

توبہ و استغفار در عذاب تاخیر خواہد شد - وغضب الٰہی صرف در وقت بیباکی و نافرمانی نازل

والاجتراء والاعتداء - ومن تاب واستغفر فلہ حظ من رحمت حضرة

خواہد شد - و ہر کہ توبہ کند حصہ از رحمت خواہد یافت -

الکبریاء - ولا یاخذہ عذاب مہین - الا بعد العود الی سیر الفاسقین -

و در عذاب مبتلا نخواہد شد - مگر در آن صورتے کہ باز سوے سیرتہاے فاسقان عود کنند -

حاشیہ

ومعہ اشہاد آخرون کانوا ھنالک حاضرین - واظن انّ احدھم

و با او گواہانے دیگر نیز ہستند کہ در آنجا حاضر بودند - و گمانم چنین است کہ یکے از ایشان

کان بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ الملتانی - ومحمد یعقوب اخ الحافظ

بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ ملتانی است - و دوم محمد یعقوب برادر حافظ محمد یوسف

محمد یوسف ومعہ محمد یوسف وکثیر من المسلمین - وعفا اللہ عنی

و خود محمد یوسف نیز ہست و دیگر اکثرے از مسلمانان نیز ہستند - و اگر من در ذکر نام

ان کنت اخطأت فی ذکر احد منہم - فانی لست احصیہم بالیقین -

احدے خطا کردم پس خدا تعالیٰ مرا معاف دارد - چراکہ من بالیقین این نامہا نشمردم -

وقد مضی علی ھذا احدے عشرة من سنین - منہ

و برین واقعہ یازدہ سال گذشتہ اند -

فاشعت هذا الكشف بالاشتهار۔ كما اشعت الهامي قبله لهداية الاحرار۔ ثم

پس این کشف را باشتهار شائع کردم۔ ہمچنان کہ الہام پیشین را برائے ہدایت آزادمنشان شائع کردہ بودم

اذا مضى عليه ملىٌّ من الزمان۔ اُلهمت فيهم مرة ثالثة من الله الديّان۔ وتجلّى

پس چون بر شائع کردن این اشتہار مدتے از زمانہ گزشت دربارہ آن مردم بمرتبہ سوم مرا الہام شد۔ و این الہام

هذا الالهام كالنور في الظهور۔ ورفع الحجب كلها من السر المستور۔ وكان هذا

در ظہور مانند نور تجلی کرد۔ و ہمہ حجاب ہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان برداشت۔ و این الہام برائے

شرحًا مبسوطا للالهامات السابقة۔ وتفصيلا للكلم المجملة الكشفية۔ وبيانًا

الہامات سابقہ بطور شرحے بود مبسوط۔ و برائے کشوف مجملہ تفصیلے بود و اضح۔

واضحًا للسامعين۔

وبيانه ان الله خاطبني في عشيرتي المعتدين۔ وقال

و بیان آن این است کہ خدا تعالیٰ مرا دربارہ قبیلہ من مخاطب کرد و گفت کہ این مردم

كذبوا بآياتي وكانوا بها مستهزئين۔ فسيكفيكهم الله۔ ويردها اليك لاتبديل

تکذیب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند۔ پس من ایشان را نشانے خواہم نمود۔ و برائے تو این ہمہ را کفایت خواہم شد

لكلمات الله۔ ان ربك فعّال لما يريد۔ فاشار في لفظ فسيكفيكهم الله الى

و آن زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد۔ یعنی چونکہ او از قبیلہ باعث نکاح اجنبی بیرون شدہ

انه يردّ بنت احمد اليّ بعد اهلاك المانعين۔ وكان اصل المقصود الاهلاك۔

باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد۔ در کلمات خدا و وعدہ ہای او ہیچکس تبدیل نتواند کرد و خدائے تو ہر چہ خواہد آن

وتعلمون انه هو الملاك۔ واما تزويجها اياي بعد اهلاك الهالكين والهالكات۔

امر ہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند۔ پس خدا تعالیٰ بہ لفظ فسیکفیکہم اللہ سوئے این امر اشارہ کرد کہ او

فهو اعظام الآية في عين المخلوقات - بادراج المشكلات المعضلات - او لحِكم اخرىٰ من عالم

دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مالغان بسوئے من واپس خواہد کرد - و اصل مقصود میرانیدن بود - و تو میدانی

المغيبات - او لرحمٍ على المصابين والمصابات - فانه يضع المرهم بعد الجراح -

که ملاک این امر میرانیدن است و بس - واما تزویج آن زن با من بعد ہلاک کردن ہلاک شوندگان - پس آن مشکل الوقوع

ويعطي الفرح بعد الترح - ولا يريد ان يجيح عباده المستضعفين - ومَن زيد

مشکلات اند که برائے بزرگ کردن نشان در چشم مردم داخل نشان کرده شده - یا برائے حکمتہائے دیگر که خدا می داند یا بطور رحم بر مصیبت

منه جودًا ورُحمًا وهو ارحم الراحمين -

زدگان چراکه او بعد از زخم رسانیدن مرہم می نہد و بعد از غمگین کردن فرحت می بخشد و نمی خواہد که بکلی استیصال بندگان کمزور

واني اجد اشارةً في الاشتهار الاول في هذا الباب - من الله

کند - و از و رحیم تر و کریم تر کیست - و من در اشتہار اول درباره رحم الٰہی که خدائے که رحم کننده و توبه پذیرنده است اشارتے

الراحم الوهّاب - فانه فقّابذكر رحمته بعد ذكر عقوبات نازلة على هذه الفئة -

مے یابم - چراکه او بعد ترسانیدن این مردم و ذکر بیوگان ایشان و مصیبتہائے ایشان ذکر رحمت خود

وبعد ذكر ارامِلهم ومصائبهم المتفرقة - فخاطبني بنهج كانّه يشير الى الرحم

آورده است - پس مرا بطرزے مخاطب کرد که گویا او بسوئے این امر

عليهم في الايام الآتية - فقال يبارك الله ببركات مستكثرةٌ - ويُعمر بك بيت

اشاره میفرماید که در آخر ایام بران مردم رحم خواہد کرد - پس گفت که خدا تعالیٰ ترا ببرکتہائے بسیار برکت یافته خواہد کرد

مُخرَّبٌ ويُملأ بك من بركات دار مخوفةٌ - فهذه اشارة الى زمان ياتي

و بتو یک خانه ویران آباد کرده خواہد شد و بتو یک خانه ویران از برکتہا پر کرده خواہد شد که خانه ترساننده و خوفناک است -

عليهم بعد زمان الآفات - عند وُصلة مقدرة موعودة في الاشتهارات -

یعنی از غایت وحشت و ویرانی که در دست از دیدن آن مردمان را خوف می آید - پس اشارت بسوئے آن زمانه

وتتم يومئذ كلمة ربنا - وتسود وجوه عدانا - ويظهر امر الله ولو كانوا كارهين -

است که بر ایشان بعد زمانه آفات خواہد آمد - نزد آن پیوندے که مقدّر و در اشتہارات وعده داده شده است - و آن روز

وان اللہ غالب علیٰ امرہ وان اللہ یجزی قومًا فاسقین۔ فاھلک کما وعد فی

کلمہ پروردگار ما باتمام خواہد رسید ور کے دشمنان سیاہ خواہد شد و امر خدا ظاہر خواہد شد اگرچہ او شان کراہت کنندگان

فسیکفیکھم اربعۃ منہم بعد تزویجہا۔ وعاث فیہم ذئب الآفات عقب

باشند و خدا بر امر خود غالب است۔ و خدا قوم فاسقان را رسوا می کند۔ پس خدا تعالیٰ چنانکہ در آیت فسیکفیکہم اللہ وعدہ

تزویجہا۔ کما لا یخفی علی المطلعین۔ فانہ اھلک اباھا وعمیّتھا

کردہ بود چار کس را از ایشان بمیرانید۔ و بر او شان بعد این پیوند اجنبی گرگ آفات بتاخت چنانچہ بر واقفان پوشیدہ

وجدّتھا وکان کل احد من الغالین المعتدین۔ والآن ما بقی الا واحد

نیست۔ چراکہ خدا تعالیٰ پدر آن زن موعودہ را وہر دو عمّۂ او را و مادر او را کہ بیخ فساد بودند بمیرانید۔ واز آنان

من الھالکین۔ فانظروا الی حکم اللہ کیف اتی الارض من اطرافھا وانتظروا

صرف شخصے واحد ماند کہ بر وے حکم ہلاکت است۔ پس بسوئے حکمتہائے خدا تعالیٰ نظر کنید کہ چگونہ درین پیشگوئی از

ساعۃً یوفی فیھا شطرانھا انہ لا یبطل قولہ وانہ لا یجزی قومًا ملہمین۔

اطراف شروع کرد۔ پس انتظار آن روز کنید۔ کہ در آن حقی آن بکمال خواہد رسید۔ چراکہ او قول خود را باطل نمی

واعلم ان حرف الفاء علیٰ لفظ فسیکفیکھم اللہ من الرحمٰن۔

کند و ملہمان خود را رسوائی گرداند۔ و بدانکہ حرف فا کہ بر لفظ فسیکفیکہم واقع است۔

بعد ذکر تکذیب اھل الطغیان کان اشارۃً الی ان العذاب لا ینزل الا

این سوئے این امر اشارہ بود کہ عذاب در صورت تکذیب

عند التکذیب والعدوان۔ فلما کذبوا بعد التزویج وقاموا بالاستھزاء۔

وغلو در تکذیب واقع خواہد شد۔ پس چون آن مردم بعد نکاح کردن دختر خود بر تکذیب کمر بستند

واٰذونی بانواع الایذاء۔ فامات اللہ اباھا احمد وبدّل ضحکھم بالبکاء۔

وبگوناگون گفتارہا مرا ایذا دادند۔ پس خدا تعالیٰ پدر آن زن موعودہ را یعنی احمد بیگ را حسب وعدہ در میعاد

وغشیھم من الغم ما غشی قوم یونس عند ایناس اٰثار العذاب۔ والقاھم

پیشگوئی بمیرانید۔ و وقت مردن احمد بیگ آن غم و اندوہ قوم او را رسید کہ قوم یونس را بعد دیدن نشانہائے عذاب

موت المائت وخوف نفس الختن فی انواع الاضطراب - ولما بلغ

رسیده بود - وایشان را موت احمد بیگ و بعد ازان اندیشۂ موت داماد خود در گوناگون بیقراریہا انداخت - وچون

نساءهم نعی موت احمد - وکن من قبل کرجل اکفر واکند - عططن

زنان اقارب احمد بیگ را خبر موت احمد بیگ رسید - و قبل ازان مثل شخصے بودند کہ سخت منکر و ناشکر گزار باشد - گریبان

جیوبهن - واسلن غروبهن - وصککن خدودهن - وتذکّرن عنودهن - و

خود را دریدند - واشک ہائے خود ریختند - ورخسارہائی خود را مجروح کردند - وگمراہی خود را یاد کردند - و اندوہ ہا

هاجت البلابل - وانقضّ علیهن من المصائب الوابل - واهتزت الارض

در دلہا جوشیدند - و از مصیبت ہا باران عظیم بر ایشان فرو افتاد - و زمین زیر قدمہائے ایشان

تحت اقدامهن - ثم تمثّل موت الختن فی اوهامهن - وطفقن یقلن والدموع

بلرزید - باز موت داماد در وہم ہائے ایشان متمثل شد - و شروع کردند کہ میگفتند بحالیکہ

تجری من العیون - هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون -

اشک از چشمہا روان بود - کہ این ہمان وعدہ است کہ خدا تعالیٰ کردہ بود و فرستادہ خدا راستگو بر آمد -

فالحاصل ان هٰؤلاء اوجسوا فی انفسهم خیفة - وظنوا انّ

پس حاصل کلام این است کہ این مردم در دل خود خوف را بطور پنہان نشانیدند و گمان

ختنهم سیموت کما مات صهره عقوبة - فانهما کانا غرضین مقصودین فی

کردند کہ داماد ایشان نیز خواہد مرد چنانکہ خسر او بمرد - چرا کہ آن ہر دو نشانہ الہام واحد بودند -

الهام واحد - وکان موت احدهما للآخر کشاهد - ومن المقتضی الفطرة

و موت یکے از ایشان برائے موت دیگرے بطور گواہ بود - و این تقاضائی فطرت انسانی

الانسانیة انها تقیس بالاحوال الموجودة للاشیاء - علی احوال اشیاء اخرٰی

است کہ آن بر احوال اشیاء موجودہ احوال آن اشیاء را قیاس می کند کہ بدان اشیاء مشابہت می دارند -

تضاهیها بنحو من الانحاء - فتفهم ان واقعات آتیة - لیست الا کمثل

پس می فہمد کہ واقعات آیندہ بالضرور مثل آن واقعات ظاہر خواہند شد

نظائرها المشهودة - ونستنبط الاحکام المنتظرة من الاحکام الواردة - وکذالک

کہ بظہور پیوستند - چراکہ دران ہر دو مشابہت درمیان است - و احکام منتظرہ را از احکام واردہ استنباط می کند -

جرت عادت المتوسمین - فلما انکشف علی عشیرتی بموت احمد النظیر - و

و عادت صاحبان فراست برہمین رفتہ - پس ہرگاہ بر قبیلہ من از موت میرزا احمد بیگ نظیرے ظاہر شد - و

بدء المثل الکبیر - فخافوا خوفًا کثیرًا مع اکثار البکاء - ونسوا طریق

مثالے بزرگ پیدا گشت - پس بسیار ترسیدند و گریہ ہا کردند - و طریق تمسخر و خندیدن

التمسخر والاستهزاء - وزُمّت السنهم وصاروا کالمبهوتین - وتنصّلوا

را فراموش نمودند - و بر زبان شان لگام دادہ شد و مثل مبہوتان شدند - و از لغزش گناہ خود

من هفوتهم - وتندموا علی فوهتهم - وخضعت اعناقهم کالمصابین -

بیزاری جستند - و از گفتہ خود پشیمان شدند - و گردن شان ہمچو مصیبت زدگان خمید -

وقد علمت ان هذا الالهام کان لانذار هذه العشیرة - و

و تو دانستۂ کہ این الہام برائے ترسانیدن ہمین قبیلہ بود -

کان الوعید وشرطه لتلک الفئة - وماکان لختنهم دخل فی هذه

و این وعید و شرط این وعید برائے ہمین گروہ بود - و درین مقدمہ داماد او شان را ہیچ دخلے نبود -

القصة - ثم لیس من المعقول ان یظن ان قلب ختنهم بقی علی الجرءة

باز این امر ہم معقول نیست کہ دل داماد او شان بعد مشاہدہ موت خسر خود بر دلیری سابقہ قائم

السابقة - مع معائنة موت صهره الذی کان شریکه فی نباء الهلاکت -

ماندہ باشد - حالانکہ آن ہر دو شریک یک پیشگوئی بودند -

بل شهد الشاهدون انه خاف خوفًا شدیدًا بعد هذه الواقعة - وکاد

بلکہ گواہان گواہی دادہ اند کہ او بعد از واقعہ موت خسر خود بغایت درجہ ترسید - و نزدیک بود

ان تزهق نفسه بعد سماع هذه المصیبة - وخشی علی نفسه و

کہ جان او بعد از شنیدن این حادثہ بر آید - و بر جان خود بترسید -

حسب النکاح آفۃ من الآفات السماویۃ - وانکنت فی شک فاسئل

دنکاح را آفتے از آفات آسمانی انگاشت - واگر تو درین شک داری پس از آنان

العارفین الناظرین -

بپرس کہ شناسندگان حقیقت وبینندگان حال اند -

فالحاصل انہم لمّا تخوّفوا بعد موت احمد - وخوّف

پس حاصل کلام این است کہ چون اوشان از موت میرزا احمد بیگ بترسیدند - وموت

ھلاکہ کلّ احد وارجد - فکان حقّھم ان ینتفعوا بشرط الالہام -

او ہر یکے را ازیشان بترسانید وبلرزانید - پس این حق اوشان بود کہ از شرط الہام منتفع شوند -

فان العذاب کان مشروطًا لاحکمًا قطعیًا کما ھو وھم العوام - فاسئل

چراکہ عذاب مشروط بود نہ حکمی قطعی چنانکہ وہم عوام است - پس

اھل احمد ماجریٰ علیٰ زوجۃ الارملۃ بعد موتہ فی المیعاد - وکیف

خویشان احمد بیگ متوفی را بپرس کہ بعد از مردن او درمیعاد بر زوجہ بیوہ او چہ ماجرا گذشت - وچگونہ

صُبّت علیھا مصائب وھجم الھموم علی الفواد - ومابقی لھا ثمال ولاثوی

مصیبت ہا بر وریختند وغمہا بر دل ہجوم کردند - وہیچ پناہ ورفیق ومہتمم کار و متکفل

ولامتکفل الاولاد - وغدت کالمساکین بعد کونھا کالفیّاد - وکیف

اولاد او را نماند - وہمچو عاجزان ومسکینان بعد زانکہ بخوشی خرامان می رفت فرو نشست - وچگونہ

سمعت نعیہ بعین عبری - وقلب علی جمر الغضا - وکیف جری علیھا

خبر موت او را بچشم گریان ودل بریان شنید - وچگونہ بر وگذشت آنچہ

ماجری - ثم اکلھا خوف موت الختن بعد ھذا النآد - وانفدت

گزشت - باز او را خوف مردن داماد بعد ازین سختی بخورد - وایام میعاد مردن

ایام المیعاد بالارتعاد - وکذالک فزعت امھا واخواتھا وذبن فی فکرا

داماد را بلرزہ بدن گزرانید - وہمچنین مادر او وہمشیرگان او در فکر موت داماد بگداختند -

موت الختن - وشربن کاسات الحزن - وجعلن عمرن اوقاتهن بالصلوٰة

وجامهای اندوه بنوشیدند - وشروع کردند که اوقات خود را بنماز و دعاها و

والدعوات - والصیام والصدقات - ومارقأت من الهم دمعة - و

روزه ها و صدقه ها معمور ساختند - واشک شان از غم بازنه ایستاد -

تمثل لهن لختنهن فی کل وقت منیة - فاسئل اهل هذه القریة

وبرای داماد شان هردم موت نصیب العین شان بود - پس مردمان این ده را از حال شان پرس

انکنت من المرتابین -

اگر ترا در بیان ما شکی است -

فالحاصل انهم لما تابوا تاب الله علیهم بالرحمة و

پس حاصل کلام این است که چون آن مردم سوی خدا تعالی رجوع کردند خدا تعالی

المغفرة - کما هی سنة قدیمة من السنن الالهیة - فانه لا یلغی شرط

به رحمت و مغفرت رجوع کرد - چنانکه آن سنت قدیمه خدا تعالی است - چراکه او شرط وعید خود را

وعیده ولا یترك طریق المعدلة - ولا یظلم کالمعتدین - وعلیك

باطل نمی کند و طریق عدالت را فرو نمی گذارد - و همچو ظالمان از حد تجاوز نمی کند - و بر تو لازم است

ان تقرء استهاراتی السابقة - وتجمع فی نظرك المقامات المتفرقة -

که تو آن اشتهارات من بخوانی که سابق شایع کرده شده اند - و لازم است که همه مقامات متفرقه را در نظر خود

فاذا فعلت ذالك فتصل الی نتیجة صحیحة - وتطلع علی شروط صریحة

جمع کنی - پس هرگاه که چنین کنی پس بالضرور تا نتیجه صحیح خواهی رسید - و بر شروط صحیح اطلاع خواهی یافت -

وتنجو من طریق الخطاء والخاطئین - وقد علمت انی اشعت فی هذا

و از طریق خطا و خطاکاران نجات خواهی یافت - و ترا معلوم است که در این امر سه متفرق اشتهار

الامر اشتهارات ثلث فی الاوقات المتفرقة - وما کان الهام فی هذه

شایع کرده ام - و درین مقدمه هیچ الهامی نبود که با آن

المقدمة - الا کان معه شرط کما قرءت علیك فی التذکرة السابقة -

شرطے نبود چنانکہ در تذکرہ سابقہ نزد تو بیان نمودم -

المتنباء و انما اشعت فی السنوات الماضیة - فاین تذهبون کالثاغیة

آیا آنچہ در اشتہارات سابقہ شائع کردم ازان شمارا اطلاعے نشد - پس ہمچو گوسپندان یا شتران

او الراغیة - ولا تفکرون کالعاقلین -

کجا می روید - و ہمچو عاقلان فکر نمی کنید -

ثم ما قلت لکم ان القضیة علی هذا القدر تمت - والنتیجة الاخرة

باز شمارا این نگفتہ ام کہ این مقدمہ برہمین قدر باتمام رسید - و نتیجہ آخری ہمان است

هی التی ظهرت - وحقیقة النباء علیها ختمت - بل الامر

کہ بظہور آمد - و حقیقت پیشگوئی بر ہمان ختم شد - بلکہ اصل امر

قائم علی حاله - ولا یردہ احد باحتیاله - والقدر قدر مبرم

برحال خود قائم است - و ہیچکس باحیلہ خود او را رد نتواند کرد - و این تقدیر از خدائے بزرگ

من عند الرب العظیم - وسیاتی وقته بفضل الله الکریم

تقدیر مبرم است - و عنقریب وقت آن خواہد آمد -

فو الذی بعث لنا محمد ن المصطفی - وجعله خیر الرسل و

پس قسم آن خدائے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمود - و او را

خیر الوری - ان هذا حق فسوف تری - وانی اجعل

بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است و عنقریب خواہی دید - و من این را

هذا النباء معیار الصدقی او کذبی - وما قلت

برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم - و من نگفتم الا

الا بعد ما انبئت من ربی - وان عشیرتی سیرجعون مرة اخری

بعد زانکہ از رب خود خبر دادہ شدم - و بہ تحقیق قبیلہ من عنقریب بار دوم سوئے فساد

الی الفساد - ویتزائدون فی الخبث والعناد - فینزل یومئذ الامر المقدر

رجوع خواهند کرد - و در خبث و عناد ترقی خواهند نمود - پس آن روز امر مقدر از خدا تعالی نازل

من رب العباد - لا راد لما قضی - ولا مانع لما اعطی - وانی اراهم

خواهد شد هیچکس قضاء او را رد نتواند کرد - و عطائے او را منع نتواند نمود - و من می بینم

انهم قد مالوا الی سیرهم الاولی - وقست قلوبهم

که ایشان سوئے عادتهای پیش میل کرده اند - و دلهاے شان سخت شد

کما هی عادة النوکی - ونسوا ایام الفزع وعادوا الی التکذیب والطغوی -

چنانکه عادت جاهلان است - و ایام خوف را فراموش کردند - و سوئے زیادتی و تکذیب عود نمودند

فسینزل امر الله اذا رای انهم یتزائدون - وما کان الله

پس عنقریب امر خدا بر ایشان نازل خواهد شد چون خواهد دید که ایشان در غلو خود زیادت کردند -

ان یعذب قوما وهم یخافون -

و خدا قومے را عذاب نمی کند چون می بیند که ایشان می ترسند -

فاعلموا ایها المکذبون الغالون ان صدقنا

پس بدانید ای مکذبان و غلو کنندگان که صدق من همچو آفتاب روشن

سیشرق کذکاء فی الضیاء - وزورکم یفشو الی ضواحی الزوراء - اتمنعون

خواهد شد - و دروغ شما تا کنارهای بغداد منتشر خواهد شد - آیا شما آنچه

ما اراد الله ذو العزة والعلاء - ایبلغ مکرکم الی ذری السماء - فکیدوا کل

خدا خواسته است آن را منع می کنید - آیا مکر شما تا بلندی آسمان خواهد رسید - پس هر مکرے

کید کان عندکم ولا تمهلون فی الایذاء - ثم انظروا الی نصرت رب العلمین -

که میدارید بکار برید - و مرا مهلت ندهید - باز نصرت خدا تعالی را ببینید -

یا حسرة علی علماء هذا الزمان - ما بقی فیهم نور فراسة وغاض در الامعان -

ای حسرت بر علماء این زمانه هیچ نور فراست در ایشان نماند و شیر فکر کردن ایشان فرو رفت

سمّعناهم فلا یسمعون - ودعوناهم فلا یقبلون - ولا یقرؤن کتبی الّا

ما ایشان را شنوانیدیم پس نشنیدند - و دعوت کردیم پس قبول نکردند - و کتابهاے مرا نمی خوانند - مگر

کارهین - ویفرّون منا مستنفرین -

از روی کراهت - و از ما بنفرت می رمند -

ثم انتم تعلمون یا اولی الالباب - ان قوم یونس عُصموا من

باز ای دانشمندان شما می دانید - که قوم یونس از عذاب محفوظ داشته

العذاب - مع انه لم یکن شرط التوبة فی نباء الله ربّ الارباب - ولاجل

شده اند - حالانکه در پیشگوئی خدا تعالی هیچ شرط توبه نبود - و از همین سبب

ذالك ذهب یونس مغاضبا من حضرة الکبریاء - وتاه فی فلوات الابتلاء -

یونس بحالت غضب از خدا تعالی برفت - و در بیابانهاے ابتلا آواره شد -

ولذالك سمّاه الله یونس لانه اونس بعد الابلاس - وفاز بعد الیاس - وما

و از همین سبب خدا تعالی نام او یونس نهاد - چرا که بعد از نومید شدن انس داده شد - و بعد از نومیدی

اضاعه ارحم الراحمین - فلا شك ان البلاء کله ورد علیه لعدم الشرط

مراد یافت - و خدا تعالی او را ضائع نکرد - پس هیچ شک نیست که تمام بلا از همین وجه بر یونس افتاد - که در پیشگوئی

فی نباء الرحمٰن - ولو کان شرط یعلمه لما فرّ کالغضبان - ولما تاه کالمبهوتین -

هیچ شرط نبود - و اگر شرطے بودے که یونس او را دانستے پس چرا همچو غضبناک بگریختے و همچو مبهوتان آواره

ولمّا ترك یونس بسوء فهمه الاستقامة والاستقلال - وتحرّی الجلاء و

شدے - پس چون یونس استقلال را از بدفهمی خود ترک کرد - و جلاوطنی و انتقال را اختیار

الانتقال - ادخله الله فی بطن الحوت - ثم نبذه الحوت فی عراء السُبروت -

نمود - خدا تعالی او را در بطن ماهی داخل کرد - باز در میدان زمین خشک و بے نبات افگند -

وریٰ کل ذالک بما اعلن ضجر قلبه بالحرکت من المقام - وفارق مقرہ من

واین همه بلاها برائے همین دید که از حرکت مقامے تنگی دل خود را ظاهر کرد - و مقام خود را بغیر اذن

غیر اذن الله العلام - وفعل فعل المستعجلین - و ادخاله فی بطن

الٰهی ترک نمود - و هیچو شتاب کاران از و فعلے صادر شد - و در شکم حوت او را داخل کردن

الحوت - کان اشارة الی محاونة صدر منه کالمبهوت - وکذالک سمّاه

اشارة سوئے سماوتت یعنی خشمناکی بود که از یونس مثل مبهوتان ظاهر شد - و همچنین خدا تعالیٰ

الله ذالنون - بما ظهر منه حدة ونون - بالغضب المکنون - ولا یلیق لاحد

نام یونس ذالنون نهاد - چرا که از و نون یعنی تیزی ظاهر شد - زیرا که او غضبناک شد - و هیچکس را نمی سزد

ان یغضب علی رب العالمین -

که بر خدا تعالیٰ خشمناک شود -

فالحاصل انّ قصة یونس فی کلام الله القدیر - دلیل علی

پس حاصل کلام این است که قصه یونس برین امر دلیل است که گاهے عذاب الٰهی

انه قد یؤخر عذاب الله من غیر شرط یوجب حکم التاخیر - کما اُخّر فی نباء

بغیر شرطے که در پیشگوئی مذکور باشد تاخیر می پذیرد - چنانچه در پیشگوئی یونس

یونس بعد التشهیر - فکیف فی نباء یوجد فیه شرط الرجوع - ففکر بالخضوع

که هیچ شرطے نمی داشت تاخیر عذاب شد - پس چگونه تاخیر عذاب در چنین پیشگوئی که در و شرط رجوع مندرج است

والخشوع - ولا تنس حظک من التقوی والدین - وان قصة یونس موجودة

قابل اعتراض متصور تواند شد - پس از روی خضوع و خشوع فکر کن و حصه خود را که در تقویٰ و دین می باید فراموش

فی القران والکتب السابقة - والاحادیث النبویة - ولیس هنالک ذکر شرط

مکن - و قصه یونس در قرآن شریف و کتب سابقه و احادیث نبویه موجود است - و در آنجا با ذکر عقوبت ذکر هیچ

مع ذكر العقوبة - وان لم تقبل فعليك ان ترينا شرطاً فى تلك القصة - فلا

شرطے موجود نیست - واگر قبول نکنی پس بر تو واجب است کہ دران قصہ مارا شرطے بنمائی - پس با وجود

تكن كالاعمى مع وجود البصارة - واعلم ان الشرط لم يكن اصلا فى القصة

بصارت ہمچو نابینا مشو - ویدانکہ در قصہ مذکور ہرگز شرطے نبود -

المذكورة - ولاجل ذالك ابتلى يونس وصار من الملومين - ونزلت عليه

وبرائے ہمین یونس علیہ السلام را ابتلا پیش آمد و مورد ملامت گردید - و بر وغمہا وارد شدند

الهموم - واخذه الضجر المذموم - حتى استشرف به التلف - ونسي كل

وتنگی دل اورا گرفت - حتی کہ حالت او تا بموت رسید - و ہر بلاء گذشتہ

بلاء سلف - وظن انه من المفتنين - فما كان سبب افتتانه الا انه

را فراموش کرد - وگمان کرد کہ در فتنہ عظیم افتادہ است - وسبب بلائے او بجزاین ہیچ نبود کہ او یقین کرد

استيقن ان العذاب قطعى لا يرد - وانه سيقع فى الميعاد كما يود - فانقضى

کہ عذاب قطعی است کہ رد نخواہد شد - وبالضرور چنانکہ خواہش اوست در میعاد واقع خواہد شد - پس میعاد

الميعاد وما استثنى من العذاب ريحا - وما استغشى لباسا مريحا - فاضجره

گزشت - واز عذاب ہیچ بوئی نشنید - ونہ لباس راحت رسانندہ را پوشید - پس یاد

هذا الادكار - واستهوته الافكار - وكان رأى القوم غالين فى المراء - ومنارئين

این واقعہ دل اورا تنگ کرد - وفکرہا اورا فرو افگند - وقوم را دیدہ بود کہ در خصومت غلو می کنند - ودر انکار پیشقدمی

بالاباء - فحسب انه من المغلوبين - فقال لن ارجع اليهم كذابا ولن اسمع لعن

می نمایند - پس دانست کہ من مغلوب شدم - پس گفت کہ من ہرگز در حالت کذاب قرار دادہ شدن سوے

الاشرار - وما رأى طريقا يختاره فالقى نفسه فى البحر الذخار - فتداركه رحم ربه

اوشان نخواہم رفت - ولعن وطعن شریران نخواہم شنید - وہیچ راہے ندید کہ آنرا اختیار کند - ناچار خویشتن را بدریا

والتقمه الحوت بحکم الله الجبّار - ورئ ماری بقلبٍ حزین - فمن المعلوم انه

درانداخت - پس رحمت الٰہی تدارک او فرمود و بحکم او تعالیٰ ماہی او را در اندرون خود فرو برد - و بدل غمناک دید

لوکان شرط فی نزول العذاب - لما اضطر یونس الیٰ ھٰذا الاضطراب - وما فرّ

آنچہ دید - پس این معلوم است کہ اگر در نزول عذاب شرطے بودے - پس یونس تا بدین بیقراری حالت خود را

کالمتندمین - اما تقرء کتب الاولین - وقول خاتم النبیّین - اتجد فیھا اثرًا من

نہ رسانیدی - و ہیچو شرمندگان نگریختے - آیا کتب پیشینیان نمی خوانی وقول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم را نشنیدہ -

الشرط فاخرج لنا ان کنت من الصادقین -

آیا دران کتابہا نشانے از شرط می بینی - پس اگر صادق ہستی برائے ما آن شرط را برون آر و ما را بنما -

فالآن ما رایك فی انباء قیّدت بشرط الرجوع والتوبة -

پس اکنون رائے تو دران پیشگوئیہا چیست کہ بشرط رجوع وتوبہ مقید اند -

الیس بواجب ان یرعی الله شروطه بالفضل والرحمة - وقد

آیا واجب نیست کہ خدا تعالیٰ از فضل ورحمت رعایت شرطہائے خود کند - وما برتو

قرءنا علیك تفاصیل ھٰذه القصة - وفتحنا علیکم ابواب المعرفة

تفصیل ہای این قصہ پیش زین خواندہ ایم - وبر تو درہائے یقین ومعرفت

والیقین - فما لکم لا ترون الحق بنور الفراسة - وتسقطون کالاذبّة

کشادہ ایم - پس چہ شد شما را کہ بنور فراست حق را نمی بینید - و ہیچو مگسان بر نجاست خود را مے

علی النجاسة - وتعرضون عن الشھد والقند - وتسعون الیٰ عذرة الفریة

افگنید - واز شہد وقند کنارہ می کنید - وسوے پلیدی دروغ وفریب

والفند - ولا تبتغون لذاذة الطیّبات - وتموتون للخبیثات - وطبتم نفسًا بالغاء

می شتابید - ولذت چیزہائے پاک را نمی خواہید - وبرائے چیزہای پلید می میرید - وبرین امر خوش شدہ اید کہ حق

الحقّ والدين - ونبذتم حكم ديّان غمرت مواهبه العالمين -

ودین را باطل کنید - وحکم آن جزا دهنده را افگنده اید که بخششهای او جهانیان را فرا گرفته است -

بوحش البرّ يُرجى الائتلافُ ... وكيف الائتلاف بمن يعافُ

باچرندگان جنگلی سازداری ممکن است ... وچگونه سازداری بدان کس ممکن است که کراهت میدارد

قرينا المعرضين بطيّباتٍ ... فردّوا ما قرينا هم وعافوا

ما کناره کنندگان را بطعامهای طیّب دعوت کردیم ... پس دعوت ما را رد کردند و کراهت کردند۔

بجمعٍ يحسبون الدرّ ضرًّا ... واجياف الفساد لهم جوافُ

از روی حماقت شیر را ضرر دهنده خیال می کنند ... و مردارهای فساد نزد ایشان ماهی است

فما اَردى العدا الّا الاباءُ ... وظنّ السوء فينا واعتسافُ

پس دشمنان را هیچ چیزی بجز سرکشی ... وظن بد در ما و از حد بیرون شدن هلاک نکرده است

كلاب الحيّ قد نبحوا علينا ... ولا يدرون حقدًا ما العفافُ

سگان قبیله بر ما عوعو کردند ... و از کینه نمی دانند که پرهیزگاری چه چیز است

وقد صرنا حديّا الناس طرًّا ... وبرهاني لمرّاني ثقافُ

و ما برای تمام مردم بطریق مقابله و معارضه برخاستیم ... و دلیل من برای نیزه من همچو چیزیست که بدان نیزه را راست میکنند

ارى ذُلًّا بسبل الحق عزًّا ... ووهدي في رضا المولى شعافُ

من ذلت را در راه خدا تعالی عزت مے بینم ... و زمین پست من در رضای مولی حکم سر کوه ها می دارد

وانّ الله لا يخزين ابدًا ... انا البازي الموقّر لا الغدافُ

و خدا هرگز مرا رسوا نخواهد کرد ... که من باز بزرگ قدرم نه کلاغ سیاه

فما للعالمين نسوا مقامي ... قلوبٌ في صدورٍ او وحافُ

پس علما را چه شد که مقام مرا فراموش کردند ... دلها در سینه ها هستند یا سنگهای سیاه در آغوش شما می دارند

وقاموا كالسباع لهتك عرضي
وہمچو درندگان برای دریدن عزت من برخاستند
وما بقي الوفاق ولا ائتلاف
و نه در ایشان موافقت باقی ماند و نه الفت۔

ولا يدرون ما حالي وقالي
و نمی دانند که حال و قال ما چیست
فإن مقامنا قصر منيف
چرا که مقام ما محلے بلند است

تراهم مفسدين مكذبينا
می بینی ایشان را مفسد و مکذب
وسيرتهم عنود وانتساف
و سیرت ایشان از راه برگشتن و سخن ناتمام گفتن است

فمن كفرانهم ظهر البلايا
پس از شامت کفران ایشان بلاہا ظاہر شد
وقحط ثم ذأف وانجعاف
و قحط و وبا و سرعت موت و نیستی پدید آمد

وإن الملك أجدب مع وباء
و در ملک قحط افتاد و وبا نیز ہست
ويرجى بعده سبع عجاف
و اندیشه است که این قحط تا ہفت سال بکشد

إذا ما جاء أمر الله مقتا
و چون امر خدا از غضب او خواہد رسید
فلا أعناب فيه ولا السلاف
پس در ملک نه انگور خواہد ماند نه شیرهٔ انگور و نه شراب

وهذا كله من سوء عمل
و این همه از بدعملی ما ست
وبر ضيعوه وما تلافوا
و از وجه آن نیکی که ضائع کردند و باز تلافی آن ننمودند

فتوبوا أيها الغالون توبوا
پس اے غلو کنندگان توبه کنید توبه کنید
وأرضوا ربكم توبا وصافوا
و خدای خود را بتوبه و اخلاص راضی کنید

ويخاف الله أهل العلم لكن
و اہل علم از خدا بترسیدند
غوي في البطالة لا يخاف
لیکن در شهر بطاله گمراہے است بطّال که نمی ترسد

لهم شيم كأن اليبس فيها
او را چنان خصلتها ہستند که گویا زہر بیش در آن خصلتها است
ومعها عجبه سم زعاف
و باوجود آن عجب او برای او زہر قاتل است

لہ عند اللبانۃ کل میل	وتلبیۃ بطوع والطواف
ادرا وقت حاجت تمامتر میل است	وجواب دادن باطاعت وگردشتن
ولما حاز مطلبہ واقتنیٰ	فبار کالعدا وبدا الخلاف
پس ہرگاہ کہ مطلب خود را گرد آورد و ذخیرہ کرد	پس ہمچو دشمنان بمقابلہ برآمد و بمخالفت ظاہر شد
علی الاسلام ھذا الرجل رزء	ومقصدہ فساد وازدھاف
این شخص بر اسلام مصیبتے است	ومقصد او فساد و دروغ است۔

ثم من اعتراضات العلماء۔ وشبہاتہم التی اشاعوھا فی الجہلاء۔

باز از اعتراضات علما و شبہات ایشان کہ در جہلاء شائع کردہ اند۔ یکے این است

انہم قالوا ان ھذا الرجل لا یعلم شیئا من العربیۃ۔ بل لا حظ لہ من الفارسیۃ۔

کہ ایشان گفتند کہ این شخص از علم لسان عربی ہیچ چیزے نمی داند۔ بلکہ او را از فارسی ہم بہرہ نیست۔

فضلا من دخلہ فی اسالیب ھذہ اللھجۃ۔ ومع ذالک مدحوا انفسہم وقالوا

قطع ازین امر کہ در اسلوبہاے این زبان دخلے داشتہ باشد۔ وبا این ہمہ خویشتن را تعریف کردند کہ ما

انا نحن من العلماء المتبحرین۔ وقالوا انہ کلما کتب فی اللسان العربیۃ۔ من العبارات

از علماء متبحرین ہستیم۔ وگفتند کہ او ہرچہ آنچہ در زبان عربی نوشتہ است و عبارات آراستہ

المحبّرۃ۔ والقصائد المبتکرۃ۔ فلیس خاطرہ ابا عذرھا۔ ولا قریحتہ صدف الآلیھا

وقصیدہاے نوخاستہ گفتہ آن ہمہ طبع زاد او نیستند۔ ونہ درہاے صدف طبیعت او

دررھا۔ بل الفہا رجل من الشامیین۔ واخذ علیہ کثیرا من المال کالمستاجرین

بلکہ شخصے از شامیین آنرا تالیف کردہ۔ و برآن تالیف مالے کثیر ہمچو اجرت یابان گرفتہ

فلیکتب الآن بعد ذھابہ ان کان من الصادقین۔

پس باید کہ اکنون این شخص بعد رفتن آن شامی بنویسد اگر از صادقان است۔

فیا حسرة علیهم انهم لایستیقظون من نعاس الارتیاب - ولا

پس برین مردم حسرتهاست که از خواب شبهات هشیار نمی شوند - و دیده هائی

یسرحون النواظر فی نواضر الصدق والصواب - ولاینتهجون محجة المنصفین -

خود را در چراگاه صدق وصواب نمی چرانند - و راه منصفان نمی گیرند -

وترکوا الله لاشاوی حقیرة - واهواء صغیرة - فالام یعیشون کالمتنعمین -

و خدا تعالی را برای چیزهای اندک و خواهش های کوچک گذاشته اند - پس تا کجا در عیش ها خواهند ماند -

یصاصئون کما یصاصئو الجرو ولایستبصرون - ویضاهی بعضهم بعضاً فی

همچو بچه سگ بغیر چشم کشادن امید دیدن می دارند و هیچ نمی بینند - و بعضے از ایشان بعض دیگر را در جهل میماند

الجهل فهم متشابهون - واذا قیل لهم تعالوا الی حق ظهر - وقمر بهر - فتشمئز

و با هم شابهت دارند - و چون ایشانرا گفته شود که سوی آن حق بیائید که ظاهر شد و سوی آن ماه بیائید

قلوبهم و یهربون مستنفرین - اولئک الذین هتک الله اسرارهم - و کدّر

که تابافت - پس دلهای شان منقبض می شوند و در حالت نفرت میگریزند - این مردم کسانی هستند که خدا تعالی رازهای

انظارهم - فتراهم کالعمین - یریدون ان یفسدوا فی الارض عند اصلاحها

ایشانرا دریده است و چشمهائی ایشانرا مکدر گردانیده - پس همچو نابینایان ایشانرا می بینی - وقت اصلاح زمین

وجزّءوا الامانت والدین -

زمین را تباه می کنند - و امانت و دین را پاره پاره کرده اند -

اتنفعهم اقوالهم - اذا سُئل ما افعالهم - او یفیدهم افنادهم -

آیا وقتیکه از افعال شان سوال خواهد شد اقوال شان ایشانرا فائده خواهند بخشید - یا چون

اذا ظهر فسادهم - ویُبرّؤن مع کونهم من الفاسقین - لایتقون عالم سریرتهم -

فساد ایشان ظاهر خواهد شد دروغ گفتن ایشان ایشانرا سود مند خواهد افتاد - یا باوجود فاسق بودن ایشان

ولا ينتهون عن صغيرتهم ولا كبيرتهم - ويعثون في الارض معتدين - يتركون اوامر

بری کرده خواهند شد - از دانائے اندرون خود نمی ترسند - و نه از صغیره باز میمانند و نه از کبیره - و در زمین مفسدانه

الله ولا يكترثون - ويتبعون زهوهم ولا يبالون - ويسعون الى السيئات ولا ينتهون

تجاوزها می کنند - اوامر الٰہی را می گذارند و ہیچ پروا نمی دارند - و ناز و تکبر خود را پیروی می کنند و با آن ہمه لاابالی مزاج

ايظنون انهم يتركون في الدنيا ولذاتها - ولا يقادون الى الحاقة ومجازاتها - ولا يؤخذون

اند و سوے بدی ها می شتابند و باز نمی ایستند - آیا گمان ایشان این است که در لذات دنیا گذاشته خواهند شد - و سوے

كالمفسدين - ايحسبون انهم ليسوا بمرأى رقيبهم - ولا بمشهد حسيبهم - الا يعلم

قیامت و جزاے آن کشیده نخواهند شد - و ہمچو مفسدان گرفتار نخواهند شد - آیا گمان شان این است که او شان زیر

الله ما يجترحون كالخائنين -

نظر و زیر نگاه رقیب و حسیب خود نیستند - آیا خدا تعالیٰ آن کار شان نمی بیند که ہمچو خیانت پیشگان می کنند -

يلجون غابة الشيطان - ويذرون حديقة الرحمان - ويمرون بالحق

در مغاک شیطان داخل می شوند - و حدیقه رحمان را می گذارند - و بر حق در حالت

مستهزئين - واذا قيل لهم اقبلوا الحق كما قبل العلماء - وأتوني كما اتى الاتقياء - صعروا

استهزا کردن می گذرند - و چون ایشان را گفته شود که حق را قبول کنید چنانکه علماء قبول کرده اند - و نزد من بیائید

خدودهم كالمستكبرين - وقالوا لولا الّف بعد الشامي كتابا - ان كان صادقا لا

چنانکه پرہیزگاران آمده اند - رخسارہاے خود را ہمچو متکبران کج می کنند - و گفتند که اگر این شخص صادق است و کذاب

كذابا - فليأتنا الآن بكتاب بعده ان كان من المولفين -

نیست پس چرا بعد رفتن عرب شامی کتابے دیگر تالیف نکرد - پس اگر در حقیقت مولف است باید که اکنون کتابے دیگر

فجئنا الآن لنؤتيهم نظيرها - بل كبيرها - والله موهن كيد

مارا بنماید - پس اکنون ما آمدیم تا که نظیر آن کتابہا بلکه بزرگتر از آنہا ایشان را دہیم - و خدا مکر دروغگویان را

الکاذبین ۔ وقد الفنا ھذہ الرسالۃ ۔ ورتّبنھا کما رتّبنا الرسائل السابقۃ ۔

ست کنندہ است ۔ وما این رسالہ را تالیف کردیم وہمچو رسائل سابقہ ترتیب آن نمودیم ۔

لندحض حججہم ۔ ونقطع ارومتہم ۔ ونمزق معاذیر المبطلین ۔ وان ھذا منّی فی

تا حجت مخالفان بشکنیم و بیخ اوشان برکنیم ۔ و عذر بطالان پارہ پارہ کنیم ۔ و این رسالہ از من در زبان

العربیّۃ کآخر الکتب ۔ واودعتہا من ملح الادب ۔ والاشعار النخب ۔ لیکون

عربی مثل آخری کتاب است ۔ و در آن گوناگون سخنان نمکین ادب و برگزیدہ اشعار و ودیعت نہادم ۔

صاتًا لدفع صخب الصاخبین ۔ ولنھدم دار المفترین من بنیانھا ۔ وندوس

تا این کتاب برائے دفع شور شور کنندگان شدید الصوت باشد ۔ و تا کہ ما خانہ مفتریان را از بنیاد آن ویران کنیم ۔ و

جیفۃ وجودہم فی مکانھا ۔ ولنلطم علی وجوہ المجترئین ۔

مردار وجود ایشان را در جائے آن پامال کنیم ۔ و بر روئے بے باکان طمانچہ زنیم ۔

وانّ کمالی فی اللسان العربی ۔ مع قلّۃ جھدی وقصور طلبی ۔ آیۃ

و کمال من در زبان عربی با وجود قلت کوشش و جستجوی من نشانے است از خدا تعالیٰ

واضحۃ من ربّی ۔ لیظھر علی الناس علمی وادبی ۔ فھل من معارض فی جموع

تا علم و ادب مرا بر مردم ظاہر کند ۔ پس آیا در مخالفان معارض کنندہ موجود است

المخالفین ۔ وانی مع ذالک عُلّمت اربعین الفًا من اللغات العربیۃ ۔

و من با این ہمہ چہل ہزار لفظ در لغت عرب تعلیم دادہ شدہ ام ۔

واُعطیتُ بسطۃ کاملۃ فی العلوم الادبیّۃ ۔ مع اعتلالی فی اکثر الاوقات ۔

و معلومات کاملہ وسیعہ در علوم ادبیہ مرا عطا کردہ اند ۔ با وجود آنکہ در اکثر اوقات بیماری باشم

وقلّۃ الفترات ۔ وھذا فضل ربّی انہ جعلنی ابرع من بنی الفرات ۔ وجعلنی اعذب

و ایام صحت در میان کم می باشند ۔ و این فضل خدا من است او مرا در فصاحت از ان چہار کس و زراء عباسیہ

بیاناً من الماء الفرات - وکما جعلنی من الهادین المهدین - جعلنی افصح المتکلمین -

افزون تر کرد که ابوالحسن علی و ابوعبداللہ جعفر و ابوعیسی ابراہیم و پدر ایشان محمد بن موسی بن حسن بن فرات بود -

فکم من ملح اعطیتھا - وکم من عذراء علمتھا - فمن کان من لسن العلماء - وحوی حسن

و مرا در بیان شیرین تر از آب شیرین کرد - و چنانکہ مرا از ہادیان مہدیان ساخت ہمچنان مرا افصح المتکلمین کرد -

البیان کالادباء - فانی استعرضہ لو کان من المعارضین المنکرین -

پس بسیارے از نمکین سخنان ہستند کہ مرا عطا کردند و بسیارے از نو پیدا نکات ہستند کہ مرا تعلیم آن دادند پس آنکہ از زبان

وقد فقت فی النظم والنثر - واعطیت فیھما نوراً کضوء الفجر - وما ھذا

آوران علماء باشد و ہمچو ادبیان حسن بیان را جمع کردہ باشد من او را برائے معارضہ می خواہم اگر از معارضین و منکرین

فعل العبد ان ھذا الآیۃ رب العالمین - فمن ابا بعد ذالک وانزوی - وما

باشد - و من در نظم و نثر فائق شدم و دران ہر دو مرا ہمچو روشنی صبح نورے عطا فرمودہ اند و این فعل بندہ نیست - این

بارزنی وما ابری - فقد شھد علی صدقی ولو کتم الشھادۃ واخفی - یا حسرۃ علی الذین

نشان رب العالمین است - پس ہر کہ بعد زین از معارضہ انکار کرد و یکسو نشست و بمقابلہ در میدان نیامد و نہ پیشقدمی

یذکروننی بانکار - لم لا یاتوننی فی مضمار - یشھقون فی مکانھم کحمار - ولا یخرجون

کرد - پس او بر صدق من گواہی داد اگرچہ شہادت را پوشیدہ داشتہ باشد - ای حسرت بر آنان کہ مرا بانکار یاد می کنند

کحمار - ان ھم الا کعود ما لہ ثمر - او کنخل لیس علیہ تمر - ثم معذالک یخدعون

بازدر میدانے بمقابلہ من نمی آیند ہمچو خر بر مکان خود آوازہا بر دارند - و چون جنگ کنندہ بیرون نمی آیند - ایشان ہمچو

الجاھلین - ان ھم الا کدار خربۃ - او کجدار منقضۃ - یعلمون الناس ما لا یعلمون -

شاخے ہستند کہ او را ہیچ ثمر نیست - یا ہمچو درخت خرما ہستند کہ بر وے ہیچ خرما نیست - باز بدین حالت جاہلان را فریب

ویقولون ما لا یفعلون - خبت نار ھم - وتواری اوارھم - وختم اللہ علی قلوبھم -

می دہند - ایشان چیزے نیستند مگر چون یک خانہ ویران - یا مانند دیوارے کہ فرو افتادہ باشند مردم را چیزہا می آموزند کہ خود

وابادهم بعد شحوبهم - فتراهم كاموات غير احياء ساقطين - وكان في هذه

بر آنها عمل نمی کنند - وآنچه میگویند خود بجا نمی آرند - آتش شان مرده است وگرمی شان پوشیده شده - وخدا تعالی

الديار - تسعة رهط من الاشرار - وكانوا مفسدين في الارض - ولا

بر دلهای شان مهر کرده است - وبعد لاغر شدن اوشان اوشانرا هلاک کرده - پس می بینی که ایشان مثل آن مردگانند

ينهجون منهجة الخيار - وما كانوا صالحين - ووجدتهم في الكبر والاباء - كالجملة

افتاده هستند که در آنها روح زندگی نیست - ودرین دیار نه کس از شریران بودند که در زمین فساد میکردند - وطریق نیکان اختیار

المتناسبة الاجزاء - او كامراض متشابهة في الخبث والايذاء - ورايت كلهم

نمی نمودند - ونه خود نیکو کار بودند - ومن اوشانرا در تکبر وسرکشی مانند آن جمله ها یافتم که اجزای آنها باهم متناسب می باشد

من المعادين المعتدين -

یا مثل آن بیماری ها یافتم که در خبث وایذا دادن باهم مشابه می باشند - وآن همه را از دشمنان تجاوز کنندگان یافتم -

فمنهم رجل امرتسري يقال له الرسل البابا - انه امرء لا

پس از آنها شخصے است باشنده امرتسر که اورا رسل بابا می گویند - او مردیست که راه

يعرف صدقا ولا صوابا - وكذب باياتنا كذابا - وخالطه زمر من السفهاء - فقعدوا

صدق وصواب را نمی شناسد - وتکذیب نشانهای ما بغایت درجه کرده است - وگروهے از سفیهان با او مخالطت کرده -

بحذاء شمس كالحرباء - وقالوا انا نريد ان نعارضك كالادباء - ولكنا لا نجيئك

وبمقابل من همچو آفتاب پرست نشستند - وگفتند که ما میخواهیم که همچو ادیبان با تو معارضه کنیم - مگر نزد تو نخواهیم آمد -

كما تريد بل آتنا كالغرباء - واذا جئت فنبارزك كالمعارضين -

چنانکه تو میخواهی - بلکه تو نزد ما بیا - وچون آمدی پس معارضه خواهیم کرد -

فعفت المسعى في اول نظري الى الجهلاء - واخذتني انفة ان

پس در اول خیال ازین امر کراهت کردم که نزد جاهلان روم - ومرا ازین ننگ آمد که در مجلس

احضر مجلس الحمقاء - ثم رئیت ان لاتعیف - علی من یاتی الکنیف - فقلت کما

احمقان حاضر شوم - بازخیال کردم که هرکه در بیت الخلامی رود بروہیچ اعتراضے نمی کنند - پس ہرچہ گفتند

قالوا - وملت الی ما مالوا - وکتبت الیهم انی اقبل از کتب مناضلا فی ندوتکم -

قبول کردم وبهرسوے که میل کردند میل کردم - وسوے ایشان نوشتم که من قبول می کنم که در مجلس شما بطور مقابله بنویسم -

فعلیکم ان تکتبوا مثل اکتب امام مقلتکم - او اسمعونی ما اکتب

پس بر شما لازم خواهد بود که مانند من شما هم در آنجا بنویسید - یا اگر این نتوانید کرد پس هرچه بنویسم مرا بشنوانید -

کما زعمتم کمال درایتکم - فصمتوا وسکتوا کانهم من المیتین -

پس خاموش ماندند - ومثل مردگان ساکت شدند -

وقد اشیع بعده الاشتهار - وافشی الاخبار - وامضضناهم واحفظناهم

وبعد ازان اشتهار شایع کرده شد - وخبر را فاش کرده شد - وایشان را بسوختیم وبغضب آوردیم

فصمتوا کرجل النغ - وسکتوا کالذی علی ترب الهوان مرغ - فانقلبنا عنهم

پس همچو مرد زبان شکسته خاموش ماندند - ومانند کسے که بر خاک مذلت غلطانیده شود ساکت شدند - پس ما از ایشان

کالمنصورین - فیاحسرة علی الرسل الباباً - انه ما خاف بانوابا - وری ذلا وتبابا - وانه شب نارا - ثم

همچو فتحیابان بازگردیدیم - پس برسل بابا حسرتها - که او از خدا تواب نترسید - وخواری وهلاکت را دید - وآتشے را افروخت - باز از روے

اخمدها خوفا واضطرارا - وجال فی شجون - ثم خاف مخالب منون - ونسی کل مجون - ومعذلک ما ترک سیر المتکبرین

اضطرار وخوف فرو میرانید - ودر راه بیابانها جولان کرد - باز از پنجه مرگ بترسید - وهمه بیباکی فراموش کرد - وبا این همه سیر تکبر را نگذاشت

الا ایها الابار مثل العقارب - الا م تزی کبرا ولی الشوارب

اے نیش زننده مانند عقرب - تا بکے کبر خود خواهی نمود تا بکے بروے خود پیچ خواهی داد

وما انت الا قطرة تحت وهدة - فلا تتصاوم بالبحور الزغارب

وتو ازین زیاده نیستی که یک قطره زیر مغاکے هستی - پس با دریاہاے بزرگ خویشتن را مکوب

ومن التسعة الذين أشرت اليهم رجل يقال له **أصغر** - وانه بزعم

وازان نُه کس که سوء شان اشارت کرده ام مردی است که نام او اصغر علی است - و او نفس

في نفسه كأنه اكبر - ويزدري مفتريا من غير استحياء - ويسبّني في محافل وانداء

خود را گمان می کند که گویا او اکبر است - و محض از روی افترا و ترک حیا عیب گیری من می کند - و در مجالس و گروه مردم

فسيعلم كيف يجعل من الاصغرين - انه يتبع الهوى - واجرى طلقا مع التقوى -

بدگوئی من می کند - پس عنقریب خواهد دانست که چگونه از کمتران کرده خواهد شد - او پیروی خواهش خود می کند و یک تگ تیز هم

يريد ان يفض ختوم الشهوات - ولو بالجنايات - ويجتني قطوف اللذات - ولو بالمحرمات -

با تقوی نمی رود - می خواهد که مهر ها آرزو ها را بشکند و اگرچه با گناهان شکسته باشد - و میوه های لذات را بچیند و اگرچه با محرمات چیده

وكذالك تاهبت له الرفاق - وازداد من المنافقين النفاق - واستحكم في الطباع

باشد - و همچنین رفیقان بد وجمع شدند - و از صحبت منافقان نفاق زیاده گشت - و در سرشت نکوهیده مستحکم شد

الذميمة - حتى سبق اخوانه في النميمة - وما ارى مدحرة لشيطانه - الآن ادعوه

تا آنکه در غمازی از برادران خود درگذشت - و من آن حربه که شیطانش را از وے دور کند بجز این امر نمی بینم که

لامتحانه - فاقبل عليه اقبال طالب المناضل - ليتبين امر الجاهل والفاضل -

امتحانش کنم - پس سوء او همچو جوینده محاربه متوجه می شوم تا که در جاہل و فاضل فرق پیدا شود

وانه كان يطلبني لوغاه - فاليوم نرضيه بما هواه - وقد خاطبته من قبل

و او مرا برای پیکار خود می طلبد - پس امروز آرزوی او را با و داده او را خوش کنیم - و من پیش ازین در سالے از سالہا

ذات العويم - لازيل ما علا قلبه كالغيم - فقلت آتني كالرائد - وتمتع من الموائد -

او را مخاطب کرده بودم - تا که آن ابر را از دل او بردارم که بر دلش برآمده است - پس گفتم که همچو جویای آب و علف نزدم بیا و از

فان كنت رئيناك كسحاب مطير - اوثبت معك من البلاغة كمثير - فنومن بك

خوانها تمتع بردار - پس اگر ما ترا همچو ابراندک بارنده هم یافتیم یا با تو همچو قوت لایموت بلاغتے ثابت شد - پس ما بتو

وبحسن بیانك - وتشنیع صفات علو شانك - فیسوغ لك بعده ان تخطئنا فی املائنا -

وحسن بیان تو ابیان خواهیم آورد - وصفات علو شان ترا شائع خواهیم داد - پس بعد از ان ترا جائز خواهد بود که غلطی ها

وتاخذ اغلاط انشائنا - کما انت تظن کالجاهلین الغافلین - ومعذالك نحسبك

املاء ما بیان کنی وخطاهای ما را بگیری - چنانکه همچو جاهلان وغافلان گمان میداری - وباوجود این خواهیم پنداشت

انك ذو مقول جری - ونابغة کلام عربی - ویجوز لك مالا یجوز لغیرك من ازدراء

که صاحب زبان فصیح هستی - ونابغه کلام عربی - وبرای تو آن نکته چینی جائز خواهد شد که برای دیگران جائز

والطعن علی املاء - ونحمد عند الناس کالفاضلین المودبین -

نیست - وتو اهل این خواهی گردید که عیب من بگیری وبر املاء من طعن زنی - ونزد مردم همچو فاضلان ادب دهندگان

واما طرز ازدراءك - قبل اثبات علمك وعلاءك - فما هذا

تعریف کرده خواهی شد - مگر طرز عیب گیری تو قبل از ثابت کردن علمیت وبلندی تو پس این لباس

الا ملبوس سفیه یترك الحیاء - وعادة ضریر لا یری الاضواء - فیحسب النهار المنیر

مردک کمینه است که حیا را می گذارد - وعادت نابینائے ست که روشنی ها را نمی بیند - پس روز روشن را تاریکی

ظلاما - والوابل جهاما - وان کنت من رجال هذا المضمار - وولیجة اهل هذه

می پندارد - وباران بزرگ را ابر بے آب می انگارد - واگر تو از مردان این میدان هستی - ودانند اسرار اهل این خانه هستی

الدار - فارنا کمال انشاءك - قبل ازدراءك - وأت بکتاب من مثل هذا

پس ما را کمال انشاء خود بنما - قبل ازینکه نکته چینی کنی - وکتابے مثل این بیار

الکتاب - ثم اجعل بینی وبینك حکما احدا من اولی الالباب - فان شهد الحکم

باز درمن وخود منصفے از دانایان مقرر کن - پس اگر آن منصف

علی کمالك - وحسن مقالك - وظن انك جئت باحسن من کلامی - واریت نظاما

برکمال تو وحسن مقال تو گواهی دهد وگمان کند که تو کلامے احسن از کلام من آوردی - ونظامے نمودی که از

اجمل من نظامي - فلك من بعد ان تتخذ جدّي عبثًا - وتجعل تبري خبثًا و

نظام من اجمل است - پس بعد ازان ترا اختیار خواهد بود که سخن تحقیق مرا عبث شماری و زر مرا چیزے فاسد خیال کنی

ان تحسب دري الغُرّ كليل دامس - وبياني الواضح كطريق طامس - و

واختیار تو خواهد بود که در روشن مرا مثل شب تاریک پنداری - و بیان واضح مرا همچو راه ناپدید خیال کنی - و لغزش مرا

تشيع عثاري في العالمين - وان لم تفعل ولن تفعل فاتق لعن اللاعنين -

در جهانیان شائع کنی - واگر چنین نکنی و هرگز نخواهی کرد پس از لعنت لعنت کنندگان بترس -

الا لا تعبني كالسفيه المشارز	وانك ان قد ازمعت حربي فبارز
خبردار باش همچو سفیه جنگ کننده عیب من مکن	واگر برین آماده شدی که با من جنگ کنی پس بمیدان جنگ بیرون آ
وانك تذكرني كرجل محقّر	وتلمزني في كل آن كمارز
و تو مرا مثل تحقیر کننده یاد مے کنی	و همچو گزنده در هر وقت عیب من مے گیری
وانّا سمعنا كلّما قلت نخوة	اتحسب خضرائي كحمق كنازز
وما همه آنچه از تکبر گفتی شنیده ایم	آیا سبزه مرا همچو چیزے خشک می انگاری
وما كنت صوّالًا ولكن دعوتني	وقد بان انك تزدريني كغارز
ومن نمی خواستم که بر تو حمله کنم لیکن تو خود مرا خواندی	وظاهر شد که همچو سپوزنده سوزن عیب من میگیری
ولا خير في طغواك يا ابن تكبّر	ويفقاء ربّي عين دون معارز
و درین که از حد در گذشتی ای پسر تکبر هیچ نیکی نیست	وخدای من کینه جنگ کننده را کور مے کند
فحاج على نفس تبيدك واجتنب	مناهج فقاء فاجتنك كفارز
پس نفس هلاک کننده را سخت بگیر	وازراه های آن کوری بپرهیز که همچو جدا کننده چیزے ترا چیزے ناگاه ترا گرفت
ولا تنهج سبل الغواية واكتئب	على ما عراك وتب بقلب آرز
پس طریق گمراهی را اختیار مکن	در بلائے که بر تو آمده است ازان غمگین باش و با دل ثابت توبه کن

ومن المعترضين المذکورین۔ شیخ ضال بٹالوی۔ وجارغوی۔

ویکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست۔

یقال لہ محمد حسین۔ وقد سبق الکل فی الکذب والمین۔ وانہ ابا و

اورا محمد حسین مے گویند۔ واز ہمہ در دروغ و نا راستی سبقت بردہ است۔ واو انکار کرد

استکبر۔ واشاع الکبر واظہر۔ حتی قیل انہ امام المستکبرین۔ ورئیس

وتکبر نمود۔ وتکبر را شایع کرد وظاہر ساخت۔ تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبران است۔ ورئیس تجاوز

المعتدین۔ وراس الغاوین۔ ھو الذی کفّرنی قبل ان یکفّر الآخرون۔ واعترض

کنندگان۔ وسر گمراہان است۔ او ہمان شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت۔ وبر کتابہائے

علی کتبی واظہر جہلہ المکنون۔ فقال ان تلک الکتب مشحونۃ من الاغلاط۔ و

من اعتراض کرد۔ وجہل خود ظاہر نمود۔ پس گفت کہ این کتابہا از غلطی ہا پر ہستند۔ و در کل

ساقطۃ فی وحل الانحطاط۔ ولیست کماء معین۔ وان ھذا الرجل من

انحطاط فرو افتادہ اند ویچو آب صافی نیست۔ واین شخص از جاہلان است

الجاھلین۔ وکلما یوجد فی کتبہ من ملحہا وقوافیہا۔ فلیس قریحتہ حجرا فیہا۔

وہر چہ از کلمات نمکین و قافیہ ہا در کلام او یافتہ می شود۔ پس آن طبعزاد او و

بل تلک کلم خرجت من اقلام الآخرین۔

سنگ طبیعت او نیست۔ بلکہ این کلمات از قلمہائے دیگران برآمدہ اند۔

فقلت یا شیخ النوکی۔ وعدوّ العقل والنھی۔ ان کتبی مبرّءۃ مما

پس گفتم کہ ای شیخ احمقان ودشمن عقل و دانش۔ بہ تحقیق کتابہاے من از آنچہ گمان

زعمت۔ ومنزّھۃ عما ظننت۔ الا سھو الکاتبین۔ اوزیغ القلم بتغافل منّی لا

کردی بری ہستند۔ واز آنچہ زعم تست منزہ ہستند۔ مگر سہو کاتب۔ یا کجی قلم از تغافل من نہ مثل جہل جاہلان

تُجهِلُ الجَاهِلِيْن فان قدرت ان تثبت فیھا عثارا فخذ منّی بحذاء کل لفظ غلط

پس اگر می توانی کہ در آن کتاب ہا لغزشے ثابت کنی۔ پس از من بمقابلہ ہر لفظ غلط دینارے

دینارا۔ واجمع صریفاً ونُضاراً۔ وکن من المتمولین۔ وھذا صلۃ تلائم ھواک۔ و

بگیر۔ وسیم وزر را جمع کن۔ واز مالداران بشو۔ واین آن انعام است کہ مناسب حال

تقربہ عیناک۔ وتستریح بہ رجلاک۔ فتنجو من السفر الدائم۔ واتقیہ کالشحاذ

خواہش تست۔ وبدو چشم تو خنک خواہد شد۔ وہر دو پائے تو از آن آرام خواہند گرفت۔ پس از سفر دائمی نجات خواہی

الھائم۔ وتقعد کالمتنعمین۔ وتغنی بہ عن جعائل اخریٰ۔ ومکائد شتّی۔ واشاعت

یافت۔ وہیچو سرگردان آوارہ نخواہی گردید۔ ومثل متنعمان خواہی نشست۔ وبدین مال از مزدوری ہائے دیگر وفریبہائے

عدوّ السنۃ۔ ووعظ الدجل والفریۃ۔ وتعیش کالمستریحین۔

گوناگون واشاعۃ السنۃ کہ در اصل عدو السنۃ است۔ واز دجل وفریب بے نیاز خواہی شد۔ وہیچو آرام یابان زندگی

بیدانی ارید ان اریٰ قبلہ ریّا فصاحتک۔ واستاھد اریج

خواہی گذرانید۔ مگر این است کہ می خواہم کہ قبل ازین امر خوشبوی فصاحت ترا بینم و بوے بلاغت تو مشاہدہ

بلاغتک۔ لافھم انک من علماء ھذہ الصناعۃ۔ ومن اھل تلک الصّولۃ۔

کنم۔ تا ببینم کہ تو از علماء این صناعت ہستی۔ واز آنان ہستی کہ اہل این حملہ ہستند

ولست من الجاھلین المحجوبین العمین۔

واز جاہلان ومحجوبان ونابینایان نیستی۔

فاتفق لوشل حظّہ المبخوس۔ ونکد طالعہ المنحوس۔ انہ ما

پس بباعث کم نصیبی وبدبختی طالع منحوس او این اتفاق افتاد کہ او این انعام را

قبل ھذہ الصلۃ۔ وماسنّیٰ نفسہ لیقبل ھذہ الشریطۃ۔ وخشی الذلۃ

قبول نکرد۔ وخویشتن را بر بلندی آمادگی نیاورد تا شرط ما را قبول کند۔ واز ذلت ورسوائی

والفصيحة - وتوارى كالمتخوفين - وقال لو نشاء لقلنا مثل هذا ولكنا السنا

خود بترسید - وہمچو ترسندگان پوشیده گشت - وگفت اگر بخواہیم مثل این بگوئیم - ولیکن مارا فراغتے

بفارغين - وما خرج من بيته - وما رئ نموذج زبيبه - وما تفوه الا كالمتصلفين -

نیست - وازخانه خود بیرون نیامد - ونمونه زبیت خود ننمود - وبجز لاف زنی ہیچ سخنے نکرد -

وتحريت في صلتي مرضاته - اتقذ بحيلة حصانه - وامخض لبنه وارى جلاته -

ومن در انعام خود رضائے او را خیال کردم تا بکدام حیلہ عقل او را بیازمایم - واز شیر او مسکہ برون آرم وجہل او فہمانم

فكان النعاس راود آماقه - او الخناس حبب اليه اباقه - فرئيت ان حره قد

پس گویا خواب او را نزد خود خواند - یا شیطان او را رغبت گریختن داد - پس دیدم که تمام گرمی او

باخ - وعزمه هرم وشاخ - وترائ كالمضمحلين -

سرد شد - وقصد او پیر فرتوت گشت - وہمچو مضمحلان شکل نمود -

ووالله اني استيقن انه لا يقدر على املاء سطر او سطرين - وكلما

وبخدا مرا یقین است که او بر نوشتن یک سطر یا دو سطر ہم قادر نیست - وہرچه

يقول يقول من المين - بل لا اظن ان يقدر على فهم مقالي - ويبين في المجلس

می گوید از دروغ می گوید - بلکه مرا این گمان ہم نیست که او سخن من بفہمد - ودر مجلس مضمون قول من

فحواء اقوالي - وانه من الكاذبين - واني اعرفه من قديم الزمان - ولكني كنت

بیان تواند کرد - واو از دروغگویان است - ومن او را از زمانه قدیم می شناسم - لیکن من حال او را

استر حاله واسعى للكتمان - بل اذا نطق احد لافشاء سره - فطويته على غره -

پوشیده می داشتم - بلکه چون کسے برائے دریدن پرده او گفتگو کرد پس من آن گفتگو را بر شکن آن

وصنت عرضه من الناهشين - ثم رئيت انه لا يسدل عند غلوائه - ولا ينزع عن نفسه

می پیچیدم - وآبروی او را از گزندرسانندگان محفوظ داشتم باز دیدم که او در وقت تجاوز از حد ہیچ پروا نه ندارد - واز نفس خود جامۂ

توب خيلاءه - ولا يترك سير جهلاته - ولا يتوب من خزعبيلاته - بل يظن

پندار را بر نمی کشد - و سیر تہاے جہالت را نمی گذارد - و از کارہاے باطل خود توبہ نمی کند - بلکہ گمان میکند

انه ينفعه كيده - ويسخر به صيده - فلما رئيت ان اعماله ستوبقه - وان دلاله

کہ مکر او او را نفع خواہد داد - و از مکر او شکار او در قابوی او خواہد آمد - پس چون دیدم کہ اعمال او عنقریب او را

سيقلقه - اشعت من سيّاته بعض الهنات - وانّما الاعمال بالنيّات - وعليها

ہلاک خواہند کرد - و ناز او عنقریب او را بی آرام خواہد نمود - بعض بدی ہاے او را شائع کردم - و اعمال بہ نیتہا وابستہ اند

مدار المجازات - ثم نعود الى قصتنا الاولى - فاعلم انه دعانا ثم ابا - وما حمله على

و مدار مجازات بر نیت ہاست - باز ما سوے قصہ اول عود می کنیم - پس بدانکہ اول او ما را بخواند باز سر تافت - و

ذالك الا خوف احرقه بنار اللظى - فانه قرء كتبنا فوجدها كدر اجلى - فاوجس فى نفسه

این کنارہ کشی ازین سبب از وصادر شد کہ او را آن خوف گرفت کہ بنار دوزخ او را بسوزاند - چراکہ او کتابہاے

خيفة وما ابدا - وانقض ظهره ماراى - فما تمالك ان يتشجع قلبه المزءود - ويحضر

ما را مثل گوہر تابان یافت - پس در دل خود خوف نشانید و ظاہر نکرد - و آنچہ دیدہ بود کمر او را بشکست - پس مالک

الموطن الموعود - ويرى جناه والعود - بل اشار الى رجيل وغب - وفرخ ليس عليه

این امر نماند کہ دل ترسندہ خود را دلیر تواند کرد - و در میدان بحث حاضر تواند شد و ثمرہ خود را و شاخ خود را بنماید

الا زغب - واحتال وقال انى لن اخرج من جحرى - وهذا تلميذى قد ربّى فى

بلکہ سوے مردکے احمق اشارہ کرد آن مردکے کہ چوزہ است خورد و اندک موہاے باریک بر خود دارد - و حیلہ کرد و گفت

حجرى - فبارزه انكنت من المبارزين - وانى انساب كالتنين من خوف القاتلين -

کہ من از سوراخ خود ہرگز بیرون نخواہم آمد - و این شاگرد من است و در کنار من پرورش یافتہ پس اگر خواہی باو مقابلہ کن و من در سوراخ خود واپس می روم ہمچنان کہ ماران از اندیشہ کشندگان بسوراخ خود می خزند -

فقلت يا هذا اتحسب ان تنجو من مخلبى بكيد - ولو صرت جدّا بازيد -

پس گفتم ای فلان این گمان مکن کہ از پنجہ من بمکرے نجات خواہی یافت - اگرچہ ابو زید اہل مقامات

وانی اعلم حیل الماکرین - الا تعلم انه من اذنی تلامیذك - وماشرب الاجرعة

را پدر پدر شوی - و من حیلہائے مکر کنندگان رامی شناسم - آیا نمی دانی که او از ادنی شاگردان تست - و از نبیذ تو

من نبیذك - فانه لیس لمثلك فی الطاقة العلمیة - ولا علی غلوة من مراحلك

بجز یک جرعه ہیچ نخورده - زیرا که او در طاقت علمیہ مانند تو نیست - و نه از مراحل معلومہ تو بر فاصلہ

المعلومة - فضلاً من ان یکون اکبر منك فی العلوم - فلا تفوض امرك الی الغبی

یک تیر پرتاب است - قطع نظر از نیکه در علوم از تو بزرگتر باشد - پس امر خود را سوئے کند ذہنے

الزغوم - ولا تکن من الخادعین - وانت تعلم انه کابن بوحك - او شقیق روحك

مسپار - که فرو مانده در سخن است و از مکاران مشو - و تو میدانی که او مثل پسر نفس تو یا برادر خورد روح تست -

وماشرب الا من صبوحك - وقد غذی بلبانتك - فقصته تطوی بقصتك -

و از شراب تو خورده است - و از شیر تو پرورش یافته - پس قصه او بقصه تو طے خواہد شد -

وبعد هزیمتك هزیمته بین - واذا مزقنا الصلب فنکسر لین - فاذا سمع قولی -

و بعد شکست تو شکست او ظاہر است - و چون سخت را پاره پاره کردیم پس شکستن نرم ظاہر است -

وری صولی - ففر کفرّ الوعل - وانساب الی جحره بالمعل - ونسی کل اریز کالمتندمین -

پس چون قول مرا شنید و حملہ مرا دید ہمچو بز کوہی بگریخت - و سوئے سوراخ خود بشتابی رجوع کرد - و ہمہ جوش ہا ہمچو شرمندگان

واحفظته بکلم مولمة - والفاظ موجعة - لعله یقوم لمناضلة - ویاتینی

فراموش نمود - و من او را بکلمات درد رساننده در غضب آوردم و الفاظ دلازار گفتم - تا باشد که او برائے جنگ من برخیزد

لمصارعة - فما اتا المضمار - وحسب انه یلج النار - واختفی کالمذروعین -

و برائے باہمی کشتی نزد من بیاید - پس بمیدان نیامد و گمان کرد که داخل آتش خواہد شد - و ہمچو ترسندگان پوشیده شد -

ثم ما غبر علی ذالك الزمان - الا شهر او شهران - حتی اشاع فی تحقیری رسالة

باز برین امر بجز ماہے یا دو ماہ نگذشت که یک رساله در تحقیر من شائع کرد -

وعزا الیّ زندقة وضلالة۔ لیستر به جهلا یخزیه۔ ویزین شانه فی اعین تابعیه۔

وسوے من زندقہ وگمراہے رامنسوب کرد۔ تا کہ بدین حیلہ آن جہل راپوشد کہ اورا رسوا می کند۔ وشان خود را درچشم

ویکثر سواد طالبیه۔ ویوذی قلوب المسترشدین۔ فلما رئیت انه افاق من

تابعین خود زینت دہد۔ وگروہ طالبان را بیفزاید ودل مردم رشید را بیازارد۔ پس چون دیدم کہ او ازغشی خود

اغمائه۔ وضحك بعد بکائه۔ ورجع الی ادراجه۔ واستراح بعد انزعاجه۔ و

بہوش آمد وبعد گریستن بخندید۔ وسوے راہ ہای خود واپس رفت۔ وبعد رنج آرام یافت۔

رقأت دمعته۔ وانفثات لوعته۔ رئیت ان اتم علیه الحجة مرّة ثانیة۔

واشک او بایستاد۔ وسوزش او کم شد۔ مناسب دیدم کہ حجت را بر وتمام کنم۔

واسلط علیه من الحق زبانیة۔ فالیوم قمتُ لهذا المرام۔ لعل الله یهدیه

وازحق سیاست کنندگان را بروے مسلط کنم۔ پس امروز برای ہمین مطلب استادہ ام۔ شاید اللہ تعالیٰ سوے

الی دار السلام۔ انه یحول بین المرء وقلبه وانه یشفی الماؤفین۔

دار السلام اوراہدایت نماید۔ بہ تحقیق خدا تعالیٰ درانسان ودل او حائل می شود۔ وآفت زدگان را شفا می بخشد

فیایها الشیخ الضال۔ والمفتری البطّال۔ الم یان لك انْ

پس اے شیخ گمراہ ومفتری بطال آیا تا ہنوز برائے تو وقت نرسیدہ است

تتوب وتلین البال۔ انفرح بحیاتٍ فیه البلایا۔ وفی اخرها المنایا۔ طالما

کہ تو بہ کنی ودل تو نرم گردد۔ آیا بدین زندگی خوش میشوی کہ درآن آفات اند ودر آخر او مرگہاست۔ مدتے

ایقظتُك بالوصایا۔ ووضعتُ امام عینیك المرایا۔ ثم اقسمت لعلك تطمئن

شد کہ من بوصیت ہا ترا بیدار می کنم۔ وپیش چشم تو آئینہ ہا نہادم۔ باز قسم خوردم شاید تو بقسم مطمئن شوے

بالالایا۔ فقلت والله انی لست بمفتری واعوذ برب البرایا۔ ان اسعی الی الخطایا۔

پس گفتم کہ بخدا من مفتری نیستم وپناہ خدا می گیرم کہ سوے خطاہا بپویم۔

فما ظننت الّا ظن السوء وما تكلمت الّا كالمجترئين۔ ايها الشيخ ان الدنيا فانية۔

پس تو بجز ظن بد ہیچ نکردی۔ و بجز بیباکی ہیچ گونہ کلام نکردی۔ ای شیخ دنیا فانی است۔

والذی یبقٰی فهی حضرة ربانية۔ ترٰی رجلًا متنعمًا فی المساء۔ ثم ترٰی ذات بكرة

و آنچہ باقی خواہد ماند آن ذات الٰہی است۔ و شخصے را بوقت شام در خوشحالی می بینی۔ باز در صبحی می بینی کہ

انه ليس من الاحياء۔ والموت يهلك افعی لعجز الراقی۔ وكل شيءٍ فانٍ ويبقٰی وجه

او از زندگان نیست۔ و موت آن مار است کہ از افسون کنندگان عاجز می آید۔ و ہر چیز در معرض فنا است

الله الباقی۔ وايم الله ان دعوتی قد انهلّت من الرحمان۔ لا من مساعی الانسان۔

و خدا کہ نام او باقی است باقی خواہد ماند۔ و بخدا کہ باران پیوستہ من از خدا تعالیٰ ریختہ است نہ از کوشش ہای انسان

ولذالك دعوتك ان تاتينی كصديق حميم۔ فاظهرت نفسك كصل يد حميم۔

و از ہمین سبب ترا خواندہ بودم کہ ہمچو دوست صادق نزدم بیائی۔ پس خویشتن را ہمچو زرداب ظاہر کردی۔

وانی ايدت من الله القدير۔ واعطيت عجائب من فضله الكثير۔ ومن آياته

و من از خدای قدیر تائید یافتہ ام۔ و از فضل او کہ بسیار است عجائب امور دادہ شدہ ام۔ و از نشانہای

انه علّمنی لسانا عربيّة۔ واعطانی نكاتا ادبية۔ وفضلنی علی العالمين

او یکے این است کہ او مرا علم زبان عربی بیاموخت۔ و مرا نکات آن زبان بخشید۔ و مرا بر عالمان این زمانہ

المعاصرين۔ فان كنت فی شك من آيتی۔ وتحسب نفسك حُدّی بلاغتی۔

فضیلت داد۔ پس اگر تو از نشان من در شک ہستی۔ و نفس خود را معارض بلاغت من می پنداری۔

فدع القال والقيل۔ واكتب بحذائی الكثير او القليل۔ وجدّد التحقيق

پس ہمہ قال و قیل بگذار و بمقابل من کثیر نویسم یا قلیل بنویس۔ و از سر نو تحقیق کن۔

ودع ما فات۔ وبارز فی موطن وعيّن له الميقات۔ وعلیّ وعليك ان نحضر

و گذشتہ را ترک کن۔ و در میدانے بمقابلہ من بیا و تاریخ حاضری مقرر کن۔ و بر من و بر تو واجب خواہد بود کہ

بیدانی لا اظن ان تحضر والفصل هذه القضیة - والرجاء منقطع

مگر من یقین نمی کنم که برائے فیصلہ این مقدمہ شما حاضر خواہید شد - و از تو و از امثال تو درین

منك ومن امثالك فی هذه الخطة - فکانی استنزل العصم من المعاقل

کار بزرگ امید منقطع است پس گویا که من بزہای کوہی را از بلندی کوہ ہا می خوانم

او اطلب الولد من الثاکل - او استقری الدهن من الحدید - او ابغی الطیب

یا از زن فرزند مردہ فرزند می خواہم - یا از آہن دہن را تلاش می کنم - یا از زرداب خوشبو

من الصدید - واری انی ارجع الیکم کالخاطئین - واضیع وقتی فی سوالی

می جویم - و می بینم که این خطاء من است که سوئے شما متوجہ می شوم و لبسوال از محرومان وقت خود

من المحرومین - وانی لم افعل ذالك لو لم یکن مقصدی اتمام الحجة - واظهار

اضایع می کنم - و من اینچنین کردمے اگر مقصد من اتمام حجت و اظہار حق نبودے -

الحق علی الخاصة والعامة - وانی ادعوکم اولا الی المباهلة - فان لم تقبلوا

و من شما را اول سوئے مباہلہ می خوانم - پس اگر قبول نکنید

فادعوکم الی ان یجیئنی احد منکم لرویة آیتی ویلبث عندی الی السنة الکاملة - وان لم تقبلوا

پس این دعوت می کنم که تا سالے کسے از شما نزد من بماند - تا نشانم بیند - و اگر این ہم قبول نکنید

فادعوکم الی المناضلة فی العربیة - بالشریطة المذکورة والاٰتیة - وان لم

پس برائے معارضہ زبان عربی می خوانم - بشرطیکہ مذکور است و نیز آیندہ ذکر آن خواہد آمد - و اگر

تستطیعوا فرادی فرادی - فما اضیق الامر علی من عادا - بل آذن لکم ان یجلس

یک یک طاقت ندارید - پس بر دشمنان خود امر را تنگ نمی کنم - بلکہ شما را اجازت می دہم

بعضکم بالبعض کالناصرین -

که بعض بعض را مددگار شوند -

یوم المیقات بالراس والعین - ونناضل فی الاملاء کالخصمین - فان زدت

در روز مقرر بچشم وسر حاضر شویم - و در املاء ہمچو دو خصم محاربہ کنیم - پس پس اگر تو در بلاغت

فی البلاغۃ وحسن الاداء - وجئت بکلام یسر قلوب الادباء - فاتوب علی یدک

وحسن ادا غالب آمدی - وکلامے آوردی کہ دل ادباء را مسرت رساند - پس من بر دست تو از ہمہ

من کلما ادعیت - واحرق کل کتاب اشعتہ او اخفیت - ووالله انی افعل

آنچہ دعوی کردم توبہ خواہم کرد - وہر کتابے کہ شائع کردم یا ہنوز شائع نکردم خواہم سوخت - وبخدا من ہم چنین

کذالک فانظرنی اقسمت وآلیت - فارحم الامۃ المرحومۃ - وعلج الفتن المعلومۃ

خواہم کرد پس ببین کہ من قسم خوردہ ام - پس برامت مرحومہ رحم کن - وفتن ہای معلومہ را تدبیر فرما -

فان الفتن کثرت - والآفات ظہرت - وکفر فوج من المسلمین من غیر حق و

چراکہ فتنہ ہا بسیار شدہ اند - وآفتہا بظہور آمدہ اند - وگروہے کثیر مسلمانان ناحق کافر قرار دادہ شدہ اند

الالسن فیہم طالت - فقم رحمک الله ولا تقعد کالمنافقین -

وزبانہا در ایشان دراز شدند - پس برخیز خدا بر تو رحم کند وہمچو منافقان منشین -

الا تستیقن انک من العلماء الراسخین - والادباء القادرین - ثم مع

آیا یقین نمی داری کہ تو از علماء راسخین و ادباء قادرین ہستی - باز با این ہمہ

ھذا تعلم ان الله موید الصادقین - ومخزی الکاذبین - والله مولی اہل

میدانی کہ خدا موید صادقان خواہد بود - وکاذبان را رسوا خواہد کرد - وخدا اہل حق را مولی است

الحق ولا مولی للمفترین - وان لم تقدر علی المقابلۃ - ولم تقم للمناضلۃ - فرضیت

ومفتریان را ہیچ مولی نیست - واگر بمقابلہ من قادر نتوانی شد - وبر معارضہ نتوانی برخاست - پس من بدین

بان تسمعنی ما اکتب من العبارات الانیقۃ - والجمل الرشیقۃ -

قدر ہم راضی ہستم کہ آن عبارات خوب وجملہ ہاے مرغوب کہ من نویسم مرا بشنوانی -

وكفاني لو فزت بهذا الطريقة - واظهرت ما قلت على الحاضرين - ولكني جرّبتك

واگر بدین طریق کامیاب شدی و از گفتار من حاضرین را مطلع گردانیدی مرا همین قدر کافی است - مگر من از سالها

مُذ اعوام - انك لا تقوم في مقام - ولا تريد قطع خصام - وتنحت في آخر الامر

ترا آزموده ام که تو در هیچ مقامے نتوانی ایستاد - ونمی خواهی که هیچ خصومتے را قطع کنی - و در آخر کار حیله ها ست

حيلاً واهية - ومعاذير منسوجة كاذبة - وتفر كالمحتالين - فعليك ان

مے تراشی - و عذر ها ے از دروغ بافته درمیان می آری - ومثل حیله گران می گریزی - پس بر تو لازم

لا تحتال كايام سابقة - وتحضر على الميقات في رياغة مقررة - فان كنت غالبًا

خواهد بود که همچو روز های گذشته حیله ها درمیان نیاری - و بر وقت میعاد در کشتی گاه مقرره حاضر شوی - پس اگر تو غالب

وفاء امرك الى غلبة ورشاد - فاخفض لك جناح انقياد - واتوب على يديك

شدی و امر تو سوی غلبه و سامان رجوع کرد - پس برائے تو بازوی اطاعت خمیده خواهم کرد - و بر دست تو

باعتقاد - كالذي قفل من ضلال الى سداد - فالفت اليوم وجهي اليك يا ابا المراء

باعتقاد توبه خواهم نمود - مثل آن کسے که از گمراهی سوئے صلاحیت رجوع کرد - پس امروز روی خود سوئے تو و سوئے

والى اخوانك من العلماء - وادعوكم الى مادبتي الجفلاء - وابلغ دعوتي الى اهل

برادران تو از علماء متوجه کردم - و شما را سوئے مهمانی عام خود می خوانم - و همه باشندگان شهر و جنگل را

الحضارة والفلاة - فعليكم ان لا تعرضوا عن هذه الدعوة - كما ابيتم ذات

دعوت من است - پس بر شما لازم است که ازین دعوت اعراض مکنید - چنانچه پیش زین یکدفعه

مرة في الايام السابقة - فان هذا يقضي بين الصادقين والكاذبين - و

انکار کرده اید - چراکه این تجویز در صادقان و کاذبان فیصله خواهد کرد - و از و

تتجلى منه آية رب العالمين - وتستبين سبيل المجرمين -

نشان خدا تعالی ظاهر خواهد شد - و راه مجرمان مکشوف خواهد گردید -

ثم اعلم ایها الشیخ الضال - والدجال البطال - ان الثمانیة

بازای شیخ گمراه و دجال بطال بدانکہ آن ہشت

الذین هم ثمار عودك - ووقود وقودك - الذین ادخلوا فی التسعة المخاطبین -

کہ میوہ ہای شاخ تو - وہیزم آتش افروختہ تو ہستند آنانکہ در نُہ مخاطبان داخل اند -

فمنهم شیخك الضال الکاذب نذیر المبشرین ثم الدهلوی عبد الحق

پس یکے ازآنہا شیخ گمراہ و دروغگو تست کہ نذیر حسین محدث یادگار است بازعبد الحق دہلوی کہ رئیس

رئیس المتصلفین - ثم عبد الله التونکی - ثم احمد علی السهارنفوری

لاف زنان است - باز عبد اللہ ٹونکی بازمولوی احمد علی سہارنپوری

من المقلدین - ثم سلطان المتکبرین - الذی اضاع دینه بالکبر والتوهین - ثم

ازمقلدان - بازمولوی سلطان الدین جیپوری ست کہ از تکبر وتوہین دین خود را ضائع کرد - باز

الحسن الامروهی الذی اقبل علی اقبال من لبس الصفاقة - وخلع الصداقة

محمد احسن امروہی کہ سوی من ہیچو بیحیایان متوجہ شد - وازراستی خود را دور افگند -

الحاشیه - هذا الرجل لا یحسب العربیة المبارکة - ام الالسنة - بل

این شخص عربی مبارک را ام الالسنہ نمی پندارد - بلکہ

هی عنده مستخرجة من العبریة - التی هی لها کالفضلة - ویستیقن ان اثبات

عربی نزدیک او از عبرانی خارج کردہ شدہ است - حالانکہ عبرانی عربی را مثل فضلہ است - واین

هذه الخطة عقدة مستصعبة الافتتاح - او کزندة مستعسرة الاقتداح -

شخص یقین می کند کہ عربی را ام الالسنہ قرار دادن کارے مشکل است کہ نتواند شد - یا مثل سنگے است

مع انا فرغنا من فتح هذا المیدان - فی کتابنا منن الرحمن - وسوف

کہ از ان آتش بیرون نتواند آمد - حال آنکہ ما از فتح این میدان فراغت یافتیم - واین فراغت در کتاب

واعتلقت اظفارہ بعرضی کالذیاب۔ ومخلبہ بثوبی کالکلاب۔ ونطق بکلم

وناخنہای ہمچو گرگان بآبروی من آویختند۔ وپنجہ ہمچو سگان بجامہ من درآویخت۔ وسخنانے برزبان

لا ینطق بمثلہا الاشیطان لعین۔ وآخرہم الشیطان الاعمٰی۔ والغول الاغوٰی۔

خود آورد کہ بجز شیطان لعین ہیچکس بدان گونہ تکلم نکند۔ و از ہمہ آخر شیطان کوراست و دیو گمراہ۔

یقال لہ رشید الجنجوہی۔ وہو شقی کالامروہی۔ ومن الملعونین۔

کہ اورا رشید احمد گنگوہی می گویند۔ واو ہمچو محمد حسن امروہی بدبخت است و زیر لعنت خدا تعالیٰ است

فہؤلاء تسعۃ رہط کفرونا وسبونا وکانوا مفسدین۔ ونذکر

پس این نہ شخص اند کہ تکفیر ما کردند و دشنامہا دادند و از مفسدان ہستند۔ و ما باوشان

معہم الشیخین المشہورین۔ یعنی الشیخ الٰہ بخش التونسوی والشیخ غلام نظام الدین

دو مشہور شیخ را نیز ذکر می کنیم۔ یعنی شیخ الٰہ بخش تونسوی و شیخ غلام نظام الدین بریلوی۔

بقیہ حاشیہ

یشاع فی الدیار والبلدان۔ فیومئذ تسود وجوہ المنکرین۔ وانا نصرنا فی افکارنا

منن الرحمان شدہ است۔ وعنقریب آن کتاب در شہرہا شائع کردہ خواہد شد۔ پس دران روز روی

وایدنا فی انظارنا۔ من اللّٰہ رب العالمین۔ ودسنا فیہ کل دوس۔ الذین یقولون

منکران سیاہ خواہد گردید۔ وما در فکرہاے خود ونظرہای خود از خدا تعالیٰ تائید یافتیم۔ وما آنانرا کہ میگویند

ان العربیۃ ما سبق غیرہ بطوس۔ بل ہی کاللباس المستبذل لو الوعاء المستعمل

کہ عربی در حسن خود بر غیر خود سبقت نبردہ است بلکہ آن مثل لباس کار آمدہ یعنی کہنہ و ظرف مستعمل یعنی

وکشیٔ ہو سقط صلفۃ غیر معین۔

بیکار است و مثل چیزے ردی بی سود است کہ ہیچ نفع نہ بخشد دران کتاب بخوبی پامال کردیم۔

وانا اثبتنا دعوانا حق الاثبات۔ واریناہ الامر کالبدیہیات۔ مصیبین غیر مسقطین۔

وما دعوی خود را چنانکہ حق ثابت کردن است ثابت کردیم۔ وامر مقصود را مثل بدیہیات نمودیم۔ و

البريلوي وانهما من المعرضين - فندخلهم في الذين خاطبناهم ليكونا من

واین ہر دو از اعراض کنندگان ہستند - پس ما ایشانرا نیز ہم در آنان داخل میکنیم کہ مخاطب ما

المصدقين او المكذبين - وما نقول فيهم شيئاً الا بعد ان يرينا الله وهو اعلم بما في

ہستند تا از زمرہ مصدقان شوند یا از مکذبان - و ما در حق ایشان چیزے نمی گوئیم - مگر آنچہ خدا تعالی بر ما ظاہر کند -

صدور العالمين - بيد انا نجعلهما غرضاً لهذه المخاطبات وندعوهما للمباهلة

وا ہر چہ در سینہ ہائے مردم است خوب می داند - مگر این است کہ ما ہر دو را ہمچو برادران او شان نشانہ

او رؤية الآية او للمناضلة في عربي مبين -

این مخاطبات می سازیم - و ایشانرا برائے مباہلہ یا برائے دیدن آیات یا برائے مقابلہ انشاء عربی می خوانیم -

فيا حسرة على وهن اراء علمائنا الجهلاء - ان هم الا كالعجماء - ولا يدرون مناهج

براہ صواب رفتیم و ہیچ غلطی نکردیم - پس بر سستی رائے علماء ما کہ در حقیقت جاہل اند حسرتہاست - ایشان مثل چارپایہ

تحقيق الاشياء - وما كانوا متدبرين - كثرت البدعات وعم البلاء - وكل طرف

ہستند - و طریقہ تحقیق اشیاء را نمی دانند و متدبر نیستند - بدعتہا و بلاہا بسیار شدہ اند و در ہر طرف فتنہ خطرناک

فتنة صماء - والعلماء السفهاء - فارحم عبادك يا ارحم الراحمين -

است - و علماء این سفیہان ہستند - پس خدایا بر بندگان خود رحم کن -

واما سبب هذا الخطاء الارحل - فاعلم انهم قوم رغبوا في فضالة الماكل - و

و سبب این خطاکو را حقیقت این است کہ این مردم در فضلہ خوردہ دیگران رغبت کردہ اند - و خود

ما جاهدوا للتجديد المنهل - وحبسوا انفسهم على معارف التحقيقات - بل رضوا

برای تازہ کردن چشمہ کوشش ننمودند - و نفسہای خود را بر سر کہای تحقیقات ضبط نکردند - بلکہ ہمچو طبیعتہا کرم

كطبائع خرقاء بالتقليدات - واطلقوا جرد الامعان والاثبات - كالمتغفلين

جہالت بہ تقلید راضی شدند - و اسپان فکر و ثبوت بہم رسانیدن را از دست خود چون لاپروایان

عربی عجم چیست

واما الآخرون الذين سموا انفسهم مولويين - مع كونهم من الغاوين

مگر آن دیگر مردمان که باوجود جاهل بودن نام خود مولوی نهاده اند -

الجاهلين فننزه الكتاب عن ذكرهم - ولا نجس الصحيفة من كثرة ذكر الخبيثين

پس ما کتاب را از ذکر او شان پاک می داریم - و این رساله را از کثرت ذکر خبیثان نجس نخواهیم کرد

من غير ضرورة - وانهم من الجاهلين المعلّمين - الذين يقلدون اكابرهم وليسوا

و ایشان آن جاهلان هستند که در شرارتها تعلیم داده شده اند - و مقلد اکابر خود هستند و

من المتدبرين - فايها الشيخ انى اعلم انك رئيس هذه الثمانية - وكمثل املم

از تدبر کنندگان نیستند - پس ای شیخ من می دانم که تو رئیس این هشت کس هستی - و این گروه باغی را مثل

غير مبالين - وانا اذا فحصنا حق الفحص الدقيق - وبلغنا الامر الى اقصى مراتب

بی پروا کردند - و ما چون بنظر دقیق تفحص کردیم - و کار را تا نهایت درجه تحقیق رسانیدیم

التحقيق - فانكشف ان الالسن كلها ماخوذة من العربية - ومستخرجة من

پس ظاهر شد که همه زبانها از عربی ماخوذ اند - و از خزائن این زبان خارج

خزائن هذه اللهجة - والآن موجودة كالوجوه الممسوخة المغيّرة الملوّحة -

شده اند - و اکنون بچهره های تغیر یافته و سوخته و مجروح و مضروب موجود اند -

وكالجروحين المضروبين - وقد بُدّل نظامها - وغُيّر موضعها ومقامها -

و نظام آن زبانها مبدل کرده شد - و موضع و مقام آنها را

واخرجت من جواهر منتظمة - وسلسلة ملتئمة - وتاهت كالمتفرقين -

تغییر داده شد - و از جواهر منتظم و سلسله های باهم پیوند یافته خارج کرده شد - و همچو تفرقه یابان آواره شدند

مكان بعضها اليوم على رباوة - وبعض آخر في وهد متكاً على هراوة - والبعض

پس بعض آن گویا بر پشته استاده است - و بعض در زمین پست بعصا تکیه کرده - و بعض پیاده در ردی

تلك الفئة الباغية - وهم لك كالتلامیذ فی الغواية او كالمسحورین -

امام قائم شدی - واین مردم ترا مثل شاگردان در گمراهی هستند یا همچو کسانے که بر ایشان

فاتی بخیلك ورجلك - واجمع كل جهلك وانواع الافتنان - واتی مع جموعك

جادو کرده باشند - پس باسواران خود و پیادگان خود نزدم بیا - و همه دجل خود را و همه قسم فتنه را با جماعتهای خود

من اهل العدوان - وصل علی کحبشی صال علی کعبة الرحمان - ثم

جماعتهای خود از اهل تجاوز نزدم بیا و مثل آن حبشی بر من حمله کن که بر کعبه مکرمه حمله کرده بود - باز قدرت

شاهد قدرة الله الدیان - فان اعرضتم وحسرتم - وواریتم الوجوه وفررتم -

خدای جزا دهنده را به بین - پس اگر شما اعراض کنید و درمانده شوید - و روها را بپوشانید و بگریزید -

لقم وجهه برداء - وتنكر شخصه كعرهاء - ومنها الفاظ كانها دفنت ولو عدت

خود را پوشیده - و همچو قرضداران شکل خود نهفته - و بعض چنین لفظ اند که گویا آنها دفن کرده شده اند - واز

من الاتراب - وهیل علیها الزوائد كهیل التراب - وانا نعرفها الیوم كرجال

هم زادان دور انداخته شدند و بر آنها همچو خاک زوائد انداخته شدند - و ما امروز آن الفاظ را بدان

تكلموا فی الاجداث - وبعثوا بعد ما سمع نعیهم بنوازل الانبثاث - او كالف

می شناسیم که کسانے شناخته می شوند که در قبرها گفتگو کنند و بعد از انکه از حوادث پراگندگی خبر موت ایشان رسید

یفقد - ویسترجع له بعد مناحة تعقد - فخرجت الآن كنعش المیت - او كالغلام

باز از قبر بیرون آیند - یا مثل دوستے که مفقود الخبر باشد و بعد انعقاد مجلس ماتم بر وانا الیه راجعون گفته شود - پس اکنون

الفار من البیت - او النسیب المهجور من الاقارب - او الابن الغائب الهارب -

آن لفظها مثل لاش میت بیرون آمده اند - یا مثل آن غلام آمده اند که از خانه گریخته بود - یا مثل آن عزیز قریب النسب

فمنها لفظ ماری انتلام حبته - وفقل كماسا فر بسلامة وصحة - ومنها

که از اقارب خود جدا شده بود - یا مثل آن پسر که گم شده و گریخته بود پس از آن لفظها آن لفظ است که یک حبه نقصان او

فتقع الحجة عليكم الى ابد الآبدين - ويعرف الذين يلقفون منك القول المجهول -

پس حجت الہی برائے ہمیشہ بر شما خواہد افتاد - و آنانکہ از تو قول مجہول را می گیرند - وہذیان باہم بافتہ

والهذيان المفتول - انك كنت من الكاذبين - فيبكون عليك كما يبكى على

قبول مے کنند خواہند دانست کہ تو از دروغگویان ہستی - پس بر تو چنان خواہند گریست کہ بر زیان

الخاسرين - ويسترجعون كما يسترجع للمصابين - فتصبح كالمخذولين - فناج

کاران می گریند - و انا للہ خواہند گفت چنانکہ بر مصیبت زدگان می گویند - پس ہمچو مخذولان صبح خواہی کرد

نفسك فى القبول او الاعراض - من قبل ان تذبح كالعرباض - وتلحق بالملومين -

پس درباره قبول یا کناره کردن با نفس خود مشوره کن قبل از انکه ہمچو شتر کشته شوی - و با یان ملحق شوی کہ مورد ملامت شدند

ما رئ اثر الاستلام - حتى بلغ الى الاخترام - وبكت عليه ورثاءه كالنوادب -

نہ شد - و چنانکہ سفر کرده بود بسلامت و صحت باز آمد - و از آنہا لفظے است کہ اثر سودن را ابدید تا آنکہ تا بیخ کندن نوبت

بعد ما كان كارباب المآدب - وصار كالجنائز بعد ما كان من اهل الجوائز - و

او رسید - و وارثان او مثل زنان ماتم کنندگان بر وگریستند بعد از انکہ ہمچو میزبانان بود کہ ضیافت می کنند - و مثل جنازہ ہا

ما هذا من الدعاوى التى لا دليل عليها - و لا من الامور

شد بعد از انکہ از اہل بخشش بود - و این از ان دعوی ہا نیست کہ برو دلیلے نباشد - و نہ از ان امور است کہ حق نزد

التى لا يوجد الحق لديها - بل عندنا ذخيرة من هذه

آن یافتہ نمی شود - بلکہ نزد ما ازین نظیرہا ذخیرہ است

النظائر - ووجوه شافية لمرتاب الحائر - والذين مارسوا

و برائے شک کننده حیران شونده وجوه شافیہ موجود ہستند - و آنانکہ ممارست لغات

اللغات وفتشوها - واطلعوا على عجائب العربية وشاهدوها - فاولئك

کردند - و تفتیش لغات نمودند و بر عجائبات عربیہ اطلاع یافتند و مشاہده کردند - پس این مردم

وقد سمعت ان الشريطة الاولى التى اُحكمت للمناضلة - ووجبت لكل من قام

وتو شنیدهٔ که آن شرط که برای مباحثه پخته کرده شده است و برای هر مباحث واجب قرار داده

للمباحثة - هو ان ياتى مناضل بكتاب من مثل هذا الكتاب - النظم بعدة

شده آن این است که مقابله کننده کتابے مثل این کتاب بیارد - نظم بشمار نظم

يعلمون بعلم اليقين - ويستيقنون كعارف الحق المبين - ان العربية منفردة فى

بعلم یقین و معرفت کامل مے دانند که زبان عربی در صفات خود

صفاتها - وكاملة فى مفرداتها - ومعجبة بحسن مركباتها - ولا يبلغها لسان من

مفردات خود کامل و منفرد است و باحسن مرکبات خود در عجیب اندازه است - و ہیچ زبانے از زبانہاے

السن الارضين - واما اليونانية والعبرانية والهندية وغيرها - فتجد اكثر الفاظها

دنیا باو نمی رسد - مگر یونانی و عبرانی و ہندی و دیگر زبانہا - پس تو اکثر الفاظ آنہا از قبیل تراش و خراش

من قبيل البري والنحت - وشتان ما بينها وبين المفرد البحت - وذالك يدل على

خواہی یافت - و در مفرد خالص و ہیچو مرکبات بسیار فرق است - و این امر دلالت

ان تلك الالسنة - ليست من حضرة العزة - ولا من زمان بدء البرية - بل تشهد

می کند که این زبانہا از طرف خدا تعالی نیستند و نه از ابتدای پیدایش اند - بلکه فراست

الفراسة الصحيحة - ويفتى القلب والقريحة - انها نحتت عند هجوم الضرورات -

صحیحه و دل سلیم گواہی می دہند که این زبانہا بوقت ضرورتہا تراشیده شده اند

وصيغت عند فقدان المفردات - وسُرقت مفرداتها من العربية بانواع الخيانات -

و بروقت فقدان مفردات از مرکبات کار گرفته اند و مفردات را از عربی بطور دزدی گرفته اند -

ففكر ان كنت من الطالبين -

پس فکر کن اگر طالب حق ہستی -

النظم والنثر بعذۃ النثر مع تسویۃ التوشیۃ والاختضاب۔ فان اتیتم بکتاب

ونثر بشمار نثر وہمچنین در رنگینی عبارت برابری را ملحوظ دارد پس اگر شما ہمچو این کتاب

من مثل ھذہ الرسالۃ۔ وفعلتم ذالک الی شھرین لاراءۃ الفضل و

بیاوردید۔ واین کار را تا دو ماہ بجا آوردید

وھذا امر ثبت بدلائل واضحۃ۔ وبراھین ساطعۃ۔ وعندنا

واین آن امرے ست کہ بدلائل واضحہ وبراہین ساطعہ ثابت شدہ است۔ ونزد ما از مفردات

ذخیرۃ عظیمۃ من مفردات انکلیزیۃ۔ وجرمنیۃ۔ واطینیۃ

انگریزی وجرمنی ولاطینی وروسی ویونانی

وروسیۃ۔ ویونانیۃ۔ وھندیۃ۔ وصینیۃ۔ وفارسیۃ۔ والسن اخری

وشاستری وچینی وفارسی ودیگر زبان ہا ذخیرہ کلان است۔

من دیار بعیدۃ وقریبۃ۔ وقد اثبتنا انھا حرفت من کلم عربیۃ مطھرۃ۔ لو رئیتھا

وثابت کردیم کہ آن ہمہ الفاظ از کلمات عربیہ مطہرہ تحریف کردہ شدہ

لملئت خوفا ورعبا واقررت بصدق کلامنا کالتائبین الرجعین

اند۔ اگر تو آن الفاظ را ببینی بر تو خوف ورعب مستولی شود وبصدق کلام ما اقرار کنی ومثل تائبان ورجوع

وقلت سبحان الذی جعل العربیۃ ام الالسنۃ کما

کنندگان شوی وبگوئی کہ پاک آن ذاتست کہ زبان عربی را مادر زبان ہا گردانید۔ چنانچہ

جعل مکۃ ام القری وجعل رسولنا امیا لھذہ الاشارۃ۔

مکہ را مادر تمام آبادی ہا کرد۔ ودر رسول ما را بہر ہمین اشارہ امی نام نہاد۔ وزبان عربی را

وجعلھا خاتم السن العالمین۔ کما جعل رسولنا خاتم النبیین۔ وجعل

برائے زبانہای جہانیان خاتم الالسنہ گردانید۔ چنانکہ رسول ما را خاتم الانبیا گردانید وقرآن را

الجلالة- فاجيئكم كالمعتذرين التائبين- وان لم تقدروا فعليكم ان تقروا

پس نزد شما ہچو عذر آورندگان توبہ کنندگان خواہم آمد- واگر شما بر پیش کردن نظیر قادر نشوید پس

بانه اية من آيات الرحمان- لا من فعل الانسان- وما شق عليكم بعد اقراركم

بر شما لازم خواہد بود کہ اقرار کنید کہ این نشانی از نشانہای خدا تعالی است نہ از فعل انسان- وبعد اقرار کردن ہیچ بار

القران ام الكتب وجعله صحفا مطهرة فيها كتب الاولين والآخرين-

ام الکتب قرار داد- وآنرا صحف مطہرہ کرد- ودر و خلاصہ تمام کتب درج کرد-

ثم سئل المعترض المذكور عن وجه تسمية بعض اسماء يحسبها

باز معترض مذکور از وجہ تسمیہ بعض آن اسماء سوال کردہ است کہ آنہا را جامد می پندارد-

جامدةً- فاعلم انها وكذالك اسماء اخرى ليست جامدة حقيقة- بل

پس بدانکہ نہ آن اسماء ونہ دیگر اسما بوجہ حقیقت جامد ہستند بلکہ این

هو ظن الذين ما تدبروا حق التدبر واتبعوا روايات مسموعة- وحرّموا على انفسهم

ظن کسانے است کہ تدبر نکردند چنانکہ حق تدبر است و روایات مسموعہ را پیروی نمودند- واین امر بر نفسہای

ان يتعمقوا كالمحققين- الا يعلمون ان الله علم آدم الاسماء ليكمله علما وحكمة-

خود حرام گردانیدند کہ ہچو محققان تعمق بجا آرند- آیا نمی دانند کہ خدا تعالی آدم علیہ السلام را اسما بیاموخت

فما ظنهم اعلمه اسماء اً مهملة- ايعزون الى الله لغوا خاليا عن المعنى المكنون-

تا او را علم وحکمت بیاموزد- پس آیا گمان ایشان این است کہ خدا آدم را اسماء مہملہ وبے معنی بیاموخت-

ويجعلونه واضع لغو سبحانه وتعالى عما يظنون- الا يعلمون ان الغرض من تعليم

الاسماء كان افادة- والمهمل لا يزيد معرفة ولا تبصرة- ويعلم كل من له

آیا سوی خدا لغوی را منسوب می کنند کہ از معنی مقصود خالی است- وخدا تعالی را واضع کنندہ لغو قرار می دہند

الآن تصافونی مصدقین - ذالك خیر الطرق واحسن الانتظام - وفیه امن

برشما نیز ہم مگر اینکه با من بحالت تصدیق دوستی کنید - این بہترین طریقه ہا و احسن انتظام است - و درین ہر دو فریق را

للفریقین من تکالیف السفر ومتاعب ترك المقام - وحرج آخر لابد منه

از تکالیف سفر و رنج ترک مقام امن است - و دیگر حرجہا که مسافران را ضرور

حظ من الدهاء - ان عدم علم الاشیاء لا یدل علی عدم الاشیاء -

خدا تعالیٰ ازین بدگمانی ہا پاک بلند تر است - آیا نمی دانند که غرض از تعلیم اسماء افاده بود - و جہل نه معرفت را

وانا لا نعلم منافع کثیر من المخلوقات - مع انه لا یقال انها خالیة من

زیاده می کند و نه بصیرت را - و ہر شخصے که او را بہره از دانش است میداند که عدم علم شی بر عدم شی دلالت نمی کند و ما بر منافع

النفع فی علم رب الکائنات - بل الاصلاق بمثل هذه الاوهام - من

بسیارے از مخلوقات اطلاع نمی داریم با وجود اینکه این گفته نمی شود که در حقیقت آن اشیا در علم خدا تعالیٰ خالی از نفع ہستند

سیر الجهلاء السفهاء اللئام - فاتق الله ولا تعز المهملات الی منبع الحق والحکمة

بلکه بمثل این وہم ہا آویختن سیرت جاہلان است - پس از خدا بترس و مہملات را سوی آن ذات نسبت مکن که منبع حق و حکمت است

فان الله ما علم آدم الا معانی الاسماء التی هی مفاتیح الاسرار المخزونة -

زیرا که خدا تعالیٰ آدم علیه السلام را ہمان معانی اسما تعلیم کرد که اسرار مخزونه را کلید بودند -

ومن اجلی البدیهیات ان الشریعة الکبری الابدیة -

و نیز این امر اجلی بدیہیات است که شریعت کبریٰ ابدیه که شریعت اسلام است

والملة المحیطة الکاملة تقتضی ان تنزل بلسان

تقاضا می کند که در زبانے نازل شود که اکمل الالسنه

تکون اکمل الالسنة واوسع الاوعیة - والا یتیما شریعة جارت

باشد و ظرف او از ہمه ظرفہا وسیع تر باشد - خصوصاً آن شریعت که چنین

للمسافرين- ثم ان اتفق بعده انكم ظننتم بي الظنون- وزعمتم انه الفه الشاميون-

پیش می آیند- بازاگر این امر پیش آمد که شما را بر من بدگمانی ها پیدا شد و گمان کنید که این کتاب را شامیان

او اعان عليه قوم آخرون- فاقبل ان تناضلوني بالمشافهة- بعد ان تقرّوا بانكم

تالیف کرده اند یا قومے دیگر بران مدد کرده است- پس قبول خواهم کرد که بالمواجهه با من معارضه کنید- بعد زین

بكتاب فيه اعجاز البلاغة والفصاحة- وهو يطلب عبارات من مثله

کتابے آرد که از روی بلاغت و فصاحت معجزه ہست- و از ہمه زبانہا نظیر بلاغت می جوید

من جميع الالسن وكافة البرية- فانت تعلم ان هذا الاعجاز تحتاج الى

پس تو میدانی که این اعجاز بسوی کمال آن زبان محتاج است

كمال اللسان- ويقتضي ان يكون ظرفها وسيعا كمثل قوى الانسان-

که در وی این کتاب نازل شد- و می خواهد که ظرف آن زبان چنان وسیع باشد که ظرف قوتہای انسان وسیع است

فان اللسان كوعاء لمتاع البيان- وكصدف لدرر العرفان- فلو فرضنا

چرا که زبان برائے متاع بیان مثل آوندی است یا ہمچو صدف است برائے درہای معرفت- پس اگر این فرض

ان لسانا اخرى اكمل من العربية- فلزمنا ان نقر انها اسبق منها في

کنیم که زبانے دیگر از عربی اکمل است پس ما را لازم خواهد بود که اقرار کنیم که آن زبان در میدانہائے بلاغت

ميادين البلاغة- وانسب لحسن اداء المعارف الدينية- فكان الله

از عربی سبقت ها دارد- و برائے ادائی معارف دینیه انسب و اولی ہمان زبان است- پس گویا خدا تعالیٰ

اخطاء في تركه اياه وانزاله القرآن في هذه اللهجة الناقصة- فتب ايها

خطا کرد که آن افضل زبان را ترک نمود- و در عربی که از ان فروتر است قرآن شریف را نازل فرمود- پس ای

المسكين ولا تتبع اهواء النفس الامارة- ولا تغشاوة الجهل والعصبية-

مسکین توبه کن- و ہوای نفس اماره را پیرو مباش- و از پرده جہل و تعصب کناره کن-

نفخ اسم: بسم

عجزتم من نوع تلك المقابلة - ولكم ان تقولوا ان هذا انشاء الشاميّين - والاقبل لنا

اقرار که از مثل این مقابله عاجز آمده اید - و شما را اجازت است که بگوئید که این تالیف شامیان است - و ما با شامیان

والاترفع راسك كالمجترئين - واما قولك ان لفظ التحت والتراب والميزاب - اسماء جامدة

ہیچ بیباکان سر خود بلند مکن مگر این قول تو که لفظ تحت و تراب و میزاب الفاظ جامد ہستند

لايثبت اشتقاقها من الكتاب - فهذا خطاء منك ومن امثالك وفساد نشاء من درايتكم

که اشتقاق آنها بکتاب ثابت نمی شود - پس این خطاء تو و امثال تست و این فسادی است که از قصور درایت

الناقصة - لامن قصور شان العربية المباركة الكاملة - ايها المسكين ان لفظ التحت

ناقص شما پیدا شده است - نه قصور عربی که مبارک و کامل است - ای مسکین لفظ تحت در اصل طیتہ

كان في الاصل طيتةً - ومعناه ما كان تحت القدم وحاذى الفوق جهة - ثم بدّل

بود ومعنی او ہر چه زیر قدم باشد - و فوق را محاذی افتاده باشد - باز طا را به تا

الطاء بالتاء - والياء بالحاء - بكثرة الاستعمال - ونظائره كثيرة وشهد عليه كثير من الرجال -

بدل کرده شد و یا را به حا از کثرت استعمال - و نظیرهای این بسیار اند و بران گواهی مردان این لغت است

ولو كنت من الغافلين - ثم ليس لفظ التحت جامدا كما هو زعمك من الجهالة - بل تصريفه

اگرچه تو از غافلان باشی - باز لفظ تحت جامد نیست چنانکه از نادانی زعم تست - بلکه در کتابهای قوم

موجود في كتب القوم واهل هذه الصناعة - وفي الحديث لاتقوم الساعة حتى تظهر

و اہل این صناعت تصریف آن موجود است - و در حدیث است که قیامت برپا نخواهد شد تا وقتیکه تحوت

التحوت - اى قوم اراذل لايؤبه لهم يكون لهم الحكم والجبروت - ويكونون من المكرمين -

پیدا نشوند - ای کسانیکه حقیر بودند - و مردم ایشان را چیزے نمی دانستند حکومت و مرتبه ایشان را مسلم خواهد شد -

واما التراب فاعلم ان هذا اللفظ ماخوذ من لفظ الترب - وترب الشيء الذي خلق معه ذالك

مگر تراب پس بدانکه این لفظ از لفظ ترب ماخوذ است و ترب شی نزد عرب چیزیست که همراه آن چیز پیدا

بالشامیین - ونقولوا ان هذا من علماء آخرین - ولا طاقة لنا بهم انهم من الادباء

مقابلہ نتوانیم کرد - یا این بگوئید کہ این تالیف دیگر مولویان است و ما طاقت مقابلہ اوشان نداریم زیرا کہ اوشان

الشی عند اهل العرب - وقال ثعلب ترب الشئ مثله وماشابهه شیئا فی الحسن والبهاء -

شود - و ثعلب گفتہ کہ ترب چیزے آن چیز باشد کہ بخوبی خود باو مشابہت دارد -

فعلی هذین المعنیین سمی التراب ترابا لکونها فی خلقها ترب السماء - فان الارض خلقت

پس بریں معنی زمین ترب آسمان است - چرا کہ زمین در ابتداء زمانہ ہمراہ آسمانہا پیدا کردہ شدہ

مع السماء - فی ابتداء الزمان - وتشابهها فی انواع صنع الله المنان - وکذالک خلق

و در انواع صنع خدا تعالی باہم مشابہت می دارند - و ہمچنین خدا تعالی ہفت

الله سبع سموات منورة من الشمس والقمر والنجوم - وخلق مثلهن سبع ارضین

آسمان پیدا کرد - و آن ہر ہفت را با فتاب و ماہ و ستارہ ہا روشن کرد - و مثل آسمانہا ہفت زمین پیدا نمود -

منورة من الرسل والانبیاء وورثاءهم من اهل العلوم - ولعل لفظ سبع ارضین کان

و در و پیغمبران و وارثان پیغمبران بیا فرید - و شاید از لفظ ہفت زمین اشارہ سوے

اشارة الی عدة الاقالیم - والله اعلم بما اراد من هذا التقسیم - وهو یعلم ما فی العلمین -

ہفت اقلیم باشد - و خدا خوب می داند کہ ازین تقسیم مراد چیست - و خدا تعالی ہر چہ در جہانیان است میداند -

وقال ابن بزرج کل ما یصلح فهو متروب بعد الاصلاحات فالارض تراب لما اصلحها الله بالعمارات -

و ابن بزرج فرمودہ است کہ ہر چیز کہ اصلاح کردہ شود آنرا متروب گویند - پس زمین تراب است چرا کہ خدا تعالی برای

والفلاحات - فخذ من هذین المعنیین ما هو عندک محبوب واترک سیر المستعجلین

آبادیہا و کشاورزیہا اصلاح آن فرمودہ است - پس ازین ہر دو معنی ہر معنی کہ ترا پسند افتد اختیار کن و سیر تیزتاختگان شتابکاران را

واما لفظ المیزاب - فلو فکرت فیه کاولی الالباب - لکنت من المتندمین - ایها المحروم

ترک فرما - مگر لفظ میزاب - پس اگر در وے ہمچو دانشمندان فکر کنی البتہ شرمندہ شوی - ای آنکہ از خوانہائے

الكاملين - اوتقولوا انه من المولوى الحكيم نور الدين - فما لنا ان نناضل

ازادیبان کامل ہستند - یا بگوئید که این تالیف مولوی حکیم نورالدین صاحب است پس ما طاقت نداریم که

بهذا الفاضل الاجل انا من الجاهلين الاميين - وانى بعده ساجيد قبل مشافهها -

باین فاضل بزرگ مقابله کنیم چراکه ما ازجاهلان وامیان هستیم - ومن بعد این اقرار عنقریب روبروی شما فی البدیهه

بقیہ حاشیہ

من موائد الادب - اعلم ان هذا اللفظ مشتق من لفظ الارب - يقال ازب الماء -

ادب محروم - بدانکه این لفظ از لفظ ازب مشتق است اهل عرب می گویند ازب الماء

اى جرى - فارجع يا خادع النوكى - الى لسان العرب او كتب اخرى - ولا تهلك

یعنی جاری شد آب - پس برای تسکین خود ای فریب دهنده احمقان لسان العرب یا دیگر کتب را ببین - ونفس خود

نفسك فى غيابة جب الجاهلين - وانى تركت بعض الفاظك المعروضة خوفا من الاطناب -

را در تنگ چاه جاهلان هلاک مکن - ومن بعض الفاظ که تو پیش کردی از خوف طول کلام ترک کردم -

لامن الاستصعاب بل هى اظهر اشتقاقا عند اولى الالباب - ففكر كطلاب الحق والصواب - وما

نه از وجه مشکلے - بلکه آن الفاظ نزد خردمندان بین الاشتقاق اند - پس همچو طالبان حق وصواب فکر کن - وگمان

اظن ان تفكر كالعاقلين - فسلام عليكم لانبتغى الجاهلين - الست هو الرجل الذى قرء

نمی کنم که تو همچو عقلمندان فکر کنی - پس سلام برشما ما با جاهلان مکالمه نمی خواهیم - آیا تو همان نیستی که بر وقت ذکر بحث توفی

عند ذكر بحث التوفى توفى ما ضمنت استشهادا - وما علم فرق التفعل والتفعيل غباوة

شعر توفی ما ضمنت بر شهادت دعوی خود خوانده بود - واین ندانست که آن تفعل واین تفعیل است بسبب

وعنادا - فهذا علمكم وفهمكم وفضلكم - ثم بهذا العقل كبركم وزهوكم وبخلكم - وتكفيركم و

غباوت وعناد که داشت - پس این علم وفهم شماست وفضل شما - باز بدین عقل کبر وناز وبخل وتکفیر وتحقیر است

تحقيركم - فنعوذ بالله الحفيظ المعين - من شر الخائنين الجاهلين المفترين - منه

پس ما پناه خدای نگهدارنده مددکننده از شر خائنان وجاهلان ومفتریان می گیریم - منه -

واحسب هذا الامر تافها - فتعرفونني بعد حين - ان الذين يكونون لله فيكون

سخنان بلاغت خواهم گفت - واین امر را چیزے اندک می شمارم - پس تا وقت قلیل مرا خواهید شناخت - آنانکه برای خدا

الله لهم - الا ان اولياء الله هم الغالبون في مال الامر على المخالفين - كتب الله

می شوند خدا برای ایشان می شود - خبردار باشید که اولیاء خدا را خاصا است که در انجام کار ہمان گروه غالب می شوند - خدا از قدیم

لاغلبن انا ورسلي ان الله لا يخزي عباده المامورين -

نوشته است که من و فرستادگان من غالب شوندگان هستند - خدا تعالی بندگان مامور خود را رسوائی کند -

هذا شرط بيني وبينكم - فسنوا انفسكم - ثم انتم تعلمون ان فضيلة

این شرط در من و شما است پس نفسهای خود را بلند کنید — باز شما می دانید که فضیلت علماء

العلماء باللسان العربية - وهي المفتاح لفتح اسرار العلوم الدينية - وهي مدار

بزبان عربی است - و ہمین زبان برای کشودن رازہاے علوم دینیه کلید است - و ہمین زبان فہم

فهم معارف الفرقانية - والذي ليس من نحارير الادباء - ولا كمثل نوابغ الشعراء -

معارف قرانیه را مدار است - و آنکه از ماہران علم ادب نیست — و نه مانند شاعران نابغه

فلا يمكن ان يكون من فحول الفقهاء - والراسخين في الشريعة الغراء - او من

پس او را ممکن نیست که از فقہاء نر باشد - و در شریعت رسوخ داشته باشد - یا از جمله

العارفين الفقراء - بل هو كالانعام - واحد من العوام - والجاهلين -

فقراء عارف باشد - بلکه او مثل چارپایان و یکے از عوام است -

واما الرجل الذي يقدر على كلام غض طري في هذه اللهجة - و

مگر آن مردے که بر کلام تازه و تر درین زبان قادر است -

يسلك عند نطقه مسالك الفصاحة والبلاغة - ويعلم فروق المفردات - وخواص

و در وقت نطق بر راه ہای فصاحت و بلاغت می رود - و فرقہاے مفردات و کیفیت جملہای

التاليفات - وكوائف الجمل المركبة - فهو الذي جعله الله رحيب الباع خصيب

مرکبه خوب میداند و از خواص تالیف کلمات بخوبی آگاه است - و آن شخصے است که خدا تعالی او را درین خزینہای

الرباع - في هذه الخزائن العلمية - ومن ادعى انه من الواصلين والفقراء العرفاء -

علمی فراخ دست و بسیار مالدار گردانیده - و ہر که دعوی کرد که او از واصلان و فقراء عارفین است

وليس من عارفي هذه اللسان كالادباء - ففقره ليس فقر سيد الكونين - بل هو سواد

و حالانکه از شناسندگان این زبان نیست — پس فقر او فقر سید الکونین صلی الله علیه وسلم نیست - بلکه آن

الوجه في الدارين - ولا تعجب بهذا البيان - ولا تغضب قبل العرفان - فان الذي يدعي

سیاه روئی در ہر دو جہان است - و برین بیان ہیچ تعجب مکن - و قبل از شناختن غضب مکن - چرا که شخصے که دعوی

محبة الفرقان - كيف يصدء ذهنه في هذه اللسان - وكيف تقاصر مع دعاوي المحبة

محبت فرقان می کند چگونه ذہن او درین زبان زنگ خورده تواند شد - و با وجود دعوی محبت و شوق دل چگونه در

وشوق الجنان - وكيف يمكن ان لا يجلي لقلبه لطف الرحمن - ولا يعلمه الله لسان نبيه

تحصیل این زبان کوتاہی تواند کرد - و چگونه ممکن است که لطف رحمن دل او را روشن نکند - و زبان پیغمبر خود

بالامتنان - ثم انها معيار لحب الرسول والفرقان - فان الذى احب العربية

ازراه انعام اورا بيا موزد - باز اين زبان معيار محبت رسول و فرقان است - چرا كه آن شخص كه عربى را دوست

فيحب الرسول والفرقان احبها - ومن ابغضها فيبغض الرسول والفرقان ابغضها - فان المحبين

داشت پس بوجه محبت رسول و فرقان دوست داشت - و آنكه با عربى بغض داشت پس بوجه بغض او با رسول و فرقان

يعرفون بالعلامات - وادنى درجة الحب ان تحثّك للمضاهات حتى تؤثر طرق المحبوب وتجعلها

بغض داشت - چرا كه محبان بعلامتها شناخته مى شوند - وادنى درجه محبت اين است كه ترا بر مشابهت آماده كند - تا بجويى راه هاى

من المحبوبات - ومن لم يعرف هذا الذوق فانه من الكافرين فى مشرب العاشقين - ومن

محبوب ترا محبوب شوند - و هر كه اين ذوق را نشناسد پس او در مشرب عاشقان از كافران است - و هر كه آنحضرت

احب الفرقان وسيدنا خاتم الانبياء كما هو شرط المحبت والوفاء - فما اظن ان يبقى فى العربية

صلى الله عليه وسلم را و قرآن شريف را دوست دارد - چنانكه شرط دوستى و وفادارى است - پس گمان نمى كنم كه در عربى مثل

كالجهلاء - بل يقوده حبه الى اعلى مراتب الكمال - ويسبق كل سابق فى المقال - ويصير

جاهل بماند - بلكه محبت او او را بسوى بلندترين مرتبه كمال خواهد كشيد - و در سخن هر سبقت كننده را سبقت خواهد كرد - و نطق

نطقه كالدرة البيضاء - ويضمخ كلامه بطيب عجيب ويودع انواع الصفاء - ففكر

او مثل در تابان خواهد شد - و كلام او بخوشبوى عجيب معطر كرده خواهد شد و انواع صفائى داده خواهد شد - پس همچو دوست

كالمحبين - ولولا الحب لما اعطيتها - فمن الحب لقيتها - فهذا آية حبى من ارحم الراحمين

دارندگان فكر كن - و اگر محبت نبودے من علم اين زبان حاصل نكردمے پس محبت بود كه مرا ديدار اين كنانيد - پس از خدا

والحمد لله على ما اعطى وهو خير المنعمين -

تعالى اين نشان محبت من است پس شكر خداى كه مرا اين زبان عطا كرد و او از همه منعمان بهتر است -

بسم الله الرحمن الرحيم

علىّ من الرحمن ذى الآلاء ... بالله حزت الفضل لا بدهاء

علم من از خدا تعالى ست كه خداوند نعمتها ست ... و بذريعه خدا فضيلت را جمع كردم نه بذريعه عقل

كيف الوصول الى مدارج شكره ... نثنى عليه وليس حول ثناء

چگونه تا مدارج شكر او توانيم رسيد - ... تعريف او مى كنيم و نتوانيم كرد

الله مولانا وكافل امرنا ... فى هذه الدنيا وبعد فناء

خدا مولائے ما و متكفل امر ما ست ... چه درين دنيا و چه در آخرت

لولا عنايته بزمن تطلبى ... كادت تعفّينى سيول بكائى

اگر عنايت او در زمانه پيائى جستن من نبودے ... نزديك بود كه سيل هاى گريه مرا نابود كردندے

بشرى لنا انا وجدنا مؤنسا ... ربا رحيما كاشف الغمّاء

ما را خوشخبرى باد كه ما مونسے يافتيم ... كه رب رحيم دور كننده غمها ست

اعطيت من الف معارف لبّها ... انزلت من حِبٍّ بدار ضياء

مغز دو صد من معارف داده شده ام ... و از محبوبے در جاى روشنى فرود آمده ام

نتلو ضياء الحق عند وضوحه
مارو شنی حق را بعد ظهور او پیروی میکنیم
لسنا بمبتاع الدجى بسراء
و تاریکی را بعد طلوع ماه نتوانیم خرید

نفسی نائت عن کل ما هو مظلم
نفس من از همه تاریکی ها دور شد
فانخت عند منوری و جنائی
و ناقه خود را بر آستانه آن خوابانیدم که روشنی بخشنده من است

غلبت علی نفسی محبت وجهه
بر نفس من محبت او غالب شد
حتی رمیت النفس بالالغاء
تا آنکه نفس را از میان افکندم

لما رئیت النفس سدت مهجتی
چون دیدم که نفس من سد راه من است
القیتها کالمیت فی البیداء
پس او را همچو مرده در بیابانے انداختم

الله کهف الارض والخضراء
خدا پناه زمین و آسمان است
رب رحیم ملجاء الاشیاء
خدائے رحیم جائے پناه چیزها

بر عطوف مامن الغرماء
نیکی کننده مهربان جای امن مصیبت زدگان
ذو رحمة و تبرع و عطاء
صاحب رحمت و احسان و بخشش

احد قدیم قائم بوجوده
یکے است و قدیم است و قائم بالذات است
لم یتخذ ولدا ولا الشرکاء
نه پسرے گرفت و نه شریکے دارد

وله التفرد فی المحامد کلها
و او را در تمام صفات یگانگی است
وله علاء فوق کل علاء
و او را بلندی بر بلندی است -

العاقلون بعالمین یرونه
عقلمندان بذریعه مصنوعات او را می بینند
والعارفون به رأوا اشیاء
و عارفان بذریعه او مصنوعات را مشاهده می نمایند

هذا هو المعبود حقا للورى
همین معبود حق برای مخلوقات است
فرد وحید مبدء الاضواء
فرد است یگانه و ابتدای همه نورها از وست

هذا هو الحب الذی آثرته
این همان محبوب است که او را اختیار کرده ام
رب الورى عین الهدى مولائی
رب مخلوقات چشمه هدایت مولائے من

هاجت غمامة حبه فکانها
ابر محبت او بر انگیخت پس گویا آن ابر
رکب علی عسبورة الحداء
بر ناقه باد شمال سواران هستند

ندعوه فی وقت الکروب تضرعا
در وقت بیقراری ها ما او را مے خوانیم
نرضی به فی شدة و رخاء
و در نرمی و سختی ها با او خوشنود هستیم

حوجاء الفته اثارت سرحتی
باد گرد الفت او خاک مرا پراگند
فغدا جنانی صولة الحوجاء
پس دل من بر حمله آن باد گرد قربان شد

اعطی فما بقیت امانی بعده
مرا چندان داد که آرزوی دیگر نماند
غمرت ایادی الفیض وجه رجائی
و دست های فیض او روی امید مرا پوشید

انا غمسنا من عنایت ربنا
ما از عنایت رب خود
فی النور بعد تمزق الاهواء
در نور غوطه داده شدیم و هوا و هوس پاره پاره شد

ان المحبة خمرت في مهجتي
محبت در جان من تخمیر کرده شد
واري الوداد يلوح في احشائي
و می بینم که دوستی در دل من می درخشد

اني شربت كؤوس موت للهدى
من برای هدایت کاسهای موت نوشیده‌ام
فوجدت بعد الموت عين بقاء
پس بعد از موت چشمه بقا یافتم

اني اذيبت من الوداد وناره
من از آتش محبت گداخته شده‌ام
فاري الغروب يسيل من اهرائي
پس اشکهارا می بینم که از گداز تن من روان شده‌اند

الدمع يجري كالسيول صبابة
اشک مثل سیلها از شوق روان است
والقلب يشوى من خيال لقاء
و دل از خیال دیدار بریان می شود

واري الوداد انار باطن باطني
و می بینم که دوستی باطن باطن مرا روشن کرده
واري التعشق لاح في سيمائي
و عشق در سیمای من ظاهر شده است

الخلق يبغون اللذات والهوى
مردم لذات را در هوا و هوس می جویند
ووجدتها في حرقة وصلاء
و من لذت را در سوزش و سوختن یافتم

الله مقصد مهجتي واريده
خدا مقصود جان من است و من او را
في كل رشح القلم والاملاء
در هر قطره قلم و املای خواهم

يا ايها الناس اشربوا من قربتي
ای مردمان از مشک من بنوشید
قد ملئت من نور الفيض سقائي
که از نور فیض حق مشک من پر است

قوم اطاعوني بصدق طوية
قومی است که از صدق مرا اطاعت کردند
والآخرون تكبروا لغطاء
و قومی دیگر است که از پرده نفس تکبر ورزیدند

حسدوا فسبوا حاسدين وآذوا
حسد کردند پس دشنام دادند و همیشه چنین است
حسدت لئام كل ذي نعماء
که لئیمان همه اوقات صاحبان نعمت را حسد می کنند

من انكر الحق المبين فانه
هر که از حق ظاهر انکار کند او سگ است نه انسان
كلب وعقب الكلب سير جفاء
و پس آن سگ سگان هستند که پیروی او می کنند

آذوا وسبوني وقالوا كافر
مرا ایذا دادند و دشنام گفتند و گفتند که کافر است
فاليوم نقضي دينهم بربائي
پس امروز ما قرض ایشان بچیزی زیاده ادا می کنیم

والله نحن المسلمون بفضله
و بخدا که ما بفضل او مسلمانانیم
لكن تغشى جهل على العلماء
لیکن بر علما جهالت حمله کرده است

نختار آثار النبي وامره
ما آثار نبی صلی الله علیه وسلم را اختیار می کنیم
نقفو كتاب الله لا الآراء
و پیروی کتاب الله می کنیم نه پیروی رای دیگر

انا براء في مناهج دينه
ما در دین او [illegible]
من كل زنديق عدو دهاء
از هر زندیق [illegible] است

انا نطيع محمدا خير الورى
ما محمد صلی الله علیه وسلم را پیروی می کنیم
نور المهيمن دافع الظلماء
که نور خدا و دافع ظلمات است

أفنحن من قوم النصارى أكفر	ويل لكم ولهذه الآراء
آیا ما از نصاری کافرتر هستیم	ویل خدا بر شما و بر رای های شما
یا شیخ أرض الخبث أرض بطالة	كفرتني بالبغض والشحناء
ای شیخ زمین پلید زمین بطالت	مرا از روی کینه و بغض کافر قرار دادی
آذيتني فاخش العواقب بعده	والنار قد تبدو من الإيراء
مرا آزار رسانیدی پس از انجام بد خود بی خوف مباش	و سنت الهی است که آتش از افروختن می افروزد
تبت يداك تبعت كل مفاسد	زلت بك القدمان في الأهواء
هر دو دست تو هلاک شواد تو فسادها را پیروی کردی	و بگونا گون قدمهای تو لغزیدند
أودى شبابك والنوائب أخرفت	فالوقت وقت العجز لا الخيلاء
جوانی تو هلاک شد و حوادث ترا قریب به پیر شدن کرد	پس وقت تو وقت عجز است نه وقت تکبر داشتن
تبغي تباري والدوائر منهوا	فعليك يسقط حجرها كل بلاء
تو هلاکت من و گردشها بر من از هوای نفس خود میخواهی	پس بر تو سنگ هر بلائے افتد
إني من المولى فكيف أتبر	فاخش الغيور وأمت بجفاء
من از جانب خدا هستم پس چگونه هلاک شوم	پس از غیرت آن غیور بترس و بظلم خود موت را خریدار مکن
أفتضربن على الصفات زجاجة	انته واطلب طريق بقاء
آیا بر سنگ شیشه را می زنی	خودکشی مکن و طریق باقی ماندن بجو
اترك سبيل شرارة وخيانة	هون عليك وأمت إيذاء
راه شرارت و خیانت را بگذار	بر حال خود نرمی کن و از رنج مبر
تب أيها الغالي وتأتي ساعة	تمسي تعض يمينك الشلاء
ای غلو کننده توبه کن و ساعتی می آید	که دست راست خود را که خشک شده خواهی گزید
ياليت ما ولدت لمثلك حامل	خفاش ظلمات عدو ضياء
کاش مادرے پسرے همچو تو نزادے	که خفاش تاریکی دشمن روشنی است
تسعى لتأخذني الحكومة مجرما	ويل لكل مزور وشاء
تو کوشش می کنی که حکومت مرا همچو مجرمی بگیرد	بر هر دروغ آراینده تمام واویلاست
لو كنت أعطيت لواء لعنة	ما لي ودنياكم كفاني كسائي
اگر حکومت مراد هندی هر آئینه کراهت کردمی	مرا بدنیای شما چه تعلق است مرا کلیم خود کافی است
متنا بموت لا يراه عدونا	بعدت جنازتنا من الأحياء
ما بمرگے مردیم که دشمن ما حقیقت آن نمی داند	جنازه ما از زندگان دور افتاده است
تغري بقول مفتري وتخرص	حكامنا الظانين كالجهلاء
بقول دروغ بافته حکام را می انگیزی	و حکام کسانی هستند که همچو جاهلان بدگمانی میکنند
يا أيها الأعمى أتنكر قادرا	يحمي أحبته من الأسواء
ای کور آیا تو وجود خدا را تسلیم نمی کنی	که محبان خود را خود نزد خود پناه میدهد از بدیها

أنسيت كيف حما القدير كليمه | أو ما سمعت مآل شمس حراء

آیا فراموش کردی که چگونه خدا موسی علیه السلام را نگه داشت | یا انجام کار آن مرد که آفتاب مطلع حراء است نشنیدی

نحو السماء وامرها لا تنظرن | في الارض دسّت عينك العمياء

چشم تو سوی آسمان و حکم آسمان نیست | بلکه چشم نابینای تو در زمین فرو رفته

غرتك اقوال بغير بصيرة | سترت عليك حقيقة الانباء

چند اقوال بغیر بصیرت ترا مغرور کرد | وحقیقت خبرها بر تو پوشیده ماند

ادخلت حزبك في قليب ضلالة | أفهذه من سيرة الصلحاء

گروه خود را در چاه ضلالت افگندی | آیا همین سیرت نیکان است

جاوزت بالتكفير من حد التقى | اشققت قلبي او رأيت خفائي

در کافر قرار دادن از حد تقوی در گذشتی | آیا دل مرا شگافتی یا حال پنهانی مرا دیدی

كمل بخبثك كل كيد تقصد | والله يكفي العبد للازراء

همه مکرے که میداری بکمال رسان | بنده را برای پناه دادن الله کافی است

تاتيك آياتي فتعرف وجهها | فاصبر ولا تترك طريق حياء

نشانهای من ترا خواهند رسید پس آنها را خواهی شناخت | پس صبر کن و طریق حیا را از دست مده

اني كتبت الكتب مثل خوارق | انظر اعندك ما يصوب كمائي

من کتابها مثل خوارق نوشته ام | آیا نزد تو چیزے است که همچو آب من ببارد

ان كنت تقدر يا خصيم كقدرتي | فاكتب كمثلي قاعدا بحذائي

ای خصومت کننده اگر ترا قدرت مثل قدرت من است | پس بمقابله من نشسته بنویس

ما كنت ترضى ان تسمى جاهلا | فالآن كيف قعدت كاللكناء

تو آن نبودی که بجاهل موسوم شدن راضی گشتے | پس اکنون ترا این چه شد که همچو زن ژولیده زبان نشستی

قد قلت للسفهاء ان كتابه | عفص يهيج القيء من اصغاء

تو سفیهان را گفتی که کتاب او | بدمزه است از شنیدن قے می آید

ما قلت كالادباء قل لي بعد ما | ظهرت عليك رسائلي كقيّاء

بگو تو مثل ادیبان چه گفتی | بعد ازانکه رسائل من ترا قی آرنده معلوم شدند

قد قلت اني باسل متوغل | سميتني صيدا من الخيلاء

تو می گفتی که من دلاور و در علم توغل دارم | و نام من شکار نهاده بودی

اليوم مني قد هربت كارنب | خوفا من الاخزاء والاعراء

امروز از من همچو خرگوشے بگریختی | از بیم خوف که رسوا خواهی شد و برهنه خواهی شد

فكر اما هذا التخوف آية | رعبا من الرحمن للاحراء

فکر کن آیا این نشان خدا تعالی نیست | که بر تو رعب انداخت تا ترا ناکام کند

كيف النضال وانت تهرب خشية | انظر الى ذلي من استعلاء

تو چگونه با من معارضه توانی کرد که از خوف می گریزی | این پاداش تکبر و ناز کردن است

ان المهيمن لا يحب تكبرا
خدا تعالی از آفریدگان خود که ضعیف و کرم نیستی

من خلقه الضعفاء ودناء
هستند تکبر پسند نمی کند

عفرت من سهم اصابك فاجئا
از تیرے در خاک غلطانیده شدی که ناگاه ترا رسید

اصبحت كالاموات في الجهراء
و در بیابان همچو مردگان صبح کردی

الآن اين فررت يا ابن تصلف
اکنون ای پسر لاف ها کجا گریختی

قد كنت تحسبنا من الجهلاء
و تو مارا از جهلاء می پنداشتی

يا من اهاج الفتن لنضالنا
ای آنکه فتنه ها انگیخت برای پیکار ما برخیز

كنا نعدك نوجة الحنواء
ما ترا گرد باد جای غبار می پنداشتیم

نطقي لمولى الاسرة جنة
نطق من مثل آن باغ است که بر وادی او باران دهم باریده باشد

قولي كقنو النخل في الخلفاء
و سخن من چون خوشه نخل است که در زمین نرم باشد

مزقت لكن لا بضرب هراوة
تو پاره پاره کرده شدی مگر نه بضرب عصا

بل بالسيوف الجاريات كماء
بلکه به شمشیرها که همچو آب روان بودند

انكنت تحسدني فانّي باسل
اگر تو با من حسد می کنی پس من مردی دلاورم

اصلي فواد الحاسد الخطاء
دل حاسدان خطاکاران را می سوزم

كذبتني كفرتني حقرتني
تو مرا دروغگو قرار دادی تو مرا کافر گفتی تو تحقیر من کردی

واردت ان صيرتني كعفاء
و خواستی که مرا بخاک بیامیزی

هذا ارادتك القديمة من هوى
این قدیم اراده تو در دل تو مانده

والله يكفي مهلك الاعداء
و خدا پناه من و هلاک کننده دشمنان است

اني لشر الناس ان لم ياتني
من بدترین مخلوقاتم اگر مدد خدا مرا نه رسد

نصر من الرحمن للاعلاء
خدای که رحمن و بلند کننده است

ما كان امر في يديك وانّه
هیچ امرے در دست تو نیست

رب قدير حافظ الضعفاء
و خدای لیکن رب قدیر است که نگهدارنده کمزوران است

الكبر قد القاك في درك اللظى
این تکبر است که ترا در جهنم انداخت

ان التكبر اردء الاشياء
بلاشبه تکبر از همه چیزها ردی تر است

خف قهر رب ذي الجلال الى متى
از قهر خدای بزرگ بترس و تا کجا

تقفو هواك وتترون كظباء
خواهش خود را پیروی خواهی کرد و همچو آهوان خواهی جست

تبغي زوالي والمهيمن حافظي
تو زوال من می خواهی و خدا نگهبان من است

عاديت ربا قادرا امرائي
از دشمنی من خدا را دشمن گرفتی

ان المقرب لا يضاع بفتنة
هر که مقرب حق باشد بهیچ فتنه برباد نمی شود

والاجر يكتب عند كل بلاء
و نزد هر بلا برای او اجر می نویسند

ملخاب من خاف المهيمن ربه
هر که از خدا بترسد هرگز زیان نمی بردارد

ان المهيمن طالب الطلباء
بیقین بدان که خدا جوینده جویندگان است

هل تطمع الدنيا منلة صادق
آیا دنیا این طمع می دارد که صادقے ذلیل گردد
هیهات ذلک تخیل السفهاء
این کجا ممکن است بلکه این خیال ساده لوحان است

ان العواقب للذی هو صالح
انجام بیکار بابرای نیکوکاران است
والکرة الاولی لاهل جفاء
و غلبه اول برائے ظالمان است

شهدت علیه خصیم سنة ربنا
برین دعوی آن سنت خدا گواه است
فی الانبیاء و زمرة الصلحاء
که در انبیا و نائبان انبیاء مانده

مت بالتغیظ واللظی یا حاسدی
ای حاسد من بغضب و نائره آتش بمیر
انا نموت بعزة قعساء
که ما با عزت پائدار خواهیم مرد

انا نری کل العلی من ربنا
ما همه بلندی ها از خدای خود می بینیم
والخلق یاتینا لبغی ضیاء
و مردم برای طلب روشنی نزد ما خواهند آمد

هم یذکرونک لاعنین وذکرنا
ایشان ترا بلعنت یاد خواهند کرد
فی الصالحات یعد بعد فناء
و ذکر خیر ما از جمله نیکی ها شمار کرده خواهد شد

هل تهدمن القصر قصر الهنا
آیا تو محل خدا را مسمار خواهی کرد
هل تحرقن ما صنعه بنائی
آیا تو چیزے را خواهی سوخت که ساخته بانی من است

یرجون عثرة جدنا حسداءنا
حاسدان می خواهند که بخت ما بسر در افتد
ونذوق نعماء اعلی نعماء
حالانکه ما نعمتها بر نعمتها می چشیم

اتحسبن امرے کامر عمة
امر مرا امرے مشتبہ مدان
جاءت بک الآیات مثل ذکاء
دہمچو آفتاب ترا نشانہا رسیدہ اند

جاءت خیار الناس شوقا بعدما
مردمان نیک نزدم آمدند
شموا ریاح المسک من تلقائی
بعد ازانکه خوشبوی مشک از جانب من شمیدند

طاروا الی بالفة وارادة
سوی من بالفت و ارادت پرواز کردند
کالطیر اذ یاوی الی الدفواء
مثل آن پرنده که سوی درخت بزرگ پناه می گیرد

لفظت الی بلادنا اکبادها
دیار ما جگر گوشه های خود سوی ما افگند
ما بقی الا فضلة الفضلاء
و بجز آن مردم دیگری نماند که فاضلان را همچو فضله اند

او من رجال الله یخفی سرهم
یا آن مردانے که هنوز راز ایشان پوشیده داشته اند
یاتوننی من بعد کالشهداء
ایشان بعد ازین مثل گواهان خواهند آمد

ظهرت من الرحمان آیات الهدی
از خدا تعالی نشان ها ظاهر شدند
سجدت لها امم من العرفاء
و عارفان بمشاهده آن خدا را سجده کردند

اما اللئام فینکرون شقاوة
مگر لئیمان از بدبختی انکار می کنند
لا یهتدون بهذه الاضواء
باین روشنی ها هدایت نمی پذیرند

هم یاکلون الجیف مثل کلابنا
اوشان همچو سگ های ما مردار می خورند
هم یشرهون کالنسر الصحراء
اوشان حریص مردار همچو کرس بیابان اند

خشوا واخشی الرجال شجاعة
مرا ترسانیدند و مردان بهادری ترسند
فی نائبات الدهر والهیجاء
اگرچه حوادث باشند یا جای پیکار

لما رأیت کمال لطف مهیمنی
هرگاه کمال لطف خدای خود دیدم
ذهب البلاء فما احس بلائی
بلا رفت پس بوجود بلا هیچ احساس نکردم

ما خاب مثلی مومن بل خصمنا
مثل من شخصی هرگز خائب وخاسر نگردد بلکه دشمنی
قد خاب بالتکفیر والافتاء
که برای تکفیر فتوی طیار کرد خائب وخاسر خواهد شد

العم یبدو ناجذیه تغیظا
جاهلی دندان خود را از دشمنی آشکارا می کند
انظر الی ذئب لوثة عجماء
سوی این غبی که مثل چارپایه است نگه کن

قد اسخط المولی لیرضی غیره
برای رضاء اغیار خدا را ناراض کرد
والله کان احق للارضاء
وخدا برای راضی کردن احق واولی بود

کسرت ظروف علومهم کزجاجة
من ظرف علوم ایشان را همچو شیشه شکسته ام
فتطایروا کتطایر الوقعاء
پس همچو غباری که برخیزد پرواز کردند

قد کفروا من قال انی مسلم
آن کسے را کافر قرار دادند که میگوید که من مسلمانم
لمقالة ابن بطالة وعواء
این همه از سخن بطالوی عوعو کننده است

خوف المهیمن فارق فی قلبهم
خوف خدا در دل ایشان نمی بینم
فارت عیون تمرد واباء
چشمه های سرکشی در جوشش اند

قد کنت آمل انهم یخشونه
من امید می داشتم که ایشان از و خواهند ترسید
فالیوم قد مالوا الی الاهواء
پس امروز سوی هوا و هوس میل کردند

نضوا الثیاب ثیاب تقوی کلهم
همه جامه های پرهیزگاری را از خود برکشیدند
ما بقی الا لبسة الاغواء
هیچ جامه بجز جامه اغوا از ایشان نماند

هل من عفیف زاهد فی حزبهم
آیا هیچ پرهیزگاری زاهدی در گروه ایشان موجود است
او صالح یخشی زمان جزاء
یا نیکوکاری موجود است که از روز پاداش می ترسد

والله ما ادری تقیا خائفا
بخدا که من هیچ پرهیزگاری خائفی درین فرقه نمی بینم
فی فرقة قاموا لهدم بنائی
که برای هدم بنیان من برخاسته اند

ما ان اری غیر العمائم واللحی
من بجز عمامه ها و ریش ها هیچ نمی بینم
او انف زاغت من الخیلاء
یا بینی های می بینم که از تکبر کج شده اند

اضیر ان ردوا کلامی نخوة
هیچ مضائقه نیست اگر کلام مرا از تکبر خود رد کردند
فسیخجن فی آخرین ندائی
عنقریب این کلام در دلهای دیگران اثر خواهد کرد

لا تنظرن عجبا الی افتاءهم
سوی فتوی های ایشان نگه مکن
غس تلا غسا بنقع عماء
احمقی احمقی را در گرد و غبار کوری پیروی کرد

قد صار شیطان رجیم حبهم
شیطان رانده محبوب ایشان شده است
یمسی ویضحی بینهم للقاء
برای ملاقات ایشان شام می آید و صبح می آید

اعمى قلوب الحاسدين شرورهم ... اعرى بواطنهم لباس رياء

دل حاسدان را شرارت ایشان کور کرد ... و جامهٔ ریا باطن ایشان را برهنه نمود

آذوا وفى سبيل المهيمن انوى ... شيئا الذ لنا من الايذاء

مرا ایذا دادند و در راه خدا ... ہیچ چیزے لذیذتر از اذیت مرا نیست

ما ازرى اثقالهم كجديدة ... انى طليح السفر والاعباء

بارہای ایشان نزد من بار نو نیست ... من فرسوده سفر و فرسوده بارہا ہستم

نفسى كعسرة فاحتو صلبها ... من حمل ايذاء الورى وجفاء

نفس من مثل ناقه است پس کمر آن ناقه ... از ایذاہا و جفاہا لاغر شده است

هذا ورب الصادقين اجتنى ... نعم الجنا من نخلة الالاء

من ہمین اصول دارم گر قسم بخدای راستبازان ... که ہمیشه من از درخت نعمتہا میوه می چینم

ان اللئام يحقرون وذمهم ... مازادنى الا مقام سناء

لیئمان تحقیر من بمذمت خود می کنند ... مگر خدا سے من مرا بلندی ہا داد

زمع الاناس يجملقون كثعلب ... يوذوننى بتحوب ومواء

مردمان سفله بر من ہمچو روباه حمله می کنند ... و از آواز روباه و آواز گربه مرا ایذا می دہند

والله ليس طريقهم نهج الهدى ... بل منية نشأت من الاهواء

بخدا این راه شان راه ہدایت نیست ... بلکه آرزوی نفسانی است که از ہوا و ہوس پیدا شده است

اعرضت عن هذيانهم بتصامم ... وحسبت ان الشر تحت مراء

من از ہذیان ایشان دانسته خود را بہره کرده کناره کردم ... و دانستم که زیر مجادله شر است

حسبوا تغضبهم اجل تصبرى ... فعلوا لمثل الدخن من اغضائى

ایشان بباعث صبر کردن من خویشتن را غالب دانستند ... پس بتکبر برآمدند مثل دود از چشم خوابیدن من بلند شدند

ما بقى فيهم عفت وزهادت ... لا ذرة من عيشة خشناء

در ایشان ہیچ عفت و پرہیزگارے نمانده است ... و نه یک ذره زندگی مجاہدانه

قعدوا على راس الموائد من هوى ... فروا من الباساء والضراء

بر سر خوانہا از ہوا و ہوس نشستند ... و از سختی ہا و گزندہا گریختند

جمعوا من الاوباش حزب اراذل ... فكانهم كالخثى للاحماء

چند کمینه از اوباش جمع شدند ... پس گویا ایشان سرگین خشک برای گرم کردن است

لما كتبت الكتب عند غلوهم ... ببلاغة وعذوبة وصفاء

ہرگاه کتاب ہا بروقت غلو ایشان نوشتم ... و ہمه آن کتاب ہا بلاغت و عذوبت و صفا پر بودند

قالوا قرءنا ليس قولا جيدا ... او قول عاربة من الادباء

گفتند خواندیم سخنے خوب نیست ... یا قول کسی است که از گروه برگزیده عرب و ادیبان است

عرب اقام ببيتك متسترا ... املى الكتاب بكرة ومساء

یک عرب بطور پوشیده در خانه او قیام کرده است ... ہمان عرب کتاب را صبح و شام نوشته

انظر الی اقوالهم وتناقض
سخنهای ایشان ببین وتناقض را ببین
سلب العناد اصابة الآراء
عنادی که سید اندرای صائب راسلب کرد

طوراً الی عرب عزوه وتارة
وقتی کلام مرا سوی عرب منسوب کردند
قالوا کلام فاسد الاملاء
وقتی دیگر گفتند که این کلام خراب املاء دارد

هذا من الرحمن یا حزب العدا
این املا از خدا تعالی است ای گروه دشمنان
افعل شانی ولا رفقائی
نه کار شانی است ونه کار رفیقان من

اعلی المهیمن شأننا وعلومنا
خدا تعالی شان مارا وعلوم مارا بلند کرد
نبنی منازلنا علی الجوزاء
ما منازل خود را بر جوزا بنا می کنیم

خلوا مقام المولویة بعده
بعد ازین مقام مولویت را خالی کنید
وتستروا فی غیهب الخوقاء
و در تاریکی چاهی پوشیده شوید

قد حددت کالمرهفات قریحتی
همچو شمشیرهای تیز طبیعت من تیز کرده شد
ففهمت ما لم تفهمه اعدائی
پس آن چیزها فهمیدم که دشمنان نفهمیدند

هذا کتابی حاز کل بلاغة
این کتاب من هر نوع بلاغت جمع کرده است
بهر العقول بنضرة وبهاء
دانش ها را بتازگی و خوبی حیران کرد

الله اعطانی حدائق علمه
خدا تعالی مرا باغهای علم خود عطا فرمود
لولا العنایة کنت کالسفهاء
اگر عنایت الهی نبودی من همچو بیخردان بودی

انی دعوت الله ربا محسنا
من از خدای خود خواستم که رب محسن است
فاری عیون العلم بعد دعائی
پس چشمه های علم بعد از دعا مرا نمود

ان المهیمن لا یعز بنخوة
بتحقیق خدا متکبر را عزت نمی دهد
ان رمت درجات فکن کعفاء
اگر درجه های خواهی همچو خاک شو

والله قد فرطت فی امری هوی
بخدا که در امر من از روی هوا و هوس تقصیر کردی
وابیت کالمستعجل الخطاء
و مثل جلد باز خطا کننده انکار کردی

الحق انک تستعجلن بل انه
الحق آنکه او از تعصب باست او جلدی نمی کند
یرنو بامعان وکشف غطاء
بلکه بغور دل می نگرد و از میان پرده می بردارد

یخشی الکرام دعاء اهل کرامة
نیکمردان از دعای اهل کرامت می ترسند
رحما علی الازواج والابناء
وبرزنان وپسران خود از خوف رحم می کنند

عندی دعاء خاطف کصواعق
نزد من دعای است که همچو صاعقه می جهد
فحذار ثم حذار من ارجائی
پس از کناره های من دور باش دور باش

والله انی لا ارید امامة
بخدا من هیچ پیشوائی را نمی خواهم
هذا خیالک من طریق خطاء
این خیال تو از خطا است

انا نرید الله راحت روحنا
ما خدا را می خواهیم که آرام روح ماست
لا سوددا او ریاسة وعلاء
دریاست و بلندی را نمی خواهیم

انا توكلنا على خلاقنا
ما بر خدای خود توکل کردیم
معطي الجزيل وواهب النعماء
که بخشنده نعمتها و عطا کننده است

من كان للرحمان كان مكرما
هر که خدارا باشد بزرگی مے یابد
لازال اهل المجد والآلاء
همیشه در بزرگی و نعمت ها می ماند

ان العدا يؤذونني بخباثة
دشمنان از راه خباثت مرا ایذا می دهند
يؤذون بالبهتان قلب براء
از روی بهتان دل بری را می آزارند

هم يذعرون بصيحة ونعيم
ایشان می ترسانند
في زمر موتى لا من الاحياء
و ما ایشان را از گروه مردگان می شماریم نه از زندگان

كيف التخوف بعد قرب منشجع
بعد قرب دلیر کننده چگونه بترسیم
من هذه الاصوات والضوضاء
چگونه ازین آوازها و شور آوازها خوف پیدا شود

يسعى الخبيث ليطفئن انوارنا
پلیدے کوشش می کند که تا نور ما بمیراند
والشمس لا تخفى من الاخفاء
و آفتاب از پوشیده کردن پوشیده نمی شود

ان المهيمن قد انم نوالـه
خدا تعالی بر من بخشش خود بکمال رسانیده است
فضلا على فصرت من نخلاء
از روی فضل - پس من از بخشندگان شدم

نعطي العلوم لدفع متربة الورى
ما برای دفع درویشی مردم مال علم می بخشیم
طالت ايادينا على الفقراء
دست بخشش ما بر فقیران درازاست

ان شئت ليست ارضنا بعيدة
اگر تو چیزے بخواهی زمین ما
من ارضك المنحوسة الصيداء
از زمین منحوس تو دور نیست

صعب عليك زمان سئل محاسب
بر تو آن ساعت بسیار سخت است که بپرسیده خواهی شد
ان مت يا خصمي على الشحناء
اگر تو بریهمین کینه بمردی ای دشمن من

ماجئت من غير الضرورة عابثا
من بے ضرورت بیهوده بازی کنندگان نیامدم
فجئت مثل المزن في الرمضاء
من مثل باران آمدم که بر زمین سوخته ببفتد

عين جرت لعطاش قوم اضجروا
برای تشنه لبان که سخت تشنه بودند چشمه جاری شد
او ماء نقع طافح لظماء
یا آب بسیار صافی برای تشنگان

اني بافضال المهيمن صادق
من بفضل خدا تعالی صادقم
فجئت عند ضرورة ووباء
بروقت ضرورت و وبا آمده ام

ثم اللئام يكذبون بخبثهم
باز لئیمان از خباثت ایشان تکذیب می کنند
لا يقبلون جوائزي وعطائي
و عطاهای مرا قبول نمی کنند

كلم اللئام اسنة مذروبة
سخنهای لئیمان نیزه های تیز هستند
وصدورهم كالحرة الرجلاء
و سینه های ایشان مثل زمین بی نبات خشک افتاده

من حارب الصديق حارب ربه
هر که با صدیق جنگ کرد با خدا جنگ کرد
ونبيه وطوائف الصلحاء
و با پیغمبر خدا جنگ کرد و با تمام صلحا جنگ کرد

والله لا ادري وجوه كشاحة
بخدا من وجه دشمنی ایشان هیچ نمی یابم
من غير ان البخل فار كماء
بجز اینکه بخل اوشان مانند آب جوش کرده است

ماكنت احسب انهم بعداوتي
من گمان نمی کردم که اوشان بباعث عداوت من
يذرون حكم شريعة غراء
حکم شریعت غرا را خواهند گذاشت

عاديتهم لله حين تلاعبوا
ایشان را دشمن گرفتم چون با دین
بالدين صوالين من غلواء
بازی کردند و از تجاوز حمله کردند

ربيت من در النبي وعينه
أعطيت نورا من سراج حراء
من از شیر نبی علیه السلام پرورش یافتم و از چشمهٔ او مرا پروریدند من از آن آفتاب نور گرفتم که از غار حراء طلوع کرده بود

الشمس ام والهلال سليلها
آفتاب مادر است و هلال پسر او
ينمو وينشاء من ضياء ذكاء
آن پسر از روشنی آفتاب نشو و نمای یابد

انى طلعت كمثل بدر فانظروا
من مانند بدر طلوع کردم پس بتامل به بینید
لا خير فيمن كان كالكمهاء
در آن شخص هیچ خیر نیست که چون زن کور مادر زاد باشد

يارب ايدنا بفضلك وانتقم
ای خدای ما تائید ما کن و از آن شخص انتقام بگیر
ممن يدع الحق كالغثاء
که حق را چون خس و خاشاک دفع کردن می خواهد

يارب قومي غلسوا بجهالة
ای رب من قوم من از جهالت بتاریکی می روند
فارحم وانزلهم بدار ضياء
پس رحم کن و اوشان را در خانهٔ روشنی فرود آر

يا لائمي ان العواقب للتقي
ای ملامت کننده من انجام کار برای پرهیزگاران است
فاربأ مآل الامر كالعقلاء
پس همچو دانشمندان مآل کار را منتظر باش

الله ايدني وصافا رحمة
خدا مرا تائید کرد و از وی رحمت مرا دوست گرفت
وامدني بالنعم والآلاء
و مرا با گوناگون نعمت ها مدد داد

فخرجت من وهد الضلالة والشقا
پس من از مغاک گمراهی بیرون آمدم
ودخلت دار الرشد والادراء
و در خانهٔ رشد و آگاهیدن داخل شدم

والله ان الناس سقط كلهم
و بخدا که مردم همه ردی و بیکار اند
الا الذي اعطاه نعم لقاء
مگر آن شخص که خدا تعالی او را نعمت لقا بخشد

ان الذي اروى المهيمن قلبه
آن شخص که خدا تعالی دل او را از معارف سیراب کرد
تاتيه افواج كمثل ظماء
نزد او فوجها مثل تشنگان می آیند

رب السماء يعزه بعناية
خدای آسمان او را از عنایت خود عزت می دهد
نعنو له اعناق اهل دهاء
و برای او گردنهای عقلمندان خمیده می شوند

الارض تجعل مثل غلمان له
زمین همچو غلامان برای او گرده مے شود
تاتي له الافلاك كالخدماء
و آسمانها برای او همچو خادمان مے آیند

من ذا الذي يخزي عزيز جنابه
آن کیست که عزیز جناب الهی را ذلیل کند
الارض لا تفني شموس سماء
زمین آفتاب های آسمان را نابود نتواند کرد

الخلق ودكم الا الذي
همه مردم گرمان هستند
زكاه فضل الله من اهواء
مگر آنکه خدا تعالی او را از هوا و هوس نجات داد

فانهض له ان كنت تعرف قدره
پس برای او برخیز اگر قدر او می دانی
واسبق ببذل النفس والاعطاء
و از همه مردم در بذل نفس و بخشیدن سبقت کن

ان كنت تقصد ذله فتحقر
اگر تو ذلت او می خواهی پس خود ذلیل خواهی شد
وستخسئن كالكلب يوم جزاء
و همچو سگ در روز جزا رانده خواهی شد

غلبت عليك شقاوة فتحقر
بر تو بدبختی غالب آمده است
من كان عند الله من كرماء
ازین سبب تو تحقیر شخصے میکنی که نزد خدا تعالی از بزرگی یابندگان است

صعب عليك سراجنا وضياءنا
بر تو چراغ ما و روشنی ما بسیار گران آمد
تمشي كمشي اللص في الليلاء
همچو دزدان در شب تاریک می گردی

تهذي وايم الله ما لك حيلة
بیهوده گویی یا می کنی و بخدا ترا هیچ حیله نیست
يوم النشور وعند وقت قضاء
و هیچ عذرے در روز فیصله نیست

برق من المولى نريك وميضه
این از خدا تعالی برق روشنی است درخش آن ترا خواهیم نمود
فاصبر كصبر العاقل الرناء
پس همچو عاقلان دور اندیش صبر کن

واری تغيظكم يفور كلجة
و می بینم که غضب شما همچو دریا در جوش است
موج كموج البحر او هوجاء
در موج آن مثل موج دریا یا همچو باد سخت است

والله يكفي من كماة نضالنا
بحمد الله بهادران ما
بحد من الفتيان للاعداء
دشمنان را یک جوان کافی است

انا على وقت النوائب نصبر
ما در وقت حوادث صبر می کنیم
نزجي الزمان بشدة ورخاء
و زمانه را به سختی و فراخی می گذرانیم

فتن الزمان فلا نعد ظهورهم
از ظاهر شدن فتنه ها ظاهر شده اند
والسيل لا يخلو من الغثاء
و همچو سیلابے از خس و خاشاک خالی نمی باشد

عفنا لقائكم ولا استكره
ما از ملاقات شما کراهت نے داریم
لو حل بيتي عاسل البيداء
و هیچ کراهت نداریم اگر گرگ صحرا در خانه ما آید

اليوم انصحكم وكيف نصاحتي
امروز شما را نصیحت می کنم و نصیحت من
قوم اضاعوا الدين للشحناء
آن قوم را چه فائده بخشد که از کینه دین را ضایع کرده اند

قلنا تعالوا للنضال وناضلوا
با گفتیم که بیا مقابله بیاشید و معرکه آرائی کنید
فتكنسوا كالظبي في الافلاء
پس همچو آهوان صحرا یا بیابان پوشیده شدند

لا يبصرون ولا يرون حقيقة
نمی بینند و حقیقت را دریافت نمی کنند
وتهالكوا في غفلة ورياء
و در غفلت و ریا هلاک شدند

هل في جماعتهم بصير ينظر
آیا در جماعت ایشان بیننده است که سوی من
شزرا كمثل مبصر رناء
مثل بصیر غور کننده ببیند

ما ناضلوني ثم قالوا جاهل
با من مقابله نکردند باز گفتند که جاهل است
انظر الى ايذاءهم وجفاء
ايذاء ايشان به بين وجفاء ايشان به بين

دعوى الكماة يلوح عند تقابل
دعوى بهادران وقت مقابله ظاهر مى گردد
حد الظباة ينير في الهيجاء
تيزى شمشيرها در جنگ روشن مے شود

رجل ببطن بطالة بطالة
در شهر بتاله كه از بطالت پر است
تعلى عداوته كرعد طخاء
مردے است كه دشمنى او همچو رعد ابر در جوش است

لا يحضر المضمار من خوف عرا
از خوف كه مى دارد بميدان نمى آيد
يهذي كنسوان بحجب خفاء
و همچو زنان در پرده ژاژ مى خوايد

قد آثر الدنيا وجيفة دشتها
دنيا و مردار آنرا اختيار كرده است
والموت خير من حيات غطاء
و مردن از زندگى پرده بسيار نيكو است

يا صيد اسيافي الى ما تابز
اى شكار شمشيرهاى من تا بكجے جست خواهى كرد
لا تنجينك سيرة الاطلاء
ترا سيرت بچگان آهو نجات نخواهد داد

نجست ارض بطالة منحوسة
تو زمين بتاله را پليد كردى
ارض محربة من الحرباء
از وجود يک حربا تمام زمين از حربا پر است

انى اريدك في النضال كصائد
من ترا در روز مناضله مثل شكار جوينده مى خواهم
لا تركنن احدا الى ارزاء
پس بايد كه هيچكس ترا پناه ندهد

صدر القناة ينوش صدرك ضربة
سر نيزه ترا پاره پاره خواهد كرد
ويريك مرانى بحار دماء
و نيزه در گذنده من ترا دريای خون خواهد نمود

جاشت اليك النفس من كلماتنا
جان تو از گفتار من بلب رسيد
خوفا فكيف الحال عند مرائى
پس در وقت پيكار حال تو چه خواهد شد

اعطيت لسنا كاللقوع مرويا
من مثل ناقه بسيار شمشير زبان داده شده ام
وفصيلها تاثيرها ببهاء
و بچه آن ناقه تاثير سخن من است

ان شئت كد كل المكائد حاسدا
اگر بخواهى هر مكرے كه دارى از روى حسد بكن
البدر لا يخسو بلغى ضراء
و خوب ياد دار كه از شور سگ بچگان نقصان ماهتاب نيست

كذبت صديقا وجرت تعمدا
تو صديقے را بدروغے منسوب كردى
ولئن سطا فيريك قعر عفاء
و اگر آن صديق بر تو حمله كند تا مغاک خاک خواهد نمود

ماشم انفي مرغما في مشهد
بينى من در هيچ جنگے ذلت نديده است
واثرت نقع الموت في الاعداء
و در دشمنان از موت غبار انگيخته ام

والله اخطأتم لنكبة بختكم
بخدا شما از بدبختى طالع خود سخت خطا كرده ايد
بارزتم ابن كريهة فجاء
كه با آن شخص جنگ شروع كرده ايد كه تجربه كار جنگ و ناگاه كشنده است

انى بحقدك كل يوم ارفع
من بكينه تو هر روز مراتب بلند مے يابم
انى على الشحناء والبغضاء
و از كينه و بغض شما بحث من در نشو و نماست

نلنا ثریاء السماء وسمکه
ما تا ثریاء آسمان رسیده ایم
لنرد ایمانا الی الغبراء
تا ایمان را بسوی زمین فرود آریم

انظر الی الفتن التی نیرانها
آن فتنه ها را ببین که آتشهای آن فتنه
تجری دموعا بل عیون دماء
اشک ها جاری می کند بلکه چشمه های خون می برآرد

فاقامنی الرحمان عند دخانها
پس خدا تعالی مرا بر وقت دخان آن فتنه ها قائم کرد
لفلاح متلجین فی اللیلاء
تا آن را که در شب می روند نجات بخشد

وقد اقتضت زفرات مرضی مقدمی
و نعره های مریضان آمدن مرا تقاضا کرد
فحضرت حمالا کئوس شفاء
پس من با جامهای شفا نزد اوشان حاضر شدم

لما اتیت القوم سبوا کالعدا
هر گاه آمدم قوم مرا دشنامها دادند
وتخیروا سبل الشقا باباء
و از راه انکار طریقت شقاوت را اختیار کردند

قالوا کذوب کیذبان کذبة
گفتند که این شخص کاذب و کذاب است
بل کافر ومزور ومرائی
بلکه کافر و دروغ آراینده و ریاکار است

من مخبر من ذلتی ومصیبتی
آن کیست که این ذلت من و مصیبت من
مولای ختم الرسل بحر عطاء
مولای مرا رساند که خاتم الانبیا و دریای بخشش هاست

یا طیب الاخلاق والاسماء
ای پاک اخلاق و پاک نام ها
افانت تبعدنا من الآلاء
آیا تو ما را از نعمتهای خود رد مے کنی

انت الذی شغف الجنان محبة
تو آن هستی که محبت او در قعر دل من فرو رفته است
انت الذی کالروح فی حوبائی
تو آن هستی که در تن من مانند جان است

انت الذی قد جذب قلبی نحوه
تو آن هستی که سوی او دل من کشیده شده است
انت الذی قد قام للاصباء
تو آن هستی که برای دلبری من ایستاد

انت الذی بوداده وبحبه
تو آن هستی که ببرکت محبت او و دوستی او
ایدت بالالهام والالقاء
از الهام و القاء الهی تائید یافتم

انت الذی اعطی الشریعة والهدی
تو آن هستی که شریعت و هدایت را بما رسانید
نجا رقاب الناس من اعباء
و گردنهای مردم را از بار گران نجات داد

هیهات کیف نفر منک کمفسد
این کجا ممکن است که ما همچو مفسد از تو بگریزیم
روحی فدتک بلوعة ووفاء
جان من بسوزش عشق و وفا بر تو قربان است

آمنت بالقرآن صحف الهنا
من بقرآن شریف ایمان آوردم که کتاب خدای ماست
وبکل ما اخبرت من انباء
و با آن همه خبرها ایمان آوردم که تو خبر دادی

یا سیدی یا موئل الضعفاء
ای سردار من ای جای بازگشت ضعیفان
جئناک مظلومین من جهلاء
ما بجناب تو از جور جاهلان رسیدیم

ان المحبة لا تضاع وتشتری
محبت ضائع کرده نمی شود و کریمان آن را می خرند
انا نحبک یا ذکاء سخاء
ما با تو ای آفتاب سخاوت محبت می داریم

یا شمسنا انظر رحمة وتحننا
ای آفتاب ما سوی من برحمت بنگر
یسعی الیک الخلق للارکاء
مردم سوی تو برای گرفتن پناه می دوند

انت الذی هو عین کل سعادة
تو آن هستی که چشمه هر سعادت است
تهوی الیک قلوب اهل صفاء
سوی تو دلهای اهل صفا مائل هستند

انت الذی هو مبدء الانوار
تو آن هستی که مبدء نورها ست
نورت وجه المدن والبیداء
تو روی شهرها و بیابانها را روشن کردی

انی اری فی وجهک المتهلل
من در روی روشن تو
شانا یفوق شیون وجه ذکاء
شانی می بینم که بر شان آفتاب فوقیت دارد

شمس الهدی طلعت لنا من مکة
آفتاب هدایت از مکه بر ما طلوع کرد
عین الندی انبعت لنا بحراء
چشمه بخشش از غار حرا برای ما بجوشید

ضاهت ایاة الشمس بعض ضیاءه
بعض روشنی های او بروشنی آفتاب می ماند
فاذا رئیت فهاج منه بکائی
پس چون دیدم بی اختیار مرا گریه آمد

نسعی ککفیتان بدین محمد
ما همچو مردان در دین محمد صلی الله علیه وسلم کوشش می کنیم
لسنا کرجل فاقد الاعضاء
ما مثل آن شخصی نیستیم که بی دست و پا باشد

اعلی المهیمن همنا فی دینه
خدا تعالی در دین او همتهای ما را بلند کرده است
نبنی منازلنا علی الجوزاء
منزلهای خود را بر جوزا بنا می نهیم

انا جعلنا کالسیوف فندمغ
ما همچو شمشیرها گردانیده شده ایم
راس اللئام وهامة الاعداء
پس سر لئیمان را و دشمنان را می کوبیم

ومن اللئام اری رجیلا فاسقا
و از لئیمان مردکی بدکار را می بینیم
غولا لعینا نطفة السفهاء
که شیطان ملعون از نطفه سفیهان است

شکس خبیث مفسد ومزور
بدگو خبیث مفسد دروغ آرایند است
نحس یسمی السعد فی الجهلاء
و منحوس است و نام او جاهلان سعدالله نهاده اند

ما فارق الکفر الذی هو ارثه
کفری که وراثت او بود از آن علیحده نشده است
ضاها اباه وامه بعماء
در کوری مادر و پدر خود را مشابه است

قد کان من دود الهنود وزرعهم
این شخص از کرمان هنود و تخم ایشان بود
من عبدة الاصنام کالاباء
و مثل پدر وجد خود از بت پرستان بود

فالان قد غلبت علیه شقاوة
پس اکنون همان شقاوت بروی غلبه کرد
کانت مبیدة امه العمیاء
که مادر کور او را هلاک کرده بود

انی اراه مکذبا ومکفرا
من او را می بینم که او تکذیب من میکند و مرا کافر میگوید
ومحقرا بالسب والازراء
و با تحقیر کردن و دشنام دادن بهتان ها می بندد

یوذی فما نشکو وما نتاسف
آزار میدهد مگر ما نه شکایت می کنیم و نه افسوس میکنیم
کلب فیغلی قلبه لعواء
زیرانکه او سگی است پس دل او برای عوعو کردن میجوشد

كحل العناد جفونه بعجاجة	فالآن من يحميه من اقذاء
دشمنی پلک های اورا بغبار کینه سرمه سا کرده است	پس اکنون کیست که چشمهای اورا از غبار برهاند
يا لاغني ان المهيمن ينظر	خف قهر رب قادر مولائي
ای ملامت کننده من خدا تعالی می بیند	از قهر مولای من که قادر است خوف کن
الحق ليصلي بنار خديعة	اني من الخفاش خسر ذكاء
راستی با تش مکر سوخته نمی شود	از نفرت شپره هیچ نقصان آفتاب نیست
اني اراك تمس بالخيلاء	النسيت يوم الطعنة النجلاء
من می بینم که به ناز و تکبر خرامان می روی	آیا آن روز را فراموش کردی که زخم فراخ خواهد کرد
لا تتبع اهواء نفسك شقوة	يلقيك حب النفس في الخوقاء
هوای نفس خود را از شقاوت پیروی مکن	ترا محبت نفس در چاه خواهد انداخت
فرس خبيث خف ذرى صهواته	خف ان تزلك عدو ذي عدواء
نفس تو اسپ پلید است از بلندی پشت او بترس	ازین بترس که دویدن ناهموار او ترا بر زمین افگند
ان السموم لشر ما في العالم	ومن السموم عداوة الصلحاء
در دنیا زهرها بدترین چیزی است	و از زهرها بدتر عداوت صالحان است
آذيتني خبثا فلست بصادق	ان لم تمت بالخزي يا ابن بغاء
مرا بخباثت خود ایذا دادی پس من صادق نیم	اگر تو ای نسل بدکاران بذلت نمیری
الله يخزي حزبكم ويعزني	حتى يجئ الناس تحت لوائي
خدا تعالی گروه شمارا رسوا خواهد کرد و مرا عزت خواهد داد	تا بجدیکه مردم زیر لواء من خواهند آمد
يا ربنا افتح بيننا بكرامة	يا من يرى قلبي ولب لحائي
ای خدای ما در ما بکرامت خود فیصله کن	ای آنکه دل مرا و مغز پوست مرا می بینی
يا من ارى ابوابه مفتوحة	للسائلين فلا ترد دعائي
اے آنکہ درہاے اورا	برای سائلان کشاده می بینم دعای مرا رد مکن

آمین

اليوم قضينا ما كان علينا من التبليغات - وعصمنا نفسنا من ماثم ترك الواجبات - و
امروز هرچه بر ما از تبلیغ فرض بود ادا کردیم - و نفس خود را از گناه ترک واجب محفوظ داشتیم - و وقت
حان ان نصرف الوجه عن هذه المباحثات - الا ما ينفي لبس السائلين والسائلات - وازمعنا ان
آمد که ما ازین مباحثات رو بگردانیم - مگر آنچه شبه سائلان رو کند - و قصد کردیم که
نخاطب العلماء بعد هذه التوضيحات - ولو سبّونا كما اروا من قبل من العادات - وما غلظنا عليهم
بعد این توضیحات علما را مخاطب نکنیم - اگرچه دشنام ها دهند چنانچه پیش ازین همین عادات خود نموده اند - و ما
الا للتنبيهات - وانما الاعمال بالنيات - فالآن نودعهم بدموع جارية من الحسرات - وعيون غريقة
بر ایشان درشتی نکردیم محض برای آگاهانیدن کردیم و اعمال نزد خدا تعالی وابسته بنیت ها هستند - پس اکنون ایشان را با اشکهای
في سيل العبرات - وهذه منا خاتمة المخاطبات + تمت
جاری از حسرتها وداع می کنیم و با چشمهای پر آب رخصت می نمائیم - پس امروز ازین رساله از ما خاتمه مخاطبات است - فقط

مولوی نیاز احمد - قصبہ کہاریان + خلیفہ محی الدین - باولی - گجرات + مولوی فیض احمد - ڈوگا - رر + مولوی صدر الدین - ملکی - رر + مولوی آغا جان

قابل توجہ گورنمنٹ

انا قرءانا فی جریدۃ سول ملٹری انه یشکو منا فی حضرۃ الدولة البرطانیة - ویظن کانا اعداء هذه الدولة المبارکة - وینبه الدولة علی سوء نیاتنا وشر عواقبنا ویحثها علی ان تضیق علینا الحریة التی شملت طوائف الاقوام علی اختلاف مذاهبهم - وتباین مشاربهم - وهذه هی الشئ الذی یثنی به علی الدولة بخصوصیتها ومزیتها علی دول اخری اعنی انها اعطت نسبت المساوات کل مذهب فی نظر القانون - وما خص احدًا لیکون محل الظنون - وهذا امر لا نری نظیره فی زمن الاولین -

وقد کتبنا غیر مرة انا نحن من خدام مصالح الدولة - وخادمیه من کمال الصدق والامانة - وامتلاءت قلوبنا شکرًا - وصدورنا اخلاصًا - بما رئینا منها من انواع الاحسان - والمنة والامتنان - وانا لسنا من قوم یعصون ولی النعمة - ویخفون فی قلوبهم امور الغش والخیانة - ویثیرون الفتن من خبث القریحة - بل نحن بفضل الله نشکر الدولة علی منها - وندعوا الله ان ینجینا بها من شر الدنیا وفتنها - و قد نجونا بها من البلایا والمحن - وانواع الخسران والفتن - ونعیش بالامن والعافیة تحت ظلها الظلیل - وحفظنا من آفات الاشرار بعدله الجمیل - انها انارت سبلنا - وسدت خللنا - وانا نری فی لیالیها امنًا ما رئینا فی نهار قبل هذه الدولة - فما جزاء هذا الاحسان الا الشکر بخلوص النیة - و وشکرهم شئ قد ملاء به روحنا - وجناننا وضمیرنا ولساننا - ولسنا کافری نعم المنعمین - ولنا علی هذا الدعوی براهین ساطعة - ودلائل قاطعة - وهی انا لا نثنی علی الدولة من هذا الیوم فقط بل فی هذا نفدت اعمارنا - وذابت عظامنا - وعلیه توفت کبارنا - وکانوا عند الدولة من المکرمین - و طالما قمنا للحمایته بخلوص القلب والمهجة واشعنا الکتب فی حمایة اغراض الدولة الی بلاد الشام والروم وغیرها من الدیار البعیدة - وهذا امر لن تجد الدولة نظیرها فی غیرنا من المخلصین فلا نعباء بمفتریات جریدة - ولا نخشی تحریرا نامل مفسدة - ویا اسفا علی الذی یخوف الدولة من غوائل عواقبنا - ویرغبها فی تعاقبنا - الم یفکر انا ذریة آباء نفدوا اعمارهم فی خدمات هذه الدولة افنسیت الدولة مساعیهم بهذه السرعة - لم لا تمنع الدولة اولئک الطغاة المفسدین عن نشر مثل تلک الاکاذیب - واشاعة هذا البهتان العجیب - فانها سم زعاف للذین لا یعرفون الحقیقة - ولا یفتشون الاصلیة - فکادان یصدقوها کالمخدوعین - انه یبکی علی حریتنا ولا یری حریته التی تصول

على الصادقين - ويجعل المخلصين من المفسدين - اليس بواجب على اهل الجرائد ان لايتبعوا كلما بلغتهم من الحاسدين من اهل الغرض والتهمة - اليس عليهم ان يكتبوا بالصداقة وسلامة الطوية اهم خارجون من حدود القانون او هم من المعفوين -

يا اهل الجرائد والمكائد اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم - اهذا خير لكم بل شر لكم لو كنتم تعلمون - اتجعل الدولة المخلصين كالمفسدين - او يخفى عليه ما تكتمون في انفسكم كالمنافقين - قد جربت الدولة عواقب آبائنا - ورئت مرارا ما هو في وعائنا - وقد بلغنا تحت تجاربها الى ستين - فان جدنا قبل ذالك الى نحو خمسين سنة عن طريق الخلوص - واترنا طرقا فاسدة كاللصوص - فللدولة ان تظن كما تظن كالمجربين العارفين - فان القليل يقاس على الكثير والصغير على الكبير - وكذالك جرت عادة المتفرسين - والا فاتقوا الله واستحيوا ولا تجترؤا ان كنتم صالحين - و والله انا نحن براء من تلك التهمة - ومالنا ولهذه المعصية - وتنزه النظائر السابقة ذيلنا من مثل هذه البهتانات - والتهم والخرافات - وكيف وانا لا ننسى الى ان نموت نعم هذه الدولة - ولا من هذه الحكومة - وقد وصينا من كتاب الله لشكر المحسنين -

وهي آيات واحاديث لا يسع المقام سردها الآن وقد كتبنا من قبل وبسطنا فيه البيان - فلينظر من كان من الشائقين - وانا رئينا من هذه الدولة انواع الراحة - وحفظت بها دمائنا واعراضنا واموالنا من انواع المصيبة - وتوارد بها علينا من نعم لا نستطيع ان ندخلها تحت الحصر والاحصاء - فندعو لهذه الدولة طول العمر والبقاء - واي عاقل يسب المحسن وينسى نعمه ولا يذكر المنن - نعوذ بالله من سوء الفهم ووضع الراي في غير محله وقولنا هذا رد على جريدة سول واما الذي يزعمان حماية الكفار كيف يجوز فقد رددنا وساوسه غير مرة - واثبتنا الامر بكثير من ادلة - واثبتنا ان النبي صلى الله عليه وضع هذا الاساس - وقال ماشكر الله من لا يشكر الناس - فهذا اصول محكم لا يرده الا فاسق ولا يقبله الا الصالح ولو بعد اللتيا والتي واما نحن فهذا مذهبنا ونشكر المحسن ولا نرى اختلاف المذاهب وتعصب علينا خلاف ذالك ونختار عليه الموت - ومن اجل ذالك قد اشعنا راينا هذا في بلاد الاسلام الى ما وسع لنا وامكن وان في هذا دليل قاطع على اخلاصنا ولكن للذين لا يتخيلون - فحاصل الكلام انا متنزهون من تلك التهم - ولنا شواهد لا ترد شهادتها ولا تشك في صحتها - ونتوكل على الله لا حول ولا قوة الا بالله - وهو احكم الحاكمين*

غلط نامه

غلط	صحیح
ارفعو علی ظلعکم	ارقّو علی ظلعکم
شاط	شطاط
والیاء باالحاء	والهمزة باالحاء

